www.nafseislam.com

معمولاتِ اہلسنّت کو شرک و بدعت سے تعبیر دینے والوں کی کتابوں اور رسائل سے
معمولاتِ اہلسنّت کا ثبوت مگر دوسری جانب انہی کی کتابوں سے
معمولاتِ اہلسنّت پر بدعت کے فتوے

معمولاتِ اہلسنّت

غیروں کی کتابوں سے

ازقلم:
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

معمولاتِ اہلسنّت کو شرک و بدعت سے تعبیر دینے والوں کی کتابوں اور رسائل سے

معمولاتِ اہلسنّت کا ثبوت مگر دوسری جانب انہی کی کتابوں سے

معمولاتِ اہلسنّت پر بدعت کے فتوے

معمولاتِ اہلسنّت غیروں کی کتابوں سے

ازقلم: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور
Ph: 042-37248657- 37112954
Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466
Email:zaviapublishers@gmail.com

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2012ء

باراول..........................1000

ہدیہ..........................380

زیرِ اہتمام .... نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-784217

{ملنے کے پتے}

اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی	051-5558320
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ اہلسنت فیصل آباد	0321-6639552
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدرآباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ	055-4237699
مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف	048-6691763
رائل بک کمپنی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی	051-5541452
مکتبہ فیضان سنت بوہڑ گیٹ ملتان	0306-7305026

ڈسٹری بیوٹر

زاویہ پبلشرز کی تمام کتابیں
ہول سیل اور ریٹیل ریٹس
پر دستیاب ہیں۔

سلام ریڈرز کلب کے ممبر بنیے اور
30% سے 50% فیصد تک رعایت حاصل کیجیے۔

salam
BOOKSHOP
قرآن مجید اور اسلامی کتابوں کا مرکز

سلام بک شاپ
دوکان نمبر G-5، مالکانی مینشن، بالمقابل دلپسند مٹھائی،
اردو بازار، مین ایم اے جناح روڈ، کراچی۔
فون: 021-32212167
0345-8272526

www.salambookshop.com

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم
اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

ایک عرصے سے یہ ارادہ کیا ہوا تھا کہ عقائد و معمولات اہلسنت کی تائیدات میں دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے اکابرین کی کتب اور ان کے مرکزی رسائل اور جریدے سے ثبوت یکجا کئے جائیں تا کہ اس سے عقائد و معمولات اہلسنت کی حقانیت مزید واضح ہو اور دوسری جانب عقائد و معمولات اہلسنت کو شرک و بدعت قرار دینے والوں کو انہی کے مولویوں اور اکابرین کی کتابوں سے آئینہ دکھایا جائے۔ مطلب یہ کہ شرک و بدعت کے فتوے لگانے والوں کو یہ دکھا کر ان سے سوال کیا جائے کہ اگر عقائد و معمولات اہلسنت شرک و بدعت ہیں پھر یہی معمولات تو تمہاری کتابوں سے بھی ثابت ہیں۔ ان ثبوت کو مدنظر رکھ کر اپنے دیوبندی اکابرین اور مولویوں پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اور ثبوت واضح طور پر دیکھنے کے بعد آپ یقین کر لیں گے کہ دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقہ کسی ایک اصول اور عقیدے پر قائم نہیں۔ ان کے ایک مفتی کے فتوے کی زد میں ان کا دوسرا مفتی آ جاتا ہے، بلکہ موجودہ دیوبندی مفتیوں کے فتوؤں کی زد میں انہی کے اکابر دیوبند آتے ہیں۔

اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ منبر پر بیٹھ کر، جلسوں میں اسٹیج پر اور میڈیا پر آ کر جن معمولات اہلسنت کو شرک و بدعت ثابت کرنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے، اسی کے برعکس انہی کے فرقوں کی کتابوں اور رسائل میں یہ معمولات نظر آئیں گے۔

ہماری دعوت فقط اتنی ہے کہ خدارا! اس امت کو گمراہیت اور منافقت کی طرف مت لے جاؤ۔ تم لوگ کب تک حق چھپاتے رہو گے اور منافقت کی پالیسی پر گامزن رہو گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیدۂ اہلسنت پر زندہ اور عقیدۂ اہلسنت پر موت عطا فرمائے۔ آمین

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنا بزرگ لکھا، نے اپنی کتاب میں ولادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کیا

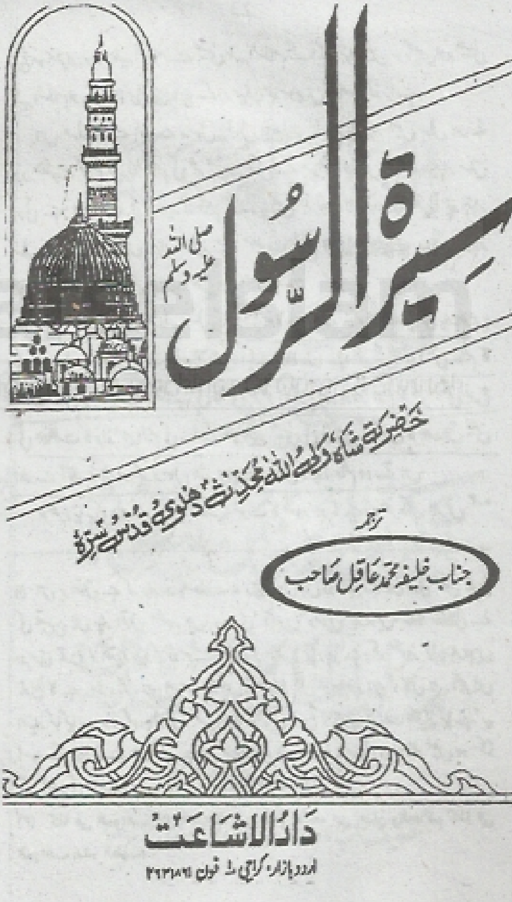

سیرت الرسول ۱۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب یہ ہے:

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، یہاں تک متفق علیہ ہے اور اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تک بہت سے اختلافات ہیں۔

اور والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہیں۔

ولادت باسعادت: جس سال واقعہ اصحاب فیل[1] پیش آیا اسی سال ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ جمہور کے نزدیک یہی قول صحیح ہے، البتہ تاریخ ولادت کی تعیین میں اختلاف ہے، بعض نے دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے بارھویں تاریخ بیان کی ہے، نیز اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

---

[1] اصحاب فیل کا واقعہ یہ ہے کہ ابرہہ بادشاہ حبشہ نے اپنے یہاں ایک نقلی کعبہ (یمن) میں بنایا تھا اسکی عظمت بڑھانے کیلئے بیت اللہ کو منہدم کرنے کے واسطے اپنی بے شمار فوج اور بہت سے ہاتھیوں سے حملہ آور ہوا اللہ تعالیٰ نے اسکی فوج کو چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعہ کنکریوں سے ہلاک کرادیا۔

[2] حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ حضرت کی ولادت کے بعد آسمان سے ایک سفید بادل آیا اور اس بادل نے آنحضرت کو اٹھالیا اور میری آنکھوں سے غائب ہوگئے اور میں نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ انکو مشرق و مغرب کی تمام حدود میں پھراؤ تاکہ سب انکو مع صفات کے پہچان لیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی رسالے نے دیوبندی مولوی طارق جمیل کا خطاب نقل کیا جس میں اس نے تسلیم کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدعوۃ الی اللہ

addawato-e-lallah

فہرست مضامین

حمد و نعت ——— ۳
کیا اس کا نام ہے محبت رسول (اداریہ) ——— ۵
دجال کا فتنہ سب سے بڑا ہے (ماہانہ درس حدیث) ——— ۷
بقدر ضرورت علم دین ضرور حاصل کریں ——— ۹
نماز کی صفات اور ارکان کا بیان ——— ۱۱
۳ بچے ماں کے علاوہ بولے ——— ۱۳
ایک مسلمان کا تعلیم قرآن کیلئے مشقت اٹھانا ——— ۱۵
کرکٹ اور دعوت (نظم) ——— ۱۸
بیان مولانا طارق جمیل صاحب ——— ۲۳
——— ۲۵
رسول اکرم ﷺ بحیثیت "داعی اعظم" ——— ۲۷
——— ۲۹
——— ۳۱
——— ۳۳
نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے اخلاق کی خصوصیت ——— ۳۵
نبی کریم حضرت محمد ﷺ کا ذوق سخن ——— ۳۶
The Virtues of Spending For Allah ——— ۳۷

رمضان کا مہینہ، غار حرا میں ہیں، اور پیر کا دن ہے جب ناموس اعظم (جبرائیل) ظاہر ہوئے تو اس دن سے لے کر دنیا سے جانے تک ہوئے تئیس برس، وہ بنتے ہیں آٹھ ہزار اور ایک سو پینسٹھ دن۔ آٹھ ہزار ایک سو پینسٹھ دن میں سات براعظم کو کور کرتا ہے۔ سات براعظم کے اس وقت کے لوگ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے ایمان اور حق اور دین کے پہنچانے کا نظام بنایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا نورانی بچپن

اتنا لمبا چوڑا کام دے کر اسے قمر میں پیدا کیا۔ کہ دودھ پلانے والیاں منہ پھیر کر گزر گئیں کہ غریب ہے، یتیم ہے، کیا دے گا؟ ہمیں نہیں چاہئے، وہ تو حلیمہ کا نصیب جاگا، اور اس کی اونٹنی بھی کمزور تھی، اس کی گدھی بھی کمزور تھی، کہ پیچھے پیچھے دیر ہو گئی، اور اس کے خاندان کی دیگر عورتیں تیز سواریوں پر پہلے پہنچیں اور سارے بچے لے گئے۔ دس بجے تھے اس وقت۔ دس بجے اور گیارہ تو بن جاتے ہیں پینی ﷺ سب چلے گئے، حلیمہ بھی چھوڑ کے چل گئیں کہ کیا کروں گی لیکن یہ یتیم غریب اسکو نہیں لے گا، پھر خالی جھولی پھریں، اور مکہ میں کوئی بچہ نہیں ان کے خاوند نے کہا خالی کیوں جاتی ہو؟ چلو اسی کو لے لو تو لے پھر دوبارہ لوٹ کر آگئیں، جس کو دایہ دودھ پلانے کو تیار نہ ہو، اس کے سر پہ دو جہانوں کی سرداری کا تاج پہنایا جا رہا ہے، جب آپ ﷺ پیدا ہوئے وہ شان جو سب سے نرالی ہے، پورے حمل کے دوران حضرت آمنہ نے آپ ﷺ کا وزن محسوس نہ کیا، کوئی حمل کی تکلیف محسوس نہیں کی اور ہر رات میں نورانی نور آسمان سے اترتے ہوئے نظر آتے تھے اور بارہ ربیع الاول عام الفیل پیر کے دن بائیس اپریل ۵۷۱ء صبح کے چار بج کر بیس منٹ پر آپ ﷺ پیدا ہوئے۔

معجزات ہی معجزات

بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی ناف ماں کی آنت سے جڑی ہوتی ہے اس کو کاٹا جاتا ہے ہمارے نبی ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کی ناف ماں کی آنت سے جدا تھی بچے کا ختنہ باہر کیا جاتا ہے ہمارے نبی ﷺ ماں کے پیٹ سے ختنہ کروا کے آئے آپ ﷺ کا ختنہ نہیں ہوا ختنے کے ساتھ پیدا ہوئے بچے کو نہلایا جاتا ہے آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کے جسم پر ماں کے پیٹ کی گندگی کا ایک ذرہ نہ تھا دھلے دھلائے پاک اور جونہی آپ ﷺ کو رکھا گیا آپ ﷺ نے فوراً سجدے میں سر رکھ دیا اور پھر یوں سر کو اٹھایا تو سارا گھر روشن ہو گیا اور حضرت آمنہ نے سارا جہاں اپنی آنکھوں سے دیکھا دنیا سامنے آ گئی گود میں لیا پریشان، کیسا بچہ ہے ماں ہے عورت ہے کتنے بچوں کو پیدا ہوتے ہوئے دیکھا اپنا پیدا ہوا تو حیران و پریشان کہ یہ کیسا ہے؟ گود میں لیا چھت ایک دم سے پھٹ گئی ہے اور اس میں ایک ابر دھواں بادل کمرہ میں آگیا سارا کمرہ بھر گیا اور ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے بچہ گود سے نکل چکا ہے اور بادل کے اندر سے آواز آئی اس بچے کو مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھراتا کہ پوری دنیا دیکھ لے کہ یہ ہے وہ سردار یہ ہے وہ دولہا جس کا بارات کو انتظار تھا یہ ہے وہ جس کے لئے بساط بچھائی گئی تھی چاند تاروں کو چمکایا گیا تھا یہ ہے وہ آ گیا۔ اَعْطُوْهُ خُلْقَ اٰدَمَ وَمَعْرِفَةَ شِیْثٍ، شَجَاعَةَ نُوْحٍ، خُلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ، وَفَصَاحَةَ صَالِحٍ وَحِکْمَةَ لُوْطٍ وَرِضَا اِسْحَاقَ وَبُشْرٰی یَعْقُوْبَ وَجَمَالَ یُوْسُفَ جَلَالَةَ مُوْسٰی وَجِهَادَ یُوْشَعَ وَحُبَّ دَانْیَالَ وَوَقَارَ اِلْیَاسَ وَقَلْبَ اَیُّوْبَ وَطَاعَةَ یُوْنُسَ وَعِصْمَةَ یَحْیٰی وَزُهْدَ عِیْسٰی مِنْ اَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ یہ ایک دوسری عبارت ہے "اس بچے کو آدم کے اخلاق دو، شیث کی معرفت دو، ابراہیم و اسماعیل

www.nafseislam.com

شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب سے ثبوت

تاریخ ولادت بارہ ہے، اہل مکہ اسی تاریخ کو یوم ولادت مناتے ہیں

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

مرتب و مصنف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و مشاغل، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دار الاشاعت

گے بخاری و مسلم میں ابوہریرہؓ کی حدیث اس امر کا ثبوت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی عمر کے (۸۰) اسی سال میں بسولہ سے اپنا ختنہ کیا، ابوداؤد نے بھی وجوب ختنہ کے لئے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد بطور دلیل پیش کیا ہے کہ جو شخص اسلام لائے وہ اپنے اوپر سے کفر کے نشان دور کرے، یعنی ختنہ کرائے۔

علاوہ ازیں ابن قفال مروزی شافعی بھی وجوب ختنہ کے قائل ہیں اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ حشفہ کے اوپر کی زائد کھال کو باقی رکھنے سے پیشاب وغیرہ کی نجاست اس کے اندر رکی رہتی ہے جس کی وجہ سے نماز صحیح نہیں ہوتی، اس لئے اس زائد کھال کا کاٹنا واجب ہے۔

ختنہ کا زمانہ

ختنہ کرانے کے زمانہ وقت میں علماء کا باہمی اختلاف ہے۔ ختنہ کرانا واجب ہے کہنے والے کہتے ہیں کہ بلوغ کے بعد کرایا جائے کیونکہ بلوغ سے قبل وجوب نہیں ہے۔

بعض شافعی کہتے ہیں کہ ولی پر واجب ہے کہ وہ لڑکے اور لڑکی کے بلوغ سے پہلے ہی ختنہ کرا دیں۔ ختنہ کرانا مستحب ہے کہنے والوں کا بیان ہے صاف بات یہ ہے کہ ختنہ کا وقت وہ زمانہ طفولیت ہے پہلے سات روز کیونکہ شرم گاہ چھپانا واجب ہے اس لئے سنت کو کسی حال ترک نہیں کیا جا سکتا، اور حقیقت حال اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتا ہے۔

تاریخ ولادت رسالت مآب ﷺ

رسالت مآب ﷺ کے سال ولادت میں لوگوں کا اختلاف ہے اکثر اس پر متفق ہیں کہ عام الفیل[1] آپ ﷺ کا سنہ ولادت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس کے خلاف جو قول ہے وہ غلط فہمی یا وہم ہے۔

کلبی اور ان کی جماعت کا بیان ہے کہ واقعہ فیل کے پچاس دن بعد آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اور یہی مشہور ہے۔ لیکن دمیاطی نے اپنی آخری عمر میں تحریر کیا ہے کہ واقعہ فیل کے پچپن دن بعد آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔

اسی طرح آپ ﷺ کی ولادت کے مہینے میں بھی لوگ باہم مختلف ہیں، جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول میں آپ ﷺ جلوہ افروز ہوئے۔ اور ابن جوزی نے بھی اسی کو متفق علیہ قرار دیا ہے۔

۱ [illegible]

اسی طرح آپ ﷺ کی ولادت کے دن میں لوگ مختلف اقوال میں بعض کہتے ہیں کہ کوئی تاریخ متعین نہیں ہو سکتی البتہ یہ ضرور ہے کہ ماہ ربیع الاول میں کسی پیر کے دن آپ ﷺ رونق افروز ہوئے۔ اس کے برعکس جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت کا دن مقرر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ آٹھویں تھی اور ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ ولادت ہی کو شیخ قطب الدین قسطلانی نے صحیح قرار دیا ہے اور اکثر محدثین کا یہی قول مختار ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ و جبیر بن مطعمؓ کے نزدیک بھی یہی قول صحیح ہے کیونکہ یہ حضرات واقف حالات ہیں اور یہی مذہب حمیدی اور ان کے استاذ شیخ ابن حزم کا ہے۔

قضاعی نے عیون المعارف میں لکھا ہے کہ تمام سیرت نگاروں کے نزدیک آٹھویں تاریخ ولادت رسالت مآب ﷺ ہے اور زہری نے محمد بن جبیر کی زبانی بھی اسی کی تائید کی ہے۔ واضح رہے کہ محمد بن جبیر وہ شخص ہے جو نسب ناموں اور حالات ایام عرب کے زیادہ جاننے والے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ دسویں ربیع الاول کو آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔

بارھویں ربیع الاول

بارھویں ربیع الاول تاریخ ولادت رسالت مآب ﷺ مشہور ہے اور اہل مکہ کا عمل بھی ہے کہ وہ اس تاریخ کو مقام ولادت رسالت مآب ﷺ کی زیارت کرتے ہیں۔[1]

طیبی کا بیان ہے کہ "تمام مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ رسالت مآب ﷺ ربیع الاول کو اس دنیا میں رونق افروز ہوئے۔"

میں (عبدالحق) کہتا ہوں کہ طیبی کے اس اتفاق پر ہمیں بھی حسب بالا بیانات کی موجودگی میں کلام نہیں۔ نیز اس امر پر بھی سب متفق نہیں کہ آپ ﷺ کس وقت پیدا ہوئے البتہ مشہور یہی ہے کہ پیر کے دن صبح آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے۔

قتادہ انصاری کا بیان ہے کہ پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد عالی ہوا یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ کو نبوت عطا فرمائی گئی۔ (مسلم)

۱ [illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''نشر الطیب'' میں لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تاریخ بارہ ربیع الاول نہیں ہے

نشر الطیب قصّی ۲۰۳ فصل: ۲۷

کپڑوں میں (آپکا لباس ردا و ازار و قمیص ہوتا تھا) اور اگر چاہو مصر کے سفید کپڑوں میں یا یمانی چادر جوڑہ میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر نماز کون پڑھیگا فرمایا جب غسل کفن سے فارغ ہو تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھکر ہٹ جانا اول ملائکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اول اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر اون کی عورتیں پھر تم اور لوگ ہم نے عرض کیا کہ قبر میں کون اوتاریگا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور اونکے ساتھ ملائکہ ہونگے طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا اور بہت ہی ضعیف روایت ہے اور ایک روز جبکہ مسجد میں حضرت ابوبکرؓ صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دولت خانہ کا پردہ اوٹھایا اور صحابہ کو دیکھکر تبسم فرمایا لوگ سمجھے کہ آپ تشریف لاویںگے اوس وقت صحابہ کی بیتابی کا عجب حال تھا کہ قریب تھا کہ نماز میں کچھ پریشانی ہو جاوے اور حضرت ابوبکرؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو اور پردہ چھوڑ کر دولت خانہ میں تشریف لیگئے۔

بس یہ تھی اخیر زیارت آپ کی حیات میں اور کچھ واقعات قرب وفات کے روایات بالا کے ضمن میں مذکور ہوئے ہیں اور وفات آپ کیعہ شروع ربیع الاول سنہ دس ہجرت روز دوشنبہ کو قبل زوال یا بعد زوال واقع ہوئی اور بوجہ غلبہ حیرت و دہشت کہ بعضوں کو وفات ہی کا یقین نہ ہوا جیسے ہو شخص میں مذکور ہے بعضے احکام متعلق خاص آپ کے غسل و کفن و صلوٰۃ و دفن کے مخفی رہے کیونکہ اور اموات پر تو آپ کو قیاس اسلئے نہیں کیا کہ احتمال غالب خصوصیت کا تھا چنانچہ کچھ خصوصیتیں واقع میں بھی ثابت ہوئیں اور نص اسلئے مشہور نہ تھی کہ صحابہ نے عام سوالات کی طرح اسکو تحقیق نہیں کیا اور دل بھی کیسے گوارا کر سکتا

عہ اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اوس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ • •

نشر الطیب

فی

ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت: ۱۲۸۰ھ، وفات ۱۳۶۲ھ

دار الاشاعت

اردو بازار - کراچی - فون ۲۶۳۱۸۶۱

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول تسلیم کرلی

ماہنامہ حق نوائے احتشام ⚙⚙⚙ (۶۲) ⚙⚙⚙ ربیع الاول ⚙⚙⚙

کثرتِ درود کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مروت کا تقاضا یہ ہوگا کہ ایسے شخص کو اپنے نزدیک رکھیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ درود بھیجنے والے محدثین ہیں کیونکہ ہر حدیث میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں روضۂ مبارک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حاضر ہوا تو مکاشفہ میں دیکھا کہ ہر وقت روضۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نور کی زنجیر متصل ہے اس مناسبت سے بھی محدثین کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ نیز اشتغال درود وحدیث کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا درود شریف کے متعلق ایک قول: "عن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شیٔ حتی تصلی علی نبیک صلی اللہ علیه وسلم" یعنی دعا زمین اور آسمان کے درمیان اس وقت تک ٹھہری رہتی ہے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے (ظاہر ہے کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا قول ہو [illegible] ہے۔)

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ نے اس قول کی تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "بہترین طریقہ یہ ہے کہ دعاء سے پہلے اور دعاء کے بعد درود شریف پڑھا جائے، یہ دو مقبول دعاؤں میں لگ جائیں گے تو گویا منزل مقصود پر پہنچ جائے گی اگر یک لخت [illegible] مشکل پیش آئے"۔ (ماہنامہ سلطان العلوم، بحوالہ جمادی الاولیٰ 1356ھ)

محمد ﷺ کی ولادت، بعثت، ہجرت اور وفات

مؤرخین کے مطابق حضور ﷺ کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول عام الفیل 571ء (20 اپریل) بروز پیر [illegible] مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ [illegible]

"[illegible] ولد النبی صلی اللہ علیه وسلم فی طلوع المشتری وهو کوکب نیر صحبة البرکات [illegible] والنجم الازهر فی ربیع الاول" (انسان العیون)

لهذا الشهر فی الاسلام فضل ... ومنقبة تفوق علی الشهور
ربیع فی ربیع فی ربیع ... ونور فوق نور فوق نور

قال الشیخ [illegible] مصطفی البکری متوفی 1162ھ مطابق 1749ء الربیع ریحان، ربیع الشهور وربیع الازمنة، الربیع الشهور شهران (ربیع الاول وربیع الثانی) وربیع الازمنة ریحان الاول الذی یاتی فیه النوار والکمأة والثانی الذی یاتی فیه الثمر۔ انتهی۔

ذکر الشیخ محمد الکردی الشافعی متوفی 1194ھ مطابق 1780ء فی کتابه تحریر القلوب فی معاملة علام الغیوب: "ومما ینبغی ان یعرف انه صلی اللہ علیه وسلم ولد بمکة فی المکان المعروف بسوق اللیل قبل فجر یوم الاثنین الثانی عشر من ربیع الاول وهذه اللیلة افضل من لیلة القدر۔

فی یوم الاثنین ربیع الاول ... [illegible] فی طیبة خیر مرسل

[illegible] ربیع الاول [illegible] 41 میلادی 12 فروری 610ء [illegible] 27 رجب [illegible] 13 [illegible] 12 ستمبر 622ء [illegible] حضرت ابوبکر صدیقؓ [illegible]

[illegible] 23 ستمبر 622ء [illegible] 12 ربیع الاول 11ھ / 25 مئی 632ء [illegible]

ماہنامہ

حق نوائے احتشام

ترجمان

جامعہ احتشامیہ کراچی کا

بانی: خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی

[illegible]: حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی

مدیر: مولانا محمد صدیق ارکانی

اعزازی مدیر: سید [illegible] الحسن تھانوی

سالانہ بدل اشتراک بذریعہ ہوائی ڈاک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، برطانیہ، تھائی لینڈ، برما، ویسٹ انڈیز وغیرہ 35 امریکی ڈالر
سعودی عرب، ہندوستان، متحدہ عرب امارات، بحرین، ایران، بنگلہ دیش وغیرہ 23 امریکی ڈالر

خط وکتابت کیلئے

شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی
پوسٹ بکس نمبر 8552 صدر 74400 کراچی

برائے سالانہ زرتعاون
اکاؤنٹ نمبر 9-924 الائیڈ بینک آف پاکستان، تاج کمپلیکس برانچ، کراچی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب کے مقدمے میں لکھا ہے کہ شاہ عبدالحق کا نام معتبر اور بلند پایہ ہونے کی ضمانت ہے

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا، استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے دین و دنیا کی کامیابی حاصل کرے

دارالاشاعت

مقدمہ

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق تعالیٰ جل شانہٗ نے سال کے بارہ مہینوں میں مختلف ایام اور مختلف دنوں اور راتوں میں خاص خاص برکات اور خاصیات رکھی ہیں۔ جو آدمی ان کو معلوم کر کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں پر راتوں اور دنوں میں کام کرے، وہ دنیا و آخرت کے اپنے مقاصد میں بڑی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ ان میں تھوڑی محنت اور معمولی کوشش سے وہ ثواب اور دینی و دنیوی فوائد ہو جاتے ہیں جو دوسرے اوقات میں بڑی محنت اور طویل مشقت سے بھی حاصل ہونا دشوار ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل عموماً مسلمانوں کو شریعت اور سنت کے علم سے غفلت و لاپروائی کی بنا پر ان خاص ایام و اعمال اور ان کے آداب کا علم نہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے ہیں۔ اس لئے ان کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔

اور صرف اتنا ہی ہوتا تو زیادہ جرم نہ تھا۔ ہونے یہ لگا کہ لوگوں نے اپنی طرف سے بہت سی رسمیں گھڑ لیں جن میں بہت سی چیزیں خلاف شرع بھی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ ان مبارک راتوں اور دنوں میں عظیم ثواب حاصل کرنے کے بجائے اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

مبارک راتوں اور دنوں میں جس طرح نیک عمل کا ثواب بڑا ہے اسی طرح ان میں اگر کوئی گناہ کرے تو وہ گناہ بھی بڑا ہے۔

اس لئے علماء امت نے مہینے کی خاص راتوں اور دنوں سے متعلق جو قرآن و حدیث میں فضائل اور احکام وارد ہوئے ہیں ان کو مستقل کتابوں کی صورت میں لکھ دیا ہے۔ جو ہر زمانہ ہر خطہ اور ہر زبان میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

انہیں کتابوں میں سے ایک بہت اہم کتاب ماثبت بالسنۃ ہے۔ اس کے مصنف

۳

معتبر اور بلند پایہ ہونے کی ضمانت ہے۔ اہل علم میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس کتاب میں اس معاملے کے متعلق وارد شدہ روایات حدیث کو جمع بھی کیا گیا ہے اور ان کے مستند یا غیر مستند ہونے کی تحقیق بھی کی گئی ہے اور مزید ضروری اور مفید معلومات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ اب برخوردار عزیز مولوی محمد رضی سلمہ نے اس کا اصل متن عربی اور شروع میں اس کا اردو ترجمہ اپنے مکتبہ دارالاشاعت سے شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور دین و دنیا میں سب کے لئے نافع و مفید بنا دے۔

بندہ محمد شفیع

دارالعلوم کراچی

۲۶ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب سے ثبوت: شب ولادت شب قدر سے بھی افضل ہے، مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی پر خوشیاں مناتے چلے آرہے ہیں

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع حواشی

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

مصنف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا، اذکار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کرکے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دار الاشاعت

ایک قول یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت غفر کے وقت ہوئی اور غفر وہ تین چھوٹے ستارے ہیں جن کی منزل چاند ہے۔ اور چاند کی یہ منزل وہ وقت ہے جس میں عام طور پر انبیاء کی ولادت ہوتی ہے۔

اور شمسی مہینوں کے مطابق ماہ نیساں کی بیسویں تاریخ آپ ﷺ کی ولادت قرار پائی ہے اور یہی صحیح حمل کا وقت تھا۔¹

بعض لوگ آپ ﷺ کی ولادت کا وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت کے مطابق رات کا بتاتے ہیں۔

شیخ بدر الدین زرکشی کا بیان ہے کہ صحیح بھی یہ ہے کہ رسالت مآب ﷺ کی ولادت باسعادت دن کے وقت ہوئی اس کے علاوہ جو لوگ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ستاروں کا ٹوٹنا بیان کرتے ہیں اسے حافظ دحیہ نے ضعیف کہا ہے اور دلیل یہ لکھی ہے کہ ستارے رات کے وقت گرتے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ کی ولادت صبح کے وقت ہوئی ہے اس لئے ستارے ٹوٹنے کی علت درست نہیں کیونکہ ماہ نبوت میں خوارق عادت ہوا ہی کرتے ہیں اس لئے خوارق کے کہ نظروں کے وقت ستارے ٹوٹنا جائز ہے۔

راقم بندہ کمزور (عبدالحق) کہتا ہوں ممکن ہے کہ ستارے رات کو ٹوٹے ہوں اور اسی صبح کے وقت آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اور لوگوں کا یہ کہنا کہ بوقت ولادت ستارے گرے اس کا بھی یہی مطلب ہے۔²

افضلیت شب ولادت

سرور دو عالم کی شب ولادت یقیناً شب قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ شب ولادت آپ ﷺ کی پیدائش اور جلوہ گری کی شب ہے اور شب قدر آپ ﷺ کو عطا کی ہوئی شب ہے اور جو رات کہ ظہور ذات کے سبب مشرف کی گئی وہ اس شب سے زیادہ مشرف ہے جو عطیہ سرفرازی کی وجہ سے سرفراز کی گئی ہو۔

شب ولادت رسالت مآب کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شب قدر میں صرف آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور شب ولادت میں رسول اکرم ﷺ کی ذات عالی کا

۱ [illegible]

۲ [illegible]

ظہور ہوا ہے جس کے پاس مقرب فرشتے آتے رہتے تھے۔

علاوہ ازیں شب ولادت کی برتری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شب قدر کی برتری و خوبی صرف امت محمد ﷺ کے لئے ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ ذات رسالت مآب ﷺ کو اللہ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے اور آپ ﷺ ہی کی ذات والا صفات کے سبب سے آسمانی و زمینی تمام مخلوقات کو اللہ نے عام نعمتوں سے سرفراز کیا ہے۔

ابولہب کی باندیوں میں سے ثویبہ لونڈی نے ابولہب کو رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی جسے سن کر ابولہب نے اپنی باندی ثویبہ کو آزاد کر دیا۔ ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی ساتھی نے اسے خواب میں دیکھ کر اس کا حال پوچھا تو جواب دیا جہنم میں پڑا ہوں البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہر پیر کی رات کو عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور اپنی ان دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ان دو انگلیوں سے میں نے اپنی لونڈی ثویبہ کو اس لئے آزاد کر دیا تھا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی اس صلہ میں ان دونوں انگلیوں سے کچھ پانی پی لیتا ہوں۔ اور ثویبہ یہی آزاد کردہ لونڈی تھی جس نے رسول اکرم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ابولہب کافر جس کی مذمت قرآن کریم میں وارد ہے جبکہ اس کو ولادت رسول اکرم ﷺ کی خوشی منانے میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کا یہ صلہ ملا ہے کہ دوزخ میں بھی ایک رات کے لئے فرحت و مسرت سے ہمکنار ہو جاتا ہے تو ان مسلمانوں کے حال پر غور کیا جائے جو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر مسرتوں کا اظہار کرتے اور آپ ﷺ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتے ہیں۔ میری جان کی قسم! شب ولادت رسالت مآب ﷺ میں اظہار مسرت کرنے والوں کو اللہ جنت کے باغوں میں داخل کرے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے آئے ہیں۔ محفل میلاد کے ساتھ ہی دعوتیں دیتے کھانے وغیرہ پکواتے اور خیرات وغیرہ طرح طرح سے تحفے تحائف تقسیم کرتے، خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں نیز ولادت باسعادت پر قرآن خوانی کراتے اور اپنے مکانوں کو مزین کرتے ہیں ان تمام افعال حسنہ کی برکت سے ان لوگوں پر اللہ کی برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔²

۱ [illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اہلحدیث فرقے کے پیشوانواب سید محمد صدیق حسن خان کی کتاب میں ذکر میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کرنے کی تاکید

الشمامۃ العنبریۃ
من
مولد خیر البریۃ
۱۳۰۵ھ

تکریم المؤمنین بتقویم
مناقب الخلفاء الراشدین
۱۳۰۳ھ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خاں مرحوم مغفور

ماہ ربیع الاول میں ذکر ولادت رسول ضرور کریں

۵

[illegible]

اس بات کا کہ جو لوگ [illegible] میلاد [illegible]

[illegible]

آنحضرت کا کریں ہر زمانہ ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں [illegible]

[illegible]

بوقت ولادت حضرت آمنہ کے شکم سے ایک نور نکلا

۱۰

[illegible]

حضرت [illegible] ایک نور نکلا جس سے [illegible]

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے پیشوا نواب سید محمد صدیق حسن خان لکھتا ہے کہ میلاد کا ذکر سن کر جس کے دل کو فرحت حاصل نہ ہو، وہ مسلمان نہیں

الشمامة العنبرية

من

مولد خير البرية

۱۳۰۵ھ

تكريم المؤمنين بتقويم

مناقب الخلفاء الراشدين

۱۳۰۱ھ

تصنیف لطیف ... سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

۱۱

[illegible]

۱۲

انکار رسم منکرات کا حال ہوا دریں کتاب ہوا اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد ہوئی پر پایا جاتا ہے جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں ف...

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب میں جمعہ کو عید المومنین یعنی مومنوں کی عید قرار دیا

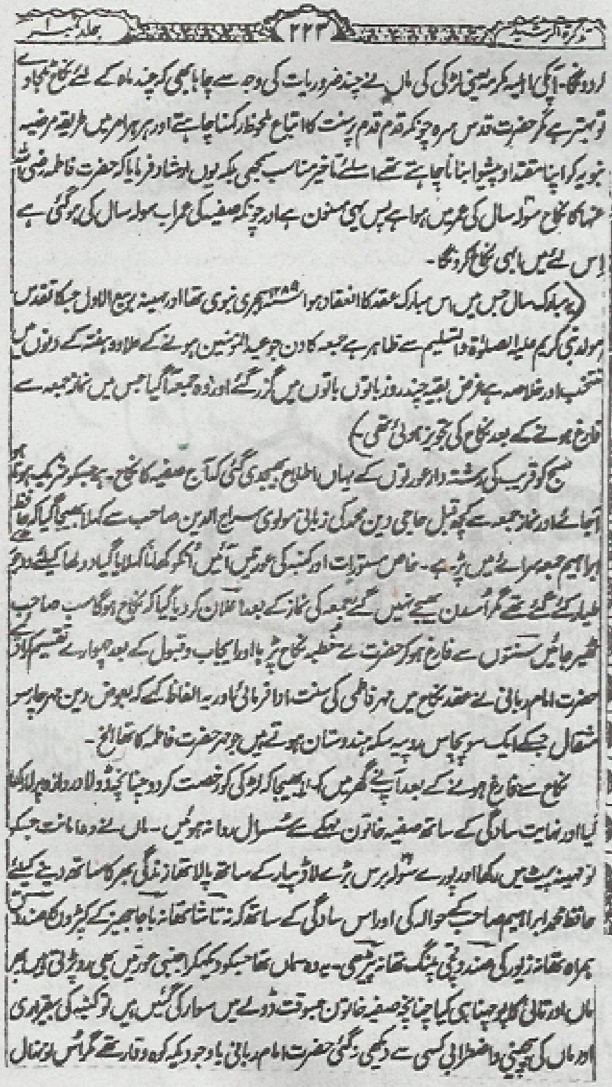

تذکرۃ الرشید ۲۲۳ جلد نمبر ۱

اردو نکاح۔ آپ کی اہلیہ کہ حقیقی لڑکی کی ماں ہے، نے چند ضروریات کی وجہ سے چاہا بھی کہ چند ماہ کے لئے نکاح ملتوی ہو جاوے تو بہتر ہے مگر حضرت قدس سرہ چونکہ قدم بقدم سنت کا اتباع ملحوظ رکھنا چاہتے اور ہر امر میں طریقہ مرضیہ نبویہ کو اپنا مقتدا و پیشوا بنانا چاہتے تھے اسلئے تاخیر مناسب نہ سمجھی بلکہ یوں ارشاد فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سولہ سال کی عمر میں ہوا ہے پس یہی مسنون ہے اور چونکہ صفیہ کی عمر اب سولہ سال کی ہو گئی ہے اس لئے میں ابھی نکاح کروں گا۔

(وہ مبارک سال جس میں اس مبارک عقد کا انعقاد ہوا ۱۲۹۰ھ ہجری نبوی تھا اور مہینہ ربیع الاول جس کا تقدس مولد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ظاہر ہے جمعہ کا دن جو عید المومنین ہونے کے علاوہ ہفتہ کے دنوں میں منتخب اور خلاصہ ہے۔ غرض بقیہ چند روز باتوں باتوں میں گزر گئے اور وہ جمعہ آگیا جس میں نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد نکاح کی تجویز ہوئی تھی)

صبح کو قریب کی رشتہ دار عورتوں کے یہاں اطلاع بھیجی گئی کہ آج صفیہ کا نکاح ہے۔ جس کو شریک ہونا ہو آجائے اور نماز جمعہ سے کچھ قبل حاجی دین محمد کی زبانی مولوی سراج الدین صاحب سے کہلا بھیجا گیا کہ حافظ ابراہیم جمعہ سرائے میں پڑھے۔ خاص مستورات اور کنبہ کی عورتیں آئیں انکو کھانا کھلایا گیا اور دعا کیلئے درخواست طلب کئے گئے تھے مگر انسان بھیجے نہیں گئے جمعہ کی نماز کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ نکاح ہوگا سب صاحب ٹھیر جائیں سنتوں سے فارغ ہو کر حضرت نے خطبہ نکاح پڑھا اور ایجاب و قبول کے بعد چھوارے تقسیم کرائے حضرت امام ربانی نے عقد نکاح میں مہر فاطمی کی سنت ادا فرمائی اور یہ الفاظ کہے کہ بعوض دین مہر چار سو مثقال جسکا ایک سو پچاس روپیہ سکہ ہندوستان ہوتے ہیں جو مہر حضرت فاطمہ کا تھا الخ۔

نکاح سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے گھر میں کہلا بھیجا کہ لڑکی کو رخصت کر دو چنانچہ ڈولا منگا لیا اور نہایت سادگی کے ساتھ صفیہ خاتون میکے سے سسرال روانہ ہوئیں۔ ماں نے وہ امانت جسکو نو مہینے پیٹ میں رکھا اور پورے سولہ برس بڑے لاڈ پیار کے ساتھ پالا تمام زندگی بھر کا ساتھ دینے کیلئے حافظ محمد ابراہیم صاحب کے حوالہ کی اور اس سادگی کے ساتھ کہ نہ تماشا تھا نہ باجا جہیز کے کپڑوں کا صندوق ہمراہ تھا نہ زیور کی صندوقچی پلنگ تھا نہ پیڑھی۔ یہ وہ ماں تھی جسکو دیکھ کر اجنبی عورتیں بھی رو پڑتی اور بے حال اور نڈھال ہو جاتی ہیں کلیجہ چھپتا ہی کیا چنانچہ صفیہ خاتون جس وقت ڈولے میں سوار کی گئیں ہیں تو کنبہ کی بیقراری اور ماں کی بے چینی و اضطرابی کسی سے دیکھی نہ گئی حضرت امام ربانی باوجودیکہ کوہ وقار تھے مگر آنسو نکل

☆ جب جمعہ کا دن عید ہو سکتا ہے تو جس نبی ﷺ کے صدقے جمعہ کو فضیلت ملی، اس کی ولادت کا دن عید کیوں نہیں ہو سکتا؟ سال میں دو عیدوں کا نعرہ لگانے والو! گنگوہی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں جمعہ کے دن کو مسلمانوں کیلئے عید کا دن تسلیم کیا

نیک بیبیاں فرمان دار ہیں
خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا حافظ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

محمد علی برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لاسکیں اور جل جائیں پھر ان سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہو گیا ہو گا۔ یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئیں گے نہ بیبیاں ان کو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور ان کو چھپاتے ہوئے تھا ہٹ جاوے گا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ ان کی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزارہا درجہ اس سے اچھی ہے۔ یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں یہ اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (شرح سفر السعادت) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی (۱۱) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کی جاتی (احیاء العلوم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کرو۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کے آداب

(۱) ہر مسلمان کو چاہئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اسی دن لا رکھے تاکہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اس کو مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اس کو ملے گا۔ جو اس کا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جاکر رہتے تھے (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۶۴) (۲) پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت رکھتا ہے (احیاء ج ۱ ص ۱۶۱) (۳) جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کتروائے (احیاء ج ۱ ص ۱۶۲) (۴) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائے گا اسی قدر

☆ جب جمعہ کا دن عید ہو سکتا ہے تو جس نبی ﷺ کے صدقے جمعہ کو فضیلت ملی، اس کی ولادت کا دن عید کیوں نہیں ہو سکتا؟ سال میں دو عیدوں کا نعرہ لگانے والو! تھانوی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: عیدین کی نماز کے بعد دعا اکابرِ دیوبند سے ثابت ہے، اس لئے جائز ہے

مدلل و مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۱۷۸ مسائل نماز عیدین

سورۂ فاتحہ کے بعد یاد دلانے پر تکبیرات زوائد پھر قرأت

سوال (۲۶۳۸): نماز عید میں امام نے تکبیر تحریمہ کے بعد سورۂ فاتحہ شروع کی الحمد للہ رب العلمین کہنے کے بعد مقتدی کے یاد دلانے پر تکبیرات ثلاثہ کہیں اور پھر بعد تکبیرات ثلاثہ دوبارہ قرأت شروع کی اس صورت میں نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز ہوگئی۔ کذا فی الشامی[1] ۔ فقط۔

دعا بعد صلوٰۃ عید بدعت نہیں ہے

سوال (۲۶۳۹): دعا بعد صلوٰۃ عیدین را بعض مکروہ گویند و بعض بدعت و بعض گویند کہ مستحب است۔

جواب: دعا بعد الصلوات مسنون و مستحب است و در احادیث وارد شدہ است کما نقلہ فی الحصن الحصین وغیرہ۔ پس در صلوات صلوٰۃ عیدین ہم داخل و شامل است بدعت گفتن آں را گنجائش نیست و اکابر امت مثل حضرت مولانا رشید احمد محدث و فقیہ گنگوہی را و جمیع اکابر و اساتذہ را بعد نماز عیدین مثل صلوات مکتوبات دعا می فرمودند پس برکہ آں را بدعت گفتہ صحیح نیست[2] ۔ فقط۔

نماز عید سے پہلے یا بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا کیسا ہے

سوال (۲۶۴۰): چہ می فرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ خواندن نماز نفل در عیدگاہ قبل یا بعد نزد علماء حنفیہ روا است یا نہ؟

---

[1] کما لو رکع الامام قبل ان یکبر فان الامام یکبر فی الرکوع ولا یعود الی القیام لیکبر فی ظاهر الروایة فلو عاد ینبغی الفساد (در مختار) وقد علمت ان العود روایة النوادر علی انه یقال علیه ما قاله ابن الهمام فی ترجیح القول بعدم الفساد فیما لو عاد الی القعود الاول بعد ما استتم قائما بان فیه رفض الفرض لاجل الواجب وهو وان لم یحل فهو بالصحة ولا یخل (رد المحتار باب العیدین ص ۷۸۲ ج ۱) ظفیر واسعید ج ۲ ص ۱۷۴۔ [2] ویدعو ویختم بسبحان ربک (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب صفة الصلوة ص ۴۹۵ ج ۱) عن ام عطیة قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشهدن جماعة المسلمین ودعوتهم وتعتزل الحیض (مشکوٰۃ باب العیدین ...

☆ عیدین کی نماز کے بعد دعا زمانہ رسالت و صحابہ سے ثابت نہیں مگر اکابر سے ثابت ہونے کی وجہ سے جائز ہے تو پھر ہمارا سوال: جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا جو کہ محدثین سے ثابت ہے، اس پر بدعت کا فتویٰ کیوں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں تنویر الحق تھانوی نے تسلیم کرلیا کہ آپ علیہ السلام کی ولادت مقصود نہ ہوتی تو کائنات معرضِ وجود میں نہ آتی

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی — صفر و ربیع الاول 1432ھ / فروری و مارچ 2011ء

ماہنامہ
حق نوائے احتشام

جلد نمبر ۱۳
شمارہ نمبر ۲-۳
سلسلہ نمبر ۱۲۷-۱۲۸
صفر و ربیع الاول ۱۴۳۲ھ
فروری و مارچ ۲۰۱۱ء
قیمت فی شمارہ =/20 روپے
سالانہ زرِ تعاون =/200 روپے

سرپرست اعلیٰ
مولانا تنویر الحق تھانوی
مدیر مسئول
مولانا محمد صدیق ارکانی
مدیر
سید فہیم الحسن تھانوی

خطیب پاکستان نے فرمایا: خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد میں سے دو بچے نبوت سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو چکے، جن میں سے ایک کا نام قاسم تھا، جن کے نام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی "ابو القاسم" اور اُس زمانے میں عام طور سے منع کر دیا گیا تھا کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم نہ رکھے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے، آپ کے صاحبزادے کی وجہ سے، اور دوسرے صاحبزادے ہیں عبداللہ، دونوں اللہ کو پیارے ہو گئے، پھر مدینہ طیبہ میں ایک تیسرے صاحبزادے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں اور یہ زمانہ نبوت کا زمانہ ہے، بچپن میں یہ بیمار ہوئے اور عرب میں جیسا کہ طریقہ تھا کہ تربیت کے لیے بچپن سے اچھی اور شرفاء کے خاندان میں بچوں کو بھیج دیا جاتا تھا، یہ بھی ایک گھرانے میں تربیت پا رہے ہیں، چھوٹے ہیں، کسی نے آکر مجلس میں خبر دی کہ آپ کے صاحبزادے جن کا نام ابراہیم ہے ان کی حالت غیر ہو گئی، حضرت عبدالرحمن ابن عوفؓ ایک بڑے جلیل القدر صحابی ہیں وہ حضور کے پاس موجود ہیں، آپ ایک دم گھبرا کر اٹھے، تشریف لے گئے، جا کر دیکھا تو بچے کی حالت غیر ہو چکی تھی، نزع کی کیفیت تھی، آپ نے گھبرا کر ان کو اپنی گود میں لیا اور اپنی گود میں رکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، اور آپ نے فرمایا "انا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون" "اے ابراہیم آج میں تمہاری جدائی سے بڑا افسردہ ہوں، میرا دل غمگین ہے، میری آنکھیں رو رہی ہیں، لیکن میری زبان سے کوئی ایسی بات نہیں نکلے گی جو اللہ کی مشیت کے خلاف ہو۔"

برائے تعاون	فون نمبر	خط و کتابت کے لیے
اکاؤنٹ نمبر 9-924 الائیڈ بینک آف پاکستان تاج کمپلیکس برانچ کراچی۔	021 32782293	شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن صدر 74400 کراچی، پوسٹ بکس نمبر 8552۔

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی — 55 — صفر و ربیع الاول 1432ھ / فروری و مارچ 2011ء

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خصوصیات

اٹھارہ ہزار مخلوق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو فضیلت و حقیقت حاصل ہے وہ کسی بھی مخلوق کو حاصل نہیں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لولاک لما خلقت الافلاک" اگر آپ کی پیدائش مطلوب و مقصود نہ ہوتی تو کائنات معرض وجود میں نہ آتی، شب معراج کے موقع پر تمام انبیاء کرام کی امامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کرائی جس سے امام الانبیاء کا خطاب بھی آپ کے حصے میں آیا۔

ہر نبی کی بعثت مخصوص قوم کی طرف ہوئی ہے جیسا کہ ارشاد ہے "ولقد ارسلنا موسیٰ بآیاتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور" (سورہ ابراہیم نمبر ۵) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لا، یہاں اللہ میاں نے کہا موسیٰ سے صرف اپنی قوم کی رہنمائی کریں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں "کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور" "ایک کتاب ہم نے اتاری تیری طرف کہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف" (ابراہیم نمبر ۱) یہاں "الناس" کا لفظ لایا گیا ہے جس سے پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہر قوم کی طرف ہے۔ (معارف القرآن و تفسیر کبیر)

ولادت کے اعتبار سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اس لئے خاتم الانبیاء کے لقب سے ملقب ہوئے لیکن روحانی اور حقیقی اعتبار سے نبوت سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے اسی کی وضاحت کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "کنت نبیا و آدم بین الماء والطین" اس کی مکمل تفصیل شرح جامی صفحہ ۱۲۹ اور [illegible] الاحاطش میں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تقریر کے دوران فرمایا کہ اگر اللہ کے علم میں حضور ﷺ کی پیدائش پیش نظر نہ ہوتی تو مجھے پیدا کیا جاتا نہ تمہیں، فرعون کے مقابلہ میں جو مجھے کامیابی ہوئی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے [illegible] فرق [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] گناہ گاروں کی سفارش کریں گی [illegible] سفارش کریں گی۔ قیامت کے دن [illegible] حضور ﷺ کا تاج سب سے بڑا ہوگا۔

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرات کہا گیا ہے [illegible] "لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمھون" (الحجر ۷۲) میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کی قسم کھائی ہے، اللہ کو کسی بھی پیغمبر وفرشتہ کی حیات پر اللہ نے قسم نہیں کھائی، اس سے پتہ چلا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں (معارف القرآن [illegible] روح المعانی) [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ جماعت کے ساتھ نہیں ادا کی گئی سب سے پہلے جبرائیل علیہ السلام پھر میکائیل علیہ السلام پھر اسرافیل علیہ السلام پھر عزرائیل علیہ السلام پھر دیگر فرشتوں نے اکیلے اکیلے نماز جنازہ پڑھی، اس کے بعد دیگر حضرات نے (تحفۃ العرب [illegible] شیخ الحدیث مولانا سبحان محمود نے فرمایا کہ چھ ہزار مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی گئی، ۳۰ ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اکیلے اکیلے پڑھی۔

امت محمدیہ کے خصائص

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے افضل و اکمل ہیں، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی تمام

دیوبندیوں کے اس رسالے نے امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے اس شعر کی تائید کردی

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام تحریر کیا جس میں حضور ﷺ کو نور لکھا جس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام، حضور ﷺ کو نور مانتے تھے

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی — صفر و ربیع الاول 1432ھ فروری و مارچ 2011ء

ماہنامہ حق نوائے احتشام

جلد نمبر ۱۳
شمارہ نمبر ۲-۳
سلسلہ نمبر ۱۲۷-۱۲۸
صفر و ربیع الاول ۱۴۳۲ھ
فروری و مارچ ۲۰۱۱ء
قیمت فی شمارہ 20/- روپے
سالانہ زر تعاون 200/- روپے

سرپرست اعلیٰ
مولانا تنویر الحق تھانوی
مدیر مسئول
مولانا محمد صدیق ارکانی
[illegible]
سید فہیم الحسن تھانوی

خطیب پاکستان نے فرمایا: خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد میں سے دو بیٹے نبوت سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو چکے، جن میں سے ایک کا نام قاسم تھا جن کے نام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی "ابو القاسم" اور اس زمانے میں عام طور سے منع کر دیا گیا تھا کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم رکھے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے آپ کے صاحبزادے کی وجہ سے، اور دوسرے صاحبزادے ہیں عبداللہ، دونوں اللہ کو پیارے ہو گئے، پھر مدینہ طیبہ میں ایک تیسرے صاحبزادے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں اور یہ زمانہ نبوت کا زمانہ ہے، بچپن میں یہ بیمار ہوئے اور عرب میں جیسا کہ طریقہ تھا کہ تربیت کے لیے بچپن سے اعلیٰ اور شرفاء کے خاندان میں بچوں کو بھیج دیا جاتا تھا یہ بھی ایک گھرانے میں تربیت پا رہے ہیں، چھوٹے ہیں، کسی نے آ کر مجلس میں خبر دی کہ آپ کے صاحبزادے جن کا نام ابراہیم ہے ان کی حالت غیر ہو گئی، حضرت عبدالرحمن ابن عوف ایک بڑے جلیل القدر صحابی ہیں حضور کے پاس موجود ہیں، آپ ایک دم گھبرا کر اٹھے تشریف لے گئے، جا کر دیکھا تو بچے کی حالت غیر ہو چکی تھی نزع کی کیفیت تھی، آپ نے گھبرا کر ان کو اپنی گود میں لیا اور گود میں رکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ نے فرمایا "إنا بفراقك يا إبراهيم لمحزونون" کہ اے ابراہیم آج میں تمہاری جدائی سے بڑا محزون ہوں، میرا دل غمگین ہے، میری آنکھیں رو رہی ہیں لیکن میری زبان سے کوئی ایسی بات نہیں نکلے گی جو اللہ کی مشیت کے خلاف ہو۔

برائے تعاون	فون نمبر	خط و کتابت کے لیے
اکاؤنٹ نمبر 9-924 الائیڈ بینک آف پاکستان تاج کمپلیکس برانچ کراچی۔	021 32782293	شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائنز سندھ 74400 کراچی، پوسٹ بکس نمبر 8552۔

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی — 180 — صفر و ربیع الاول 1432ھ فروری و مارچ 2011ء

اشعار عباسؓ (حضور ﷺ کی مدح میں)

من قبلها طبت في الظلال وفي	مستودع حيث يخصف الورق
آپ اس سے پہلے سایہ ناس میں بسر کر رہے تھے اور	اس منزل گودا میں تھے جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا
ثم هبطت البلاد لا بشر	أنت ولا مضغة ولا علق
پھر آپ بستی میں اترے، مگر نہ آپ ابھی بشر تھے	نہ گوشت پوست اور نہ لہو کی پھٹکی
بل نطفة تركب السفين وقد	ألجم نسرا وأهله الغرق
بلکہ وہ آب صافی، جو کشتیوں پر سوار تھا	جب سیلاب کی موجیں چلیں کہ گدھ اور اس کے پرستار ڈوب رہے تھے
تنقل من صالب إلى رحم	إذا مضى عالم بدا طبق
منتقل ہوتا رہا صلب سے رحم کی طرف	پھر جب ایک عالم گزر چکا دوسرا عالم ظہور ہوا
وردت نار الخليل مكتتما	في صلبه أنت كيف يحترق
آپ آتش خلیل میں اترے چھپے چھپے	آپ ان کی صلب میں تھے تو وہ کیسے جلتے
حتى احتوى بيتك المهيمن من	خندف علياء تحتها النطق
تا آنکہ آپ کا محافظ وہ صاحب شوکت گھرانہ ہوا جو	خندف میں رفیع المرتبت خاندان کا ہے جس کے دامن زمین پر [illegible]
وأنت لما ولدت أشرقت الأ	رض وضاءت بنورك الأفق
اور آپ جب پیدا ہوئے تو چمک اٹھی زمین	اور روشن ہو گئے آفاق سارے آپ کے نور سے
فنحن في ذلك الضياء وفي النور	
تو اب ہم لوگ اسی روشنی اور اسی نور میں	
وسبل الرشاد نخترق	
ہیں اور ہدایت و استقامت کی راہیں نکال رہے ہیں	

نبی آخر الزمان ﷺ کی شان میں سب سے بہترین اشعار حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہے۔

وأحسن منك لم تر قط عيني — وأجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب — كأنك قد خلقت كما تشاء
[illegible] — تضيء الأرض منه والسماء

یعنی آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب سے پاک اور منزہ پیدا فرمایا ہے گویا آپ ﷺ کو آپ کی چاہت و خواہش کے مطابق پیدا کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل کسی کی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کے ہم جسم بلکہ کسی ماں نے حسن و جمال کا پیکر جنا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ آپ کے نقش و شرف سے سرفراز فرمائے گئے کہ عرش، زمین، آسمان میں بھی دو جہاں سما گئے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حدیث نقل کی، نور محمدی تخلیق اول ہے، اس وقت کچھ بھی نہ تھا

کہ اس رسالہ کی تکمیل کیجاوے اور طبع کیلئے انکو دیا جاوے چنانچہ اسکا وعدہ کرلیا گیا اور بنام خدا اس رمضان ۱۳۳۰ھ میں اسکا قصد کیا گیا۔ مضمون سوم اس رسالہ میں بعض بعض مقام پر شوق میں اشعار لکھدیئے ہیں اگر مستورات کے مجمع میں پڑھنے کا اتفاق ہو تو اشعار چھوڑ دیئے جاویں فقط واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۔

الفصول

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں۔ پہلی روایت عبدالرزاق نے اپنی سند کیساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجکو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اسکا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اسوقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش آگے طویل حدیث ہے۔

ف اس حدیث سے نور محمدی صلعم کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ

ے گو آپکی اجازت سے [illegible] طبع کرایا گیا [illegible] فصول پر قصیدہ بردہ کے اشعار [illegible] انکے ساتھ ایک شعر [illegible] جو قصیدہ بردہ کا نہیں ہے تبرکاً بڑھا دیا گیا ہے اور بعض جگہ عروضی تقطیع کے اشعار میں اور اسی طرح انکے ساتھ بھی ایک شعر [illegible] روایات [illegible] الفصل لکھا [illegible] المواہب [illegible] الفاظ اس روایت کے یہ ہیں یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ [illegible] ظاہر [illegible] روح محمدی [illegible] حقیقت [illegible] اکثر محققین کے قول پر [illegible] مجرد ہے اور مجرد کا مادیات کیلئے مادہ ہونا ممکن نہیں پس ظاہراً اس نور کے فیض سے کوئی مادہ بنایا گیا ہے کہ اس مادہ کے چار حصے کئے گئے [illegible] اور اس مادہ سے پھر کسی مجرد کا بننا اس طرح ممکن ہے کہ وہ مادہ اسکا جزو نہ ہو بلکہ کسی طرح سے محض اسکا سبب خارج عن الذات ہو ۱۲ منہ

نشر الطیب
فی ذکر النبی الحبیب ﷺ

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت: ۱۲۸۰ھ، وفات ۱۳۶۲ھ

دار الاشاعت
اردو بازار۔ کراچی۔ فون ۲۶۳۱۸۶۱

The True Teachings Of Quran & Sunnah
www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے نے حدیث نقل کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا، کیا منکر اب بھی نورانیت کا انکار کریں گے؟

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی — صفر و ربیع الاول 1432ھ فروری و مارچ 2011ء

ماہنامہ حق نوائے احتشام
جامعہ احتشامیہ کراچی کا ترجمان

جلد نمبر: ۱۳
شمارہ نمبر: ۲-۳
سلسلہ نمبر: ۱۴۷-۱۴۸
صفر و ربیع الاول ۱۴۳۲ھ
فروری و مارچ ۲۰۱۱ء
قیمت فی شمارہ =/20 روپے
سالانہ زر تعاون =/200 روپے

[illegible]
مولانا تنویر الحق تھانوی
[illegible]
مولانا محمد صدیق ارکانی
[illegible]
سید فہیم الحسن تھانوی

خطیب پاکستان نے فرمایا: خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد میں سے دو بچے نبوت سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو چکے، جن میں سے ایک کا نام تھا قاسم، جن کے نام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی "ابوالقاسم" اور اس زمانے میں عام طور سے منع کر دیا گیا تھا کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم نہ رکھے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے آپ کے صاحبزادے کی وجہ سے، اور دوسرے صاحبزادے ہیں عبداللہ، دونوں اللہ کو پیارے ہو گئے، پھر ماریہ قبطیہ سے ایک تیسرے صاحبزادے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں اور یہ زمانہ نبوت کا زمانہ ہے، بچپن میں یہ بیمار ہوئے اور عرب میں جیسا کہ طریقہ تھا کہ تربیت کے لیے بچپن سے اچھی اور شرفاء کے خاندان میں بچوں کو بھیج دیا جاتا تھا، یہ بھی ایک گھرانے میں تربیت پا رہے ہیں، ابھی چھوٹے ہیں، کسی نے آ کر مجلس میں خبر دی کہ آپ کے صاحبزادے جن کا نام ابراہیم ہے ان کی حالت غیر ہو گئی، حضرت عبدالرحمن ابن عوف ایک بڑے جلیل القدر صحابی ہیں وہ حضور کے پاس موجود ہیں، آپ ایک دم گھبرا کر اٹھے، تشریف لے گئے، جا کر دیکھا تو بچے کی حالت غیر ہو چکی تھی، نزع کی کیفیت تھی، آپ نے گھبرا کر ان کو اپنی گود میں لیا اور اپنی گود میں رکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ نے فرمایا "انا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون" اے ابراہیم آج میں تمہاری جدائی سے بڑا افسردہ ہوں، میرا دل غمگین ہے، میری آنکھیں رو رہی ہیں لیکن میری زبان سے کوئی ایسی بات نہیں نکلے گی جو اللہ کی مشیت کے خلاف ہو۔

برائے تعاون	فون نمبر	خط و کتابت کے لیے
اکاؤنٹ نمبر 9-924 الائیڈ بینک آف پاکستان تاج کمپلیکس برانچ کراچی۔	021 32782293	شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن صدر 74400 کراچی، پوسٹ بکس نمبر 8552۔

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی | 95 | صفر و ربیع الاول 1432ھ فروری و مارچ 2011ء

- حضور ﷺ وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے سال سب سے پہلے بیت اللہ کو غسل دیا۔ (تاریخ حرمین شریفین صفحہ 140)
- اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا۔ (النعمة الكبرى على العالم في مولد سيد ولد آدم للامام شهاب الدين احمد بن حجر الهيتمي صفحہ 3)
- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کو سب سے پہلے رویائے صادقہ نظر آنے لگے جو خواب دیکھتے ٹھیک ثابت ہوتا تھا، تنہائی میں رہنے لگے، غار حرا میں تشریف لے جا کر عبادت کرتے تھے۔ (حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين للشيخ يوسف بن اسماعيل النبهاني صفحہ 373)
- "مات حتف انفه" ای مات من غیر قتل و ضرب۔ اس جملہ کو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلم فرمایا۔ (تحریر الادب فی ترجمتہ العرب صفحہ 16 از عبدالاول جونپوری)
- قضیب، یہ حضور ﷺ کی وہ پہلی تلوار ہے جس پر غلاف چڑھایا اور حمائل کی۔ (سیرت الرسول صفحہ 62)
- دلدل، یہ وہ پہلا خچر ہے جو حضور ﷺ کو سلطان مقوقس نے ہدیہ دیا تھا اور یہ وہ پہلا خچر ہے جس پر حضور ﷺ نے سب سے پہلے اسلام میں سواری کی تھی۔ (سیرت الرسول)
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حکومت چلانے کے لیے تحریری قوانین بنائے۔ (مقدمہ صحیفہ ہمام بن منبہ صفحہ 64)
- وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تحریری طور پر مردم شماری کرائی تھی اور صحابہ کرام سے فرمایا تھا کہ اسلام لانے والوں کی گنتی کرو، اس وقت ڈیڑھ ہزار مسلمان نکلے۔ (البخاری)

زبانی مردم شماری حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر سوار نفوس کی تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی کی تھی جس کی طرف آیت "فقال مالی لا اری الهدهد ام کان من الغائبین" سے اشارہ ملتا ہے۔

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے رمضان المبارک ۲ھ / ۶۲۴ء میں پہلی دفعہ [illegible] کی نماز پڑھی اور سن ۲ھ / ۶۲۴ء ذوالحجہ میں پہلی دفعہ قربانی کی۔ (ماہنامہ اصلاح شوال المکرم 1416ھ)
- "اقرأ" پہلا جملہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوا۔ (تحریک شیخ الہند صفحہ 30)
- علماء کرام کا اتفاق ہے کہ پردے کا حکم سب سے پہلے اس وقت نازل ہوا تھا جب حضور ﷺ ام المؤمنین زینب بنت جحش سے نکاح کر کے دعوت ولیمہ کر رہے تھے، ابن کثیر کا کہنا ہے کہ یہ ہجرت کے پانچویں سال ذوالقعدہ کا واقعہ ہے۔ (نیل الاوطار جلد 6 صفحہ 112 / احکام القرآن جلد 5 صفحہ 856 / [illegible] روح المعانی جلد 7 صفحہ 89)
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول ما خلق الله بالقلم۔ (كتاب الزينة في الكلمات الاسلامية العربية للشيخ ابي حاتم احمد بن حمدان جلد 2 صفحہ 144)
- حضور اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ میں بھی آواز سنتا ہوں اور ایک روشنی دیکھ رہا ہوں، اس کے بعد حضرت خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں اور سارا ماجرا سنایا۔ یہ پہلا واقعہ تھا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ ([illegible] ابن عباس)
- حضور ﷺ نے فرمایا اس امت سے سب سے پہلے امانت اور خشوع اٹھا لیے جائیں گے یہاں تک کہ تم کوئی خاشع نظر نہیں آئے گا۔ (مشکوٰۃ الانوار صفحہ 63، از: شیخ ابو نصر احمد بن ابی الحسین)

www.nafseislam.com

دیوبندی رسالے نے دیوبندی مولوی طارق جمیل کا خطاب نقل کیا

جس میں اس نے تسلیم کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، آدم علیہ السلام سے پہلے بھی نبی تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدعوۃ الی اللہ

addawato-e-lallah

فہرست مضامین

حمد و نعت ۳
کیا اس کو نام ہے محبت رسول (اداریہ) ۵
دجال کا فتنہ سب سے بڑا ہے (نور الحدیث) ۷
بقدر ضرورت علم دین ضرور حاصل کریں ۹
بیان مولانا طارق جمیل صاحب ۲۳
The Virtues of Spending For Allah ۳۸

ربیع الاول بیان مولانا طارق جمیل

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے بھائیو! ہمیں اللہ نے چنا، چھانٹا، منتخب کیا، خواہ جتنا ظلم ہمیں چن لیا ہے۔ کیوں چنا؟ ایک سلسلہ نبوت کا آرہا تھا، اسے لاکر حضرت محمد ﷺ پر ختم کردیا اور پوری دنیا کے انسانوں کو بتا دیا کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یہ آخری نبی ہیں۔ تو ساری دنیا کے انسانوں کو گمراہی کی راہوں سے نکال کر جنت کی راہوں پر ڈالنا۔ اس کے لئے ایک امت درکار ہے جس میں نبیوں جیسی صفات ہوں۔ نبی تو نہ ہوں، نبیوں جیسی صفات ہوں۔ وہ آپ ﷺ کے بعد اس ذمہ داری کو اٹھائے۔ تو اس بنیاد پر اللہ نے اس امت کا انتخاب فرمایا۔ ساری امتوں میں نبی آئے لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ہر قبیلے میں نبی آئے، ہر قوم میں نبی آئے مگر جب ہمارے نبی ﷺ تشریف لائے تو اللہ نے قانون بدلا تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا کہ میرے نبی ﷺ آرہے ہیں، ان پر میں نے قرآن کو اتارا ہے۔

اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملاؤ

یہ تمام کائنات نظر آنے والی، پوشیدہ اور مخفی سب انہیں کیلئے ہے۔ رسول بن کر آئے ہیں۔ اس قانون کا تقاضا یہ تھا کہ آپ ﷺ آج موجود ہوتے کم از کم نوح کی عمر تو مل ہی جاتی، تو ہم بھی صحابی ہو جاتے مگر ابھی چودہ سو چھیالیس سال شروع ہو رہا ہے اور نوح زندہ رہے ساڑھے چودہ سو برس۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی تھوڑی عمر دی سارے نبیوں میں سے، اور کام اتنا لمبا دیا کہ مشرق سے مغرب، شمال سے جنوب، جتنے مرد اور عورتیں ہیں ان تک تجھے پیغام پہنچانا ہے، جتنے جنات ہیں ان تک تجھے پیغام پہنچانا ہے، قیامت کے کنارے پر جنت پڑنے تک جتنی انسانیت ہے تو ہی ان کا رسول ہے۔ تو نوح کی عمر، سلیمان کو تخت دیا، ذوالقرنین کو لشکر دیا، تو آپ ﷺ خود اپنے لشکروں کے ساتھ تخت سلیمانی کے ساتھ ذوالقرنین کے لشکروں کے ساتھ، عمر نوح کے ساتھ امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا میں آپ ﷺ خود پھرتے پھراتے لیکن تھی تھوڑی عمر اور تریسٹھ سال پانچ دن، اور یہ عمر ہے چاند کے حساب سے، اور انگریزی مہینوں کے لحاظ سے ہے باسٹھ برس دو مہینے اور پچیس دن۔ انگریزی میں دس دن بڑھ جاتے ہیں۔ باسٹھ برس دو ماہ پچیس دن، اور اس کو دنوں میں تقسیم کرو تو بائیس ہزار تین سو تیس دن اور چھ گھنٹے آپ ﷺ کا دنیا میں رہنے کا وقت ہے۔ اس میں جو آپ ﷺ کو حکم ملا کہ اٹھئے! نبی تو پہلے ہی ہوتا ہے لیکن کسی کو بعد میں نبوت ملی ہے۔ ظہور بعد میں ہوا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کا معاملہ تو اور بھی جدا ہے۔

آپ ﷺ کو نبوت کب ملی؟

ابوہریرہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ﷺ کو نبوت کب ملی تھی؟ تو جواب یہ تھا کہ چالیس سال کی عمر میں غار حرا میں رمضان کے مہینے میں ملی تھی۔ لیکن آپ ﷺ نے یہ جواب دیا کہ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ ابھی آدم کی کہانی شروع بھی نہیں ہوئی تھی اور میرا رب مجھے نبی بنا چکا تھا۔ ابتداء پتہ نہیں کہ کب بنایا تھا؟ ابتداء تو ہے کیونکہ مخلوق لامحدود نہیں ہوتی ورنہ خالق میں اور مخلوق میں فرق مٹ جاتے۔ پھر وہ ابتداء کہاں سے، اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، تو نبوت کا ظہور ہوا چالیس برس میں، اور

آپ ﷺ اس کی طرفداری کرنے ... (جاری)

☆ "حضور ﷺ کو چالیس سال میں نبوت ملی" کا نعرہ بلند کرنے والو! طارق جمیل پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مزاراتِ اولیاء رحمہم اللہ پر حاضری دینا اہلسنت کا شعار ہے

مزارات پر حاضری کا باادب طریقہ ہمارے امام، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اپنی معرکۃ الآرا کتاب فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مزارات پر حاضر ہونے میں پائنتی قدموں کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز میں باادب سلام عرض کرے "السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر درود غوثیہ تین بار، سورۂ فاتحہ ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص سات بار پھر درودِ غوثیہ سات بار اور اگر وقت اجازت دے تو سورۂ یٰسین اور سورۂ ملک بھی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ الٰہی! اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندۂ مقبول کی نذر پہنچا۔

پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو، اس کے لئے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اسی طرح سلام کرکے واپس آئے، مزار کو ہاتھ نہ لگائے، نہ بوسہ دے (ادب اسی میں ہے) اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9، ص 522، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

غیر شرعی رسومات، منکراتِ شرعیہ مثل رقص و مزامیر، بے پردہ عورتوں کا ہجوم یہ تمام باتیں مزارات پر ناجائز و گناہ ہیں۔ اگر پھر بھی کوئی اس کا مرتکب پایا جائے تو ایسا شخص گناہ گار ہے۔ مسلک اہلسنت سے ان خرافات کا کوئی تعلق نہیں۔ ہم ادب کے ساتھ حاضری کے قائل ہیں جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی جو کہ مزارات کے نام سے بھی چڑتے ہیں، جمعہ اور دیگر اجتماعات میں مزارات اولیاء کو شرک و بدعت کا اڈہ اور حاضری دینے والوں کو بدعتی اور مشرک قرار دیتے ہیں۔

جبکہ اس کے برعکس دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد تقی عثمانی نے جب مزارات پر حاضری دی تو ان حاضریوں کا ذکر اپنے رسالے، اپنے سفرنامہ کی کتاب میں کیا۔ ہمارا سوال صرف اتنا ہے کہ ایک طرف دیوبندی مولوی اور عوام مزارات پر جانے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں اور دوسری جانب ان کے مفتی حاضری دیتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضور ﷺ کی عطا اور آپ ﷺ کا صدقہ تسلیم کرلیا

جہانِ دیدہ

مُفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

سعودی عرب

کیپ ٹاؤن کے مقدمے سے فراغت کے بعد ایک دن جوہانسبرگ اور آزادویل میں قیام رہا، جہاں قدیم احباب سے ملاقات ہوئی۔ اور ۱۱ رنومبر کی شام کو واپسی نیروبی کیلئے روانہ ہوئے۔ رات بارہ بجے نیروبی پہنچے۔ دو گھنٹے وہیں وی آئی پی لاؤنج میں گذارے۔ دو بجے شب سعودی ایئرلائنز کے ذریعے جدہ روانگی ہوئی۔ اور صبح ۷ بجے کے قریب جدہ ایئرپورٹ پر جہاز اُترا۔ یہاں رابطۃ العالم الاسلامی کے پروٹوکول آفیسر وفد کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ چنانچہ چند گھنٹے جدہ ٹھہرنے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور نمازِ ظہر سے کافی پہلے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ ظہر سے پہلے ہی عمرہ شروع کردیا اور ظہر کے بعد اس کی تکمیل ہوئی۔

احقر کو ڈیڑھ سال بعد یہاں حاضری کا موقع ملا تھا، اور ایک بار پھر اس بات کا احساس ہوا کہ یہاں کے احوال دیدنی ہیں، شنیدنی نہیں۔ موسم نہایت خوشگوار تھا، اور ہجوم بھی کم تھا، اللہ تعالیٰ نے بڑے سکون واطمینان کیساتھ حاضری نصیب فرمائی۔ اپنے ناگفتہ بہ حالات کے پیشِ نظر ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی یہی خیال ہمہ وقت دامن گیر رہا کہ

کہاں میں؟ اور کہاں یہ نکہتِ گل؟
نسیم صبح! تیری مہربانی

اللہ تعالیٰ نے اس مقام کی جو رفعتیں بخشی ہیں، اور اُسے اپنے جن انوار و تجلیات کا مہبط بنایا ہے ان کی عظمتِ شان کا تقاضہ تو یہ تھا کہ ہم جیسوں کو یہاں پَر مارنے کی بھی اجازت نہ ہوتی، لیکن یہ انہی کی عطا اور حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کا صدقہ ہے کہ بار بار حاضری کا موقع عنایت فرمایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حاضری کو خالص لوجہ الکریم بنادے، اور اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازدے۔ آمین ثم آمین

ایک دن مکہ مکرمہ کے قیام کے بعد اگلے روز مدینہ طیبہ روانگی ہوئی۔ اب مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جانے کے لیے جو جدید سڑک اسی سال تعمیر ہوئی ہے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) کی خواہش تھی کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ کے مزارات پر حاضری ہو

(۲)

اگلی صبح اتوار تھا، ناشتے کے بعد میزبانوں کے نمائندے عبدالرزاق صاحب (پروٹوکول آفیسر) ہوٹل پہنچ گئے۔ ہم نے سب سے پہلے حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت عبدالقادر گیلانیؒ اور بزرگوں کے مزارات پر حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے سہولت کے لحاظ سے حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ کے مزار پر پہلے حاضری کا پروگرام بنایا۔ ——

دن کی روشنی میں بغداد کی سڑکیں اور عمارتیں پہلی بار نظر آئیں، تو یہ بیسویں صدی کا ایک جدید شہر تھا، عمارتیں خوبصورت، سڑکیں صاف ستھری اور کشادہ، جابجا چوراہوں پر بنے ہوئے پلوں اور زمین دوز راستوں نے ایک طرف ٹریفک کا مسئلہ بخوبی حل کر دیا ہے، اور دوسری طرف راستوں کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صدر صدام حسین کے زمانے میں بغداد کو جو تمدنی ترقی ہوئی ہے، اس نے شہر کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ خطیبؒ نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ منصور نے جب یہ شہر بسایا تو اس کا طول بھی دو میل تھا، اور عرض بھی، اور یہ دنیا کا پہلا شہر تھا جو دائرے کی شکل میں بسایا گیا۔ اور آج حال یہ ہے کہ اس کا ایک ایک محلہ بھی میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔

جدید شہر کے مختلف علاقوں سے یکے بعد دیگر گزرتے چلے گئے، یہاں تک کہ کار شہر کے قدیم حصے میں داخل ہو گئی، اور گلی کوچوں سے عہد گذشتہ کی بو باس آنے لگی۔ تھوڑی دیر میں گاڑی ایک نیم پختہ سڑک کے کنارے رُک گئی۔ یہاں ایک عالیشان مسجد کی دیواریں نظر آئی، برابر میں ایک گلی تھی اور مسجد کا دروازہ گلی میں کھلتا تھا۔ دروازہ قدیم شاہی عمارتوں کی طرح بڑا پُرشکوہ تھا۔ یہ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ کی مسجد اور ان کا مدرسہ تھا، جس کے ایک حصہ میں حضرت شیخؒ خود بھی آسودہ ہیں۔

یہ مسجد یہاں حضرت شیخؒ کے زمانے ہی سے قائم ہے، اور اسی کی دیوارِ قبلہ کے پیچھے حضرت شیخؒ کا مزار مبارک ہے۔ وہاں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ دراصل ایران کے شمال کے مغربی صوبے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تین مشہور بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا

عبارت کی طرف اشارہ کیا اور کہا: "اسے پڑھئے۔" میں نے پڑھا تو عبارت یہ تھی۔

"لقد انتشلت هذا الكتاب من نهر دجلة بعد أن رماه التتر، و ذلك سنة ٦٥٦ھ. وانا الفقير إليه تعالىٰ عبدالله بن محمد ابن عبد القادر المكي."

میں نے ۶۵۶ء میں یہ کتاب دریائے دجلہ میں پڑی ہوئی پائی تھی، جبکہ اسے تاتاریوں نے وہاں ڈال دیا تھا، میں نے یہ کتاب وہیں سے اٹھائی تھی۔ فقیر عبداللہ بن محمد بن عبدالقادر مکی۔

اس عبارت نے ذہن میں ساڑھے سات سو سال پہلے کے دلگداز واقعات کی ایک فلم چلا دی۔ تاریخ میں پڑھا تھا کہ تاتاریوں نے بغداد پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کی کتابوں سے دریائے دجلہ پر پل تعمیر کیا تھا اور کتابوں کی رشنائی سے دجلہ کا رنگ تک متغیر ہوگیا تھا۔ علم و حکمت کے کیسے کیسے خزانے اس وحشت و بربریت کی نذر ہوئے؟ ان کی تفصیل اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن یہ قلمی نسخہ اس تاریخی واقعہ کی اصلیت کی آج بھی شہادت دے رہا ہے۔

☆ ☆ ☆

(۳)

اولیائے کرامؒ کے مزارات پر:

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ کے مزار کے بعد اسی شام کو بغداد کے ایک قدیم قبرستان میں حاضری ہوئی جو "مقبرہ باب الدیر" کے نام سے مشہور تھا۔ یہاں ایک چھوٹے سے احاطے میں حضرت معروف کرخی، حضرت جنید بغدادیؒ اور حضرت سری سقطی رحمہم اللہ تعالیٰ کے مزارات ساتھ ساتھ واقع ہیں۔ تینوں مزارات پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

☆ اللہ کا شکر ہے کہ مفتی تقی عثمانی نے مزاراتِ اولیاء پر حاضری کو سعادت تسلیم کیا، حالانکہ ان کے فرقے کے لوگ تو مزاراتِ اولیاء پر حاضری کو شرک و بدعت کہتے پھرتے ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ حضرت معروف کرخی کے مزار پر اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے۔

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

نے نوجوانوں کو دنیا میں مسرتیں بخشی ہیں، ان کو جنت میں بھی مسرتیں عطا فرمائیے۔"

حاضرین نے کہا کہ ہم نے تو آپ سے بددعا کے لئے کہا تھا، فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں آخرت میں مسرتیں عطا فرمائیں تو ان کے دنیوی اعمال سے ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اس میں تمہارا تو کوئی نقصان نہیں۔" (صفۃ الصفوۃ ص ۱۸۱ ج ۲)

حضرت معروف کرخیؒ کی وفات ۲۰۰ھ میں ہوئی اور یہ بات اہل بغداد میں مشہور تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر کی ہوئی دعا قبول فرماتے ہیں۔ خاص طور پر قحط کے زمانے میں بارش کی دعا (الطبقات الکبری للشعرانی" ص ۶۱ ج ۱) ابو عبد اللہ بن المحاملیؒ فرماتے ہیں کہ: "میں معروف کرخیؒ کی قبر کے بارے میں ستر سال سے جانتا ہوں کہ جو کوئی غمزدہ وہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔"

(تاریخ بغداد للخطیب" ص ۱۲۳ ج ۱)

حضرت سری سقطیؒ:

حضرت سری بن مغلس سقطیؒ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۱ھ) انہی حضرت معروف کرخیؒ کے خلیفہ خاص ہیں، اپنے زمانے میں تصوف اور عقائد کے امام تھے۔ امام شعرانیؒ نے لکھا کہ بغداد میں علم توحید پر سب سے پہلے انہوں نے ہی کلام کیا۔ (طبقات ص ۲۳۰ ج ۱) امام ابو نعیمؒ نے ان کا یہ زریں ملفوظ روایت کیا ہے کہ:

من ادعی باطن علم ینقض ظاهر حکم فهو غالط

جو کوئی شخص کسی ایسے علم باطن کا دعویٰ کرے جو کسی ظاہری حکم شرعی کے خلاف ہو تو وہ خطا کار ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ص ۱۲۱ ج ۱۰)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا خصوصی اہتمام تھا کہ دین کے کسی کام میں طلب دنیا کا شائبہ نہ آنے پائے۔ چنانچہ وہ اپنے معتقدین سے کوئی ہدیہ قبول

۲۷

☆ مفتی تقی عثمانی صاحب! آپ نے دیکھا کہ مزارات کی برکات کے علمائے اسلام بھی قائل تھے اور ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دی اور قبرستان میں فاتحہ پڑھی

ابو بکر عطارؒ کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی وفات کے وقت ان کے پاس حاضر تھا، وہ اس وقت بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے کے وقت اپنے پاؤں کو دُہرا کر لیتے تھے، یہاں تک کہ اسی حالت میں ان کے پاؤں سے روح نکل گئی اور اس کو حرکت دینا ممکن نہ رہا۔ لیکن آپ پھر بھی عبادت میں مشغول رہے کسی نے کہا کہ "آپ لیٹ جاتے تو اچھا تھا۔" فرمایا کہ: "یہ تو اللہ کی طرف سے احسان کا وقت ہے۔ اللہ اکبر۔" اور پھر اسی حالت میں آپؒ کی وفات ہوگئی۔ سن وفات ۲۹۷ھ ہے۔

ان تینوں بزرگوں کے مزارات ایک ہی احاطے میں واقع ہیں اور اس کے آس پاس دُور تک قبروں کا ایک سلسلہ نظر آتا ہے۔ ان حضرات کے مزارات تو معلوم ہوگئے، لیکن اس قدیم قبرستان میں نہ جانے علم و فضل، زہد و تقویٰ اور جہد و عمل کے کیسے کیسے آفتاب و ماہتاب روپوش ہوں گے۔ بغداد صدیوں تک عالم اسلام کا دارالحکومت علماء و اولیاء اور مجاہدین و شہداء کا مرکز رہا ہے۔ اس کے قبرستانوں کا چپہ چپہ عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیات کے انوار سے منور ہے، لیکن پندرھویں صدی کے ایک انجان مسافر کے لئے ان شخصیات کی تلاش اور پہچان ناممکن تھی۔ حضرت والد صاحبؒ کا شعر یاد آگیا۔

ڈھونڈیں ہم اب نقوشِ سبک رفتگاں کہاں؟
اب گردِ کارواں بھی نہیں کارواں کہاں؟

—— چنانچہ اجمالی طور پر قبرستان کے تمام مکینوں پر فاتحہ پڑھ کر آگے روانہ ہوئے بغیر چارہ نہ تھا۔

کاظمیہ میں:

ان بزرگوں کے مزارات پر حاضری کے بعد ہم حضرت موسیٰ الکاظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہوئے۔ جو بغداد کے مغربی حصے رصافہ میں واقع ہے، اس مزار کی وجہ سے اس پورے علاقے کا نام "کاظمیہ" ہے۔

حضرت موسیٰ الکاظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے

۳۲

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

☆ ہم اہلسنت بھی مزارات پر باادب حاضری کے قائل ہیں، سجدہ اور خرافات کو ہم بھی خلافِ شریعت جانتے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ حضرت موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے مزار پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴

(Quranic Studies Publishers)

کو ساتھ لے کر آیا اور بغداد میں آپ کو دوبارہ قید کر دیا اور اسی قید کی حالت میں آپ کی وفات ہوئی۔ اس دوسری قید کے دوران آپ نے ہارون رشید کو جو ایک مختصر خط لکھا ہے وہ اپنی بلاغت اور تاثیر کا شاہکار ہے اور اس کو جتنی بار پڑھا جائے، اس میں حکمت و موعظت کی ایک کائنات سمٹی ہوئی نظر آتی ہے، فرمایا:

إنه لن ينقضي عني يوم من البلاء إلاّ انقضي عنك معه يوم
من الرخاء حتى نفضي جميعا إلى يوم ليس له انقضاء،
يخسر فيه المبطلون. (صفة الصفوة ص ۱۰۵ ج ۲)

اس دریا بکوزہ فقرے کی اصل تاثیر تو عربی ہی میں ہے لیکن اردو میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ:

"میری اس آزمائش کا جو دن بھی کٹتا ہے وہ تمہاری عیش و عشرت کا ایک دن اپنے ساتھ کاٹ کر لے جاتا ہے، یہاں تک کہ ہم دونوں ایک ایسے دن تک پہنچ جائیں گے جو کبھی کٹ نہیں سکے گا، اس دن خسارہ ان لوگوں کا ہوگا جو باطل پر ہیں۔

حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے، کثرت عبادت کی بنا پر ان کا لقب "العبد الصالح" مشہور تھا، جود و سخا میں بھی یکتا تھے جب کسی شخص کے بارے میں معلوم ہوتا کہ وہ آپ کی غیبت کرتا ہے تو اس کے پاس کوئی مالی ہدیہ بھیج دیتے۔ ہارون رشید کی قید ہی میں ۵ رجب ۱۸۳ھ کو وفات ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی" ص ۳۳ ج ۱)

— اللہ تعالیٰ نے وفات کے بعد بھی ان کے مزار کو یہ مقام بخشا کہ بزرگوں کے تجربے کے مطابق وہاں جو دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں۔ ابو علی خلال کہتے ہیں کہ "مجھے جب بھی کوئی پریشانی پیش آئی تو میں حضرت موسیٰ بن جعفرؒ کے مزار پر گیا اور ان کے توسل سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میرے مقصد کو آسان فرما دیا۔" (تاریخ بغداد للخطیب ص ۱۲۰ ج ۱)

یہاں تک تو بات صحیح تھی لیکن حدود کی فہم نہ رکھنے والے نادان معتقدین نے اس

۴۴

☆ مزارات پر حاضری اور ان کے وسیلے سے دعا مانگنے کو شرک کہنے والو! تاریخ بغداد کے مصنف پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام ابو یوسف کے مزار پر حاضری دی اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا دل کی آنکھوں سے دیکھنا تسلیم کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

بھی یہ بات نظر آتی ہے بعض رسمیں تو عراق کے مزارات میں وہی نظر آئیں جو ہم پاکستان ہندوستان میں دیکھتے آئے ہیں اور بعض ایسی نئی نئی رسوم بھی نظر آئیں جو ہمارے ملکوں میں رائج نہیں ہیں۔

ایک بے بس مسافر ان بزرگوں کے مزارات کے ساتھ ہونے والی ان زیادتیوں پر کڑھنے اور ان مذہبی رہنماؤں کے حق میں دعائے ہدایت کے سوا اور کیا کر سکتا ہے جنہوں نے بھولے بھالے ان پڑھ عوام کو ان بزرگوں کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کرانے کے بجائے ان خود ساختہ بدعات و رسوم میں الجھا کر رکھ دیا ہے۔

☆ ☆ ☆

(۴)

امام ابو یوسفؒ کے مزار پر:

حضرت موسیٰ الکاظمؒ کے مزار ہی کے احاطے میں جنوبی جانب ایک مسجد "جامع ابی یوسف" کے نام سے بنی ہوئی ہے۔ اسی مسجد کے ایک حصے میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد یہاں حاضری ہوئی۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ امت کے ان عظیم محسنوں میں سے ہیں جن کے احسانات سے اس امت کی گردن ہمیشہ جھکی رہے گی۔ خاص طور پر فقہ حنفی کے پیروؤں کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے نہ صرف بحیثیت فقیہ اپنے شیخ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کو امت کی طرف منتقل کیا، بلکہ قاضی القضاۃ کی حیثیت سے اس فقہ کو محض نظریاتی حیثیت سے نکال کر جیتی جاگتی زندگی میں عملاً نافذ فرمایا۔

حضرت امام ابو یوسفؒ کے والد ابراہیم ان کے بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے، ان کی والدہ نے فکر معاش کی وجہ سے انہیں ایک دھوبی کے حوالے کر دیا، لیکن انہیں پڑھنے کا شوق تھا، یہ جا کر امام ابو حنیفہؒ کے درس میں بیٹھنے لگے۔ والدہ کو علم ہوا تو انہوں نے منع کیا اور

اس بنا پر وہ کئی روز امام ابو حنیفہؒ کے درس میں نہ جا سکے۔ ذہین اور شوقین طالب علم کی طرف استاذ کی توجہ طبعی بات ہے۔ جب کئی دن بعد وہ درس میں پہنچے تو امام صاحبؒ نے غیر حاضری کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ نے درس کے بعد انہیں بلایا اور ایک تھیلی حوالے کی جس میں سو درہم تھے اور فرمایا کہ: "اس سے کام چلاؤ، اور جب ختم ہو جائے تو مجھے بتانا۔" حضرت امام ابو یوسفؒ خود فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے امام صاحب کو بتانے کی نوبت نہیں آئی کہ تھیلی ختم ہو چکی ہے، ہمیشہ جب پیسے ختم ہو جاتے تو امام صاحب خود ہی مزید پیسے عطا فرما دیتے، جیسے انہیں ختم ہونے کا الہام ہو جاتا ہو۔

ان کی والدہ شاید یہ سمجھتی ہوں گی کہ یہ سلسلہ کب تک چل سکتا ہے؟ کوئی مستقل ذریعۂ معاش ہونا چاہئے۔ اس لئے ایک مرتبہ انہوں نے امام ابو حنیفہ سے کہا کہ یہ یتیم بچہ ہے میں چاہتی ہوں کہ کوئی کام سیکھ کر کمانے کے لائق ہو جائے، اس لئے آپ اسے اپنے درس میں شریک ہونے سے روکیے۔ لیکن حضرت امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ: "یہ پستے کے تیل میں فالودہ کھانا سیکھ رہا ہے۔" والدہ نے اسے مذاق سمجھا اور چلی گئیں۔

لیکن امام ابو یوسفؒ خود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی علم کی بدولت وہ قدر و منزلت عطا فرمائی کہ میں قضاء کے منصب تک پہنچا اور اس دوران بکثرت خلیفہ وقت ہارون رشید کے دسترخوان پر کھانا کھانے کا اتفاق ہوتا تھا۔ ایک روز میں ہارون رشید کے پاس بیٹھا تھا کہ اس نے ایک پیالہ مجھے پیش کیا اور بتایا کہ "یہ بڑی خاص چیز ہے جو ہمارے لئے بھی کبھی کبھی بنتی ہے۔" میں نے پوچھا "امیر المومنین! یہ کیا ہے؟" کہنے لگے کہ: "یہ پستے کے روغن میں بنا ہوا فالودہ ہے۔" یہ سن کر مجھے بے ساختہ ہنسی آ گئی۔ ہارون رشید نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے سارا واقعہ سنایا وہ بھی حیرت زدہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ "اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہؒ پر رحم فرمائے وہ اپنی عقل کی آنکھ سے وہ کچھ دیکھتے تھے جو چشم سر سے نظر نہیں آسکتا۔" (تاریخ بغداد للخطیب ص ۲۴۵ ج ۱۴)

اللہ تعالیٰ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امام ابو حنیفہؒ کی صحبت کی برکت سے علم و فقہ میں وہ مقام بلند عطا فرمایا جو بہت کم کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ فقہ کے علاوہ علم حدیث میں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام ابوحنیفہ کے مزار پر حاضری دے کر سرور و سکون محسوس کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

حضرت معروف کرخی نے فرمایا: "میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں جنت میں گیا ہوں، وہاں ایک محل بن کر تیار ہوا ہے، اس کے دروازے پر پردے لٹکائے گئے ہیں؟ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ مجھے جواب ملا کہ یہ قاضی ابو یوسف کا ہے۔ میں نے پوچھا کہ ان کو یہ مرتبہ کس عمل کی بدولت ملا؟ جواب دیا گیا کہ وہ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم بھی دیتے تھے اور خود بھی اس کے حریص تھے اور لوگوں نے انہیں تکلیفیں بھی بہت پہنچائیں۔" (تاریخ بغداد للخطیب ص ۲۶۱ ج ۱۴)

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مزار پر:

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے نکلے تو سورج ڈھلنے کے قریب تھا - اور اب دل میں شدید اشتیاق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کا تھا جو یہاں سے کافی دور واقع ہے۔ لیکن ہمارے ڈرائیور نے جو صرف ڈرائیور ہی نہیں، بلکہ مہمان نوازی کے فرائض بھی بڑے خلوص، محبت کے ساتھ انجام دے رہا تھا مغرب کے وقت جامع الامام الاعظم میں پہنچا دیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی وجہ سے یہ پورا علاقہ "اعظمیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اب تو یہ شہر خاصا بارونق ہے۔ لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ کے عہد مبارک میں یہ ایک قبرستان تھا اور چونکہ خلیفہ کی کنیز "خیزران" یہاں دفن ہوئی تھی، اس لئے "مقبرۃ الخیزران" کے نام سے مشہور تھا۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مشہور راوی محمد ابن اسحاق بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں، لیکن اب دوسری قبریں تو بے نشان ہو چکی ہیں اور اس کی جگہ آبادی نے لے لی ہے، البتہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اب بھی باقی ہے اور اس کے قریب ایک شاندار مسجد "جامع الامام ابی حنیفہؒ" کے نام سے تعمیر کر دی گئی ہے۔

ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے تو اذان مغرب کی دلکش صدا گونج رہی تھی۔ مزار پر حاضری سے پہلے مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر شوق و ذوق کے جذبات دل میں لئے مزار پر حاضری ہوئی جیسا محسوس ہوا کہ سرور و سکون اور نورانیت نے گھیر کر اس مبارک مزار کے گرد ایک ہالہ بنا لیا ہے۔ سامنے وہ عجیب شخصیت آسودہ تھی جس کے ساتھ بچپن ہی سے تعلق خاطر کی کیفیت یہ رہی ہے کہ ان کا نام گرامی آتے ہی دل میں عقیدت و محبت کی پھواریں پھوٹتی محسوس ہوتی ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس دور میں کوفہ میں پیدا ہوئے جب یہ شہر علم و فضل کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اس کے چپے چپے پر بڑے بڑے محدثین اور فقہاء کے حلقے ہائے درس آراستہ تھے اور علم حدیث کا کوئی بھی طالب کوفہ کے علماء سے بے نیاز نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت امام صاحبؒ کے والد ماجد کا نام ثابت تھا اور ان کا انتقال امام صاحبؒ کے بچپن ہی میں ہو گیا تھا۔ بلکہ ایک روایت یہ ہے کہ آپ کی والدہ نے بعد میں حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح کر لیا تھا اور آپ ان کی آغوش تربیت میں پروان چڑھے۔

(حدائق الحنفیہ ص [illegible] بحوالہ مفتاح السعادۃ)

شروع میں حضرت امام صاحبؒ تجارت میں زیادہ مشغول رہے، لیکن ساتھ ساتھ علم عقائد و کلام سے بھی شغف تھا۔ حضرت عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ میں ذہانت و فطانت کے آثار دیکھے تو تحصیل علم میں انہماک کی نصیحت کی۔ یہ نصیحت کارگر ہوئی اور آپ نے تجارت کے مشغلے کے بجائے تحصیل علم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ (مناقب الامام الاعظم للمکی ص ۵۹ ج ۱) اور اپنے عہد کے بیشتر جلیل القدر مشائخ سے علم حاصل کیا، یہاں تک کہ بعض حضرات نے امام صاحبؒ کے اساتذہ کی تعداد چار ہزار تک بتائی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے علم دین کی جو عظیم خدمت لی وہ محتاج بیان نہیں، اور اسی کا ثمرہ ہے کہ آج آدھی سے زائد مسلم دنیا نے قرآن و سنت کی تشریح و تعبیر میں انہی کو اپنا امام اور مقتدا بنایا ہوا ہے۔

شروع میں حضرت امام صاحبؒ کوفہ میں ہی مقیم رہے، لیکن کوفہ کے امیر ابن ہبیرہ نے بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر آپ کو نہ صرف قید کیا، بلکہ اذیتیں بھی دیں، بالآخر جب آپ قید سے رہا ہوئے تو اس کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور کئی سال وہاں مقیم

۳۱ ۳۰

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام شافعی کا قول نقل کیا کہ امام ابوحنیفہ کے مزار پر دعا قبول ہوتی ہے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

رہے بعد میں جب عراق کے حالات سازگار ہوئے تو دوبارہ عراق تشریف لائے، اس وقت عباسی خلافت کا آغاز ہو رہا تھا۔ شروع میں آپ نے اس امید پر عباسی خلافت کا خیر مقدم کیا کہ وہ دینی اعتبار سے بنو امیہ سے بہتر ثابت ہوں گے۔ لیکن جب یہ امید بر نہ آئی تو عباسی خلفاء سے بھی آپ کا اختلاف شروع ہو گیا۔ خلیفہ منصور اپنے عہد حکومت میں یہ چاہتا تھا کہ امام صاحبؒ کوئی سرکاری منصب قبول فرما لیں تاکہ لوگوں کو ان کی حمایت کا تاثر دیا جائے، لیکن حضرت امام صاحبؒ اس لئے کوئی منصب قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ اس میں بعض خلاف شرع امور میں سرکاری احکام کی تعمیل کرنی پڑے گی۔ بالآخر جب اصرار زیادہ بڑھا تو آپ نے بغداد کے معماروں کی نگرانی اور اینٹیں شمار کرنے کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ بعد میں منصور کی طرف سے عہدۂ قضا قبول کرنے پر اصرار کیا گیا۔ لیکن حضرت امام صاحبؒ اس پر کسی طرح راضی نہ ہوئے، جس کی پاداش میں منصور نے آپ کو قید بھی کیا اور ایک سو کوڑے بھی لگوائے۔ پھر بعض روایات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی قید کی حالت میں وفات ہوئی اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ رہائی تو ہو چکی تھی، لیکن حکومت کی طرف سے فتویٰ دینا اور گھر سے باہر لوگوں سے میل جول رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا تھا، اسی حالت میں وقت موعود آپہنچا اور آپ دنیا سے رخصت ہو گئے اور اس طرح بغداد کے اس حصے کو آپ کی آرامگاہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، یہ جگہ جہاں امام اعظمؒ کا مزار ہے، ایک قبرستان تھا جو "مقبرۃ الخیزران" کے نام سے مشہور تھا۔ لیکن حضرت امام صاحبؒ کی تدفین کے بعد یہ "اعظمیہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے معتقدین نے یہاں ایک مسجد تعمیر کر لی، اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا، یہی مسجد وسیع ہوتے ہوتے ایک شاندار جامع مسجد بن گئی اور اس کی ایک مستقل تاریخ ہے۔ جس پر مسجد کے موجودہ امام صاحب نے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہمیشہ مرجع خاص و عام رہا۔ بلکہ خطیب بغدادیؒ نے اپنی سند سے امام شافعیؒ کا یہ قول روایت کیا ہے کہ:

انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجیء الی قبرہ فی کل یوم۔ یعنی زائرا۔ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین، وجئت الی قبرہ وسألت اللہ تعالیٰ الحاجۃ عندہ فما تبعد عنی حتی تقضی۔ (تاریخ بغداد ص ۱۲۳ ج ۱)

"میں امام ابوحنیفہؒ سے برکت حاصل کرنے کے لئے روزانہ ان کی قبر پر جاتا ہوں اور جب کبھی مجھے کوئی ضرورت لاحق ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھ کر ان کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ میری حاجت جلد پوری فرما دیتے ہیں۔"

اور یہ بات تو بہت مشہور ہے ہی کہ ایک مرتبہ امام شافعیؒ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مزار پر حاضر ہوئے تو وہاں اپنے مسلک کے خلاف نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھا کیونکہ امام ابو حنیفہؒ اس کے قائل نہیں تھے۔

حضرت امام صاحبؒ کے مزار پر بیٹھ کر ایسا سرور و سکون محسوس ہوا جیسے کوئی بچہ ماں کی آغوش میں پہنچ کر سکون محسوس کرتا ہے۔ دل چاہتا تھا کہ یہ کیفیت طویل سے طویل تر ہوتی چلی جائے، لیکن کافی دیر ہو چکی تھی، اٹھے بغیر چارہ نہیں تھا۔ بادل ناخواستہ یہاں سے رخصت ہوئے۔

کتب خانوں میں:

رات ہو چکی تھی، اس لئے حضرت امام صاحبؒ کے مزار پر حاضری کے بعد خواہش یہ تھی کہ یہاں کے تجارتی کتب خانوں سے ایسی کتابیں خریدی جائیں جو پاکستان میں دستیاب نہیں ہیں، چنانچہ وہاں سے بغداد کے سب سے بارونق اور مرکزی علاقے "الباب الشرقی" پہنچے، عرصہ دراز سے ذہن پر یہ تاثر تھا کہ دنیا بھر میں عربی کتابوں کا سب سے بڑا اسٹاکسٹ بغداد کا مکتبۃ المثنیٰ ہے۔ پاکستان میں رہتے ہوئے ہم نے اس کی کتابوں کی فہرست منگوائی تھی تو وہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل تھی، اس لئے اپنے رہنما عبدالرزاق صاحب سے ہم

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

(۵)

تھوڑی دیر میں دیکھتے ہی دیکھتے کار مدائن شہر میں داخل ہو گئی۔ اب تو یہ ایک چھوٹا شہر بلکہ قصبہ ہے، لیکن ساسانی حکومت کے دور میں یہ ایران کا پایہ تخت تھا اور کسریٰ اسی شہر میں رہا کرتا تھا۔ اس دور میں دریائے دجلہ اس شہر کے بیچ سے گذرتا تھا، اور دجلہ کے مغربی حصے کو بہرہ شیر اور مشرقی حصے کو مدائن کہا جاتا تھا۔ اب دریا اس شہر سے ذرا دور ہٹ گیا ہے اور شہر اس کے مشرقی حصے ہی میں آباد ہے۔

ایرانی بادشاہوں نے مدائن کو اس کی بہترین آب و ہوا اور محل وقوع کی بنا پر اپنا دار الحکومت قرار دیا تھا اور اس میں ایک ایسا مستحکم قلعہ تعمیر کیا تھا جسے اپنی مضبوطی کی بنا پر ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا، لیکن عرب کے وہ صحرا نشین جن کے ہاتھوں سرکار دو عالم ﷺ کی کیمیا اثر صحبت نے قیصر و کسریٰ کے استبداد سے انسانیت کی نجات مقرر کر دی تھی، بظاہر بے سر و سامانی کے عالم میں اپنے بوسیدہ لباس اور بے آب تلواروں کے ساتھ یہاں پہنچے۔ شروع میں کسریٰ نے ان کو غیر اہم مد مقابل سمجھ کر نظر انداز کیا، لیکن قادسیہ کے بلاخیز معرکے نے کسریٰ کی کمر توڑ دی تو وہ مدائن میں محصور ہو کر رہ گیا وہ سمجھتا تھا کہ اس ناقابل تسخیر قلعہ اور اس کے سامنے بہتا ہوا دریائے دجلہ اسے مسلمانوں کی دست برد سے بچا سکے گا، لیکن اللہ کے جو بندے اس روئے زمین پر اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے نکلے تھے، کوئی دریا اور کوئی پہاڑ ان کی یلغار کا راستہ روک نہ سکا اور بالآخر مدائن کا یہ شہر جو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا اس پر سے کسریٰ کی سطوت و جلال کا پرچم ایسا اترا کہ پھر کبھی یہاں نہ لہرا سکا۔ اس دن کے بعد آج تک یہ شہر مسلمانوں ہی کے تصرف میں چلا آتا ہے۔

مدائن میں داخل ہو کر سب سے پہلے ایک جامع مسجد آتی ہے، اس جامع مسجد کے احاطے میں تین صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) مدفون ہیں، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت حذیفہ

۳۷

بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ۔ ان تینوں کے مزارات پر حاضر ہو کر سلام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی:۔

حضرت سلمان فارسیؓ اصلاً ایران ہی کے باشندے اور ایک آتش پرست خاندان کے فرد تھے، لیکن حق کی تلاش نے انہیں آتش پرستی سے متنفر کر دیا تو اپنے آتش پرست باپ کے علی الرغم عیسائی مذہب قبول کر کے شام چلے گئے اور شام اور عراق کے مختلف عیسائی علماء کی صحبت اختیار کی بالآخر عموریہ کے ایک نصرانی عالم کے پاس پہنچے، اور ان کی صحبت میں رہنے لگے۔ جب اس عالم کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ اب تک میں فلاں فلاں علماء کے پاس رہا ہوں، اب کہاں جاؤں؟ اس نصرانی عالم نے کہا کہ میں تمہیں کسی ایسے عالم کا پتہ بتانے سے قاصر ہوں جو بالکل ٹھیک راستے پر ہو، البتہ اب ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے جو دین ابراہیمی پر ہوگا عرب کی سرزمین میں مبعوث ہوگا اور ایک سرزمین کی طرف ہجرت کرے گا، جو نخلستانوں سے معمور ہوگی اگر تمہارے لئے اس نبی کے پاس پہنچنا ممکن ہو تو ضرور پہنچ جانا۔ اس نبی کی تین علامتیں ہوں گی، ایک یہ کہ وہ صدقہ کا مال نہیں کھائیں گے، دوسری یہ کہ وہ ہدیہ قبول کر لیں گے اور تیسری یہ کہ ان کے شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔

نصرانی عالم کی وفات کے بعد حضرت سلمانؓ ایک قافلے کے ساتھ عرب کی طرف روانہ ہوئے لیکن قافلے کے ظالم صحرائیوں نے راستے میں آپ کو ایک یہودی کے ہاتھ غلام بنا کر فروخت کر دیا۔ وہ یہودی مدینہ طیبہ کا رہنے والا تھا آپ کو مدینہ طیبہ لے آیا۔ اس سرزمین کے نخلستان دیکھ کر انہیں یقین سا ہو گیا کہ یہ وہی جگہ ہے جس کے بارے میں نصرانی عالم نے بتایا تھا۔ اس یہودی کے پاس غلام بن کر کام کرتے ہوئے مدت گذر گئی۔ ایک دن یہ ایک درخت پر چڑھے ہوئے کام کر رہے تھے اور ان کا یہودی آقا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں اس یہودی کا ایک چچا زاد بھائی آیا اور اس سے کہنے لگا کہ "خدا بنی قیلہ (انصار) کو ہلاک کرے قبا میں ایک شخص کے گرد جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور اسے نبی اور پیغمبر قرار دے رہے ہیں۔"

۳۸

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام نے بعد از وصال خواب میں آکر فرمایا کہ ہماری قبروں میں پانی آرہا ہے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

(سیر اعلام النبلاء للذہبی ص ۳٦٦ ج ۲)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ آخر میں مدائن ہی میں مقیم رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد آپ نے مدائن ہی میں وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ۔

حضرت عبداللہ جابرؓ:

انہی کے برابر میں دوسرے مزار پر صاحب مزار کا نام "عبداللہ بن جابرؓ" لکھا ہوا ہے۔ آپ کے بارے میں احقر کو پوری تحقیق نہ ہو سکی کہ کون بزرگ ہیں؟ جہاں تک جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ہے وہ مشہور انصاری صحابی ہیں، لیکن ان کا قیام مدینہ طیبہ ہی میں رہا ہے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ (الاصابہ ص ۲۱۳ ج ۱)

عبداللہ بن جابرؓ نام کے دو صحابہ کرام کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے، ایک عبداللہ بن جابر الانصاری البیاضیؓ ہیں اور دوسرے عبداللہ بن جابر العبدیؓ۔ لیکن دونوں بزرگوں کے نہ حالات دستیاب ہیں، اور نہ یہ معلوم ہے کہ انہوں نے کہاں وفات پائی۔ (ملاحظہ ہو الاصابہ ص ۲۷، ج ۲) لہٰذا ایک احتمال تو یہ ہے کہ صاحب مزار ان میں سے کوئی بزرگ ہوں۔

دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ آپ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہؓ کے صاحبزادے ہوں اور مدائن میں آکر مقیم ہو گئے ہوں، لیکن معمولی جستجو سے احقر کو حضرت جابر بن عبداللہؓ کے صاحبزادے کا کوئی تذکرہ نہیں مل سکا جس سے اس احتمال کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے۔ بہرکیف اس علاقے میں مشہور یہی ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں۔

ایک عجیب ایمان افروز واقعہ:

حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ کے مزارات کے ساتھ اسی صدی میں ایک عجیب و غریب اور ایمان افروز واقعہ رونما ہوا جو آج کل بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ یہ واقعہ میں نے پہلی بار جناب مولانا ظفر احمد صاحب انصاری مدظلہم سے سنا تھا، پھر بغداد میں وزارت اوقاف کے ڈائریکٹر تعلقات عامہ جناب خیر اللہ حدیثی صاحب نے

بھی اجمالاً اس کا ذکر کیا۔

سن ۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے، اس وقت عراق میں بادشاہت تھی۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبریں اس وقت یہاں (جامع مسجد سلمانؓ کے احاطے میں) نہیں تھیں، بلکہ یہاں سے کافی فاصلے پر دریائے دجلہ اور مسجد سلمان کے درمیان کسی جگہ واقع تھی۔

۱۹۳۲ء بادشاہ وقت نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ اس سے فرما رہے ہیں کہ ہماری قبروں میں پانی آرہا ہے، اس کا مناسب انتظام کرو۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ دریائے دجلہ اور قبروں کے درمیان کسی جگہ گہری کھدائی کر کے دیکھا جائے کہ دجلہ کا پانی اندرونی طور پر قبروں کی طرف رس رہا ہے یا نہیں۔ کھدائی کی گئی، لیکن پانی رسنے کے کوئی آثار نظر نہیں آئے۔ چنانچہ بادشاہ نے اس بات کو خواب سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔

لیکن اس کے بعد پھر...... غالباً ایک سے زیادہ مرتبہ وہی خواب دکھائی دیا، جس سے بادشاہ کو بڑی تشویش ہوئی اور اس نے علماء کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا۔ ایسا یاد پڑتا ہے کہ اس وقت عراق کے کسی عالم نے بھی بیان کیا کہ انہوں نے بھی بعینہ یہی خواب دیکھا ہے۔ اس وقت مشورے اور بحث و تمحیص کے بعد رائے یہ قرار پائی کہ دونوں بزرگوں کی قبر مبارک کو کھول کر دیکھا جائے اور اگر پانی وغیرہ آرہا ہو تو ان کے جسموں کو منتقل کیا جائے۔ اس وقت کے علماء نے بھی اس رائے سے اتفاق کر لیا۔

چونکہ قرونِ اولیٰ کے دو عظیم بزرگوں اور صحابۂ رسول اللہ ﷺ کی قبروں کو کھودنے کا یہ واقعہ تاریخ میں پہلا واقعہ تھا، اس لئے حکومتِ عراق نے اس کا بڑا زبردست اہتمام کیا۔ اس کے لئے ایک تاریخ مقرر کی، تاکہ لوگ اس عمل میں شریک ہو سکیں۔ اتفاق سے وہ تاریخ ایام حج کے قریب تھی۔ جب اس ارادے کی اطلاع حجاز پہنچی تو وہاں حج پر آئے ہوئے لوگوں نے حکومت عراق سے درخواست کی کہ اس تاریخ کو قدرے مؤخر کر دیا جائے تاکہ حج سے فارغ ہو کر جو لوگ عراق آنا چاہیں وہ آسکیں۔ چنانچہ حکومتِ عراق

تیرہ صدیاں گزر جانے کے باوجود صحابہ کرام کے اجسام صحیح وسالم اور تروتازہ تھے ان کی آنکھوں میں زندہ آدمی جیسی چمک تھی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

نے حج کے بعد ایک تاریخ مقرر کردی۔

کہا جاتا ہے کہ مقررہ تاریخ پر نہ صرف اندرونی عراق بلکہ دوسرے ملکوں سے بھی خلقت کا اس قدر از دحام ہوا کہ حکومت نے سب کو یہ عمل دکھانے کے لئے بڑی بڑی اسکرینیں نصب کیں تاکہ جو لوگ براہ راست قبروں کے پاس یہ عمل نہ دیکھ سکیں وہ اس اسکرینوں پر اس کا عکس دیکھ لیں۔

اس طرح یہ مبارک قبریں کھولی گئیں اور ہزار ہا افراد کے سمندر نے یہ حیرت انگیز منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تقریباً تیرہ صدیاں گذر جانے کے باوجود دونوں بزرگوں کی نعش ہائے مبارک صحیح وسالم اور تروتازہ تھیں، بلکہ ایک غیر مسلم ماہر امراض چشم وہاں موجود تھا۔ اس نے نعش مبارک کو دیکھ کر بتایا کہ ان کی آنکھوں میں ابھی تک وہ چمک موجود ہے جو کسی مُردے میں آنکھوں میں انتقال کے کچھ دیر بعد بھی موجود نہیں رہ سکتی، چنانچہ وہ شخص یہ منظر دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔

نعش مبارک کو منتقل کرنے کے لئے پہلے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب جگہ تیار کرلی گئی تھی، وہاں تک لے جانے کے لئے نعش مبارک کو جنازے پر رکھا گیا اس میں لمبے لمبے بانس باندھے گئے اور ہزار ہا افراد کو کندھا دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس طرح اب ان دونوں بزرگوں کی قبریں موجودہ جگہ پر بنی ہوئی ہیں۔

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب انصاری مدظلہم کا بیان ہے کہ ۱۹۳۲ء کا یہ واقعہ مجھے یاد ہے اس زمانے میں اخبارات کے اندر اس کا بڑا چرچا ہوا تھا اور اُس وقت ہندوستان سے ایک ادبی گھرانے کا ایک جوڑا عراق گیا ہوا تھا اور ان دونوں میاں بیوی نے یہ واقعہ بچشم خود دیکھا اور خاتون بیوی نے اپنے اس سفر کی روداد ایک سفر نامے میں تحریر کی جو کتابی شکل میں شائع ہوا اور اس کی ایک کاپی حضرت مولانا مدظلہم کے پاس محفوظ ہے۔

اس سفرنامے میں بھی مذکور ہے کہ اس وقت کسی غیر ملکی فرم کے ذریعے اس پورے عمل کی عکس بندی بھی کی گئی تھی اور بہت سے غیر مسلم بھی یہ واقعہ خاص طور پر دیکھنے آئے تھے وہ اس اثر انگیز منظر سے نہ صرف بہت متاثر ہوئے بلکہ بہت سے لوگوں نے اس منظر کو دیکھ کر اسلام قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنے دین کی حقانیت کے ایسے معجزے کبھی کبھی دکھلاتے ہیں۔

سنریھم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق

ہم ان کو آفاق میں بھی اور خود ان کے وجود میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے تاکہ ان پر یہ بات واضح ہوجائے کہ یہی (دین) حق ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر عبداللہ بن جابرؓ حضرت جابر ہی کے صاحبزادے ہیں تو عجیب وغریب اتفاق ہے کہ حضرت معاویہؓ کے زمانے میں ان کے دادا کے ساتھ بھی بعینہٖ اسی طرح کا واقعہ پیش آچکا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت جابرؓ کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے سب سے پہلے شہید تھے اور آنحضرت ﷺ نے ان کو حضرت عمرو بن جموحؓ کے ساتھ ایک ہی قبرستان میں دفن فرمایا تھا، اس وقت مسلمانوں کی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ شہداء کے لئے کفن تک میسر نہ تھے اس لئے حضرت عبداللہؓ کو ایک چادر میں کفن دیا گیا جس میں چہرہ تو چھپ گیا لیکن پاؤں کھلے رہے، جن پر گھاس ڈال دی گئی۔ اتفاق سے یہ قبر نشیب میں واقع تھی۔ چالیس سال بعد حضرت معاویہؓ کے زمانے میں یہاں سیلاب آگیا اور وہاں ایک نہر بھی نکالی گئی۔ اس موقع پر قبر کو حضرت جابرؓ کی موجودگی میں کھولا گیا تو دونوں بزرگوں کے اجسام بالکل صحیح وسالم تروتازہ تھے۔ بلکہ ایک روایت یہ ہے کہ ان کے چہرے پر جو زخم تھا، ان کا ہاتھ اس زخم پر رکھا ہوا تھا۔ لوگوں نے ہاتھ وہاں سے ہٹایا تو تازہ خون بہنے لگا۔ پھر ہاتھ دوبارہ رکھا تو خون بند ہوگیا۔

(طبقات ابن سعد ص ۵۶۲، ۵۶۳، ج ۳)

کسریٰ کا محل:

ان صحابہ کرام کے مزارات کی زیارت کے بعد ہم آگے بڑھے تو مدائن شہر کے تقریباً

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے شیخ عبدالحق اشبیلی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی، سلام کیا اور فاتحہ پڑھی

آواز سنائی دی اور یہ واقعہ تین مرتبہ ہوا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

اسی مجاور نے یہ بھی بتایا کہ علامہ عبدالحق اشبیلی کی وفات کے بعد بجایہ کے بچے بچے کی زبان پر یہ جملہ تھا۔

الشیخ عبد الحق، قتل بغیر حق.

وہ شیخ جو حق کا بندہ تھا حق کے بغیر قتل ہوا۔

یہاں تک کہ اس علاقے میں یہ جملہ ضرب المثل بن گیا۔

— الحمدللہ، شیخ کے مزار پر سلام عرض کرنے اور فاتحہ پڑھنے کی توفیق ہوئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ اللہ کے اس برگزیدہ بندے نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ تبلیغ حق، خدمت دین اور خدمت خلق میں صرف کیا اور حق ہی کی خاطر مظلومیت کی لرزہ خیز موت کو سینے سے لگا کر زندگی جاوید ہو گئے۔ وہ حاکم جس نے انہیں سولی پر لٹکایا تھا اسے آج کوئی نہیں جانتا، مجھے اس دور کے تذکروں میں اس کا نام تک نہیں مل سکا، لیکن علامہ عبدالحق کا نام زندہ جاوید ہے اور جب تک دنیا میں حق کے نام لیوا باقی ہیں ان پر عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کیے جاتے رہے گے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ.

وادیٔ صوم میں

بجایہ کے قیام کے دوران ایک جمعہ آیا تو کانفرنس کے منتظمین تمام مندوبین کا بجایہ سے تقریباً اسی میل کے فاصلے پر وادی صومام لے گئے۔ یہ سرسبز وشاداب پہاڑوں میں گھری ہوئی بڑی حسین وادی ہے، یہاں کے بلند ترین پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، اس گاؤں کے ایک کچے مکان میں فرانسیسی استعمار کے زمانے میں الجزائر کے مختلف خطوں کے مسلمان مجاہدین کا ایک کنونشن منعقد ہوا تھا جس میں تمام علاقوں کے لوگوں نے ایک متحد پلیٹ فارم بنا کر فرانس سے آزاد ہونے کی جدوجہد شروع کی تھی۔ حکومت الجزائر نے آزادی کے بعد اس مکان کو محفوظ رکھا ہے، اور اس کے آس پاس متعدد یادگاریں بنادی ہیں۔

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴

(Quranic Studies Publishers)

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے لکھا کہ امام شافعی کے مزار پر سرور وسکون کا عجیب عالم رہا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

استعمال ہوتا رہا۔ سرکاری دفاتر اسی قلعے میں واقع تھے۔ بعد میں محمد علی پاشا نے یہاں ایک شاندار جامع مسجد اور دوسری عمارتیں بنائیں اور یہ قلعہ فوجی چھاؤنی کے طور پر استعمال ہوتا رہا، اب اسے سیاحوں کے لیے بھی کھول دیا گیا ہے۔

جبل المقطم

سلطان صلاح الدین کا یہ قلعہ جس پہاڑی پر واقع ہے، وہ ایک پہاڑ کا ٹکڑا ہے جسے "جبل المقطم" کہا جاتا ہے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقدس پہاڑ ہے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے دامن میں عبادت کیا کرتے تھے۔[1] اس کے علاوہ بعض تاریخی روایات میں حضرت لیث بن سعدؒ سے یہ بھی مذکور ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاصؓ نے یہ علاقہ فتح کیا تو مصر کے سابق بادشاہ مقوقس نے یہ پہاڑ ستر ہزار دینار میں خریدنے کی پیشکش کی اور وجہ یہ بتائی کہ ہماری کتابوں میں اس پہاڑ کے بڑے فضائل مذکور ہیں، اور یہ لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر جنت کے درخت اگیں گے، حضرت عمرو بن عاصؓ نے بذریعہ خط حضرت عمرؓ سے مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "مسلمان جنت کے درخت کے زیادہ حق دار ہیں، اس لیے یہاں مسلمانوں کا قبرستان بنا دو۔" چنانچہ اسے قبرستان بنا دیا گیا۔[2] لیکن یہ روایت استناد کے اعتبار سے مضبوط نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

امام شافعیؒ کے مزار پر:

ان تمام مقامات سے ہوتے ہوئے بالآخر ہم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچے، یہ پورا محلہ حضرت امامؒ ہی کے نام "حارۃ الشافعی" کہلاتا ہے، اور یہاں حضرت امام شافعیؒ کے مزار پر بڑی شاندار عمارت بنی ہوئی ہے، جس کے ساتھ ایک بڑی مسجد

---

[1] الخطط المقریزیہ، ص: ۳۳۰ ج: ۳

[2] الخطط المقریزیہ، ص: ۳۳۰ ج: ۳، حسن المحاضرۃ، ص: ۷۰ ج: ۱

بھی ہے، ہم نے نمازِ مغرب اسی مسجد میں ادا کی، اور اس کے بعد مزار پر حاضر ہوئے، ہم جیسے طالب علموں کو دن رات حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال اور آپ کی فقہی آراء سے جس قدر واسطہ رہتا ہے، اس کی بنا پر آپ سے عقیدت و محبت اور تعلق خاطر ایک طبعی امر ہے، عرصہ سے آپ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا اشتیاق بھی تھا، جو بحمد اللہ آج پورا ہوا۔ مزار کے مواجہہ میں کچھ دیر بیٹھ کر سرور وسکون کا ایک عجیب عالم رہا، یہ اس فقیہ امت کا مزار تھا، جس کی رہنمائی اور ہدایت سے کروڑوں مسلمان فیضیاب ہوئے، اور ہو رہے ہیں، جن کی فقہ نے حنفی فقہ کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ رواج پایا، اور جن کے مقلدین چار دانگ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ یمن کے ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوئے تھے جو نسبی اعتبار سے تو سادات میں سے تھا، لیکن معاشی اعتبار سے غریب تھا، والد ماجد کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ چکا تھا، بچپن ہی میں آپ کی والدہ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ آگئیں، یہیں آپ پروان چڑھے، علوم حاصل کئے، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مدینہ منورہ تشریف لے گئے، اور ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ پھر نجران میں آپ کو ایک سرکاری عہدہ ملا، اور وہاں عرصہ دراز تک پوری دیانت و امانت کے ساتھ مفوضہ خدمات انجام دیتے رہے، لیکن بڑے لوگوں کے ساتھ آزمائشیں بھی زبردست پیش آتی ہیں، خلیفۂ وقت (ہارون الرشید) کو یمن کے کچھ علوی النسب افراد کے بارے میں یہ اطلاع ملی کہ وہ مرکز کے خلاف بغاوت کی تیاری کر رہے ہیں، نجران کے والی نے دشمنی میں آکر حضرت امام شافعیؒ کے بارے میں بھی یہ افواہ پھیلا دی کہ ان کا ان علوی افراد کے ساتھ ربط ضبط ہے۔ خلیفہ کو ان پر شبہ ہو گیا اور اس نے ان افراد کے ساتھ حضرت امام شافعیؒ کو بھی گرفتار کر کے بغداد بلا لیا۔

اس وقت امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد حضرت امام محمد بن حسن شیبانیؒ ہارون الرشید کے دربار میں خاصا اثر و رسوخ رکھتے تھے، امام شافعیؒ جب ہارون الرشید کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے دفاع میں امام محمدؒ کا حوالہ دیا کہ وہ مجھے جانتے ہیں، ہارون الرشید نے امام محمدؒ سے ان کے بارے

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت لیث بن سعد علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مُفتی مُحمّد تقی عُثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

اور آپ انہیں پورا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔

حضرت لیث بن سعدؒ کی وفات ۱۵ر شعبان ۱۸۰ھ کو ہوئی، نماز جنازہ میں اس قدر اژدحام ہوا کہ خالد بن عبدالسلام کہتے ہیں "میں نے ایسا جنازہ کسی کا نہیں دیکھا۔"[1]

الحمدللہ! اس جلیل القدر محدث، فقیہ اور ولی اللہ کے مزار پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جن کو بعض حضرات نے ابدال میں شمار کیا ہے۔

شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ کے مزار پر

حضرت امام شافعیؒ اور امام لیث بن سعدؒ کے مزارات کے آس پاس کا علاقہ "قرافہ" کہلاتا تھا، اور یہیں حضرت شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے، یہ نویں صدی ہجری کے مشہور محدث، فقیہ اور صوفی بزرگ تھے، جنہیں اپنی صدی کا مجدد بھی کہا گیا ہے۔ یہ حافظ ابن حجرؒ اور علامہ ابن ہمامؒ کے شاگرد ہیں، اور علامہ ابن حجر ہیثمیؒ اور شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ جیسے حضرات کے استاذ، اور ان شخصیتوں میں سے ہیں، جن پر اہل مصر بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔

انہوں نے مصر میں انتہائی فقر وفاقہ کی حالت میں تعلیم حاصل کی، خود فرماتے ہیں کہ میں جامع ازہر میں علم حاصل کرتا تھا، بعض اوقات فاقے کی شدت کی بنا پر نوبت یہاں تک پہنچی کہ مجھے کھانے کو کچھ نہ مل سکا تو میں نے وضو خانے کے قریب پڑے ہوئے تربوز کے چھلکے اُٹھائے اور انہیں اچھی طرح دھویا، اور انہیں کھا کر اپنی بھوک مٹائی۔ بعد میں ایک ولی اللہ نے جو ایک چکی پر کام کرتے تھے، میری دیکھ بھال شروع کردی، وہ مجھے کھانے پینے کی ضروریات مہیا کردیا کرتے تھے، اور اسی زمانے میں انہوں نے مجھے بشارت بھی دی تھی کہ تم انشاء اللہ بہت دن زندہ رہو گے، اور شیخ الاسلام بنو گے، اور تمہارے شاگرد بھی تمہاری زندگی ہی میں شیخ الاسلام کے منصب پر فائز ہوں گے۔[2]

---

[1] سیر اعلام النبلاء۔ ص: ۱۵۰، ج: ۸۔ اس سے پہلے کے واقعات بھی اسی کتاب میں مذکور ہیں۔

[2] الکواکب السائرۃ للغزی۔ ص: ۱۹۷،۱۹۶، ج: ۱

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام کے مزار پر حاضری دی

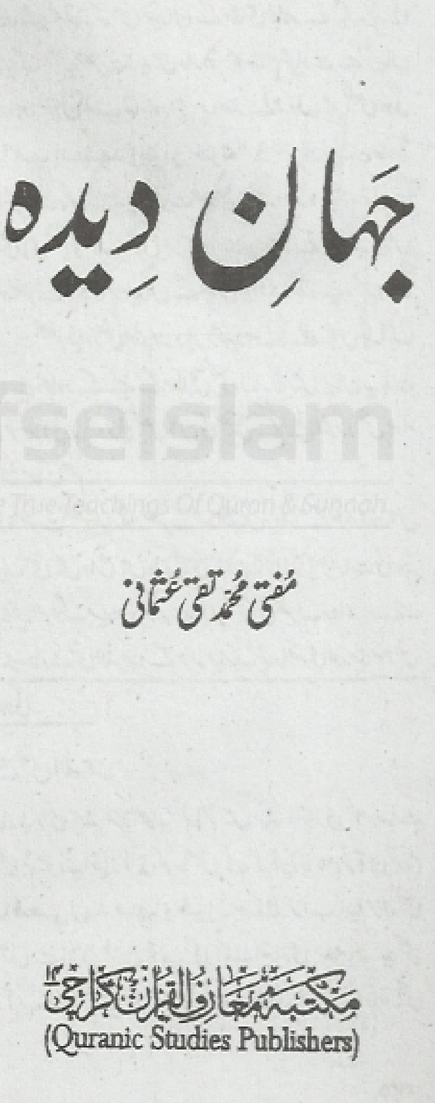

دلانے کی کوشش کی۔

اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا جو واقعہ سورۂ الکہف میں بیان ہوا ہے، اس میں جو نوجوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ ایک صحیح حدیث کے مطابق یہی حضرت یوشع علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کو نبوت عطا فرمائی گئی اور بنی اسرائیل کی سربراہی بھی انہی کو عطا ہوئی، اور فلسطین کے عمالقہ سے جہاد کا جو مشن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ میں تشنۂ تکمیل رہ گیا تھا، وہ آپ ہی کے ہاتھوں پورا ہوا، آپ نے بنی اسرائیل کو لے کر فلسطین پر قابض جابر و ظالم قوم عمالقہ سے جہاد کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور آپ پوری ارضِ مقدس پر قابض ہو گئے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

اب اس بات کی سو فیصد تحقیق تو قریب قریب ناممکن ہے کہ یہ واقعۃً حضرت یوشع علیہ السلام کی قبر ہے یا نہیں؟ البتہ یہ تمام علاقہ اسی ارضِ مقدس کا حصہ ہے جسے حضرت یوشع علیہ السلام نے فتح فرمایا تھا، اس لیے یہ بات جو یہاں کے لوگوں میں مشہور چلی آتی ہے، کچھ بعید بھی نہیں۔ قبر کی غیر معمولی لمبائی ہمارے لیے حیران کن تھی۔ لیکن بعد میں اُردن اور شام کے اندر جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے مزارات دیکھے، وہاں بھی یہی صورت نظر آئی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں کسی مقدس شخصیت کی تعظیم کے خیال سے اس کی قبر بہت لمبی بنائی جاتی تھی۔ واللہ اعلم۔

بہرصورت! ایک جلیل القدر پیغمبر کے مزار پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، احقر کے لیے سرکارِ دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس کے بعد کسی پیغمبر کے مزار پر حاضری کا یہ پہلا اتفاق تھا۔

مسجد سے باہر نکلے تو سردی ناقابلِ برداشت حد تک شدید تھی۔ زبردست برفانی ہوائیں چل رہی تھیں، اور عجب نہیں کہ یہاں درجہ حرارت نقطۂ انجماد تک پہنچا ہوا ہو۔ اس لیے باہر زیادہ دیر ٹھہرنا ممکن نہ تھا، ہم دوبارہ گاڑی میں سوار ہو گئے۔

۱۸۷

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام کیا، حاضری دی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

ابھی ذہن ان تصورات میں گم تھا۔ کہ اس میدان کے مقامی مجاور نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ: "یہ حضرت زید بن حارثہؓ کا مقامِ شہادت ہے" یہاں چند فٹ اونچا ایک پتھروں کا بنا ہوا ستون نصب تھا، اور اس پر دھندلے حروف میں لکھی ہوئی یہ عبارت پڑھی جا سکتی تھی کہ: "ھنا استشھد زید بن حارثۃ" (حضرت زید بن حارثہؓ اس مقام پر شہید ہوئے) اسی سے کچھ فاصلے پر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا مقامِ شہادت بیان کیا جاتا ہے۔ وہاں پر بھی اسی قسم کا ایک ستون کھڑا ہوا ہے۔ مجاور نے بتایا کہ یہاں سے جنوب میں تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر میدان کے بیچوں بیچ ایک جگہ ہے، جس کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ وہاں شہید ہوئے تھے۔ اس جگہ ایک زیرِ زمین سرنگ بھی بنی ہوئی ہے، مجاور کے کہنے کے مطابق کسی زمانے میں یہاں یہ بات مشہور تھی کہ اس سرنگ سے خوشبو آتی ہے، کوئی شخص اس کی تحقیق کے لیے اندر داخل ہوا، لیکن پھر واپس نہیں آسکا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے مزارات اس میدان سے کافی فاصلے پر ایک بستی میں واقع ہیں، اس بستی کا نام غالباً انہی مزارات کی وجہ سے "مزار" مشہور ہے۔ چنانچہ ہم لوگ میدانِ موتہ سے اس بستی کی طرف روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ صحابۂ کرامؓ میں کچھ امتیازی خصوصیات کے حامل ہیں، تمام صحابہ کرامؓ میں یہ امتیاز اُنہی کو حاصل ہے کہ اُن کا نام قرآن کریم میں مذکور ہے۔ (فلما قضی زید منھا وطرا ۔ سورۃ الاحزاب) یہ اعزاز کسی دوسرے صحابی کو حاصل نہیں ہے، اسی طرح آپ کی ایک امتیازی سعادت یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آپ کا اپنا متبنّیٰ (منہ بولا بیٹا) بنایا ہوا تھا۔ اور اس کا واقعہ بھی

۳۳۵

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام کیا اور حاضری دی

جہانِ دِیدہ

مُفتی مُحمّد تقی عُثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

شخص جس نے نبی کریم ﷺ کی رفاقت وصحبت کی خاطر اپنے باپ، چچا اور پورے خاندان کو چھوڑ دیا تھا، اللہ کے دین کی خاطر آنحضرت ﷺ سے تقریباً ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر اس اجنبی سرزمین میں آسودہ ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ)

حضرت زید بن حارثہؓ کے مزار مبارک کے ساتھ ایک عالیشان مسجد بنی ہوئی ہے، ہم نے نماز ظہر اسی مسجد میں ادا کی۔

حضرت جعفر طیارؓ کے مزار پر

یہاں سے کچھ فاصلے پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا مزار ہے، وہاں بھی حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت ملی۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، حضرت علیؓ کے بڑے بھائی تھے جو عمر میں ان سے دس سال بڑے تھے۔ نبی کریم ﷺ سے شکل وشباہت بہت ملتی تھی، ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے آپ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"أشبهت خَلْقی و خُلُقی" (بخاری ومسلم)

"تم صورت میں بھی میرے مشابہ ہو، اور اخلاق میں بھی۔"

حضرت جعفرؓ غریب نواز بہت تھے، غریبوں اور مسکینوں کی بہت مدد کرتے تھے، اس لیے ان کا لقب "ابوالمساکین" مشہور ہو گیا تھا، اور حضرت ابوہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ "رسول اللہ ﷺ کے بعد جعفر بن ابی طالب تمام لوگوں سے افضل ہیں۔" آپ نے کفار کے ظلم وستم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی، اور آپ ہی نے نجاشی کے دربار میں وہ پُر اثر تاریخی تقریر فرمائی جس کے نتیجے میں نجاشی مسلمان ہوئے۔ چنانچہ جب آپ حبشہ سے غزوۂ خیبر کے موقع پر واپس تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ نے باہر نکل کر آپ کا استقبال فرمایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ یہ ۷ھ کا واقعہ ہے، اور اگلے ہی سال ۸ھ میں غزوۂ موتہ پیش آ گیا، جس میں آپ کی فداکارانہ شجاعت اور شہادت کا واقعہ پیش آ ہی چکا ہے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیو بندی) نے حضرت نور الدین زنگی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی، سلام کیا اور فاتحہ پڑھی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

ہدایت کی وہی مشعلیں ہوں گی جن سے ظلمتوں میں ڈوبی ہوئی انسانیت پر ایک بار پھر عدل وانصاف اور خدا پرستی کی کرنیں ضیاء بار ہوں گی، اور یہ دنیا جو آج ظلم وجہالت کی تیرگی میں پھنسی ہوئی ہے، اس پر دوبارہ رشد وہدایت کا سویرا طلوع ہو جائے گا۔

نور الدین زنگیؒ کے مزار پر:

جامع اُموی سے نکلے تو مسجد کے بالکل برابر تاریخ اسلام کے بطل جلیل نور الدین زنگیؒ کا مزار تھا، وہاں سلام عرض کرنے اور فاتحہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

نور الدین زنگیؒ تاریخ اسلام کے ان چند فرماں رواؤں میں سے ہیں، جنھوں نے اپنے عدل وانصاف، رعایا دوستی، عزم وشجاعت اور حسن انتظام میں خلافتِ راشدہ کے زمانے کی یادیں تازہ کیں۔ اتابکی خاندان کے اس اولوالعزم مجاہد کی پوری زندگی صلیب برداروں کے ساتھ میدانِ جہاد میں گزری۔ اور اُس نے اپنی جانبازی کے ذریعے نہ جانے کتنی بار جرمنی، فرانس اور یورپ کی دوسری طاقتوں کے چھکے چھڑائے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب سلجوقی حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی، عباسی خلافت طرح طرح کے فتنوں کا شکار تھی، اور یورپ کی صلیبی طاقتیں مسلمانوں کی اس کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر عالم اسلام کو ہضم کرنا چاہتی تھی۔ اس نازک موقع پر سب سے پہلے نور الدین زنگیؒ کے والد عماد الدین زنگیؒ اور ان کے بعد نور الدین زنگیؒ نے اُمت مسلمہ میں ایک نئی بیداری پیدا کی، اور یورپی سازشوں کو ناکام بنا کر چھوڑا۔

نور الدین زنگیؒ کی فتوحات اور کارناموں کی تفصیل کے لئے ایک پوری کتاب درکار ہے، یہاں ان کی تفصیلات کا موقع نہیں ہے، لیکن علامہ ابن اثیر جزریؒ جو بڑے پائے کے مؤرخ اور محدث ہیں، اور نور الدین زنگیؒ کے ہمعصر ہیں، انہوں نے اپنی تاریخ میں نور الدین زنگیؒ کے عہد حکومت پر جو مجموعی تبصرہ کیا ہے، وہ یہاں نقل کئے بغیر رہا نہیں جاتا۔ علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں:

> "میں نے اسلامی عہد کے پہلے کے فرماں رواؤں سے لے کر اس وقت تک تمام بادشاہوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا، مگر خلفائے راشدین اور عمر بن عبدالعزیزؒ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت حزقیل علیہ السلام کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل کیا

جہانِ دیدہ

مُفتی محمد تقی عُثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

خلافت کا زمانہ تھا۔ آپ اکثر ان کے پاس پہنچ جاتے اور انہیں نصیحت بھی فرماتے اور بعض اوقات بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ بھی، لیکن حضرت معاویہؓ ان کی ہر بات کی بیحد قدر فرماتے تھے اور لوگوں سے کہہ رکھا تھا کہ "یہ جو کچھ کہیں انہیں ٹوکا مت کرو"۔

چونکہ آپ کا قیام داریا میں تھا، اس لئے ایک روایت یہ ہے آپ کی قبر یہیں پر ہے اور یہ قبر جو ہمارے سامنے تھی، اسی روایت کے مطابق ہے لیکن ایک دوسری روایت یہ ہے کہ آپ رومیوں سے جہاد کی غرض سے روم کے علاقے میں تشریف لے گئے تھے، وہیں پر آپ کی وفات ہوئی۔[1] واللہ سبحانہ اعلم۔

حضرت حزقیل علیہ السلام کا مزار:

داریا کے اس چھوٹے سے قبرستان سے کچھ دور ایک مکان کے بیرونی چبوترے پر ایک الگ تھلگ قبر بنی ہوئی ہے جس کے بارے میں یہاں مشہور ہے کہ یہ مشہور اسرائیلی پیغمبر حضرت حزقیل علیہ السلام کی قبر ہے۔ یہ قبر بھی حضرت شعیب اور حضرت یوشع علیہم السلام کی قبروں کی طرح معمول سے بہت لمبی ہے، یہاں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

تاریخی روایت کے مطابق حضرت حزقیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ تھے، پہلے خلیفہ حضرت یوشع علیہ السلام تھے، دوسرے حضرت کالب بن یوحنا اور تیسرے حضرت حزقیل علیہ السلام موجود بائبل کے عہد نامۂ قدیم میں ایک صحیفہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ قرآن کریم میں آپ کا اسم گرامی مذکور نہیں ہے، لیکن قرآن کریم نے سورۃ البقرہ میں ایک واقعہ بیان فرمایا ہے، جس کے بارے میں بعض تفسیری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ ہی سے متعلق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور بعض دوسرے بزرگوں سے یہ روایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حزقیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت سے فرمایا کہ فلاں

[1] ابن عساکر، حوالہ مذکورہ، ص ۳۶۹

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام شامی علیہ الرحمہ کے مزار پر سلام کیا، حاضری دی اور ایصالِ ثواب کیا

پر اپنی کتاب ''حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق'' میں تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے اور میرے برادر زادہ عزیز وگرامی مولانا محمود اشرف عثمانی نے حضرت معاویہؓ کی سیرت اور مناقب پر ایک مستقل مقالہ لکھا ہے جو اسی کتاب کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ:

دمشق کے قیام میں جتنے کام پیش نظر تھے، بحمد اللہ وہ تقریباً سب پورے ہو چکے تھے، البتہ ایک خواہش ابھی باقی تھی۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ سے ہم طالب علموں کا تعلق خاطر محتاج بیان نہیں ہو سکتا۔ ان کی کتاب ''رد المحتار'' اس وقت حنفی مفتیوں کا سب سے بڑا ماخذ ہے جس سے دن رات استفادہ کی نوبت آتی رہتی ہے، خواہش تھی کہ ان کے مزار پر بھی حاضری ہو، لیکن عنایت صاحب جواب تک ہماری رہنمائی کرتے رہے تھے، ان کے مزار کے محل وقوع سے واقف نہ تھے۔ اب شیخ فرفور کے یہ شاگرد جو آج میسر آئے، انہوں نے بتایا کہ وہ مزار سے واقف ہیں۔

چنانچہ سوق الحمیدیہ سے ہم ایک مرتبہ پھر ''الباب الصغیر'' کے قبرستان کی طرف گئے، وہاں قبرستان کے مرکزی دروازے کے بائیں جانب ایک چھوٹا سا احاطہ بنا ہوا ہے جس کا دروازہ بھی الگ ہے اس میں علامہ شامیؒ اور ان کے اہل خاندان آرام فرما ہیں۔

— سب سے پہلے علامہ شامیؒ کے مزار پر حاضری ہوئی اور محبت وعقیدت کے جذبات کے ساتھ سلام عرض کرنے اور ایصال ثواب کا موقع ملا۔

علامہ شامیؒ کا نام امین ابن عابدینؒ ہے اور ۱۱۹۸ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد تاجر تھے، اور بچپن میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا، حفظ کے بعد والدین نے ان کو تجارت کی تربیت کے لئے دکان پر بٹھانا شروع کر دیا۔ یہ وہاں بیٹھ کر بلند آواز سے تلاوت کرتے رہتے تھے۔ ایک دن بیٹھے ہوئے تلاوت کر رہے تھے کہ ایک اجنبی وہاں سے گذرے، انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا کہ تمہارا اس طرح پڑھنا دو وجہ سے جائز نہیں ہے، اول تو اس لئے کہ یہ بازار ہے اور لوگ یہاں آپ کی تلاوت نہیں سن سکتے اور آپ کی وجہ سے

۳۰۳

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴

(Quranic Studies Publishers)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے قاسم نانوتوی دیوبندی کے مزار پر دیوبندیوں کا جمِ غفیر دیکھا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

ہے۔اس کے ارد گرد تشنگان معرفت کا ہجوم ہے اور سرکار رحمۃ اللعالمین ﷺ ان کو اس کنویں سے سیراب فرما رہے ہیں۔ احاطے کے بیچوں بیچ مولسری کے وہ درخت ہیں جن کی پر کیف چھاؤں میں نہ جانے کتنے علماء و اولیاء اسباق کے تکرار میں مصروف رہے۔ مغرب میں وہ دارالحدیث ہے جس نے اس صدی کے سب سے مایہ ناز محدثین پیدا کئے اور اس کے اوپر دارالتفسیر کا وہ پرشکوہ گنبد ہے جس میں گذشتہ صدی کے عظیم مفسر تیار ہوئے۔ احاطہ مولسری کی شمالی دیوار میں وہ کمرہ ہے جو مدتوں دارالافتاء کی حیثیت میں استعمال ہوا۔ احقر کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ سالہا سال تک یہیں فتاویٰ لکھتے رہے اور اس طرح یہاں سے "فتاویٰ دارالعلوم" کا وہ عظیم خزانہ تیار ہوا جس کا بمشکل بیسواں حصہ ابھی تک شائع ہو سکا ہے۔ غرض اس احاطے سے لے کر باب الظاہر تک یہاں کا چپہ چپہ اس صدی کے بہترین انسانوں کی یادگار ہے اور اس کے ایک ایک کونے کی تاریخ پر مستقل کتابیں تیار ہو سکتی ہیں۔ ماضی کے تصورات کا ایک جہان دل میں لئے گھنٹوں اس ادارے کے مختلف حصوں میں گھومتا رہا، ایک ایک یادگار کو دیکھ کر متنبی کا یہ شعر زبان پر آ جاتا ہے۔

بلیت بلی الاطلال ان لم اقف بھا
وقوف شحیح ضاع فی الترب خاتمہ

عصر کے بعد چند رفقاء کے ہمراہ قبرستان کا رخ کیا، یہ قبر "مقبرہ قاسمی" کے نام سے موسوم ہے سب سے پہلے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی، دارالعلوم انہی کا لگایا ہوا پودا ہے جس کے برگ و بار آج سارے عالم اسلام میں پھیل چکے ہیں۔ آج اس مزار پر دارالعلوم کے فیض یافتگان کا اتنا ہجوم تھا کہ شاید پہلے کبھی نہ ہوا۔ انہی کے پائنتانے میں دو قبریں سب سے ممتاز نظر آتی ہیں۔ ایک شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہ کی ہے جو دارالعلوم کے سب سے پہلے طالب تھے اور پھر مدرس صدر مدرس شیخ الحدیث بھی بنے رہے اور دارالعلوم کی چٹائیوں پر بیٹھ کر ہی انہوں نے آزادی ہند کی وہ بین الاقوامی تحریک چلائی جو "ریشمی رومال کی تحریک"

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) کہتے ہیں کہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے مزار پر حاضری سفر کا حاصل تھا اور ان کے مزار پر انوار کی کیا کیا بارشیں برستی ہیں

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

گنگوہ پہنچ کر ان پر استغراق کا عالم طاری رہا۔ کسی نے حضرت حاجی صاحبؒ سے شکایت کی تو حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا:

"میاں غنیمت جانوں کہ وہ آبادی میں ہیں۔ ان پر جو عالم گذر رہا ہے۔ اگر حق تعالیٰ کو ان کی اصلاح خلق کا کام لینا نہ ہوتا تو خدا جانے کس پہاڑ کی کھوہ میں بیٹھے ہوتے۔"

ایک مرتبہ خود حضرت حاجی صاحبؒ نے خط لکھ کر حال دریافت کیا اس کے جواب میں آپ نے جو حالات بیان فرمائے ان سے آپ کے مقام کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا کہ:

"شریعت طبیعت بن گئی ہے۔ مدح و ذم یکساں معلوم ہوتی ہے اور کسی مسئلہ شرعی میں کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔"

حضرت نے یہ جملہ بار بار حضرت والد صاحبؒ سے اور سیدی و مرشدی حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہم سے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ جب یہ مکتوب حضرت حاجی صاحبؒ کے پاس پہنچا تو انہوں نے اسے سر پر رکھ لیا اور فرمایا: "الحمد للہ! ہمیں تو اب تک یہ حالات حاصل نہیں ہوئے۔"

حضرت گنگوہی قدس سرہ کے مزار مبارک پر حاضری اس سفر کی اہم حاصلات میں سے تھی، علم و عمل، ورع و تقویٰ اور جہد و عمل کا یہ پیکر جمیل جس زمین پر آسودہ ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار و برکات کی کیا کیا بارشیں برستی ہوں گی؟ اس کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں لیکن اتنی بات کا احساس ہم جیسے بھی کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ۔

خاک قبرش از من و تو زندہ تر

عصر کی اذان ہو چکی تھی چنانچہ مزار مبارک کے پاس بنی ہوئی چھوٹی سی مسجد میں نماز ادا کی اور اس کے بعد خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جو بستی کے بیچوں بیچ محلہ سرائے میں واقع ہے یہ خانقاہ در اصل حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی قدس سرہ کی خانقاہ ہے جو دسویں ہجری کے مشہور و معروف اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ اور آپ کا

۵۲۶

مزار مبارک بھی اسی خانقاہ کے احاطے میں واقع ہے۔ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ بھی آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب قدس سرہ کی یہ خانقاہ بالکل اجاڑ اور ویران ہو چکی تھی اور اس میں اصطبل بنا لیا گیا تھا۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ نے اپنے ہاتھ سے اسے صاف کر کے از سر نو آباد فرمایا۔ پھر یہیں اپنے خرچ سے سہ دری تعمیر فرمائی۔ اور اس میں دورۂ حدیث کا درس شروع فرمایا۔ کچھ دنوں بعد بعض حاسدین نے حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب قدس سرہ کے سجادہ نشینوں کے کان بھرے ہوں گے کہ یہ اس خانقاہ پر قابض ہو رہے ہیں۔ چنانچہ یہ حضرت ایک وفد بنا کر آئے اور عرض کیا کہ "آپ اس جگہ کو چھوڑ دیں"۔ اس وقت حضرت اپنے خرچ سے سہ دری تعمیر فرما چکے تھے۔ اطراف و اکناف سے دورۂ حدیث کے طلباء وہاں مقیم تھے۔ صحاح ستہ کا درس جاری تھا اور یہ خانقاہ تین سو سال بعد آباد ہوئی تھی۔ اگر کوئی اور شخص ہوتا تو سجادہ نشینوں کے اس مطالبے پر جنگ و جدل یا کم از کم مقدمہ بازی تک نوبت پہنچ سکتی تھی۔ کوئی اور ہوتا تو خانقاہ پر قبضہ باقی رکھنے کے لئے دین ہی کے نام پر جانے کتنی تاویلات ذہن میں آتیں۔ خدمت دین اور تحفظ مسلک کی نہ جانے کتنی دہائیاں دی جاتیں اور لڑائی جھگڑے کے کتنے ہی جواز فراہم ہو جاتے لیکن وہاں تو "شریعت طبیعت بن چکی تھی"۔ اور سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی سامنے تھا۔

أنا زعيم ببيت في وسط الجنة لمن ترك المراء وهو محق.

جو شخص حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا ترک کر دے میں اس کے لئے جنت کے بیچوں بیچ گھر دلوانے کے لئے تیار ہوں۔

حضرت نے ان سجادہ نشین سے پلٹ کر یہ بھی نہیں پوچھا کہ:

"جب حضرت شیخ کا یہ حجرہ گھوڑوں کا اصطبل بنا ہوا تھا اس وقت آپ حضرات کہاں تھے؟ بلکہ ایک لمحہ توقف کے بغیر فرمایا۔

"اس کام کے لئے کسی جماعت کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں تھی آپ کسی ایک شخص سے بھی کہلا بھیجتے تو میں جگہ خالی کر دیتا"۔ چنانچہ آپ نے فوراً وہاں سے منتقل

۵۲۷

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے قطب الدین بختیار کاکی اور نصیر الدین چراغ کے مزار پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

معاملہ فرمایا۔ اساتذہ کرام سے بھی مختصر ملاقات رہی۔ کتب خانے کی بھی زیارت ہوئی۔ لیکن افسوس ہے کہ وقت کی قلت کی وجہ سے طبیعت سیر نہ ہوسکی لیکن احقر کے لئے یہ مختصری ملاقات بھی بڑی نعمت تھی۔

سہارنپور کے بعد دہلی میں بھی چار دن قیام رہا۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب مدظلہم العالی کیا زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جناب قاری محمد ادریس صاحب مدظلہم کے یہاں قیام رہا۔ مرکز تبلیغ نظام الدین بھی حاضری ہوئی۔ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہم العالی کی زیارت وملاقات سے سعادت ملی۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہم کے مزار پر بھی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ مسلمانوں کے مشہور معروف روزنامے "الجمعیۃ" کے فاضل ایڈیٹر جناب ناز انصاری سے پاکستان ہی میں نیاز حاصل ہوچکا تھا اور ان کے حسن اخلاق اور دلکش باتوں کا تأثر پہلے ہی سے دل پر قیام تھا۔ انہوں نے کرم فرمایا اور یہاں پر بھی ملاقات کا شرف بخشا، بلکہ "الجمعیۃ" کا وہ خصوصی شمارہ بھی عنایت فرمایا اس جو اجلاس صد سالہ کے موقع پر شائع ہوا تھا۔ اس قبل وہ دار العلوم کراچی پر تفصیل سے ایک مضمون "الجمعیۃ" کے ایک شمارے میں شائع فرماچکے تھے جو انشاء اللہ البلاغ کی کسی قریبی اشاعت میں نقل کیا جائے گا۔ ہمارے ایک محترم عزیز جناب محمود عثمانی نے، جو ہمدرد دواخانے کے پبلسٹی منیجر ہیں دہلی کے قیام کے دوران خصوصی کرم فرمایا اور غیر ملکیوں کو جو مشکلات پیش آسکتی ہیں ان میں بیحد مدد فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیرا۔ اسی دوران دہلی، آگرہ اور فتح پور سیکری میں مسلمانوں سلاطین کے مآثر جامع مسجد، لال قلعہ، تاج محل اور دوسرے تاریخی مقامات بھی بصد حسرت ویاس دیکھے اور پانچ دن بعد یہاں سے الہ آباد کیلئے روانگی ہوئی۔

الہ آباد میں بعض اعزہ سے ملاقات کے علاوہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں حاضری کا بھی بڑا شوق تھا۔ آپ حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ کے اکابر خلفاء میں سے تھے اور آپ نے الہ آباد میں اپنے شیخ کے طرز پر مدرسہ

۵۳۰

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت عمر بن عبد العزیز اور ان کی اہلیہ کے مزار پر حاضری دی اور سلام پیش کیا

تالیفات انہوں نے عطا فرمائیں۔ وقت مختصر تھا، اور منزل ابھی دور، اس لئے عشاء کی نماز کے بعد ہم جلدی یہاں سے روانہ ہو گئے۔

معرہ اور دیر سمعان

حماۃ سے نکلنے کے بعد حلب سے پہلے ایک اور قدیم شہر معرہ راستے میں آتا ہے اس کا مشہور نام "معرۃ النعمان" ہے، اور مشہور یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ یہاں سے گذرے تو یہیں پر ان کی وفات ہوئی، اور یہیں وہ مدفون ہیں، اس لئے اسے "معرۃ النعمان" کہا جاتا ہے، اور یہی وہ شہر ہے جہاں عربی کا مشہور شاعر ابو العلاء معرّی پیدا ہوا تھا، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے علماء جو معرّی کی نسبت سے مشہور ہیں یہیں کے باشندے تھے۔

معرہ ہی سے چند کیلومیٹر کے فاصلے پر دیر سمعان کے نام سے ایک جگہ ہے۔ سمعان ایک بستی کا نام ہے(۱) جس میں ایک عیسائی راہب کی خانقاہ تھی، عربی میں راہبوں کی خانقاہ کو دیر کہتے ہیں، اس لئے اس خانقاہ کا نام دیر سمعان ہے، اس جگہ کی تاریخی اہمیت اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اسی جگہ مرض وفات میں مبتلا ہوئے، اور خانقاہ کے راہب سے اپنی قبر کیلئے جگہ خریدی(۲)، پھر یہیں پر ان کی وفات ہوئی، اور اسی جگہ ان کا مزار ہے۔ اگرچہ ان کے نام سے ایک مزار حمص میں بھی بنا ہوا ہے جس کا ذکر میں پیچھے کر چکا ہوں، لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ دیر سمعان میں مدفون ہیں۔ تمام مستند مورخین نے یہی بیان کیا ہے کہ ان کی وفات اور تدفین دیر سمعان میں ہوئی ہے(۳)

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے مزار پر

ہماری گاڑی دیر سمعان میں داخل ہوئی تو آس پاس چھوٹی سی بستی تھی، اور اس میں ایک بڑی مسجد بنی ہوئی تھی، اسی مسجد کے احاطے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے، اور انہی کی پائنتی میں ان کی باوفا اہلیہ حضرت فاطمہؒ کا۔ ان دونوں کی قبر پر سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

(۱) واضح رہے کہ "سمعانی" کی نسبت سے جو علماء معروف ہیں (مثلاً علامہ عبد الکریم سمعانی) وہ اس شہر کی طرف منسوب نہیں، بلکہ اپنے کسی جد امجد کی طرف منسوب ہیں جن کا نام سمعان تھا۔ (اللباب فی تہذیب الانساب لابن اثیر ص ۱۲۸ ج ۲)
(۲) تاریخ الاسلام للذہبی ص ۲۰۵ ج ۷۔
(۳) طبقات ابن سعد ص ۴۰۳، ۴۰۵ ج ۵، تاریخ الاسلام للذہبی ص ۲۰۵ ج ۷، سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی ص ۳۲۳۔

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) جوکہ یادگاروں کو نہیں مانتے، انہوں نے علمائے سلف کی یادگاروں کی سیر کی، مفتی صاحب تو اب پھنس گئے

البلاغ — شام کا دوسرا سفر — ۳۲

تحقیق کی ہے۔ ایک تو شیخ وائل حنبلی صاحب ہیں جو عرصہ دراز سے بندہ سے خط و کتابت کرتے رہے ہیں، دو سال قبل حج کے موقع پر ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی، اور چند ماہ قبل جب برادر معظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم نے شام کا سفر کیا تو وہ ان کے بہترین رفیق کے طور پر ساتھ رہے، دوسرے کویت میں ہمارے فاضل دوست شیخ ناصر العجمی جو ایک محقق عالم ہیں، انھیں جب بحرین کے شیخ نظام یعقوبی سے معلوم ہوا کہ میں اور وہ کانفرنس کے اجتماع میں شرکت کیلئے دمشق جارہے ہیں، اور میں چند روز وہاں ٹھہروں گا تو وہ بھی شام آگئے، چونکہ وہ اپنے متعدد تحقیقی کاموں کیلئے بار بار شام آتے رہتے ہیں، اس لئے یہاں کے علماء اور تاریخی مقامات کی خوب واقفیت رکھتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کی معیت میں جامع اموی اور اس کے نواح کے بارے میں بکثرت معلومات حاصل ہوئیں۔

جامع اموی کے شمال مغربی کونے پر ایک کمرہ ہے جس کے بارے میں یہاں کے علماء و مشائخ کے درمیان یہ بات مشہور و معروف ہے کہ یہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا خلوت کدہ تھا، اسی طرح مسجد کے بال میں جنوب مغرب کی طرف محراب الحنابلہ کے دائیں جانب ایک کمرہ ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں علامہ موفق ابن قدامہ (صاحب المغنی) درس دیتے رہے ہیں، اسی کمرے میں آجکل مشائخ شام میں بزرگ ترین عالم شیخ عبدالرزاق حلبی درس دیتے ہیں، وہ آجکل حج کیلئے گئے ہوئے تھے، اس لئے ان سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ جامع اموی کا جنوب مغربی دروازہ جو محراب الحنابلہ اور محراب الشافعیہ کے درمیان واقع ہے، اگر اس سے باہر بازار کی طرف نکلیں تو نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے کی طرف جاتے ہوئے ذرا سا آگے چل کر بائیں جانب ایک جگہ ٹین کے دروازے سے بند کی ہوئی ہے، وائل حنبلی صاحب نے بتایا کہ اہل دمشق میں یہ بات مشہور ہے کہ یہاں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔

جامع اموی کے آس پاس کا علاقہ صحابہ کرامؓ اور علمائے سلف کی یادگاروں سے بھرا پڑا ہے، شیخ ناصر العجمی اور شیخ وائل حنبلی نے ان یادگاروں میں سے جن اہم یادگاروں کی زیارت کرائی، ان میں دارالحدیث الاشرفیہ بطور خاص قابل ذکر ہے۔

دارالحدیث الأشرفیہ

یہ دارالحدیث جامع اموی کے شمال مغرب میں قلعہ دمشق کے دروازے کے قریب واقع ہے۔ حدیث کا یہ بابرکت مدرسہ تعمیر کرنے کی سعادت سلطان صلاح الدین ایوبی کے بھتیجے الملک الاشرف

۴۰۶

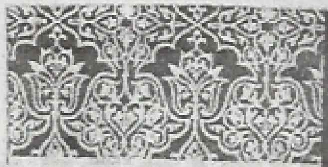

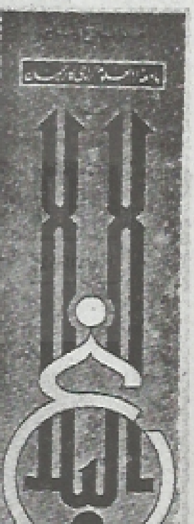

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا محمود اشرف عثمانی مولانا راحت علی ہاشمی

رجب ۱۴۲۷ھ / اگست ۲۰۰۶ء

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر سلام پیش کیا

۲۳ البلاغ — نو دن روس میں

ربیعہ ﷺ اور ان کے متعدد رفقاء شہید ہوئے۔

اس چھوٹے سے قبرستان میں چالیس پرانے طرز کی قبریں بنی ہوئی ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ صحابۂ کرام ﷺ کی قبریں ہیں، اور ان میں سے ایک قبر کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ حضرت سلمان بن ربیعہ ﷺ کی قبر ہے۔ حضرت سلمان بن ربیعہ ﷺ کو بہت سے محدثین نے تو صحابہ میں شمار کیا ہے، اور متعدد حضرات انہیں تابعی قرار دیتے ہیں، حضرت عمر ﷺ نے انہیں کوفہ کا قاضی بھی مقرر فرمایا تھا، اور صحیح مسلم میں ان کی ایک حدیث بھی مروی ہے۔ اور ان کے بارے میں یہ روایت ہے کہ وہ ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ (الاصابہ ص ۶۱ ج ۲ وتہذیب التہذیب ص ۱۳۶ ج ۴)۔

بحمد اللہ ان حضرات صحابہ کرام ﷺ کی قبروں پر سلام عرض کرنے کی توفیق ہوئی۔

اس چھوٹی سی چاردیواری کے باہر طویل وعریض قبرستان پھیلا ہوا ہے، اور یہاں بہت سی قبروں پر یہ "بدعت" دیکھی کہ ان کے سنگ مرمر سے بنے ہوئے کتبوں پر صاحب قبر کی تصویریں بھی بنی ہوئی ہیں۔ ایسی قبریں میں نے اس سے پہلے کہیں اور نہیں دیکھیں، اور یہاں کے لوگوں نے بتایا کہ لوگ قبروں کے یہ کتبے بنانے پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

قبرستان کے بعد ہم شہر دربند کی قدیم ترین جامع مسجد میں پہنچے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حضرات صحابہ کرام ﷺ کے زمانے کی بنی ہوئی ہے، اور اس پر لگے ہوئے ایک کتبے سے بھی کچھ ایسا ہی اندازہ ہوتا ہے۔ اسی مسجد میں ایک بہت پرانا طویل وعریض درخت ہے، اور اس کے بارے میں علاقے کے لوگوں میں یہ شہرت ہے کہ یہاں کسی زمانے میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام فرمایا تھا۔ واللہ اعلم

یہاں سے روانہ ہوئے تو عصر کا وقت ہو چکا تھا، اور جس مسجد میں ہم نے نماز ظہر ادا کی تھی وہاں شیخ سراج الدین ہمارے منتظر تھے۔ وہاں پہنچ کر نماز عصر ادا کی، اور اس کے بعد شیخ سراج الدین نے بہت پرتکلف کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ شیخ سراج الدین علاقے میں ایک روایتی پیر کی حیثیت سے مشہور ہیں، اور اپنے علم سے زیادہ اپنی خوش طبعی اور خدمت خلق کے حوالے سے لوگوں میں مقبول ہیں۔ مسجد کے ساتھ جو ابتدائی مدرسہ انہوں نے قائم کیا ہے، اس کے انداز واطوار میں ہمارے صوبہ سرحد کے دیہاتی مدارس کی کافی شباہت ہے۔

............(جاری ہے)............

۲۳

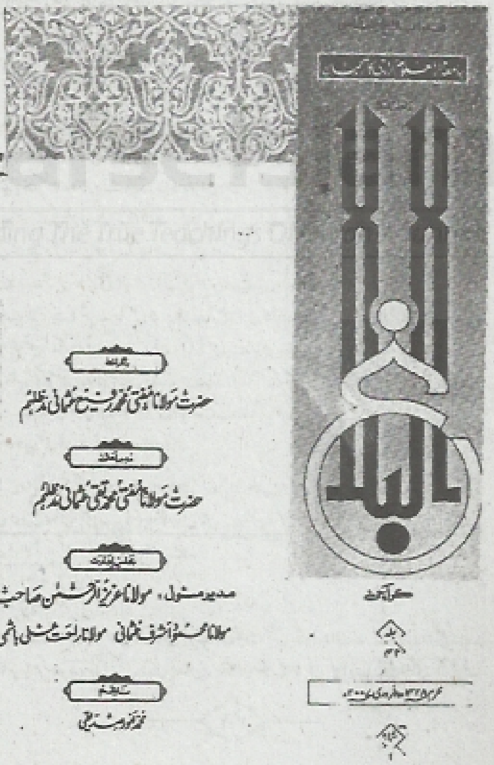
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا محمود اشرف عثمانی   مولانا راحت علی ہاشمی

محمد ادریس

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے لکھا کہ علامہ کاسانی کے مزار پر جو مانگی جائے، وہ قبول ہوتی ہے

البلاغ ۳۵ شام کا دوسرا سفر

لیکن ان کے والد کسی اچھے عالم سے ان کا نکاح کرنا چاہتے تھے، اسی دوران اُن کے شاگرد علامہ کاسانیؒ اُن کی خدمت میں آئے، اور انہوں نے نہ صرف ان سے بہت سی کتابیں پڑھیں بلکہ "تحفة الفقهاء" کی مبسوط شرح ودیع کے طریقے پر لکھی، یعنی اسی طرح کہ متن اور شرح یکجان ہوگئے۔ استاذ نے جب شرح دیکھی تو نہایت مسرور ہوئے، اور اپنی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ان کے ساتھ کردیا اور اسی کتاب کو ان کا مہر مقرر کیا، یہاں تک کہ علامہ کاسانیؒ کے بارے میں یہ فقرہ مشہور ہوگیا کہ:

شرح تحفته و زوج ابنته

انہوں نے اپنے استاذ کی کتاب تحفہ کی شرح لکھی اور انہی کی بیٹی سے نکاح کیا۔

میں نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ اس کے بعد جب اس گھرانے سے کوئی فتویٰ جاری ہوتا تو اس پر باپ، بیٹی اور داماد تینوں کے دستخط ہوتے تھے۔

علامہ کاسانیؒ کی فاضل اہلیہ پہلے وفات پاگئی تھیں، اور علامہ کاسانیؒ نے ہر جمعہ کی شب میں ان کی قبر پر جانا نہیں چھوڑا۔ پھر جب ان کی وفات ہوئی تو انہیں بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ دفن کیا گیا، یہاں تک کہ اہل حلب میں یہ دونوں قبریں "قبر المرأة وزوجها" کے نام سے مشہور تھیں۔ اور لوگوں میں یہ بھی مشہور تھا کہ یہاں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ (الفوائد البہیہ ص ۵۳ حاشیہ، واعلام النبلاء بتاریخ حلب ص ۲۸۹، ۲۸۸ ج ۴)

الحمدللہ دونوں کی قبروں پر سلام عرض کرنے اور ایصال ثواب کی توفیق ہوئی، اور اسی طرح شیخ سعید بازنگی کی معیت میں حلب کے قدیم علاقے کی یہ سیر بڑی دلچسپ اور روح پرور ثابت ہوئی، دوپہر کو انہوں نے اپنے مکان پر اپنی طرف سے ظہرانہ کا اہتمام کیا ہوا تھا (کیونکہ گذشتہ شب عشائیہ ادیب بازنگی صاحب کی طرف سے تھا) اور اس میں بعض اعیان بلد کو بھی مدعو کیا تھا، چنانچہ ہم ان کے مکان پر پہنچے اور مغرب کے قریب تک وہاں ایک دلچسپ اجتماع رہا۔

اگلی صبح ہم حلب سے بذریعہ طیارہ عمان کیلئے روانہ ہوئے جہاں تین دن قیام رہا۔ اردن کے مقامات کا حال میں "جہانِ دیدہ" میں لکھ چکا ہوں اور اس سے زیادہ بہتر اور مفصل تذکرہ برادر معظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کے سفرنامہ شام میں آچکا ہے جو "انبیاء کی سرزمین میں" کے نام سے البلاغ میں قسط وار شائع ہوچکا ہے۔

☆☆☆

۶۰۹

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا محمود اشرف عثمانی   مولانا راحت علی ہاشمی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے سلطان ٹیپو شہید کے مزار پر حاضری دی

ھٰذا بلاغٌ للنّاس
جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان
ماہنامہ
البلاغ
کراچی
جلد ۴۵
شمارہ ۹
رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / ستمبر ۲۰۱۰ء
نگران ــــــ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم
مدیر اعلیٰ ــــــ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

دیکھے، اور ۱۳ رجب المرجب (۲۶ جون) کی رات کو براستہ دبئی واپس تشریف لے آئے۔

سفرِ ہند:

۲۳ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو حضرت نائب رئیس الجامعہ مدظلہم ہندوستان کے سفر پر روانہ ہوئے، اور کراچی سے براستہ دبئی بمبئی پہنچ کر رات وہاں قیام کیا، اور اگلے دن وہاں سے مدراس پہنچے، ۲۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو مدراس کے حج ہاؤس میں اطراف سے آنے والے علماء کرام کے ایک اجتماع سے خطاب کیا، اور مغرب کے بعد ریذیڈنسی ہوٹل کے ہال میں تاجروں اور معیشت دانوں کے ایک اجتماع سے اسلامی نظام معیشت کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۶ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو بڑی میٹ مسجد میں جمعہ کے اجتماع میں بیان ہوا اور اسی رات مدراس سے دہلی پہنچ کر رات وہاں گذاری۔

۲۷ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کی صبح کو ریل سے روانہ ہوکر دس بجے صبح دیوبند پہنچے، اور مغرب کے بعد اہل شہر کے استقبالی جلسے سے خطاب کیا جس میں تقریباً تیس ہزار افراد نے شرکت کی۔

دارالعلوم دیوبند میں درسِ بخاری:

۲۸ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کی صبح دارالعلوم (وقف) دیوبند میں صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا اور اس کے بعد قدیم دارالعلوم دیوبند کے دارالحدیث میں درس حدیث دیا، پھر دارالعلوم کی مسجد میں اساتذہ وطلبہ سے خطاب کیا۔ اسی روز شام کو عصر کے بعد دہلی روانہ ہوئے، اور رات وہاں گذار کر ۲۹ رجب المرجب کو بذریعہ طیارہ دوبارہ مدراس پہنچے، اور سہ روزہ قیام کے دوران تمل ناڈو کے شہروں وشارم، امبور، پرنام بٹ اور وانمباڑی شہروں کے مختلف مدارس میں بڑے اجتماعات سے خطاب کیا، اور ۲ شعبان کی رات کو بنگلور پہنچے۔

سلطان ٹیپو کے دیس میں:

۳ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ کو سلطان ٹیپو شہید رحمۃ اللہ علیہ کے شہر سری رنگا پٹنم گئے جہاں مسجد اقصیٰ میں جمعہ کا خطبہ دیا، سلطان ٹیپو شہیدؒ کے مزار پر حاضری دی، اور ان کے آثار کا معائنہ کیا، اس کے بعد بنگلور کے سہ روزہ قیام میں تین مدارس اور ایک آڈیٹوریم میں مختلف موضوعات پر بیانات ہوئے اور ۶ شعبان المعظم کی صبح وہاں سے بمبئی پہنچ کر سہ پہر پی آئی اے کے طیارے سے کراچی واپسی ہوئی، اس یادگار سفر کی مفصل روداد امید ہے کہ ان شاء اللہ عنقریب شائع ہوگی، اور دیوبند کے سفر کے بارے میں اہل

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: صاحب مزار کے وسیلے سے دعا مانگنا جائز ہے، ایصال ثواب کیلئے سوالاکھ کا کلمہ پڑھنا جائز ہے

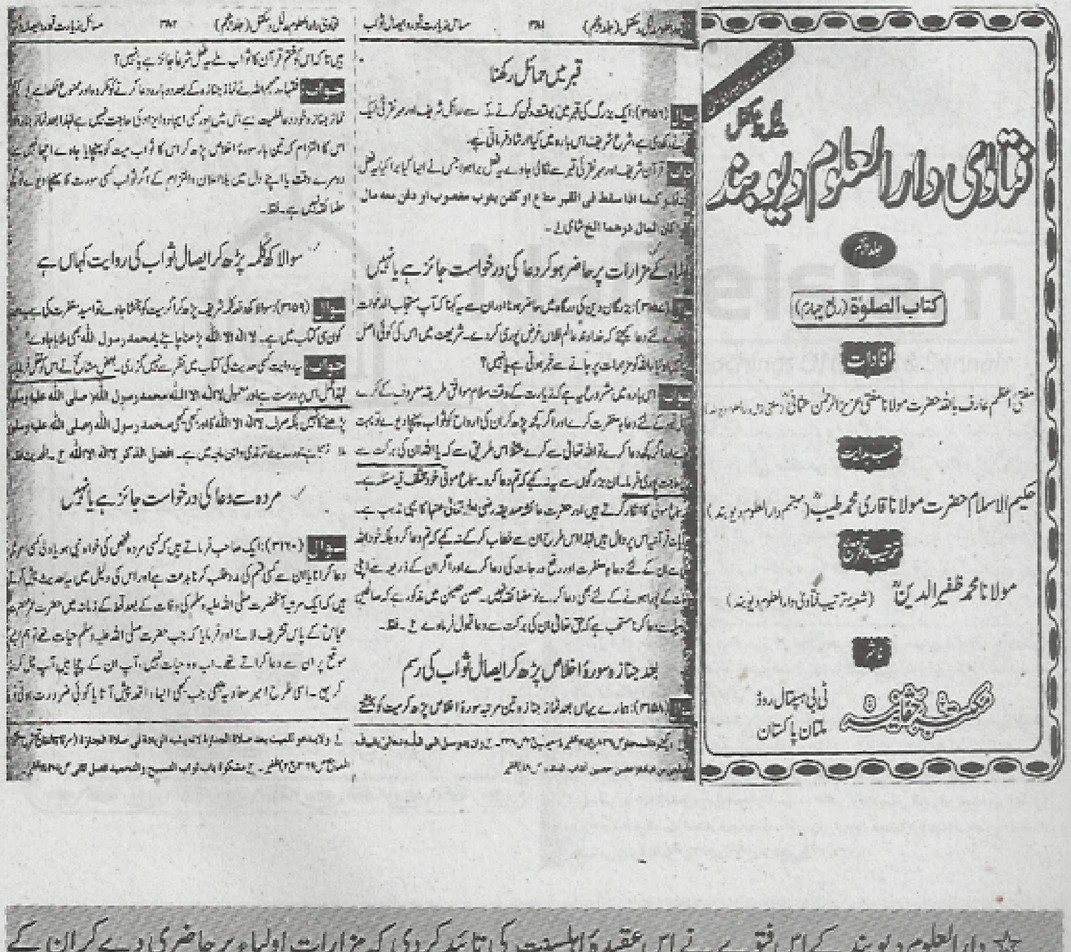

قبر میں حائل رکھنا

اولیاء کے مزارات پر حاضر ہو کر دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

بعد جنازہ سورۂ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کی رسم

سوالاکھ کلمہ پڑھ کر ایصال ثواب کی روایت کہاں ہے

مردہ سے دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

مولانا محمد ظفیر الدینؒ

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

☆ دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے نے اس عقیدۂ اہلسنت کی تائید کردی کہ مزارات اولیاء پر حاضری دے کر ان کے وسیلے سے دعا کرنا جائز ہے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا برکت سے خالی نہیں

مدلل و مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۹۵ مسائل متفرقات

...سخت وعید وارد ہے ۔ فقط۔

کسی ولی کی قبر پر قصد کر کے جانا کیسا ہے

سوال (۳۱۹۲/۱): کسی بزرگ یا ولی یا پیر کے مزار پر قصد کر کے اور سفر کر کے جانا کیسا ہے؟

اپنے والدین کے مزار پر غیر ملک میں جانا کیسا ہے

سوال (۳۱۹۳/۲): لڑکا اپنے والدین کے مزار پر غیر ملک میں جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب (۱): بغیر خاص دن کی تعیین کے اگر کبھی چلا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا برکت سے خالی نہیں۔

(۲) جا سکتا ہے ۔ فقط۔

روح کے گھر میں آنے کی روایت محقق نہیں

سوال (۳۱۹۴): شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ مفید المفتی میں روح کے تعلق کی بابت فرماتے ہیں کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اذا مات المؤمن ...روحه حول داره شهرا فينظر الى خلفه من ماله كيف يقسم ماله وكيف يؤدى ... فاذا تم شهر رد الى حفرته فيدور حول قبره حولاً وينظر روحه من يدعو له ... عليه فاذا تم سنة رفع الى حيث يجمع الخلائق الى يوم ينفخ فى الصور ... اور مولانا عبدالحی صاحب بجواب استفتاء نمبر ۱۳۱ ارقام فرماتے ہیں بظاہر احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد قبض کے روح مطمئن کو جاتی ہے۔

...رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مطل الغني ظلم متفق عليه (مشكوة باب الافلاس و ... الفصل اول) اى التاخير اداء الدين من وقت الى وقت ظلم فان المطل منع اداء ما استحق اداؤه ... حرام من المتمكن (مرقاة شرح مشكوة باب ايضاً ص ٣٣٧ ج ٣) ظفير ۔

...بزيارة القبور ولو للنساء لحديث كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها ويقول السلام عليكم دار قوم مومنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون ويقرأ يٰس الخ (درمختار) قوله بزيارة القبور اى ... بل تندب كما فى البحر الخ وتزار فى كل اسبوع كما فى مختارات النوازل قال فى شرح ... المناسك الا ان الافضل يوم الجمعة والسبت والاثنين والخميس الخ وفيه يستحب ان يزور ... جبل احد الخ قلت استفيد منه ندب الزيارة وان بعد محلها الخ (ردالمحتار باب صلاة ... مطلب فى زيارة القبور ص ٨٣٣ ج ١) ظفير ...

☆ہمارا سوال: جب مزارات سے برکات حاصل ہوتی ہیں تو پھر وہاں جانے سے عوام کو کیوں روکا جاتا ہے؟ مزارات پر حاضری دینے والوں پر شرک کے فتوے کیوں لگائے جاتے ہیں؟

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: بعد از وصال انبیاء و اولیاء حیات ہیں
مزارات پر حاضری سے زائرین کو فیوض و برکات ملتے ہیں

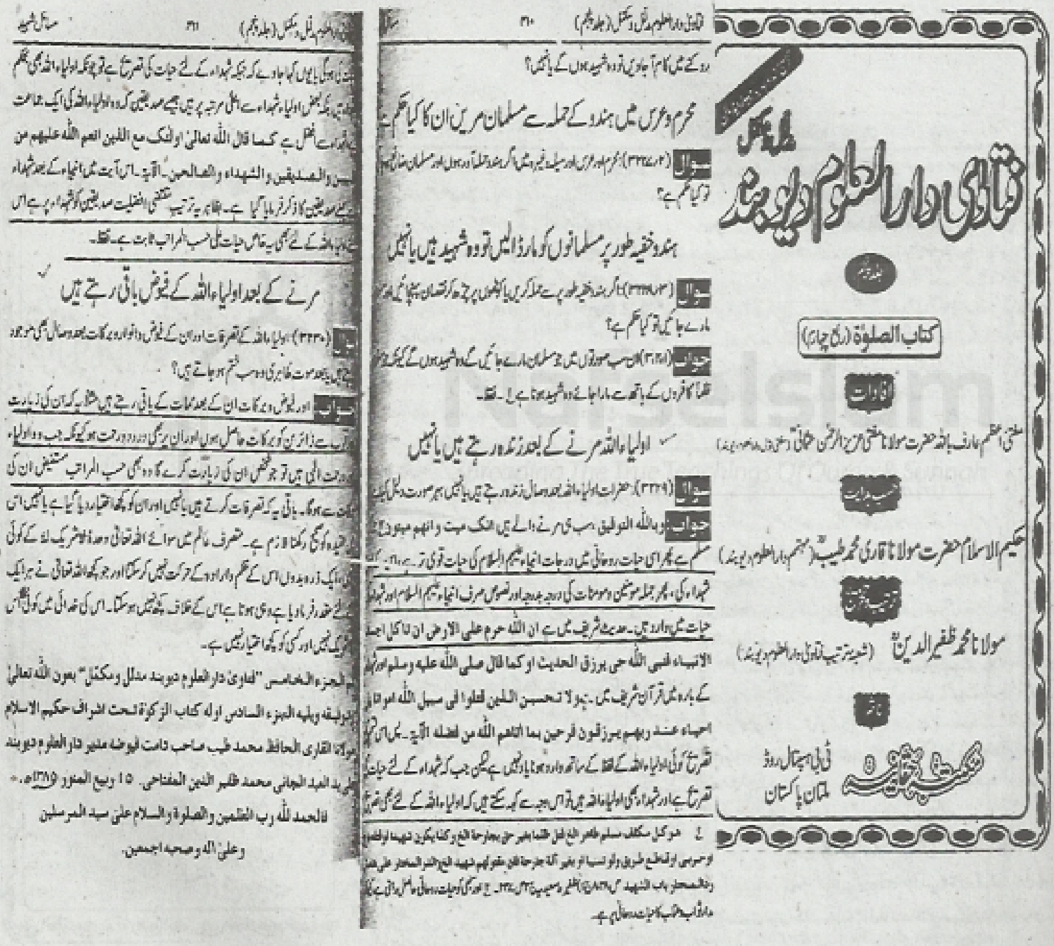

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۱۰

روکنے میں کام آ جاویں تو وہ شہید ہوں گے یا نہیں؟

محرم و عرس میں ہندو کے حملہ سے مسلمان مریں ان کا کیا حکم ہے

سوال (۳۳۲۷/۲) محرم یا عرس اور میلہ وغیرہ میں اگر ہندو حملہ آور ہوں اور مسلمان ... تو کیا حکم ہے؟

ہندو خفیہ طور پر مسلمانوں کو مار ڈالیں تو وہ شہید ہیں یا نہیں

سوال (۳۳۲۸/۳) اگر ہندو خفیہ طور پر حملہ کریں یا کھانوں پر ... کر نقصان پہنچائیں ... مارے جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب (۳۳۲۸) ان سب صورتوں میں جو مسلمان مارے جائیں گے وہ شہید ہوں گے کیونکہ ... ظلماً کافروں کے ہاتھ سے مارا جائے وہ شہید ہوتا ہے۔ فقط۔

اولیاء اللہ مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں یا نہیں

سوال (۳۳۲۹) حضرات اولیاء اللہ بعد وصال زندہ رہتے ہیں یا نہیں ...

جواب وباللہ التوفیق، سب ہی مرنے والے ہیں انک میت وانہم میتون ... مسلم ہے بجز اس حیات روحانی میں درجات انبیاء علیہم السلام کی حیات قوی تر ہے ... شہداء کی، پھر جملہ مومنین و مومنات کی درجہ بدرجہ اور نصوص میں صرف انبیاء علیہم السلام اور شہداء کی حیات میں وارد ہیں۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق الحدیث او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اور شہداء کے بارہ میں قرآن شریف میں ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ الآیۃ۔ پس ایسی تصریح کوئی اولیاء اللہ کے لفظ کے ساتھ وارد ہوا یاد نہیں ہے لیکن جب کہ شہداء کے لئے حیات کی تصریح ہے اور شہداء بھی اولیاء اللہ ہیں تو اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے لئے بھی تصریح ...

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۱۱ مسائل شہید

... کہا جاوے کہ جبکہ شہداء کے لئے حیات کی تصریح ہے تو چونکہ اولیاء اللہ بھی بحکم ... بلکہ بعض اولیاء شہداء سے اعلیٰ مرتبہ پر ہیں جیسے صدیقین کہ وہ اولیاء اللہ کی ایک جماعت ... سے افضل ہے کما قال اللہ تعالیٰ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ الآیۃ۔ اس آیت میں انبیاء کے بعد شہداء ... سے صدیقین کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ظاہر یہ ترتیب مقتضی افضلیت صدیقین کو شہداء پر ہے اس ... کے لئے بھی یہ خاص حیات علی حسب المراتب ثابت ہے۔ فقط۔

مرنے کے بعد اولیاء اللہ کے فیوض باقی رہتے ہیں

سوال (۳۳۳۰) اولیاء اللہ کے تصرفات اور ان کے فیوض و انوار و برکات بعد وصال بھی موجود ... یا بعد موت ظاہری وہ سب ختم ہو جاتے ہیں؟

جواب اور فیوض و برکات ان کے بعد ممات کے باقی رہتے ہیں بلا شبہ کہ ان کی زیارت ... سے زائرین کو برکات حاصل ہوں اور ان پر بھی رحمت ہو کیونکہ جب وہ اولیاء ... رحمت الٰہی ہیں تو جو شخص ان کی زیارت کرے گا وہ بھی حسب المراتب مستفیض ان کی ... رحمت سے ہوگا۔ باقی یہ کہ تصرفات کرتے ہیں یا نہیں اور ان کو کچھ اختیار دیا گیا ہے یا نہیں اس ... عقیدہ کو کچھ دخل رکھنا لازم ہے۔ متصرف عالم میں سوائے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کے کوئی ... ایک ذرہ بھی اس کے حکم و ارادہ کے حرکت نہیں کر سکتا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک ... کے مقدر فرما دیا ہے وہی ہوتا ہے اس کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کی خدائی میں کوئی اس کا ... شریک نہیں اور کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے۔

تم الجزء الخامس "فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل" بعون اللہ تعالیٰ وتوفیقہ ویلیہ الجزء السادس اولہ کتاب الزکوٰۃ تحت اشراف حکیم الاسلام مولانا القاری الحافظ محمد طیب صاحب دامت فیوضہ مدیر دار العلوم دیوبند ... العبد الجانی محمد ظفیر الدین المفتاحی۔ ۱۵ ربیع المنور ۱۳۹۵ھ

فالحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

☆ہمارا سوال: جب انبیاء بعد از وصال حیات ہیں، تو پھر اسمٰعیل دہلوی کی اس عبارت کہ ”نبی علیہ السلام (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل گئے“، کی تائید وحمایت کیوں کی جاتی ہے؟ کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com
www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند سلسلۂ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے، علمائے دیوبند سلسلۂ نقشبندیہ کا فیض ہیں

مکمل و مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد اوّل

کتاب الطهارة

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

سرپرستی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و حواشی

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد اوّل)

[illegible]

فتاویٰ کی ترتیب

[illegible]

بیعت وارشاد

[illegible]

پیش لفظ

[illegible]

حضرت مفتی صاحبؒ اور چھوٹی مسجد

[illegible]

تواضع اور خدمت خلق

[illegible]

☆اب اکابرِ دیوبند پر کیا فتویٰ لگاؤ گے، کیا یہ سلسلہ طریقت دورِ رسالت یا صحابہ میں تھا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی عالم نے تسلیم کرلیا کہ اللہ والوں کا نام لے دیا جانا مشکل معاملات کیلئے کافی حل ہوتا ہے

مکمل و مدلل

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد اوّل

کتاب الطهارة

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی ؒ (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین ؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاوی دار العلوم مدلل و مکمل (جلد اوّل) ۳۶ پیش لفظ

ہوں۔ اس پر بارش حتم ہو اور اس عہدہ پر انہیں کو مامور کر دیا۔

یہی وہ تعلق مع اللہ ہے۔ جس سے ان اہل اللہ کو ملک القلوب کہا گیا ہے۔ جن کی حکومت قلوب پر ہوتی ہے اور احکام وسلاطین بھی ان کے اثرات قبول کرتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ ان اللہ والوں کا نام لے دیا جانا مشکل معاملات کے لئے کافی حل ہوتا ہے۔

اسی انداز کا ایک اور واقعہ منشی سعید احمد صاحب نے بیان فرمایا کہ "حضرت مفتی صاحب کسی سفر کے لئے تیار ہوئے۔ گاڑی آخر شب میں جاتی تھی۔ اس لئے نماز عشاء کے بعد ہی اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اس وقت دیوبند کے اسٹیشن پر کوئی مسجد بنی ہوئی نہیں تھی۔ مسجد کے نام سے ایک چبوترہ تھا۔ جس پر مسافر جا بیٹھتے تھے۔ حضرت مفتی اعظم بھی اسی پر جا کر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی منشی سعید احمد صاحب موصوف اور بعض دوسرے اعزہ بھی تھے۔ باہم کچھ بات چیت بھی ہوتی رہی۔ پھر بعض نے نماز و تلاوت شروع کر دی۔ جس میں کچھ آوازیں ذرا اونچی ہو گئیں تو اسٹیشن ماسٹر جو ہندو تھا اور متعصب بھی، جھلا کر اپنے گھر میں سے نکلا اور بڑبڑاتا ہوا آکر ان حضرات کو کچھ سخت سست کہنے لگا کہ سوتے ہیں نہ سونے دیتے ہیں۔ یہ کہاں کی نماز اور قرآن لگایا ہے کہ لوگوں کو پریشان کرنے چلے آئے اور غصہ میں بھرا ہوا تھا اور بکتا رہا۔ حضرت مفتی صاحب نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اتنا فرمایا: "یہ اس لئے بول رہے ہیں کہ ہم نہیں بولتے۔" خدا جانے اس جملہ میں کیا تاثیر تھی کہ وہ ٹھنڈا ہو کر ایک دم ایسا گیا کہ نہ پھر بولا نہ لوٹا اور ان سب حضرات نے اس چبوترہ پر رات باطمینان بسر کی۔

اللہ والے اس قوت خفاء و یقین کی طاقت سے جب تصرفات کرتے ہیں تو یہ ایک دنیوی بات تھی جو ان کے یہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتی دنیا میں ہی رہتے ہوئے آخرت بھی سنورتی چلی جاتی ہے۔

والد محترم کا آخری وقت اور آپ کی توجہ باطنی

منشی سعید احمد صاحب ممدوح نے بیان فرمایا کہ "جب حضرت مفتی صاحب کے والد ماجد مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے انتقال کا دن آپہنچا تو گیارہ بجے کے قریب ان پر ایک غیر معمولی بے چینی اور اضطراب کی کیفیت طاری ہوئی۔ حد درجہ بے چین اور مضطرب تھے اور کسی کروٹ چین نہ تھا۔ یہ کسی کو تصور بھی نہ تھا کہ وقت آخر قریب آرہا ہے تاہم اس اضطراب پر سارا گھر بے چین اور متاثر تھا۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب ساری اولاد میں حضرت مفتی صاحب کو بلا لفظ "مولوی" کے کبھی خطاب نہیں فرماتے تھے۔ اس بے چینی میں بھی ان سے (منشی سعید صاحب سے) فرمایا کہ مولوی عزیز الرحمٰن کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ابھی تو یہیں تھے شاید کھانا کھانے چلے گئے ہیں۔ فرمایا "بلا دو وہ کہتے ہیں میں" بلانے گھر پہنچا اور والد کی بے چینی کا ذکر کیا اور یہ کہ آپ کو ابھی بلایا ہے حضرت مفتی صاحب کھانا کھانے بیٹھ چکے تھے۔ مگر بلاوے کا لفظ سنتے ہی اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور میرے ساتھ چلے آئے۔ والد نے دیکھ کر اب جو خطاب کیا تو لفظ "مولوی" سے نہیں بلکہ صرف عزیز الرحمٰن کہہ کر مخاطب بنایا اور فرمایا کہ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: حضور علیہ السلام کے فضلات و بول و براز پاکیزہ اور طیب و طاہر ہیں

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد اول

کتاب الطهارة

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد اول) ۱۱۹ کتاب الطهارة

یا نابالغ فعل ناجائز یعنی لواطت کردو منی از وے خارج نہ شد از اں وضو نہ شکند، بشرطیکہ آں نابالغ بایں قدر صغیر باشد کہ وقت دخول مشترک حصہ خاص حصہ آں بصورت واحد گردد۔ ایں مسئلہ صحیح است یا نہ؟

جواب: جواب مسئلہ مذکورہ ہمیں است کہ از علم الفقہ نقل کردہ شدہ کما فی الدر المختار و لا عند وطی بهيمة او ميتة او صغيرة غير مشتهاة بان تصير مفضاة بالوطی وان غابت الحشفة ولا ينقض الوضوء فلا يلزم الاغسل الذكر[1] اھ فقط۔

فضلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نواقض وضو

سوال (۶۱): زید کہتا ہے کہ فضلات یعنی بول براز و یہ خون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طاہر تھے۔ آپ کے حق میں ناقض غسل بھی نہ تھے آپ کا وضو غسل تعلیماً للامت تھا۔ عمر اس کے مخالف ہے۔

جواب: شامی میں منقول ہے صحح بعض ائمة الشافعية طهارة بوله صلی اللہ علیہ وسلم وسائر فضلاته وبه قال ابو حنيفة كما نقله فی المواهب اللدنية عن شرح البخاری للعينی[2] الخ وايضا فيه من نواقض الوضوء عن القهستانی لا نقض من الانبياء عليهم الصلوة والسلام ومقتضاه التعميم فی كل النواقض لكن نقل ط عن شرح الشفاء لملا علی قاری الاجماع علی انه صلی اللہ علیہ وسلم فی نواقض الوضوء كالامة الا ماصح من استثناء النوم[3] اھ ان روایات سے معلوم ہوا کہ راجح قول بول براز و دیگر فضلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں طہارت کا ہے اور نواقض وضو و موجبات غسل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل تمام امت کے ہیں اور اس پر اجماع ہے مگر نوم میں کہ نوم سے آپ کا وضو نہ ٹوٹتا تھا اور یہ جملہ انبیاء علیہم السلام کیلئے ہے کہ نوم انبیاء کرام علیہم السلام ناقض وضو نہیں ہے۔ كذا فی الدر المختار[4] فقط۔

وضو کرتے ہوئے ریح کو دبا لے تو وضو ہو جائے گا

سوال (۶۲): اگر کوئی آدمی وضو کر رہا ہے یا نماز پڑھ رہا ہے اور ہوا نکلنے لگی اس نے روک لیا

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار ابحاث الغسل ص ۱۶۸ ج ۱ ظفیر۔

[2] رد المحتار باب الانجاس مطلب فی طهارة بوله صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۹۳ ج ۱ ظفیر

[3] رد المحتار نواقض الوضوء مطلب نوم الانبياء غير ناقض ص ۱۳۲ ج ۱ ظفیر۔

[4] والحدة لا ينقض كنوم الانبياء عليهم الصلوة والسلام (الدر المختار علی ھامش رد المحتار نواقض الوضوء مطلب نوم الانبياء غير ناقض ص ۱۳۲ ج ۱) ظفیر۔

☆ کیا اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرح سمجھو گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: شہادتین کے وقت اذان میں انگوٹھے چومنا مستحب ہے

مکمل و مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد دوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع اول)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

زیر ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد دوم) ۷۸ اذان و اقامت

جواب: روایات کتب فقہ سے ظاہر ہے کہ اقامت مثل اذان کے ہے اور جو مواقع اختلاف کے ہیں۔ ان میں فقہاء محققین نے تحویل وجہ کو نہیں لکھا۔ بلکہ تحویل وجہ میں اقامت کو مثل اذان کے قرار دیا ہے۔ لہٰذا راجح یہی ہے کہ تحویل وجہ اقامت میں بھی ہو مگر چونکہ بعض علماء نے اس علت سے کہ اقامت اعلام حاضرین کیلئے ہے تحویل وجہ کو حیعلتین میں سنت نہیں سمجھا اس لئے اس میں گنجائش ہے لیکن جو علماء اس تحویل کو سنت نہیں فرماتے وہ بھی اس کو منع نہیں کرتے بلکہ غایت یہ کہ ضروری نہیں فرماتے تو اس اعتبار سے بھی فعل اس کا اولیٰ ہے ترک سے لہٰذا معمول بہ بنانا اس کو مناسب ہے۔

اذان میں بوقت شہادتین انگوٹھا چومنا

سوال (۱۰۶): اذان میں بوقت شہادتین انگوٹھا چومنا اور آنکھوں سے لگانا اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: علامہ شامی نے کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ شہادتین کے وقت اذان میں ایسا کرنا مستحب ہے۔ پھر جراحی سے نقل کیا ہے ولم یصح فی المرفوع من کل ھذا شیء۔ اور نیز بہت سے علماء و فقہاء محدثین نے اس میں سے کچھ اس سے معلوم ہوا کہ سنت سمجھ کر یہ فعل کرنا صحیح نہیں ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ اس کو سنت سمجھ کر کرتے ہیں اور تارک کو ملام و مطعون کرتے ہیں۔ اس لئے اب اس کو علمائے محققین نے متروک کر دیا ہے۔ فقط

جمعہ اور عشاء میں تثویب

سوال (۱۰۷): بعض شہروں میں ایسا کرتے ہیں کہ اول نماز جمعہ کے واسطے اذان، اس کے بعد دو مرتبہ باآواز بلند الصلوٰۃ کہہ کر پکارتے ہیں پھر اس کے بعد خطبہ کی اذان ہوتی ہے اور رمضان شریف میں بعد اذان عشاء ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

---

۱ والإقامة كالأذان فيما مر (درمختار ط سعيد ج ۱ ص ۳۸۹) وذو فيما مر احكام الأذان العشرة المذكورة في المتن وهي انه سنة للفرائض وانه يعاد ان قدم على الوقت وانه يبدأ بأربع تكبيرات وعدم الترجيع وعدم اللحن والترسل والالتفات والاستدارة وزيادة الصلاة خير من النوم في اذان الفجر وجعل اصبعيه في اذنيه ثم استثنى من العشر ثلاثة احكام لا تكون في الإقامة فابدل الترسل بالحدر والصلاة خير من النوم بقد قامت الصلاة وذكر انه لا يضع اصبعيه في اذنيه فبقيت الاحكام السبعة مثل كالأذان
ردالمحتار باب الأذان ص ۳۶۰ ج ۱ ط سعید ج ۱ ص ۳۸۹ ظفیر۔
۲ ردالمحتار، باب الاذان جلد اول ص ۳۶۰ ج ۱ ط سعید ج ۱ ص ۳۹۸ ظفیر۔

☆ علمائے دیوبند سے ہماری گزارش ہے کہ سنت سمجھ کر نہیں، مستحب سمجھ کر ہی کبھی انگوٹھے چوم لیا کرو، دارالعلوم دیوبند نے الزام لگایا کہ انگوٹھے نہ چومنے والوں کو طعنہ دیا جاتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ حال اس کے برعکس ہے کہ انگوٹھے چومنے والوں کو بعض لوگ حیرت سے دیکھتے ہیں اور بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دوسری جانب دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

یا حی برحمتك نستغیث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اسمیں ابتدائی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے ﴿جامعہ کراچی﴾
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ ﴿ٹرسٹ﴾
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۶۴)

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جمعہ کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بدعتی اور گمراہ ہیں بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہوگا؟

ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں بریلی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا آذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: امام اعظم علیہ الرحمہ سے عداوت رکھنے والے (غیر مقلد اہلحدیث) بے دین ہیں

مکمل
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب الایمان، کتاب القصاص والحدود، کتاب السیر
عشر وخراج، جزیہ، احکام، مرتد، کتاب اللقطۃ

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

استاذ کو گالیاں دینے کی سزا

(۳۳۸) … شخص استاذ … ہے …

رمضان کے دنوں میں علی الاعلان کھانا کھانے والا

(۳۳۹) ایک مسلمان نے ماہ رمضان میں دن کے وقت … کھانا … کیا حکم ہے؟

اکابر ائمہ کی توہین کرنیوالا مستحق تعزیر

(۳۴۰) جو شخص ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گمراہ اور بے دین کہے یا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کرے یا کسی صحابی کی توہین کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: جو شخص ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ … امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بغض رکھے اور یا کسی صحابی کی توہین کرے وہ مبتدع اور فاسق ہے اور مستحق تعزیر ہے۔ فقط

زانی سے مالی جرمانہ لینا درست نہیں

(۳۴۱) اگر کسی زانی پر زنا کی وجہ سے … جرمانہ کرکے … مسجد … میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مالی جرمانہ کرنا شریعت میں جائز نہیں ہے … فی الشامی جلد ۳ … لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی۔

ہندو کا کھانا کھانے پر تعزیر نہیں

(۳۴۲) اگر کوئی مسلمان ہندو کا کھانا کھائے … کیا تعزیر ہے؟

الجواب: … احتیاط کرنی چاہئے۔ فقط

متبع شریعت معزز کو حرام زادہ وغیرہ کہنے سے مستحق تعزیر ہوگا

(۳۴۳) … حرام زادہ … کہے … تعزیر … یا نہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: غیر مقلدین (اہلحدیث) کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مدلل و مکمل

جلد سوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع ثانی)

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فصل ثالث

کس کی امامت درست ہے اور کس کی نہیں

اگر کوئی کسی کو حرام زادہ کہے تو اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۶۳۷) [illegible] جائز امامت یا نہ؟

جواب [illegible]

غسال وذابح کی امامت

سوال (۶۳۸) غسال اور ذابح کی امامت درست ہے یا نہیں؟

جواب غسال اور ذابح کی امامت درست ہے۔ نماز اس کے پیچھے جائز ہے [illegible] ہے ۔ فقط

مذاہب اربعہ کو جو گمراہی سے تعبیر کرے اس کی امامت

سوال (۶۳۹) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے حق میں جس کا عقیدہ ذیل کے اشعار [illegible] اور یہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

ایسے شخص کے پیچھے نماز میں اقتدا جائز ہے یا نہ؟

جواب اگر یہ واقعی اس کا عقیدہ ہے اور مذاہب ائمہ اربعہ کو ضلال و گمراہی جانتا ہے اور اس کا معتقد ہے تو وہ فاسق و مبتدع ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور جب تک یہ شخص ایسے انکار نصوص قطعیہ کفر نہ کرے [illegible] اس حالت میں اس کے پیچھے نماز صحیح ہوگی۔ بہر حال اجتناب اس کی اقتدا سے لازم ہے اور معزول کرنا ایسے امام کا لازم و واجب ہے ۔ فقط

حقہ کرنے والے کی امامت

سوال (۶۴۰) ایک شخص حنفی عدالت میں [illegible] ایک مساۃ کے ساتھ [illegible] اس کے پیچھے نماز پڑھنا [illegible] ایسے شخص کی تجہیز [illegible] نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب جو شخص مقر ہے [illegible] امامت اس کی مکروہ ہے ۔ اگر وہ [illegible] کما فی الحدیث صلوا علی کل بر و فاجر الحدیث ۔ فقط

زانی اور بیڑی پینے والے کی امامت

سوال (۶۴۱) [illegible]

[illegible]

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی، ائمہ اربعہ کے گستاخ اہلحدیث فرقے کی حمایت کرتے ہیں اور نماز بھی ان کے پیچھے پڑھتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: نماز میں حضورﷺ کا خیال آنا لازمی امر ہے جو کہ درست ہے

مدلل و مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد چہارم

کتاب الصلوٰۃ (ربع ثالث)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد چہارم) ۱۲۸ باب مکروہات نماز

جواب: جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر و عصر ان میں امام کو اختیار ہے خواہ داہنی طرف منہ کر کے بیٹھے یا بائیں طرف اور حدیث شریف سے دونوں امر ثابت ہیں اور فقہاء حنفیہ نے دونوں میں اختیار دیا ہے پس طعن کرنا دکھن (جنوب) کی طرف منہ کرنے والے پر جہالت ہے منع نہیں چاہیے ۔ فقط

✓ نماز میں رحمت عالم کا خیال آنا اور لانا کیسا ہے

سوال (۱۵۷۹): نماز میں رسول اللہ ﷺ کا اگر خیال آجاوے تو نماز ہو جاوے گی یا نہ اگر نماز میں خیال لایا جاوے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب نماز میں خود التحیات میں اور درود شریف میں آنحضرت ﷺ کا ذکر ہے تو خیال ضروری ہوا باقی نماز خالص عبادت اللہ کیلئے ہے غیر اللہ کا خیال علی سبیل التعظیم والعبادۃ نہ آنا چاہیے اور نماز ہر حال میں صحیح ہے کیونکہ خیال پر باز پرس نہیں ہے ۔ فقط

محراب میں نمازی کی تنہا نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۱۵۸۰/۱): محراب مذکورہ میں اکیلے نمازی کی نماز درست ہے یا نہیں؟

محراب میں کھڑے ہو کر امامت کی تو نماز ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۸۱/۲): محراب مذکورہ میں اگر امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاوے تو نماز ہو جاوے گی یا نہ

محراب میں مقتدی کی نماز ہوگی یا نہیں

سوال (۱۵۸۲/۳): محراب مذکورہ میں نماز مقتدی کی ہو جاوے گی یا نہیں؟

امام کتنی اونچائی پر امامت کر سکتا ہے

سوال (۱۵۸۳/۴): امام کس قدر بلندی پر کھڑا ہو کر امامت کر سکتا ہے؟

[illegible]

☆ اب اس فتوے کے بعد دیوبندی مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کی کتاب پر کیا فتویٰ لگے گا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: نماز پڑھ کر دعا مانگے بغیر بھاگنا مکروہ اور عادت بنالینا گناہ ہے

مکمل
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد دوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع اول)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

148

کر بیٹھتے ہیں ۔

(۳): کبھی کبھی بائیں طرف یعنی دکھن کی طرف منہ کر کے بیٹھنا نقل آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ کبھی کبھی بائیں طرف کو بھی بیٹھنا اچھا ہے اور مستحب ہے ۔

(۴): اس انصراف کا مطلب انصراف للدعاء کا بھی ہو سکتا ہے ۔

(۵): جب کہ انصراف، انصراف للدعاء کو شامل ہے تو یہی دلیل کافی ہے۔ فقط

تسبیحات رکوع وسجدہ میں وبحمدہ کا اضافہ درست ہے یا نہیں

سوال (۲۹۰): زید اپنے فرض وقتوں میں رکوع کے اندر سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی وبحمدہ پڑھتا ہے خالد کہتا ہے وبحمدہ پڑھنا کسی کتاب فقی میں نہیں ہے اور نہ فقہاء نے لکھا ہے اور نہ حدیث سے ثابت ہے۔ آیا خالد حق پر ہے یا زید؟

جواب: احادیث میں تسبیح رکوع وسجود میں ایسا ہی وارد ہوا ہے جیسا کہ خالد کہتا ہے اور فقہاء حنفیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۔ باقی اگر وبحمدہ کی زیادتی کر دی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ یہ کچھ اختلاف کرنے کی بات نہیں ہے۔ فقط

سلام کے بعد بغیر دعا مقتدی کا چل دینا کیسا ہے

سوال (۲۹۱): نماز پڑھ کر امام سے پہلے دعا مانگے بغیر بھاگ جانا کیسا ہے؟

جواب: بے شک یہ فعل اگر بلا ضرورت شرعی ہو تو خلاف سنت اور مکروہ ہے اور اس کی عادت کر لینا گناہ ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام انما جعل الامام لیؤتم بہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فی المشکوٰۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضھم علی الصلوٰۃ ونھاھم ان ینصرفوا قبل انصرافہ من الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد و قدوۃ المشائخ شیخ

ا؎ ایضاً ۱۲ ظفیر۔

۲؎ والمراد من الانصراف الالتفات عن جھۃ الصلوٰۃ وھی القبلۃ اعم ان یجلس بعدہ اولا، فلذا قال وان شاء ذھب الی حوائجہ لانہ قضی صلوٰۃ الخ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۶) ظفیر۔

۳؎ ویضع یدیہ معتمدا بھما علی رکبتیہ الخ ویسبح فیہ واقلہ ثلاثا (درمختار ط۔ سعید ج ا ص ۴۹۳، ۴۹۳) السنۃ فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم (ردالمحتار باب صفۃ الصلوٰۃ قبیل مطلب فی اطالۃ الرکوع للجائی ص ۳۶۰، ۳۶۲ ج ا ۔ ط۔ سعید ج ا ص ۴۹۳) ظفیر۔

☆ نماز پڑھ کر فوراً بغیر دعا مانگے بھاگنے والے دیوبندی اس فتوے کو غور سے پڑھیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: جانور ذبح کر کے ثواب بزرگوں کو پہنچانا جائز ہے۔

(ہم اہلسنت یہی تو کرتے ہیں)

مکمل فتاویٰ دار العلوم دیوبند

کتاب الایمان، کتاب الصلح والحدود، کتاب السیر، عشر و خراج، جزیہ، احکام مرتد، کتاب اللقطہ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

زیر نگرانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد دوازدہم) ۱۰۲ باب النذور

نذر شرعی کی تحقیق

سوال (۱۸۴) زید کا لڑکا بیمار تھا ایک بکری کے بچے کی منت کی کہ بعد صحت صدقہ کروں گا مگر بعد صحت کامل ہے روپیہ گئی یہاں تک کہ وہ بڑی ہو کر حاملہ ہو گئی ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو بچہ جنے اس کو صدقہ کرو شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: کتب فقہ میں یہ تحقیق کی گئی ہے کہ جب تک یہ نہ کہے کہ ذبح کر کے فقراء کو صدقہ کروں گا اس وقت تک نذر شرعی نہیں ہوتی پس جب کہ نذر نہیں ہوئی تو صدقہ کرنا اس بچہ کا اور اس کی اولاد کا ضروری نہیں ہے۔

مسجد میں رقم خرچ کرنے کی نذر

سوال (۱۸۵) حشمت بیمار ہوا اور مبلغ سات سو ۷۰۰ روپیہ کی مسجد میں لگانے کی منت مانی اب بفضل خدا صحت یاب ہو گیا اور منت کا روپیہ مسجد میں لگانا چاہتا ہے تو جائز ہے یا نہیں؟ مسلمانوں کیلئے قریب مسجد کے اس سے کنواں بنوانا اور اس سے وضو وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہ روپیہ مسجد کی ضروریات میں اور مسجد میں صرف کرنا درست ہے اور چونکہ منت اور نذر مسجد میں لگانے کی تھی تو مسجد میں ہی اس کو صرف کرنا چاہئے اور جو بچ رہے گا حسب ضرورت مسجد کے قریب کنواں بنوا دیا جاوے اور اس کنویں کا پانی مسلمانوں کو چاہئے اس سے وضو وغیرہ کرنا درست ہے۔

نذر کا صحیح طریقہ

سوال (۱۸۶) اگر کوئی شخص بکرا پالے اور یہ کہے کہ میں بڑے پیر صاحب کی نیاز دلاؤں گا تو بڑے پیر صاحب کے نام کا کھانا کھلاؤں گا کیا یہ کھانا حلال ہے یا حرام؟

جواب: اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکرے کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے صدقہ کروں گا اور ثواب اس کا بڑے پیر صاحب کو پہنچاؤں گا تو حضرت بڑے پیر صاحب کے بکرے کا گوشت حلال ہے اور جو ذبح کرنے کے اللہ کے نام پر کھانا اس کا فقراء کو درست ہے اور اگر نیت یہ نہیں ہے بلکہ ان کے نام پر بطور تقرب ذبح کرتا ہے تو ناجائز ہے۔

[illegible]

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد دوازدہم) ۱۰۳ باب النذور

نمبر ۱۔

جانور چھوڑنے کی نذر صحیح نہیں

سوال (۱۸۷) ایک شخص بیمار ہوا اور اس کے والد نے حالت بیماری میں منت مانی کہ اگر میرے لڑکے کو خداوند کریم صحت کی عطا فرماوے تو اپنے لڑکے کی طرف سے ایک جانور خدا کے نام پر چھوڑ دوں گا بعد صحت اس کے والد نے ایک جانور اہل محلہ کے حوالہ کر کے اور مالک بنا کر چھوڑ دیا وہ جانور ہر گاؤں کی کھیتی چرتا رہا اسی طرح تین چار سال تک پرورش پائی اب اس جانور کو کل گاؤں والے ذبح کر کے کھا سکتے ہیں یا نہیں اور منت ادا ہوگی یا نہیں اور اس جانور کے چمڑے کی قیمت مسجد میں لگانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نذر صحیح نہیں ہوئی اور وہ جانور چھوڑنے والے کی ہی ملک میں ہے وہ خود یا جس کو وہ اجازت دے اس کو ذبح کر کے کھا سکتے ہیں اور اس کے چمڑے کی قیمت جہاں چاہے صرف کرے۔

نذر کی مدت ختم ہونے پر کام ہوا تو اس کا ایفاء لازم نہیں ہے

سوال (۱۸۸) ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا روپیہ فلاں شخص سے فلاں مدت میں وصول ہو جاوے تو اس میں کچھ اللہ کے نام پر دوں گا اس کا وعدہ کچھ عرصہ میں تھوڑا تھوڑا بعد میعاد کے وصول ہوا تو اس صورت میں ایفاء نذر لازم ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں جب کہ وقت معین سے بعد میں روپیہ وصول ہوا تو ایفاء نذر اس کے ذمہ لازم نہیں ہے اور کچھ دینا ضروری نہیں ہے۔

اگر بیچ گیا تو ذبح کر کے نمازیوں کو کھلاؤں گا

سوال (۱۸۹) ایک شخص کے بچھڑے کے کٹنے کا ڈر تھا اس شخص نے نیت کی کہ اگر یہ بچھڑا بچ گیا تو میں

[illegible]

☆ ہم اہلسنت بھی تو اسی طرح جانور ذبح کر کے بزرگوں کو اس کا ثواب ایصال کرتے ہیں پھر ہم اہلسنت پر فتویٰ کیوں لگایا جاتا ہے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: بعد نماز بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے

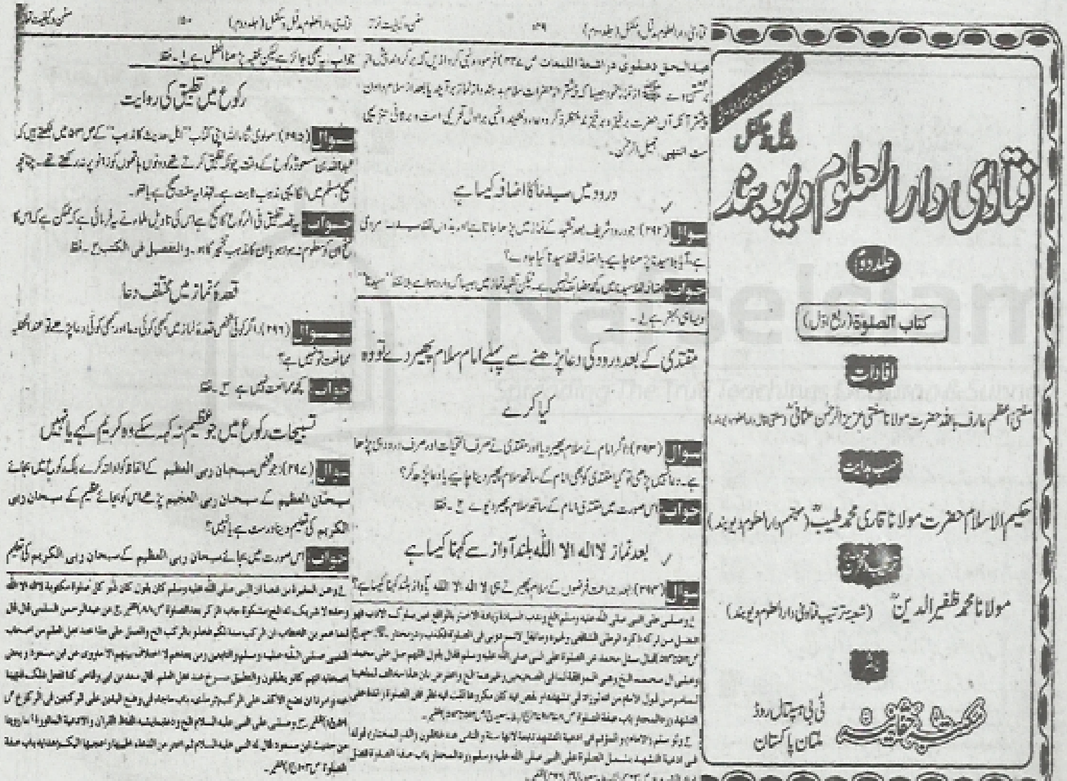

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد دوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع اول)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاوی دارالعلوم دیوبند)

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

درود میں سیدنا کا اضافہ کیسا ہے

مقتدی کے بعد درود کی دعا پڑھنے سے پہلے امام سلام پھیر دے تو وہ کیا کرے

بعد نماز لا الہ الا اللہ بلند آواز سے کہنا کیسا ہے

رکوع میں تطبیق کی روایت

قعدۂ نماز میں مختلف دعا

تسبیحات رکوع میں جو عظیم نہ کہہ سکے وہ کریم کہے یا نہیں

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر اس عمل کو بدعت قرار دیتا ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: سورۂ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا مسنون ہے

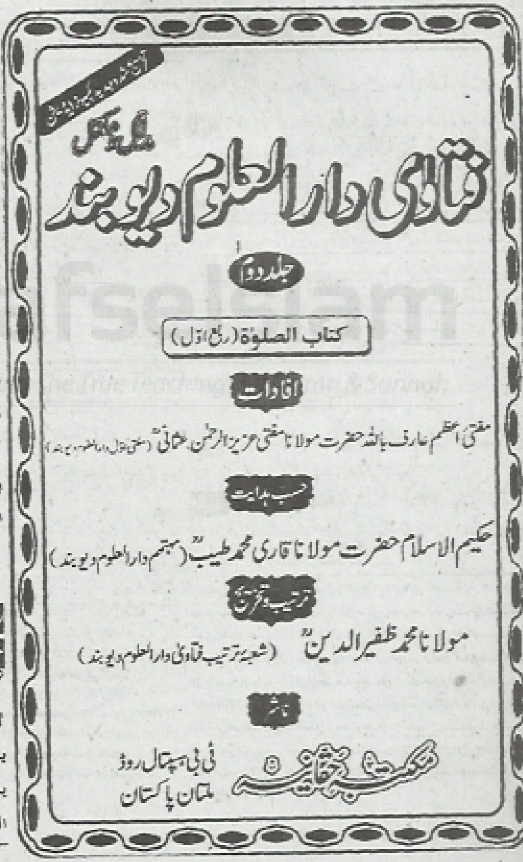

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد دوم) ۱۵۶ سنن و کیفیت نماز

الشمال فلا یزال کذالک حتی یرکع سے یہ معلوم ہوا کہ وضع یمین علی الشمال قبل الرکوع تک ہوتا تھا۔ بہر حال حنفیہ کثرہم اللہ تعالیٰ اور جمہور سلف وخلف کا یہی مذہب ہے کہ بعد الرکوع ہاتھ چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ آپ بندہ کی رائے دریافت کرتے ہیں۔ بندہ کی رائے اپنے ائمہ اور جمہور کے خلاف کیسے ہو سکتی ہے۔ فقط

آمین آہستہ کہی جائے

سوال (۳۱۲): آمین آہستہ کہنا مسنون ہے یا جہر سے؟

جواب: آمین آہستہ کہنا مسنون ہے حنفیہ کے نزدیک عن علقمة بن وائل عن ابیه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قرأ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقال آمین و خفض بها صوته ولما اختلف فی الحدیث عدل صاحب الهدایة الی ماروی عن ابن مسعود انه کان یخفی فانه یفید ان المعلوم منه علیه السلام الا خفاء قلت مع انه الاصل فی الدعاء لقوله تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً و خفیة ولا شک ان آمین دعاء فعند التعارض ترجح الاخفاء بذلک وبالقیاس علی سائر الاذکار والادعیة ولان آمین لیس من القران اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیه صوت القران کما لایجوز کتابته فی المصحف[۱]۔

رفع یدین

سوال (۳۱۳): رفع یدین کرنا کیسا ہے؟

جواب: رفع یدین سوائے تکبیر اولیٰ کے حنفیہ کے نزدیک منسوخ ہے اس واسطے کہ جلیل القدر صحابہؓ نہیں کرتے تھے۔ عن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوٰة رفع یدیه حتی یکون ابهاماه قریبا من شحمتی اذنیه ثم لا یعود۔ عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود۔ قال ابو جعفر فهذا عمر رضی اللّٰه عنه لم یکن یرفع یدیه ایضاً الا فی التکبیرة الاولیٰ فی هذا الحدیث وهو حدیث صحیح وفعل عمر هذا وترک

[۱] وامن الامام سرا کما موم ومنفرد (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب صفة الصلوٰة ص ۴۵۹ ج ۱ ط۔ سعید ج ۱ ص ۴۹۲) ظفیر۔

☆ جبکہ اس کے برعکس مساجدِ دیوبند میں سورۂ فاتحہ کے بعد زور سے آمین کہی جاتی ہے جو کہ احناف کے قول کے خلاف ہے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: پنجگانہ نماز کے بعد دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا احادیث سے ثابت ہے، فرض نماز کے بعد طویل دعا بھی جائز و مستحب ہے

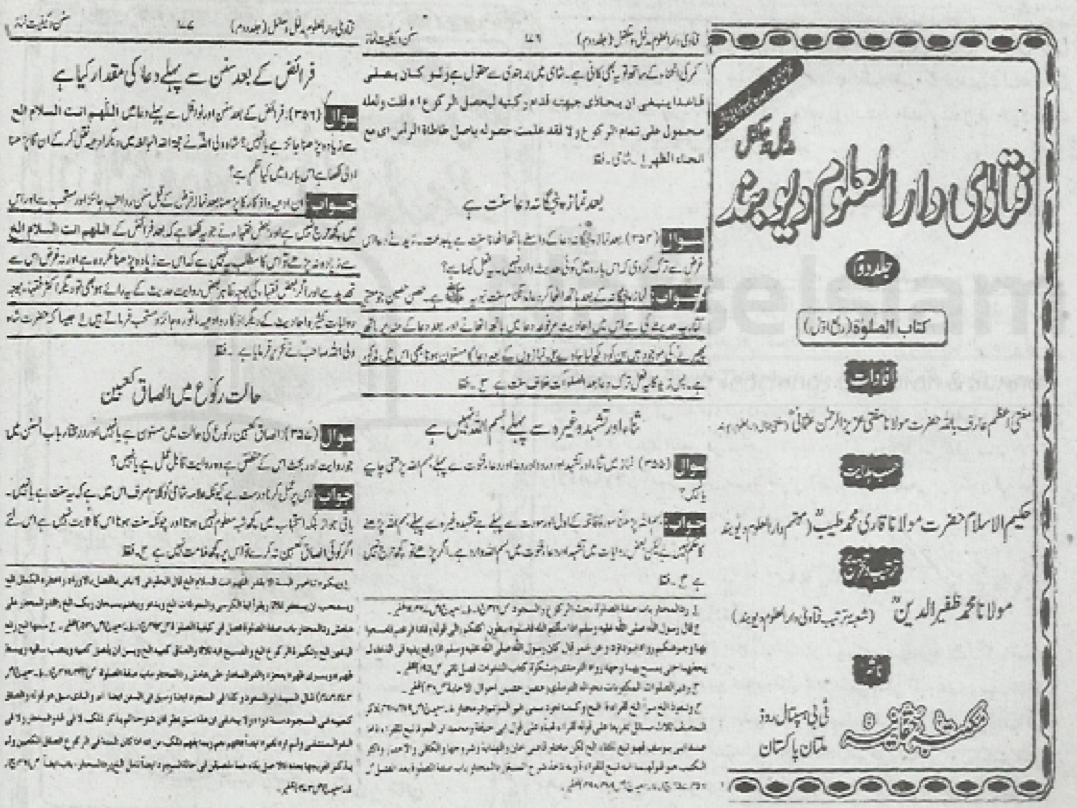

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات بعد از وصال بھی ثابت ہیں

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد سوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع ثانی)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و حواشی

مولانا محمد ظفیر الدین

مکتبہ حقانیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان پاکستان

لنگڑے کی امامت

بعد وفات اولیاء کی حیات کا جو قائل نہ ہو اس کی امامت

سوال (۸۱۹) جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اولیائے کرام بعد از وفات حیات نہیں رہتے اور ان سے امداد طلب کرنے والے مشرک ہیں اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات بعد ممات بھی ثابت ہیں پس اس کو شرک کہنا بھی غلط ہے۔ فقط

جو امام مسجد کا مال اپنی ذات پر خرچ کرے اس کی امامت کیسی ہے

جھوٹ بولنے والے گھڑی ساز کی امامت

بغیر ثبوت جس امام پر تہمت لگائی جائے اس کی امامت

☆ اولیاء اللہ کے تصرفات کو تسلیم کرنے والوں کو مشرک کہنے والے

اپنے مرکزی دار العلوم دیوبند کے اس فتوے کو غور سے پڑھیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: موت کے وقت صرف محمد رسول اللہ کہہ دیوے تو بھی کچھ حرج نہیں

فتاوٰی دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۲۱۲ مسائل قریب

فھذہ دلالۃ صریحۃ ان التوجہ مع شقہ الایمن لانص فی الحدیث علیہ۔ م

غسل اور موت کے وقت قبلہ رو کر دینے کی حدیث

سوال (۲۷۴۰): کوئی حدیث اس مضمون کی جس سے یہ ثابت ہو کہ میت کو غسل دیتے وقت مستقبلِ قبلہ تختہ پر رکھنا چاہیے اور قریب المرگ شخص کو رو بقبلہ کر دینا چاہیے بیان فرمائی جائے۔

جواب: قریب المرگ شخص کو متوجہ الی القبلہ کرنے کے بارہ میں شرح منیہ میں یہ حدیث مذکور ہے براء بن معرور کی وصیت کے قصے میں واوصی ان یوجھہ الی القبلۃ لما احتضر فقال علیہ الصلوۃ والسلام اصاب الفطرۃ الحدیث رواہ الحاکم وقال صحیح والسنۃ ان یکون علی شقہ الایمن کما ھو السنۃ فی النوم الخ ص ۵۳۳ کبیری۔ اور غسل کے وقت رو بقبلہ کرنا کسی حدیث میں نظر نہیں آیا اور فقہاء کرام بھی کوئی حدیث اس بارے میں نہیں فرماتے اسی وجہ سے اختلاف بھی ہے۔ در مختار اور شامی میں ہے کہ اصح یہ ہے کہ جس طرف سہل اور آسان ہو اس طرف غسل کے لئے لٹا دیں اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ قبلہ کی طرف لٹا دیں اور بعض نے فرمایا کہ عرضاً لٹا دیں جیسا کہ قبر میں رکھتے ہیں۔ در مختار میں ہے ویوضع کما تیسر فی الاصح علی سریر الخ وقیل یوضع الی القبلۃ طولا وقیل عرضا کما فی القبر الخ شامی ص ۳۹۲ ۱۔ اور شرح منیہ میں ہے قال فی المبسوط والبدائع والمرغینانی یوضع علی التخت طولاً الی القبلۃ وقال الاسبیجابی لا روایۃ عن اصحابنا والعرف ان یوضع علی قفاہ طولا نحو القبلۃ ھذا ان تیسر الکل والا فالاصح ان یوضع کما تیسر قالہ صاحب البدائع والمرغینانی الخ فقط۔

تلقین لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کی بحث

سوال (۲۷۴۱): حدیث لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ کا مطلب کیا ہے، آیا صرف لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کی جاوے یا محمد رسول اللہ کی بھی۔

جواب: محمد رسول اللہ بھی کہہ دیوے تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر صرف لا الٰہ الا اللہ پر اکتفا کرے تو یہ بھی جائز ہے ۱۔ فقط۔

ے ویلقن ندبا وقیل وجوبا بذکر الشھادتین لان الاولی لاتقبل بدون الثانیۃ عندہ قبل الغرغرۃ (در مختار) قال فی الامداد وانما اقتصرت علی ذکر الشہادۃ تبعا للحدیث (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مکمل مدلل

فتاوٰی دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاوٰی دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: غائبانہ نمازِ جنازہ ناجائز ہے

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتیٔ اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبۂ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاوی دار العلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۲۹۸ مسائل نماز جنازہ

تعزیت کے دنوں میں صاحب تعزیت کے گھر سے کھانا کھانا کیسا ہے

سوال (۲۹۴۱): در ایام ہائے ثلثہ تعزیت خوردو نوش از خانہ صاحب تعزیت جائز است یانہ، در تحریم عام سلمانان مساوی دانند، قال فی الدر المختار ویحل لمن طال مقامه او مسافته لمن لم یطل مسئلہ مذکورہ مفتی بہا است یانہ۔

جواب: علامہ شامی دریں موقع فرمودہ اقول قدمنا ان القول الاول وهو الاول وظاهره الاطلاق ویؤیده ما فی اخر الجنائز من فتح القدیر حیث قال ویکره اتخاذ الضیافة من الطعام اهل المیت لانه شرع فی السرور لا فی الشرور وهی بدعة مستقبحة الخ پس معلوم شد کہ حکم ویحل لمن طال مقامه الخ متفرع بر قول غیر است وحسب تصریح علامہ صاحب فتح القدیر ایں اتخاذ طعام مکروہ و بدعت مستقبحہ است۔ فقط۔

نماز جنازہ میں بین الصفوف فاصلہ

سوال (۲۹۴۲): نماز جنازہ میں بین الصفوف کس قدر بعد لازمی ہے؟

جواب: نماز جنازہ کی صفوف کے درمیان زیادہ فاصلہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قریب قریب صفوف کرنی چاہئیں ہے۔ فقط۔

آنحضرت ﷺ کی نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ

سوال (۲۹۴۳): جنازہ کی نماز غائبانہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی تو جنازہ نجاشی کا سامنے کر دیا گیا تھا۔ یا وہ خصوصیت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ دوسروں کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار ۳۔ فقط۔

اگر تیسری تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی جائے کیا حکم ہے دعا کی جگہ یا رب یا رب کافی ہے

سوال (۲۹۴۴): فاتحہ کو صلوٰۃ جنازہ میں بعد تکبیر ثالث کے اگر بجائے دعا جیت دعا...

[illegible]

☆ کیا اب بھی دیوبندی تنظیمیں اور ان کے قائدین روڈ بلاک کر کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزار پر قبے کو ہٹانے کا حکم نہیں دیا

مکمل و مدلل
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
جلد ۵
کتاب الصلوۃ (ربع چہارم)
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ (مفتی دارالعلوم دیوبند)
ترتیب و حواشی
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)
[illegible]
مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)
ناشر
مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۳۵ مسائل قبر و دفن وغیرہ

مردہ کے جسم پر مٹی ڈال دینا خلاف سنت ہے

سوال (۳۰۳۴) اس اطراف میں میت کو اس طرح دفن کرتے ہیں کہ ایک گڑھا تیار کر کے اس [illegible] ہیں اور لحد یا شق وغیرہ نہیں کرتے بلکہ ویسے ہی مٹی ڈالتے ہیں ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: [illegible] ویلحد الخ قوله ویلحد لانه السنة الخ شامی [illegible] پس معلوم [illegible] سنت ہے [illegible] ہونا چاہئے یا لحد اور شق کے میت [illegible] مٹی ڈال دینا خلاف سنت ہے۔ پس جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ تارک سنت ہیں ان کو [illegible] چاہئے اور آئندہ کو نصیحت کرنی چاہئے کہ ایسا نہ کریں بلکہ طریقہ سنت کے [illegible] کریں۔ جاہلوں کو احکام شریعت کی تعلیم کرنا علماء کے ذمہ ہے۔ یہ غفلت ان علماء کی ہے [illegible] طریقہ مسنونہ سے ان کو تعلیم نہیں کی۔ فقط

قبر پختہ کرنے اور قبہ بنانے کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے

سوال (۳۰۳۵) قبر کو پختہ بنانے اور ان پر قبہ وغیرہ بنانا احادیث سے ثابت ہے یا نہیں اور ایک [illegible] برابر اگر بطور آثار بنادی جائے تو اس میں کچھ حرج تو نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کب سے بنایا گیا ہے اور بنے ہوئے کو گرانا کیسا ہے؟

جواب: قبر کو پختہ بنانے اور اس پر کچھ بنانے کی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے۔ حدیث [illegible] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تجصيص القبور وان [illegible] عليها وان يبنى عليها. رواه مسلم ۲؎ اور شامی میں نقل کیا ہے وقيل لا يكره [illegible] اذا كان الميت من المشائخ والعلماء والسادات ۲؎ الخ لیکن قبور کے [illegible] فقہاء رحمہم اللہ نے کچھ [illegible] کیا اور بعض آثار سے ثبوت قبہ کا معلوم ہوتا ہے چنانچہ [illegible] کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کی قبر پر پہنچے اور

[illegible]

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۳۶ مسائل قبر

وہاں دو رکعت نفل پڑھی اور انہدام قبہ کا حکم نہیں فرمایا [illegible] مقامات کا جس [illegible] کیا اور قبر پر کوئی علامت، کنکر وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہے۔ کما فی [illegible] الصحاح ۲؎ اور آثار حضرت عمرؓ سے معلوم ہوا کہ ان کے زمانہ میں [illegible] فی کتب السیر۔ فقط

قبر کے سرہانے اور پائتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے

سوال (۳۰۳۶) جب مردہ کو قبر میں رکھ دیتے ہیں اور قبر تیار ہو جاتی ہے اس وقت ایک مردہ کے سر کی طرف کھڑا ہو کر سورۂ بقرہ کی اول تین آیتیں پڑھتا ہے اور انگلی [illegible] کرتا ہے اور دوسرا اس کی پاؤں کی طرف کھڑا ہو کر سورۂ بقرہ کا آخر رکوع پڑھتا ہے۔ اس سے مردہ کو کچھ ثواب ہوتا ہے یا نہیں۔ حدیث سے اس کا ثبوت ہے یا نہیں۔ انگلی [illegible] طرف اشارہ کرنا کیسا ہے۔ جو لوگ نہیں پڑھتے وہ مورد عتاب ہیں یا نہیں یعنی [illegible] ہیں وہ گنہگار ہیں یا نہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبور کے سرہانے سورۂ بقرہ کی [illegible] آیتیں اور پیر کی طرف سورۂ بقرہ کی اخیر کی آیتیں پڑھنا مستحب ہے۔ شامی میں ہے [illegible] ابن عمر يستحب ان يقرأ على القبر بعد الدفن اول سورة البقرة وخاتمتها ۲؎ اور مشکوٰۃ شریف میں ہے اس روایت کو مرفوع کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف [illegible] کیا ہے [illegible] کہ روایت موقوف ہے ابن عمرؓ پر ۲؎۔ بہرحال اس روایت سے [illegible] کا استحباب ثابت ہوا لیکن انگلی رکھنے کا قبر پر کچھ ثبوت نہیں ہے اور جب کہ یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے تو اگر کوئی نہ کرے تو موجب طعن و عتاب نہیں ہے اور تارک گنہگار نہیں ہے۔ فقط

حاملہ عورت مر جائے تو کس طرح دفن کیا جائے

سوال (۳۰۳۷) جب عورت حاملہ کا انتقال ہو جائے تو اس کو مع بچہ کے دفن کیا جائے یا پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے؟

[illegible]

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزار پر قبے نہ مٹائے تو پھر سعودیوں نے کس کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات سے قبے ختم کروائے اور بے حرمتی کی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: میت کی تدفین کے بعد تلقین کرنا جائز ہے

مکمل مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب وتحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

مسائل قبر و دفن | ۳۳۸ | فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم)

بعد دفن تلقین درست ہے یا نہیں

سوال (۳۰۳۰،۲): بعد دفن کے تلقین کرنا جائز ہے یا نہ اگر جائز ہے تو کس طرح؟

جواب (۱): درست نہیں۔ کذا فی الشامی ۱۔

(۲): تلقین بعد الدفن کو فقہاء نے جائز رکھا ہے ۲۔ فقط۔

عذاب قبر

سوال (۳۰۳۱): عذاب قبر حق ہے یا نہیں اور عذاب قبر کب ہوتا ہے؟

جواب: عذاب قبر حق ہے اور اس وقت شروع ہوجاتا ہے جس وقت دفن کر کے واپس آتے ہیں ۳۔ فقط۔

بعد دفن دعا

سوال (۳۰۳۲): میت کے لئے دعا کرنا کہ جواب منکر نکیر میں ثابت قدم رہے اور تخفیف کے کلمہ پڑھنا بعد دفن کے جائز ہے یا نہ؟

جواب: یہ جائز ہے کلمہ پڑھتے رہیں اور میت کے لئے جواب منکر و نکیر میں ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہیں ۴۔ فقط۔

اگر کسی گھر میں ہندو مسلمان جل کر مر جائیں اور تمیز نہ رہے تو کیا کیا جائے

سوال (۳۰۳۳): ایک گھر میں دس پانچ ہندو اور دس پانچ مسلمان تھے، آگ لگ کر...

۱۔ فی الاقتصار علی ما ذکر من الوارد اشارة الی انه لا یسن الاذان عند ادخال المیت فی قبره کما هو المعتاد الآن وقد صرح ابن حجر فی فتاویه بانه بدعة (رد المحتار باب صلاة الجنائز ص ۸۳۲ ج ۱ طبع سعید ج ۲ ص ۲۳۵)۔ ۲۔ قال فی شرح المنیة ان الجمهور علی ان المراد مجازه ثم قال وانما لا ینهی عن التلقین بعد الدفن لانه لا ضرر فیه بل فیه نفع الخ (رد المحتار باب صلاة الجنائز مطلب فی التلقین بعد الموت ص ۷۹۵ ج ۱) ظفیر وسعید ج ۲ ص ۱۹۱۔ ۳۔ وضغطة القبر حق الخ وعذابه ای ایلامه حق للکفار کلهم اجمعین ولبعض المسلمین ای عصاة المسلمین فقد ورد ان القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران رواه الترمذی (شرح فقه اکبر ص ۱۲۲) ظفیر۔ ۴۔ ویستحب حثیه من قبل راسه ثلاثا وجلوس ساعة بعد دفنه لدعاء وقراءة بقدر ما ینحر الجزور ویفرق لحمه (در مختار) لما فی سنن ابی داؤد کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علی قبره وقال استغفروا لاخیکم واسألوا الله التثبیت فانه الآن یسئل (رد المحتار باب الجنائز) (سعید ج ۲ ص ۲۳۶)۔

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی مسلمانوں کو تلقین سے روکتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: قبہ بنانا سوائے انبیاء کے کسی کو جائز نہیں

مدلل و مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۳۰ مسائل قبر و دفن

مزارات و قبے بنانا اور اندرون مکان دفن کرنا کیسا ہے

سوال (۳۰۳۷): مزارات سلاطین و اولیاء کرام پر جو قبے تعمیر ہیں موافق کتاب کے ہیں یا ان میں کچھ کلام ہے۔ اگر ناجائز ہیں تو قبہ مزار پر انوار آنحضرت ﷺ کے بزرگوں کے مزار پر قبے قائم کرنا جائز ہوگا یا ناجائز اور میت کو یا کسی بزرگ کو اندرون مکان مسقف دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قبہ بنانا یا مکان میں دفن کرنا سوائے انبیاء کے اور کسی کو جائز نہیں شامی جلد اول ص ۸۳۹

ینبغی ان یدفن المیت فی الدار ولو کان صغیرا لاختصاص ھذہ السنۃ بالانبیاء الخ ویھال التراب علیہ وتکرہ الزیادۃ علیہ من التراب لانہ بمنزلۃ البناء[1] فی صحیح مسلم عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ[2]۔

قبر کی حفاظت کی غرض سے چہار دیواری بنوانا کیسا ہے

سوال (۳۰۳۸) اگر کسی بزرگ کا مزار مبارک ایسی جگہ پر واقع ہو کہ وہاں پر راستہ عوام الناس وغیرہ ہو ایسی صورت میں اگر اس کی حفاظت کے لئے چہار طرف دیوار پختہ بنوادی جائے یا بنوا دیا جائے اس طور سے کہ اس کے چاروں کونوں پر ستون پختہ ہو جائیں اور درمیان میں لکڑی لگا دی جائے تو یہ دونوں صورتیں جائز ہیں یا نہیں، اگر جائز ہے تو کونسی صورت اولیٰ ہے اور دیگر ضروریات کی وجہ سے اس کے چہار طرف فرش پختہ بھی بنوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شامی میں ہے وعن ابی حنیفۃ یکرہ ان یبنی علیہ بناء من بیت او قبۃ او نحو ذلک لما روی جابر نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصیص القبور وان یکتب علیھا وان یبنی علیھا رواہ مسلم وغیرہ انتھی[3] ۔ پس قبر کے گرد چہار دیواری پختہ یا چبوترہ پختہ یا ستون پختہ بنانا مکروہ ہے۔

قبر میں کیچڑ بنوا کر دفن کرنا غلط ہے

سوال (۳۰۳۹): ایک مسلمان میت کی قبر کے اندر یعنی لحد میں پانی ڈالا گیا اور پھر مٹی ڈال

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب صلاۃ الجنائز ص ۸۳۹ ج ۱، ۱۲ ظفیر و سعید ج ۲ ص ۲۳۵۔
[2] مشکوٰۃ باب دفن المیت ص ۱۴۸، ۱۲ ظفیر۔
[3] رد المحتار باب صلاۃ الجنائز مطلب فی دفن المیت ص ۸۳۹ ج ۱، ۱۲ ظفیر و سعید ج ۲ ص ۲۳۷۔

☆ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ نے انبیاء کرام کے لئے قبہ کو تسلیم کرلیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دار العلوم دیو بند کا فتویٰ: ایصال ثواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دینا جائز ہے

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیو بند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی ؒ (مفتی اول دار العلوم دیو بند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ (مہتمم دار العلوم دیو بند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین ؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیو بند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۷۶ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

نقد و بکرہ ثواب میت کو پہنچا دیا جا سکے گا۔

قرآن پڑھوانے کا رواج

سوال (۳۱۴۳): اس طرف رواج عام ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے تو بعد دفن کے قرآن شریف پڑھواتے ہیں جمعہ تک، اور ملانے یہ فتویٰ دیا ہے کہ قیامت تک حساب منکر نکیر و ضغطہ قبر رفع ہو جاتا ہے، آیا بعد دفن کے قبر پر قرآن پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اجرت معروفہ یا مشروطہ پر جو قرآن شریف میت کے لئے پڑھواتے ہیں اس کی نسبت فقہاء نے لکھا ہے کہ میت کو ثواب نہیں پہنچتا کیونکہ جب پڑھنے والے کو ثواب نہ ہوا بوجہ نیت اجر دنیاوی کے تو میت کو کہاں سے پہنچے گا[1] البتہ اگر کوئی شخص للّٰہ قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میت کو ملے گا۔ خواہ مکان پر پڑھ کر ثواب پہنچاوے یا قبر پر۔

✓ ایصال ثواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ

سوال (۳۱۴۴): ایصال ثواب میں واسطہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوے یا نہیں، واسطہ کہے ہوئے ثواب طعام یا کلام کا مردہ کو پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب: ایصال ثواب ہر دو طرح جائز ہے، ہر طرح پر ثواب پہنچتا ہے۔ فقط۔

کیا ایصال ثواب سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

سوال (۳۱۴۵): جو شخص فوت ہو چکا ہو اور زندگی میں صغائر و کبائر کا مرتکب تھا۔ اب اگر اس کی اولاد اس کو بے شمار قرآن شریف کے ختم اور دوسرے برکت والے کلاموں کے چند لاکھ پڑھوا دے اور صدقہ خیرات بہت سا کرے تو کیا اس شخص کے صغائر و کبائر معاف ہو جائیں گے یا صرف صغائر معاف ہوں گے؟

جواب: در مختار میں ہے وقال عیاض اجمع اهل السنة والجماعة ان الكبائر لا يكفرها الا التوبة ولا قائل بسقوط الدين ولو حقاً لله تعالى كدين صلاة وزكوٰة

[1] صرح علماءنا فى باب الحج عن الغير بان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاة او صدقة او غيرها (رد المحتار باب صلاة الجنائز ص ۸۴۳ ج ۱) ظفیر و سعید یہ ج ۲ ص ۲۴۳۔ [2] وان القراءة من الدنيا لا تجوز وان الآخذ والمعطى آثمان الخ (رد المحتار مطلب فى بطلان الوصية بالختمات والتهاليل ج ۵) ظفیر و سعید یہ ج ۶ ص ۵۷۔

☆ الحمد للہ! ہم اہلسنت میں ایصال ثواب کا یہی طریقہ رائج ہے، جس کی تائید دار العلوم دیو بند نے بھی کر دی۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: قبر پر قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کرنا درست ہے، ایصال ثواب کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام مسلمانوں کو پہنچانا جائز ہے

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

مدلل و مکمل

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

سرپرستی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و حواشی

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۶۶ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

تعالیٰ کے سوا کسی کو کوئی تصرف اور اختیار نہیں۔

آیت لیس للانسان الا ما سعیٰ کا صحیح مفہوم اور ایصال ثواب

سوال (۳۱۶۷) آیت لیس للانسان الا ما سعیٰ اور قد خلت لھا ما کسبت [illegible] من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیھا۔ کیا ان آیات سے [illegible] ثواب کرنے کا بطلان ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب شرح فقہ اکبر میں اس اعتراض (متعلق آیت لیس للانسان الا ما سعیٰ) [illegible] کے یہ جواب دیا ہے کہ اس آیت سے ایصال ثواب [illegible] انسان کے لئے وہ ہے جو اس نے سعی کی [illegible] فقط۔

قبر پر قرآن پڑھنا کیسا ہے

سوال (۳۱۶۸) قبر پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یا نہ؟

جواب ایصال ثواب میت کے لئے قبر پر قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچانا درست ہے کذا فی الشامی ج [illegible] فقط۔

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۶۷ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

[illegible] کرنے والے کا مرنے والے کے گھر اسی دن کھانا کھانا کیسا ہے

سوال (۳۱۶۹) ایک شخص مریض اس کے [illegible] کرنے والے ہیں اسی روز اس کے گھر کھانا کھا سکتے ہیں؟

جواب میت کے گھر والوں کے لئے جو اقرباء میں سے کھانا آئے اس کا کھانا اہل میت کو درست ہے [illegible] مکروہ ہے۔ فقط

تمام مسلمانوں کو ایصال ثواب کرنا درست ہے

سوال (۳۱۷۰) زید بعد تلاوت قرآن مجید ثواب اس کا توسط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ازواج [illegible] خاندان کے جملہ مردوں اور جمیع مومنین و مومنات کی [illegible] ایصال ثواب کا کیا ہے؟

جواب یہ طریقہ ایصال ثواب کا جس طرح زید کرتا ہے اچھا ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے [illegible] ثواب حاصل ہوتا ہے۔ فقط

[illegible] مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ کر بخشدے تو کیا ختم قرآن کا ثواب ملے گا

سوال (۳۱۷۱) ایک مولوی صاحب وعظ میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک مرتبہ سورۂ [illegible] پڑھ کر جملہ مومنین کو ثواب بخش دے [illegible] پہنچے گی یا نہیں؟

جواب اس میں فقہاء کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ ہر ایک میت کو پورا پورا ثواب پہنچتا ہے [illegible] اور ایک روایت یہ ہے کہ تقسیم ہو کر پہنچتا ہے [illegible] قول قیاس کے موافق [illegible]

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دار العلوم دیو بند کا فتویٰ: شعبان کی پندرہویں شب کو شب بیداری اور دن کو روزہ رکھنا مستحب ہے

مکمل

فتاویٰ دار العلوم دیو بند

جلد ششم

کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی ؒ (مفتی اول دار العلوم دیو بند)

زیر ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ (مہتمم دار العلوم دیو بند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین ؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیو بند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم جلد ششم ۳۶۳ مسائل متفرقات

افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل رواہ مسلم[1] ۔ فقط۔

(یعنی رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے روزوں کا درجہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد رات کی نفل نمازوں کا۔ ظفیر)

افطار کا وقت کیا ہے

سوال (۲۸۵): ماہ رمضان شریف کا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہیے؟

جواب: روزہ غروب آفتاب کے بعد افطار کرنا چاہیے، گھڑی سے اس کا وقت مختلف ہوتا رہتا ہے، اس سے کوئی مستقل وقت کی تعیین نہیں ہو سکتی ہے۔

شعبان میں کونسا روزہ ضروری ہے اور کب سے ممنوع

سوال (۲۸۶): شعبان میں کس تاریخ کا روزہ فرض ہے یا مسنون ہے۔ نیز یہ روایت کہ اس ماہ میں سوائے ۱۳ تاریخ کے اور روزہ رکھنا جائز ہے یا ممنوع ہے، کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: ماہ شعبان میں کسی تاریخ اور دن کا روزہ فرض اور واجب نہیں ہے اور تیرہ شعبان کے روزے کی کوئی خاص فضیلت حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے البتہ یہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب کو بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہو اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھو، پس پندرہویں شعبان کا روزہ مستحب ہے، اگر کوئی رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کچھ حرج نہیں ہے[2] ۔ فقط۔

---

[1] مشکوٰۃ باب صیام التطوع فصل اول ص ۱۷۸ ظفیر ۔ [2] ھو امساک عن المفطرات حقیقۃ او حکما فی وقت مخصوص وھو الیوم (درمختار) وقال فی رد المحتار ای الیوم الشرعی من طلوع الفجر الی الغروب الخ (ص ۳۰ ج ۲) [بج ۲ ص ۱۷۳ سعید] ۔ [3] عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانت لیلۃ نصف شعبان فقوموا لیلہا وصوموا یومہا الترغیب والترھیب کتاب الصوم ص ۳۰ ج ۲ ظفیر صدیقی۔

☆ ہم اہلسنت بھی تو یہی کہتے ہیں پھر نہ جانے کیوں دیو بندی مولوی پندرہویں شب کی عبادات کو بدعت کہتے ہیں، اپنی مساجد کو عشاء کی نماز کے بعد فوراً تالے لگا دیتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: جمعہ کے دن کا حج ستر حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

مکمل ومدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد ششم

کتاب الزکوۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

نہیں ہو جو کر سکیں، اب اس آدمی کو خود حج کرنا چاہئے یا اپنے باپ کو بھیج کر حج کرا دے، اگر باپ کو حج کرا دے گا تو اس کے ذمہ سے فرض ادا ہو جاوے گا یا نہیں؟

جواب: اس کو خود حج کرنا چاہئے۔ اگر باپ کو حج کرا دے گا تو پھر بھی اس کو خود اپنا حج کرنا لازم ہے۔ فقط۔

حج سے پہلے بعد زنا کرنے والے کا حج ہوا یا نہیں

سوال (۵۷): ایک شخص نے ایک شوہردار عورت کو بہکا کر اپنے گھر میں ڈال لیا اور [illegible] اس سے زنا کرتا رہا، اس کے بعد حج کو آیا [illegible] بدکاری میں مشغول رہا، اب اس عورت کے شوہر نے مجبور کر کے اس کو طلاق دے دی۔ بعد عدت کے زانی نے اس سے نکاح کر لیا تو اس شخص کا حج ہوا یا نہیں؟

جواب: حج اس کا ادا ہو گیا اور [illegible] حج کرنا اس پر فرض نہیں ہے۔ فقط۔
(البتہ زنا کاری کا گناہ ہوا، مگر اس کی وجہ سے حج کی ادائیگی پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ ظفیر)

یوم عرفہ اگر جمعہ کے دن پڑے تو کیا یہ ستر حج سے افضل ہے

سوال (۵۸): یوم عرفہ اگر جمعہ کے دن واقع ہو تو وہ حج ستر حج سے افضل ہے یا جو غیر جمعہ میں ہو وہ برابر ہے یا نہیں۔

چنانچہ [illegible] میں ہے: وفضل یوم عرفۃ [illegible] یوم جمعۃ [illegible] علی غیرہ [illegible] افضل من سبعین حجۃ فی غیر یوم الجمعۃ کما ورد فی الحدیث الشریف انتہی۔ لیکن صاحب ردالمحتار لکھتے ہیں: ولکن نقل المناوی عن بعض الحفاظ ان ہذا حدیث باطل لا اصل له انتہی۔ لیکن [illegible] ایک روایت [illegible] ہے [illegible] کتاب فضائل الاعمال میں نقل کی ہے۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل خلق الایام واختار منہا یوم الجمعۃ فکل عمل یعمله الانسان یوم الجمعۃ یکتب له سبعین حسنۃ الحدیث۔

[illegible footnotes]

حدیث صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: صاحب درمختار نے اسی کو اختیار فرمایا ہے کہ جب جمعہ کے روز وقوف عرفہ ہو تو وہ حج ستر حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو کہ غیر جمعہ میں ہو، اور یہ مسئلہ ہے کہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر بھی عمل ہو سکتا ہے کما فی الدر المختار [illegible] فیعمل به فی فضائل الاعمال وان انکرہ النووی [illegible] جمعہ کے وقوف کی فضیلت ضرور ہے [illegible] کی روایت میں ضعف ہو تو اصل فضیلت کے منافی نہیں ہے اور ایسے امور میں قطعی حکم نہیں دیا جاتا [illegible] اور حافظ منذری نے [illegible] فضائل اعمال میں اس مضمون کو نقل کیا [illegible] تو مطلب حاصل ہے اور اگر ضعیف بھی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے کما مر من قوله فی فضائل الاعمال واللہ عنده علم الکتاب وهو اعلم بالصواب۔ فقط۔

عورت خود بھی بیمار ہو اور اس کا محرم بھی تو کیا کرے

سوال (۵۹): ایک شخص پر فرض حج ادا کرنا ہے مگر اس کی بیوی نے نہیں کیا، اب ان کے پاس اتنا روپیہ ہے کہ میاں بیوی دونوں حج ادا کر سکتے ہیں، لیکن مرد کمزور اور دائم المریض ہے اور بیوی بھی کمزور ہے گو ایسے کمزور نہیں ہیں کہ چل پھر نہ سکیں۔ دیگر اس وقت جہاز میں راستہ کی تکلیفات زیادہ ہیں۔ پس مذکورہ حالات میں دونوں کے لئے حج کو جانا ضروری ہے یا اسی قدر روپیہ کار اسلامی کے طور پر خیرات دینا بہتر ہے؟

جواب: جب کہ اس کی زوجہ پر حج فرض ہے تو اس کو حج کرنا چاہئے اور چونکہ عورت کو محرم کے ساتھ لینے کی ضرورت ہے تو خود شوہر ساتھ ہو یا کوئی دوسرا محرم، یہ اختیار ہے کہ اگر درست ہے بعد عدم اطمینان کے عذر حج میں جلدی ہے تو انتظام کیا جاوے کہ جس وقت خیریت اطمینان کی آجاوے اس وقت ارادہ کیا جاوے۔ غرض یہ کہ فرض حج کرنے سے علاوہ ہوگا۔ صدقات وغیرہ سے [illegible] ادا نہ ہوگا۔ فقط۔

قرضدار بغیر قرض ادا کئے حج کو جا سکتا ہے یا نہیں

سوال (۶۰): اگر کوئی شخص حج کو جانا چاہتا ہے اور وہ قرضدار ہو تو اس کو حج کو جانے سے پہلے

[illegible footnotes]

☆ یہی وجہ ہے کہ ہم اہلسنت جمعہ کے دن ہونے والے حج کو حج اکبر کہتے ہیں۔

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: انبیاء کرام اور حضور ﷺ کو جس قدر اللہ نے علم دیا ہے، اس سے وہ غیب جانتے ہیں

مکمل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد ۱۲

کتاب الایمان، کتاب القصاص والحدود، کتاب السیر
عشر وخراج، جزیہ، احکام، مرتد، کتاب اللقطۃ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

زیر ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب وحواشی

مولانا محمد ظفیر الدینؒ
(شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل (جلد ۱۲) ۳۱ احکام مرتد

جواب: بندہ نے پہلے اس مسئلہ کا جواب بعض لوگوں کو لکھا ہے کہ شرک کہنا اس طرح کلمات مذکورہ کے لکھنے کو صحیح نہیں ہے اور اس کے کفر ہونے اور لکھنے والے کو کافر کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اس طرح غیر مرتب نہ لکھنا چاہیے، بلکہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ اول لکھنا چاہیے اس کے بعد خلفاء راشدین کے اسماء کی ترتیب لکھنا چاہیے۔ مثلاً ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ فقط

متعمم نماز میں شریک ہوگیا تو کافر نہیں ہوا

سوال: (۶۵۸) زید بدعت و تعمم ہوا جو صبح کو نہانے آیا اور نہ فجر کی نماز پڑھی بلکہ ظہر کے وقت بھی بدون غسل جماعت میں شریک ہوگیا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوا یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، عصر کے وقت غسل کر کے نماز فجر و ظہر ادا کی اور توبہ واستغفار کیا؟

جواب: اس صورت میں گنہگار ہے کہ وہ کافر نہیں ہوا اور توبہ واستغفار سے اس کا گناہ معاف ہوگیا، احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح کر لینا بہتر ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط

خنزیر کھاؤں گا کلمہ نہ پڑھوں گا اس سے مرتد ہوگیا

سوال: (۶۵۹) عمر نے زید سے چند مسلمانوں کے سامنے یہ کہا کہ تم نماز روزہ کرتے ہو نماز پڑھتے ہو تو کلمہ پڑھنا بھی نہیں جانتے اگر جانتے ہو تو پڑھو اس پر زید نے کہا ہم نہیں پڑھیں گے پھر اس سے کلمہ پڑھنے کیلئے اصرار کیا گیا تو کہتا ہے کہ ہم سور کا گوشت کھائیں گے مگر کلمہ نہیں پڑھیں گے، آیا زید دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں زید دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا اور کافر ہوگیا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ اس کو تجدید ایمان کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔ فقط

شیطان کا علم وسیع ہے یا رسول اللہ ﷺ کا

سوال: (۶۶۰) جس نے مجمع عام میں یہ کہا کہ جتنا شیطان کا علم رسول ﷺ کے علم سے وسیع ہے آیا یہ کلمہ کفر ہے اور کہنے والا کافر ہے یا نہیں؟

۱۔ وکذا لو صلی بغیر طہارۃ متعمداً یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۸) ظفیر

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل (جلد ۱۲) ۳۲ احکام مرتد

جواب: نصوص میں وارد ہے کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے اور انبیاء علیہم السلام اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس قدر حق تعالیٰ نے مغیبات کا علم دیا ہے وہ ان کو معلوم ہو گیا ہے کوئی شک نہیں ہے۔ ثم اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا من المغیبات الا ما اعلمهم اللہ تعالیٰ احیاناً الخ[۱] اور شیطان کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک مہلت دی کہ جس کو بہکائے بہکائے۔ قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم[۲] اور حدیث شریف میں ہے ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم[۳] اور دوسری آیت میں ہے انه یراکم هو وقبیله من حیث لا ترونهم[۴] اور ظاہر ہے کہ جواب سوال میں درج ہے اس کا مطلب ہے بدون تحقیق مطلب کے کفر نہ کیا جاوے۔ فقط

ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا یہ کلمہ کفر ہے

سوال: (۶۶۱) جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا وہ مسلمان رہا یا نہیں؟

جواب: یہ کلمات کفر کے ہیں اس کو چاہیے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام وتجدید نکاح کرے۔ فقط

کہنا کہ حلال وحرام سے کچھ غرض نہیں

سوال: (۶۶۲) زید کو یہ کہنا ہے کہ حرام وحلال سے کچھ غرض نہیں اور خدا کو برا کہو اور تحقیر کرو، [illegible] کہ آپ مسلمان ہیں یا آپ [illegible] گستاخانہ کلام کرنا چاہتے تو یہاں تک [illegible] کہ مجھے مسلمان ہی نہ سمجھو میں تو عیسائی ہوں وغیرہ زید کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: زید کے کلمات بعض حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں اور بعض فسق ومعصیت ہیں اس کو توبہ کرنا لازم ہے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح ضروری ہے۔ فقط

۱۔ شرح فقہ اکبر ص ۲۵۵ ظفیر
۲۔ سورۃ الحجر، رکوع ۳ ظفیر
۳۔ مشکوٰۃ ظفیر
۴۔ الاعراف، رکوع ۲ ظفیر
۵۔ من اعتقد الشریعۃ [illegible] ظفیر
۶۔ من اعتقد [illegible] ظفیر

☆ عقیدۂ اہلسنت بھی یہی ہے کہ جتنا غیب کا علم اللہ نے حضور ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام کو عطا کیا، اس قدر علم یہ جانتے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے موئے مبارک اور تبرکات کی اہمیت وحقیقت کو قبول کیا

البلاغ ۱۶ شام کا دوسرا سفر

کھانے راحت کے انتظامات ہوا کرتے تھے۔

موئے مبارک

رات کو عشاء کے بعد ہم شیخ سعید بازنجی کی کھانے کی دعوت قبول کر چکے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ اس رات کی یہ دعوت دراصل ادیب بازنجی صاحب کی طرف سے تھی، مگر شیخ سعید بازنجی کے مکان پر۔ ادیب بازنجی صاحب کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ان کے پاس حضور سرورِ دو عالم ﷺ کا ایک موئے مبارک محفوظ ہے۔ عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید تک اس کی سند متصل بھی وہ بیان کرتے ہیں، سلطان عبدالحمید کے بارے میں یہ بات معروف ہے کہ انہیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات جمع کرنے کا خاص ذوق تھا، اور پوری سند متصل تو شاید ان کے پاس بھی نہ ہو، لیکن انہوں نے جس اہتمام اور تحقیق سے یہ تبرکات جمع کئے تھے، اس کے پیش نظر ان کی صحت مستبعد نہیں ہے۔ یہ بات بھی معلوم ہے کہ ان کے پاس متعدد موئے مبارک تھے جن کی حفاظت اور برکت کے خیال سے انہوں نے مختلف قابل اعتماد حضرات کو دے بھی تھے۔ اس طرح ان کے بعد تین واسطوں سے ایک موئے مبارک ادیب بازنجی صاحب کے والد کے پاس پہنچا۔ وہ ایک تجر اور صاحب ثروت تاجر تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ادیب بازنجی صاحب نے ان کے تمام ورثاء سے یہ درخواست کی کہ موئے مبارک ان کو عطا ہو جائے، اس کے بعد وہ اپنے والد کے ترکے میں اپنے حصے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ اور اس طرح یہ عظیم تبرک ان کی طرف منتقل ہو گیا۔ وہ سال میں ایک مرتبہ اس کی عمومی زیارت کراتے ہیں، لیکن میری درخواست پر انہوں نے یہ کرم کیا کہ شیخ سعید بازنجی صاحب کے مکان پر ایک چھوٹا سا اجتماع کر کے موئے مبارک کی زیارت کرانے کا بھی اہتمام کیا۔ انہوں نے یہ عظیم تبرک ایک شیشی میں مشک و عنبر بھر کر رکھا ہوا ہے۔ رات کے کھانے کے بعد انہوں نے تمام حاضرین کو اس کی زیارت کرائی، اور ہم سب اس نعمت سے مشرف ہوئے۔

موئے مبارک کی زیارت کی شرعی حیثیت

بات یہاں تک پہنچی تو مناسب ہے کہ موئے مبارک کی زیارت اور اس سے تبرک کی شرعی حیثیت بھی واضح کر دی جائے، کیونکہ اس معاملے میں خاصی افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے موئے مبارک خود صحابہ میں تقسیم فرمائے، اور صحابہ کرام نے ان کو محفوظ رکھنے اور ان سے برکت حاصل کرنے کا اہتمام فرمایا۔ اس سلسلے میں چند احادیث درج ذیل ہیں:-

۶۰

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ تبرکات سے حضور ﷺ کی نسبت ہی کافی ہے، سند کی ضرورت نہیں

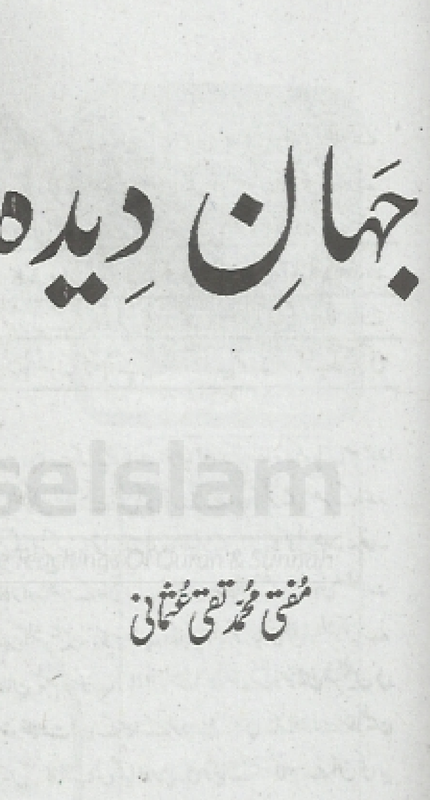

اس کے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفاظ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں، حفاظ کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آکر تلاوت شروع کر دیتی تھی۔ اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا۔ اس طرح دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے جہاں چار سو سال تک مسلسل تلاوتِ قرآن ہوتی رہی ہے، اور اس دوران ایک لمحے کے لیے بھی بند نہیں ہوئی۔ خلافت کے خاتمے کے بعد یہ سلسلہ موقوف ہوا۔

ان تبرکات کو انتہائی نفیس لکڑی کے صندوقوں میں رکھا گیا ہے، اور سال بھر میں صرف ایک بار رمضان کی ستائیسویں شب میں انہیں باہر نکال کر ان کی زیارت کرائی جاتی ہے، عام دنوں میں یہ تبرکات صندوقوں میں بند رہتے ہیں، اور صرف صندوق ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان تبرکات کی زیارت نہ کرسکے۔ صرف صندوق دور سے نظر آئے۔ یہ گنہگار آنکھیں یقیناً ان تبرکات کے لائق نہ تھیں، ان کے لئے اس ظرف کی زیارت بھی ایک نعمت عظمیٰ تھی جسے ان کی صحبت ومساس کا شرف حاصل ہے۔

درجۂ استناد کے لحاظ سے ان تبرکات کی جو بھی حیثیت ہو، لیکن ایک اُمتی کے لئے اس نسبت کی سچائی کا احتمال، اور صرف احتمال بھی کیا کم ہے۔

اسی کمرے میں کچھ اور تبرکات بھی رکھے ہوئے ہیں جو شوکیسوں میں محفوظ ہیں، اور شفاف شیشوں کے واسطے سے ان کی زیارت کی جاسکتی ہے۔ ان میں ایک تلوار حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، چار تلواریں چاروں خلفائے راشدین رض کی طرف منسوب ہیں، ان کے علاوہ حضرت خالد بن ولید رض، حضرت جعفر طیار رض، حضرت عمار بن یاسر رض اور حضرت ابوالحسین رض کی طرف منسوب تلواریں بھی رکھی ہوئی ہیں۔ ایک حصے میں کعبہ شریف کے دروازے کا ایک ٹکڑا، کعبہ شریف کا قفل اور چابیاں، میزابِ رحمت کے دو ٹکڑے، اور وہ تھیلا بھی محفوظ ہے جس میں کسی زمانے میں حجرِ اسود رکھا گیا تھا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کے روضۂ اقدس کی مٹی بھی موجود ہے۔ لیکن محققین کا کہنا ہے کہ تلواروں کی نسبت مشکوک ہے۔

☆ موئے مبارک کی زیارت کی دعوت کے وقت سند طلب کرنیوالے دیوبندی حضرات مفتی تقی عثمانی کے اس پیغام پر غور کریں

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے تبرکات رسول ﷺ کی حقیقت و برکات کو تسلیم کیا

جہانِ دیدہ

مُفتی مُحمّد تقی عُثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

تبرکات

چنانچہ ہم سب سے پہلے اس کمرے میں پہنچے جہاں سرکار دوعالم ﷺ کے تبرکات محفوظ کیے گئے ہیں، یوں تو دنیا کے مختلف حصوں میں آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب تبرکات پائے جاتے ہیں، لیکن مشہور یہ ہے کہ استنبول میں محفوظ تبرکات زیادہ مستند ہیں۔ ان میں سرور دوعالم ﷺ کا جبہ مبارک، آپ ﷺ کی دو تلواریں، آپ ﷺ کا وہ جھنڈا جس کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں استعمال کیا گیا تھا، موئے مبارک، دندان مبارک، مقوقس شاہ مصر کے نام آپ ﷺ کا مکتوب گرامی اور آپ ﷺ کی مہر مبارک شامل ہیں۔

تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تبرکات بنوعباس کے خلفاء کے پاس موجود تھے، چنانچہ یہ آخری عباسی خلیفہ المتوکل کے حصے میں بھی آئے تھے، وہ آخر میں مصر کے اندر مملوک سلاطین کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہا تھا، اقتدار و اختیار میں اس کا کوئی حصہ نہ تھا۔ دسویں صدی ہجری میں جب حجاز اور مصر کے علاقوں نے عثمانی سلطان سلیم اول کی سلطنت تسلیم کرلی اور اسے "خادم الحرمین الشریفین" کا منصب عطا کیا گیا تو عباسی خلیفہ المتوکل نے "خلافت" کا منصب بھی سلطان سلیم کو سونپ دیا، اور مقامات مقدسہ و حرمین شریفین کی کنجیاں اور یہ تبرکات بھی بطور سند خلافت اُن کے حوالے کر دیئے۔ اسی کے بعد سے سلاطین عثمانیہ کو "خلیفہ" اور "امیر المومنین" کا لقب مل گیا اور پوری دنیائے اسلام نے اُن کی یہ حیثیت کسی اختلاف کے بغیر تسلیم کرلی۔

اس طرح سلطان سلیم دسویں صدی ہجری میں یہ تبرکات مصر سے استنبول لے کر آئے اور یہ اہتمام کیا کہ "توپ کاپے سرائے" میں ان کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک مستقل کمرہ تعمیر کیا۔ سلطان کی طرف سے ان تبرکات کی قدر دانی اور ان سے عشق و محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب تک سلطان سلیم زندہ رہے استنبول میں مقیم رہنے کے دوران اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے اور اس کی صفائی کیا کرتے تھے۔

۳۳۸

www.nafseislam.com
Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah
www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں تبرکات رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کو بیان کیا گیا

دار العلوم زکریا اسلام آباد کا ترجمان
علمی تبلیغی اصلاحی مجلہ
ماہنامہ
زکریا
اسلام آباد

جلد 1	ربیع الاول ۱۴۳۰ھ	مارچ 2009ء	شمارہ ۹

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبد الغفار صاحب
صاحبزادہ قاری عتیق الرحمٰن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

بیاد
محمد زکریا مدنی مہاجر

زیر ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن مدظلہ

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

زر اشتراک

فی شمارہ	20 روپے
سالانہ	240 روپے
بذریعہ وی پی	240 روپے
بیرونی ممالک	35 امریکی ڈالر

بذریعہ ڈرافٹ ارسال

نام محمد عزیز الرحمٰن
برانچ کوڈ 0805
اکاؤنٹ نمبر 02000000320
الائیڈ بینک ... روڈ ... چوک، راولپنڈی

رابطے کے لئے
مکتبہ دار الایمان گلی نمبر 5 الہ آباد روڈ ویسٹریج 3 راولپنڈی
فون آفس 051-5465558
0321-8523383
0300-8523383
0300-9803080

ماہنامہ زکریا

آثار و تبرکات (آخری قسط)

حضرت مولانا ارسلان زیدہ مجدہ مسترشد حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ کے بال مبارک

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

یعنی نبی کریم ﷺ نے حجام کو بلا کر سر مبارک کے دائیں جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایا۔ پھر ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلا کر وہ سب بال انہیں عطا فرما دیئے۔ پھر بائیں جانب کے بالوں کو حکم فرمایا اور وہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ کا پسینہ مبارک

ثمامہ کہتے ہیں کہ جب انس رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے وصیت کی تھی کہ تجہیز و تکفین کے موقع پر انہیں وہ خوشبو لگائی جائے جو ام سلیم نے حضور ﷺ کے پسینہ کو شیشی میں جمع کی تھی جس کی خوشبو سے معطر ہے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور آثار مصطفی ﷺ کی تعظیم

حضرت عبداللہ بن عمر و انس بن مالک اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ وہ آثار مصطفی ﷺ سے تبرک حاصل کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ کی نماز کی جگہوں کا قصد کیا کرتے تھے اور ان راستوں کو ڈھونڈتے جن راستوں پر اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کے مبارک کے قدم لگے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے پیالے میں بطور تبرک پانی پیتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آپ ﷺ کا پیالہ تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضور ﷺ کا جبہ مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ ﷺ کا لباس تھا اور صحابہ کی ایک جماعت جن میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں کے پاس نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک تھے حتیٰ کہ انہوں نے وصیت کی کہ یہ بال مبارک ان کے ساتھ ان کی قبر میں تبرکاً دفن کر دیے جائیں اور وہ ان بالوں کے ساتھ تبرک اور

جون 2009ء | ۵۲ | جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی تبرکات کو بے معنی اور بے اصل کہتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں موئے مبارک کی برکتیں اور فتح ونصرت کا اقرار کیا

ماہنامہ زکریا
علمی تبلیغی اصلاحی مجلّہ
ماہنامہ زکریا
اسلام آباد
جلد 1 | ربیع الاول ۱۴۳۰ھ | مارچ 2009ء | شمارہ ۹

بیاد محمد زکریا مہاجر مدنی
زیر ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن
مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب
کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت
حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری شفیق الرحمن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

بدل اشتراک
فی شمارہ 20 روپے
سالانہ 240 روپے
بذریعہ ڈاک 240 روپے
0605
02000000320
0321-8523383
0300-8523383
0300-9803080
051-5465558
راولپنڈی

ماہنامہ زکریا

موئے مبارک کی برکت سے فتح

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے رحمت عالم ﷺ کی مبارک پیشانی کے بال میرے پاس تھے۔ میں نے ان کو ٹوپی میں آگے کی طرف سی رکھا تھا۔ ان بالوں کی برکت سے عمر بھر ہر جنگ میں مجھ کو فتح ونصرت حاصل ہوتی رہی۔

کیے	خالد	میں	بیتے	ٹوپی
طفیل	انجاندی	فتح	ہوندی	میسر

جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنی شجاعت بیان فرماتے ہیں کہ وہ لشکر کفار کی طرف بڑھے، ادھر سے ایک پہلوان نکلا جس کا نام نسطور تھا۔ دونوں کا دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا کہ حضرت خالد کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور حضرت خالد اس کے سر پر آگئے اور ٹوپی زمین پر جا پڑی۔ نسطور موقع پا کر آپ کی پشت پر آ گیا۔ اس وقت حضرت خالد پکار پکار کر اپنے رفقاء سے فرما رہے تھے کہ میری ٹوپی مجھے دو، خدا تم پر رحم کرے۔ ایک شخص جو آپ کی قوم مخزوم میں سے تھا، وہ دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپ کو دی۔ آپ نے اسے پہن لیا اور نسطور کا مقابلہ کیا، یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس واقعہ کے بعد آپ سے پوچھا کہ آپ نے وہ حرکت کیا کی کہ دشمن تو پشت پر آ پہنچا اور آپ ٹوپی کی فکر میں لگ گئے۔ جو شاید وہ چارہ نے کی ہوگی۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ٹوپی میں حضور فخر کونین ﷺ کے پیشانی مبارک کے بال ہیں، جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں۔ ہر جنگ میں ان مبارک بالوں کی برکت سے فتح یاب ہوتا ہوں۔ اسی لئے میں بے قراری سے اپنی ٹوپی کی طلب میں تھا کہ مبادا ان کی برکت میرے پاس سے اور کافروں کے ہاتھ لگ جائے۔

حضور ﷺ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اس کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ

جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ | ۵۵ | جون 2009ء

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی عوام اہلسنت کو موئے مبارک کی زیارت سے روکتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں نے بھی اپنے مولویوں کے آگے پیر اور نقشبندی اور خانقاہ کے الفاظ لکھنا شروع کر دیا

ماہنامہ تدریس القرآن کراچی
TADRIS-UL-QURAN

جمعیت تعلیم القرآن پاکستان

جلد نمبر ——— 22
شمارہ نمبر ——— 9
ماہ ———
ستمبر 2005ء

مدیر اعلیٰ
محمد تقی قریشی

ناشر
محمد رفیع قریشی

بدل اشتراک
فی پرچہ ——— 10 روپے
سالانہ ——— 80 روپے
خصوصی معاونت سالانہ ——— 500 روپے

بیرون ممالک
امریکہ، کینیڈا، افریقہ ——— 13 امریکی ڈالر
برطانیہ ——— 10 امریکی ڈالر
سعودی عرب ——— 75 ریال
متحدہ عرب امارات ——— 75 درہم
خلیجی ممالک ——— 26 امریکی ڈالر

اکاؤنٹ نمبر 96-1088
حبیب بینک ۔ ۔ ۔ کراچی

مقام اشاعت
رجسٹرڈ جمعیت تعلیم القرآن
عالمگیر مسجد عالمگیر روڈ بہادر آباد کراچی
فون نمبر 4932283-4935824
فیکس نمبر 4936542

اس شمارے میں

1- کلمات ربی ——— مولانا محمد تقی الحکیم ——— 4
2- اسوۂ رسول ﷺ ——— مولانا محمد تقی الحکیم ——— 5
3- جو عبادت انسانی خدمت کا درس نہیں دیتی وہ بیکار ہے ——— ڈاکٹر غلام جیلانی برق ——— 6
4- فتنہ کیا ہے؟ ——— محمد عبداللہ یمن ——— 10
5- شاہ ولی اللہ ——— ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن ——— 14
6- اسلام میں محض مسلمانوں کی حکومت مطلوب نہیں ——— سید اصغر علی شاہ ——— 16
7- فرقہ واریت۔ ایک مہلک زہر ——— مسز رضیہ الرحمٰن ——— 13
8- شیعہ سنی تنازع اور اس کا حل ——— ڈاکٹر محمد امین ——— 21
9- اونٹ اور خچر بھی دہشت گرد ہیں ——— جاوید چوہدری ——— 24
10- مذہب اور معاشرتی ہم آہنگی ——— پروفیسر ساجد اسد اللہ ——— 27
11- مولانا ابوالکلام آزاد ——— حافظ محمد احسن ——— 31
12- مفتی عتیق الرحمان شہید ——— اسعد احمد جلال پوری ——— 34
13- رپورٹ جمعیت تعلیم القرآن ——— ادارہ ——— 36

[illegible]

یہاں جہاں دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
یہاں آپ کی یہ شرم کہ گورکھ کیا کریں

[illegible] (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ: تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

[illegible]

جنریٹر کی ضرورت

مدرسہ عربیہ منبع العلوم قمر بازار تحصیل و ضلع [illegible] میں بجلی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کی پڑھائی بہت متاثر ہو رہی ہے۔ لہٰذا ایک عدد جنریٹر کی اشد ضرورت ہے۔ مخیر حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔

رابطہ: ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن
عالمگیر مسجد عالمگیر روڈ بہادر آباد کراچی
فون نمبر 4932283-4935824

☆ اہلسنت کریں تو فتویٰ، اپنے لئے سب جائز ہے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند کی کتاب سے ثبوت: دعا اور سلام کے وقت حضور ﷺ کی قبرِ انور کی طرف رخ کر کے ان سے وسیلے سے مانگے

فضائلِ درود شریف

مؤلفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب

نور اللہ مرقدہ

کتب خانہ فیضی لاہور

(پاکستان)

فضائل درود شریف — ۲۲ — فصل اول

فضائل درود شریف — ۲۳ — فصل اول

[illegible]

☆ اللہ کرے کہ موجودہ دیوبندی اپنے دیوبندی شیخ کی اس بات کو مان لیں اور قبرِ انور کی طرف رخ کر کے حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند کی کتاب سے ثبوت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از وصال رخسار پر بوسہ دیا اور درود پڑھنے والے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں رہنمائی کی

فضائل درود شریف

مؤلفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

کتب خانہ فیضی لاہور (پاکستان)

فضائل درود شریف ۹۷ فصل پنجم

ہی گناہ گار تھا۔ اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا۔ اسی حالت میں وہ مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا اور بالخصوص اس کے نہ ماننے کا اور سب سے زیادہ اس کی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے۔ اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی حالت میں تھا۔ نہایت خوش و خرم۔ اس نے پوچھا کہ کیا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر کو گزرا۔ قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی۔ وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف پڑھا اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں میں بھی تھا۔ اس میں سے جو حصہ مجھے ملا اس کا یہ ثمرہ ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری ماں حضور پر درود دلوں کا نور ہے، گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لئے رحمت ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۸) حضرت کعب احبار جو تورات کے بہت بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی بھی نہ برساؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنا تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی، حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا اے اللہ ضرور ایسا چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (جلاء)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۹) محمد بن سعید بن مطرف جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے۔ حضورؐ کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا

فضائل درود شریف ۹۸ فصل پنجم

ایک دم روشن ہو گیا۔ حضورؐ میری طرف تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ اس منہ کو لاؤ جس نے کثرت سے مجھ پر درود پڑھا ہے تاکہ میں اس کو بوسہ دوں۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں میں نے اپنا منہ پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ میری گھبراہٹ سے میری آنکھ کھل گئی۔ میری بیوی جو میرے پاس سو رہی تھی وہ بھی جاگ گئی اور سارا گھر مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۶) محمد بن مالک کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تاکہ قاری ابوبکر بن مجاہد کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگوں کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت ہو رہی تھی کہ اتنے میں ایک بڑے میاں ان کی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا، ایک پرانا سا کرتہ تھا اور ایک پرانی سی چادر تھی۔ ابوبکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھلایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی اور اہل و عیال کی خیریت پوچھی۔ ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔ شیخ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں ان کا حال سن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج و غم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اتنا رنج کیوں ہے۔ علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جاؤ اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اس وقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آ گیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔ یہ علامت بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو دینار دے دے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کرے۔ قاری ابوبکر اٹھے اور ان بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابوبکر نے وزیر سے کہا کہ ان بڑے میاں کو حضورؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے قصہ پوچھا۔ شیخ ابوبکر نے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں روپے ہوں) وہ لایا۔ اس میں سے سو

☆ دیوبندی شیخ الحدیث نے بالآخر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع رنج و بلا تسلیم کر ہی لیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند کی کتاب سے ثبوت: خواب میں تشریف لا کر سید عالم ﷺ نے ورم دور کر دیا

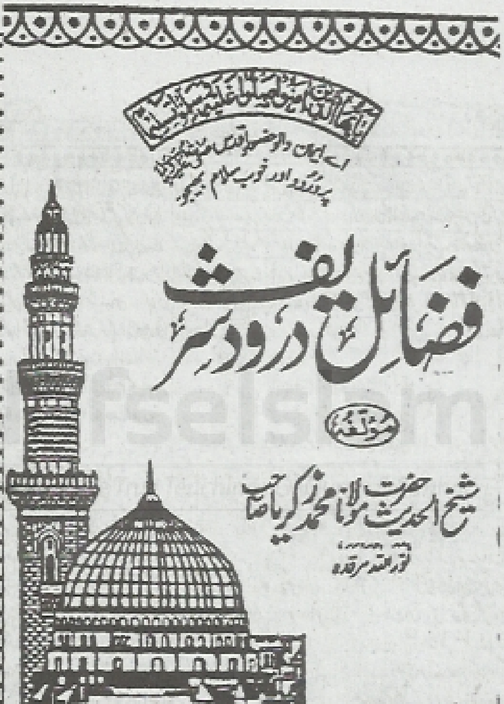

فضائل درود شریف ۹۹ فصل پنجم

دینار اس نومولود کے والد کو دیئے اس کے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ ابو بکرؒ کو دے شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔ اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سو سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انھوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۳۰) عبدالرحیم بن عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا میں نے رات بہت بے چینی میں گذری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرت درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ❖ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۳۱) علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلانؒ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قول بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں۔ حضورؐ کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسولؐ کی طرف سے اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور انشاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں بس تو بھی اے مخاطب

☆ یہ واقعہ نقل کر کے دیوبندی شیخ الحدیث نے حضور علیہ السلام کو فریادرس تسلیم کر ہی لیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی مرکزی کتاب میں تحریر ہے کہ مدرسہ دیوبند میں بعد از وصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فیض پہنچایا۔

المُهَنَّد علی المُفَنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳، ۷۱۲۲۹۸۱-۴۲

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد:

انگریزی حکومت کے عزائم اور اس کے فرعونی اقتدار کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کر لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل حال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت مولانا محمود صاحب اور پہلے متعلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہان میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمت و نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے سرچشمہ علوم و معارف بنی۔ جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ "تاریخ دیوبند" میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ کے کوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ انشاء اللہ اس مدرسہ سے شریعت محمدیہ کے علوم و فیوض کے چشمے جاری ہوں گے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطراف عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیش نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل السنۃ والجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک و الحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانی دارالعلوم حضرت نانوتوی نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند کی مرکزی کتاب میں تحریر ہے کہ دیوبندیوں کا سلسلہ تصوف میں قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور چشتیہ کے ساتھ منسلک ہے

المھند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۳۱۲۷۶۳، ۷۱۲۲۹۸۱-۲

المھند علی المفند ۴۳

ازمة التحقيق.

حامدًا و مصليًا و مسلمًا

ليعلم اولا قبل ان تشرع في الجواب انا بحمدالله ومشائخنا رضوان الله عليهم اجمعين وجميع طائفتنا و جماعتنا مقلدون لقدوة الانام وذروة الاسلام امام الهمام الامام الاعظم ابي حنيفة النعمان رضى الله تعالىٰ عنه في الفروع و متبعون للامام الهمام ابي الحسن الاشعرى و الامام الهمام ابي منصور الماتريدى رضى الله تعالىٰ عنهما في الاعتقاد و الاصول ومنتسبون من طرق الصوفية الى الطريقة العلية المنسوبة الى السادة النقشبندية و الطريقة الزكية المنسوبة الى السادة الجشتية و الى الطريقة البهية المنسوبة الى السادة القادرية والى الطريقة المرضية المنسوبة الى السادة السهروردية رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين.

قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔

حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد

اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں، جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور طریق ہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ، اور طریقہ زکیہ مشائخ چشت، اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

ثم ثانيًا انا لا نتكلم بكلام ولا نقول قولا في الدين الا وعليه عندنا دليل من الكتاب اوالسنة او اجماع الامة او قول من ائمة المذهب ومع

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی، یا اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور بایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی

☆ اگر واقعی یہ بات سچ ہے تو پھر موجودہ دور کے دیوبندیوں میں یہ چار سلسلے نظر کیوں نہیں آتے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے: قبر رسول ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا افضل ہے، جہاں حضور ﷺ آرام فرما ہیں وہ حصہ کعبہ، عرش و کرسی سے بھی افضل ہے

المُهَنَّد علی المُفَنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: [illegible]

المهند على المفند

توضيح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر سيد المرسلين (روحى فداه) من اعظم القربات واهم المثوبات و انجح لنيل الدرجات بل قريبة من الواجبات وان كان حصوله بشد الرحال وبذل المهج والاموال و ينوى وقت الارتحال زيارته عليه الف الف تحية وسلام وينوى معها زيارة مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره من البقاع و المشاهد الشريفة بل الاولى ما قال العلامة الهمام ابن الهمام ان يجرد النية لزيارة قبره عليه الصلوة والسلام ثم يحصل له اذا قدم زيارة المسجد لان فى ذلك زيادة تعظيمه واجلاله صلى الله عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله عليه وسلم من جاءنى زائرا لا تحمله حاجة الا زيارتى كان حقا على ان اكون شفيعا له يوم القيمة وكذا نقل عن العارف السامى الملا جامى انه افرز الزيارة عن الحج وهو اقرب الى مذهب المحبين واما ما قالت الوهابية من ان المسافر الى المدينة المنورة على

۲۷ المهند على المفند

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارات گاہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضور ﷺ کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔ اور ایسا ہی عارف ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کے لیے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی

ساكنها الف الف تحية لا ينوى الا المسجد الشريف استدلالا بقوله عليه الصلوة والسلام لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد فمردود لان الحديث لا يدل على المنع اصلاً بل لو تامله ذو فهم ثاقب لعلم انه بدلالة النص يدل على الجواز فان العلة التى استثنى بها المساجد الثلاثة من عموم المساجد او البقاع هو فضلها المختص بها و هو مع الزيادة موجود فى البقعة الشريفة فان البقعة الشريفة و الرحبة المنيفة التى ضم اعضائه صلى الله عليه وسلم افضل مطلقاً حتى من الكعبة ومن العرش و الكرسى كما صرح به فقهائنا رضى الله عنهم ولما استثنى المساجد لذلك الفضل الخاص فاولى ثم اولى ان يستثنى البقعة المباركة لذلك الفضل العام و قد صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل باسط منها شيخنا العلامة شمس العلماء العاملين مولانا رشيد احمد الجنجوهى قدس الله سره العزيز فى رسالته زبدة المناسك فى فضل زيارة المدينة المنورة وقد طبعت

المهند على المفند ۲۸

چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پائی ہے وہ ان مساجد کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ قبر شریف میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہ اولیٰ ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو۔ ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی، جو بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اسی بحث میں ہمارے شیخ الشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف

☆ جبکہ موجودہ دیوبندی مولوی اور عوام اس عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے: بعد از وصال یا حیات میں انبیاء، صلحاء، اولیاء کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے، حضور علیہ ﷺ اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں۔

المهند على المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
نشتر مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: [illegible]

مرارًا و ايضاً في هذا المبحث الشريف رسالة لشيخ مشائخنا مولانا المفتي صدر الدين الدهلوي قدس الله سره العزيز اقام فيها الطامة الكبرى على الوهابية ومن وافقهم واتى ببراهين قاطعة وحجج ساطعة سماها احسن المقال في شرح حديث لا تشد الرحال طبعت و اشتهرت فليراجع اليها والله تعالى اعلم.

کیا جواب جس میں مولانا نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت اعلیٰ اور تیغ کی دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام "احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال" ہے وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

السؤال الثالث والرابع

(۳) هل للرجل ان يتوسل في دعواته بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة ام لا؟

(۴) ايجوز التوسل عندكم بالسلف الصالحين من الانبياء والصديقين و الشهداء و اولياء العالمين ام لا؟

تیسرا اور چوتھا سوال

کیا وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں؟

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل في الدعوات بالانبياء والصالحين من الاولياء والشهداء والصديقين في حياتهم وبعد وفاتهم بان يقول في دعائه اللهم اني اتوسل اليك بفلان ان تجيب دعوتي وتقضي حاجتي الى

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی حیات میں یا بعد وفات، بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کے چنانچہ

غير ذلك كما صرح به شيخنا ومولانا الشاه محمد اسحق الدهلوي ثم المهاجر المكي ثم بينه في فتاواه شيخنا ومولانا رشيد احمد الگنگوهي رحمة الله عليهما وفي هذا الزمان شائعة مستفيضة بايدي الناس وهذه المسئلة مذكورة على صفحة ۹۳ من الجلد الاول منها فليراجع اليها من شاء.

اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم مکی نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے، جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

السؤال الخامس

ما قولكم في حيوة النبي عليه الصلوٰة و السلام في قبره الشريف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المومنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية.

پانچواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم حي في قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه وسلم دنيوية من غير تكليف وهي مختصة به صلى الله عليه وسلم وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم والشهداء لا برزخية كما هي حاصلة لسائر المؤمنين بل لجميع الناس كما

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتابوں سے:

انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے، جیسی دنیا میں تھی

المُهَنَّد علَى المُفَنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین

حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳۰ یا ۷۱۳۲۹۸۰-۲

المهند على المفند ۳۱

نص عليه العلامة السيوطى فى رسالته "انباء الاذكياء بحيوة الانبياء" حيث قال قال الشيخ تقى الدين السبكى حيوة الانبياء و الشهداء فى القبر كحيوتهم فى الدنيا ويشهد له صلوة موسى عليه السلام فى قبره فان الصلوة تستدعى جسدا حيا الى اخر ماقال فثبت بهذا ان حيوته دنيوية برزخية لكونها فى عالم البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام والدين محمد قاسم العلوم على المستفيدين قدس الله سره العزيز فى هذه المبحث رسالة مستقلة دقيقة الماخذ بديعة المسلك لم ير مثلها قد طبعت وشاعت فى الناس و اسمها "آب حيات" اى ماء الحيوة.

رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء" میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہوکر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام "آب حیات" ہے۔

السوال السادس

هل للداعى فى المسجد النبوى ان يجعل وجهه الى القبر المنيف ويسئل من المولى الجليل متوسلا بنبيه الفخيم النبيل.

چھٹا سوال

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور حضرت محمد ﷺ کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

الجواب

اختلف الفقهاء فى ذلك كما ذكره الملا على القارى رحمه الله تعالى فى المسلك والمتقسط فقال ثم اعلم

جواب

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابوالليث اوران

☆ ہمارا سوال: مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کے ص 40 پر حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ "حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" اب اسمٰعیل دہلوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

جبکہ دوسری جانب دیوبندی اکابر اسمعیل دہلوی نے حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (معاذ اللہ)

اور معنے برابر تھی اور نبی بڑے بزرگ آدمی کو اسکی کچھ سند نہ کوئی بات ہے بلکہ آدمی میں سے کسی کی تعظیم
کرے کہ اللہ نے حلال ہوا اور شرع میں جائز ہو خلاف قبروں پر گنبد اور بنانا شرع میں منع
بنایا سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن بیٹھا رہتا ہو تو اسکی سند پکڑے
آدمی کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہیے اخرج ابو داؤد عن قیس بن سعد قال اتیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احق ان یسجد لہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی اتیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت احق ان نسجد لک فقال
لی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا
ترجمہ مشکوۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے
نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو
کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو تب کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجئے انکو
پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے انکو
کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تمکو سو فرمایا مجھکو بھلا خیال
تو کر جو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو
یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں
سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ
کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور
جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار ہے مر کر کچھ خدا نہیں بن گیا ہے
بندہ ہی بندہ ہے اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ
ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب
میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے
یوں نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتابوں سے: افضل یہ ہے کہ قبرِ انور کی زیارت اور دعا کے وقت چہرہ، رخ، قبر انور کی طرف ہو، دلائل الخیرات کا پڑھنا نہایت موجب اجر و ثواب ہے

المہند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

تالیف
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۲۴۲۲۸-۷۲۳۹۲۹۸-۰۴۲

المہند علی المفند — ۳۲

له ذكر بعض مستحبا كأبي الليث ومن تبعه كالكرماني والسروجي انه يقف الزائر مستقبل القبلة كذا رواه الحسن عن ابي حنيفة رضي الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام ما نقل عن ابي الليث مردود بما روى ابو حنيفة عن ابن عمر رضي الله عنه قال من السنة ان تأتي قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتستقبل القبر بوجهك ثم تقول السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته ثم ايده برواية اخرى اخرجها مجد الدين اللغوي عن ابن المبارك قال سمعت ابا حنيفة يقول قدم ابو ايوب السختياني وانا بالمدينة فقلت لانظرن ما يصنع فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه مما يلي وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وبكى غير متباك فقام مقام فقيه ثم قال العلامة القاري بعد ذلك وفيه تنبيه على ان هذا هو مختار الامام بعد ما كان مترددا في مقام المرام ثم الجمع بين الروايتين ممكن الخ كلامه الشريف فظهر بهذا انه يجوز كلا الامرين لكن المختار ان يستقبل وقت الزيارة مما يلي وجهه

کے بعض کرمانی اور سروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ امام حسن نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نامقبول ہے۔ اس لیے کہ امام ابوحنیفہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر طاہر کی طرف منہ کرکے اس طرح کہو "آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں" پھر اس کی تائید میں دوسری روایت لاتے ہیں جس کو مجد الدین لغوی نے ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے اس طرح فرماتے سنا کہ جب ایوب سختیانی مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا۔ میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کیا کرتے ہیں۔ سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو ایک فقیہ کی طرح قیام کیا۔ پھر علامہ قاری فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسندیدہ ہے۔ ہاں پہلے ان کو تردد تھا۔ پھر علامہ نے یہی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ۔ غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے

المہند علی المفند — ۳۳

الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ به عندنا وعليه عملنا وعمل مشائخنا وهكذا الحكم في الدعاء كما روي عن مالك رحمه الله تعالى لما سأله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الگنگوهي رحمة الله عليه في رسالته "زبدة المناسك" واما مسألة التوسل فقد مرت في نمبر ٣، ٤، ص ٦

السؤال السابع

ما قولكم في تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات والاوراد.

الجواب

يستحب عندنا تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وهو من ارجى الطاعات واحب المندوبات سواء كان بقراءة الدلائل والاوراد الصلواتية المؤلفة في ذلك او بغيرها ولكن الافضل عندنا ما صح بلفظه صلى الله عليه وسلم ولو صلى بغير ما ورد عنه صلى الله عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق بشارة من صلى علي صلوة صلى الله عليه عشرا

نزدیک معتبر ہے اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالک سے مروی ہے جب کہ ان سے کسی خلیفہ نے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہی نے اپنے رسالہ "زبدۃ المناسک" میں کر دی ہے اور توسل کا مسئلہ بھی صفحہ ۶ نمبر ۳، ۴ میں گزر چکا ہے۔

ساتواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت؟

جواب

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل پڑھ کر ہو۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنے والا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس

☆ جبکہ یہی دیوبندی مدینے جا کر سعودی عقیدے کی حمایت کرتے ہوئے قبرِ انور کی زیارت کرتے وقت دعا کے لئے رخ قبلہ کی طرف کر لیتے ہیں اور پیٹھ روضہ انور کی طرف کرتے ہیں۔ کیا یہ بے ادبی نہیں؟

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے:

کامل شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرنا مستحب عمل ہے

المُهنّد علی المُفنّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان
ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳، ۷۱۲۲۹۸۱-۴۲

مقلدون فی الاصول والفروع لامام المسلمین ابی حنیفة رضی الله عنه اماتنا الله علیه وحشرنا فی زمرته ولمشائخنا فی ذلک تصالیف عدیدة شاعت واشتهرت فی الآفاق.

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

السوال الحادی عشر

وهل یجوز عندکم الاشتغال باشغال الصوفیة وبیعتهم وهل تقولون بصحة وصول الفیوض الباطنیة عن صدور الاکابر و قبورهم وهل یستفید اهل السلوک من روحانیة المشائخ الاجلة ام لا؟

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول ہونا اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر سے باطنی فیضان پہنچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں؟

الجواب

یستحب عندنا اذا فرغ الانسان من تصحیح العقائد وتحصیل المسائل الضروریة من الشرع ان یبایع شیخا راسخ القدم فی الشریعة زاهدا فی الدنیا راغبا فی الآخرة قد قطع عقبات النفس و تمرن فی المنجیات وتبتل عن المهلکات کاملا مکملا ویضع یده فی یده ویحبس نظره فی نظره ویشتغل باشغال الصوفیة من الذکر و الفکر والفناء الکلی فیه ویکتسب النسبة التی هی النعمة العظمی

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو، دنیا سے بے رغبت ہو، آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو، خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن اعمال سے، خود بھی کامل ہو، دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو، ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں محبوس کرے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب جو نعمت عظمی اور غنیمت کبریٰ

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے:
شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق اکابرِ دیوبند سے پوچھا گیا؟

المُهنّد علی المُفنّد

یعنی

عقائد علماءِ اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳ ، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

والغنيمة الكبرى وهي المعبر عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من لم يتيسرله ذلك ولم يقدر له ماهنالك فيكفيه الانسلاك بسلكهم و الانخراط في حزبهم فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب اولئك قوم لايشقى جليسهم وبحمدالله تعالى وحسن انعامه نحن و مشائخنا قد دخلوا في بيعتهم واشتغلوا باشغالهم وقصدوا للارشاد و التلقين والحمدلله على ذلک واما الاستفادة من روحانية المشائخ الاجلة و وصول الفيوض الباطنية من صدورهم او قبورهم فيصح على الطريقة المعروفة في اهلها و خواصها لا بما هو شائع في العوام.

ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلے میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد للہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں والحمد لله علی ذالک۔ اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا، سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثاني عشر

قد كان محمد بن عبدالوهاب النجدي يستحل دماء المسلمين واموالهم واعراضهم وكان ينسب الناس كلهم الى الشرک ويسب السلف فكيف ترون ذلک وهل تجوزون تكفير السلف والمسلمين

بارھواں سوال

محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

نجدیوں کا پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی، نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوا، اس کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو، ان کے عقیدے کے خلاف ہو، وہ مشرک ہے

المہند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

تحریر المجدد فیہ
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون

المهند على المفند ۳۷

وأهل القبلة أم كيف مشربكم.

کہتے ہو یا کیا مشرب ہے؟

الجواب

الحكم عندنا فيهم ما قال صاحب الدر المختار وخوارج هم قوم لهم منعة خرجوا عليه بتأويل يرون أنه على باطل كفر أو معصية توجب قتاله بتأويلهم يستحلون دماءنا وأموالنا ويسبون نساءنا إلى أن قال وحكمهم حكم البغاة ثم قال وإنما لم نكفرهم لكونه عن تأويل وإن كان باطلا. وقال الشامي في حاشيته كما وقع في زماننا في أتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا أنهم هم المسلمون وأن من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل أهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم ثم أقول ليس هو ولا أحد من أتباعه وشيعته من مشايخنا في سلسلة من سلاسل العلم من الفقه والحديث والتفسير والتصوف وأما استحلال دماء المسلمين وأموالهم وأعراضهم فإما أن يكون بغير حق أو

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں، نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب رہا

المهند على المفند ۳۸

بحق فإن كان بغير حق فإما أن يكون من غير تأويل فكفر وخروج عن الإسلام وإن كان بتأويل لا يسوغ في الشرع ففسق وأما إن كان بحق فجائز بل واجب وأما تكفير السلف من المسلمين فحاشا أن نكفر أحدا منهم بل هو عندنا رفض وابتداع في الدين ونحن لا نكفر أهل القبلة من المبتدعين إلا إذا أنكروا حكما ضروريا من ضروريات الدين فإذا ثبت إنكار أمر ضروري من الدين نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دأب مشايخنا رحمهم الله تعالى عليهم.

مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کا حلال سمجھنا سو یا تو ناحق ہو گا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہو گا تو کفر اور خروج از اسلام ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہے تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کا کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہیں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں، کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السؤال الثالث عشر والرابع عشر

ما قولكم في أمثال قوله تعالى الرحمن على العرش استوى هل تجوزون إثبات جهة ومكان للباري تعالى أم كيف رأيكم فيه؟

الجواب

قولنا في أمثال تلك الآيات أنا نؤمن بها ولا يقال كيف ونؤمن بالله

تیرھواں اور چودھواں سوال

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں

☆ جبکہ دیوبندی اکابر رشید گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو توحید پرست اور اچھا آدھا لکھا ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اچھا آدمی، عمدہ عقائد رکھنے والا اور شرک و بدعت کو رد کرنے والا قرار دیا

ملفوظات

(۱) جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر دبا دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک اس کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیے اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

(۲) جب کسی زمین میں ہر وقت میں میت کے استخوان بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جاویں تو زراعت وغیرہ اس پر درست ہے جیسی آمد و رفت کا منگانا چلنا پھرنا سب درست ہوا اور زمین کا مکروہ بھی درست ہوا البتہ اس کی کوئی حد معین نہیں بعض زمین میں جلد مردہ بوسیدہ ہو جاتا ہے دیر شور زمین میں دیر فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

۵۵۰

واقف ہیں اور اس خاندان سے مستفیدان کے عقائد رد خیالات پر پورا اطلاع رسوم موجب کر جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر استیصال فرمایا ہے حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے بعض مولود وغیرہ اس میں قیام وغیرہ کی نسبت بارہا لکھا گیا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد عبد الوہاب نجدی کا مذہب

سوال۔ عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب۔ محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبد الوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور وہابی نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔

۵۵۱

☆ کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند کی کتابوں سے ثبوت:

حضور ﷺ اور انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

☆ ہمارا سوال: مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کے ص 40 میں حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔ اسمٰعیل دہلوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی نے نقشِ نعلِ پاک کو دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ اور باعثِ شفا لکھا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

زادُ السَّعید

فِی الصَّلٰوۃِ

عَلَی النَّبِیِّ الْوَحِیْدِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مع

نَیْلُ الشِّفَا بِنَعْلِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

واضافاتِ جدیدہ

تمام المقال فی بعض احکام التمثال

از افاداتِ قطبِ عالم حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب

محمد شبیر علی تھانوی غفرلہ

از

دارالاشاعت کراچی

زاد السعید ۴۸

سے چند برکات اور کچھ ابیات مشتمل بر ذوق و شوق نقل کیے جاتے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعشق اور محبت پیدا ہو اور بوجہ غلبۂ محبت بلا تکلف آپ کا اتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایۂ نجاتِ دنیوی و اخروی ہے۔

طریقِ توسل: بہتر ہے کہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف گیارہ بار کلمۂ طیبہ گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور تضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی میں اس مقدس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشۂ نعل شریف کو سر پر رکھے ہوں ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں الٰہی اس نسبتِ غلامی پر نظر فرما کر برکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمائیے مگر خلافِ شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اس کو بمحبت بوسہ دے اشعار ذوق و شوق بغرض ازدیاد عشقِ محمدی پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔

بعض آثار و خواص نقشۂ نعل شریف

علامہ محدث حافظ تلمسانی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال میں

۴۹

[illegible] ئے ہیں کہ اس نقشہ شریف کے منافع ایسے کھلم کھلا ہیں کہ بیان کی حاجت نہیں منجملہ ان کے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کو نقشہ بنوا دیا تھا وہ میرے پاس ایک روز آ کر کہنے لگا کہ میں نے شب گذشتہ میں اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کے اتفاقاً [illegible] سخت درد ہوا کہ قریب بہلاکت ہو گئی میں نے یہ نقشہ شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یا الٰہی مجھ کو صاحب نعل شریف کی برکت [illegible] دکھا دے اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عنایت فرمائی قاسم بن محمد کا قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبے سے شیطان سرکش سے حاسد کی نظرِ بد سے امن و امان میں رہے اور اگر حاملہ عورت درد زہ کی شدت کے وقت اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بفضلہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو شیخ ابن حبیب النبی روایت فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دنبل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا نہایت سخت درد ہوا کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی انہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ کو رکھ دیا فوراً ایسا سکون ہو گیا گویا کبھی درد ہی نہ تھا ایک اثر خود میر المعتنی صاحب فتح المتعال کا مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر دریائے شور کا اتفاق ہوا ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت

☆ دوسری جانب دیوبندی مولوی اور دیوبندی عوام نقشِ نعلِ پاک کی مخالفت کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب میں حضرت حافظ شیرازی کا مشہورِ زمانہ کلام نقل کیا جس میں حضور ﷺ کو "یا" حرف ندا کے ساتھ مخاطب کیا گیا

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

درُودُ و سلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۸

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ والہ

ترجمہ: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کمال کی وجہ سے بلندی پر پہنچے، اپنے جمال سے تاریکیوں کو روشن کیا، اُن کی سب ہی عادتیں بھلی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر درود و سلام پڑھو"۔

حضرت حافظ شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اظہار عقیدت

ذکر محبوب ﷺ

یا صاحب الجمال ویاسید البشر — من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ: "اے صاحب حسن وجمال اور اے انسانوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نورانی چہرے سے تو چاند کو روشنی بخشی گئی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کا حق ہے ایسی تعریف کسی سے ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بڑے ہیں یہ ہی مختصری بات ہے"۔

حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ تعالیٰ کا درود و سلام

"قصیدہ بردہ شریف"

محمد سید الکونین والثقلین — والفریقین من عرب ومن عجم
یا رب صل وسلم دائما ابدا — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب میں اکابر دیوبند کے پیر امداد اللہ نے نعتیہ کلام تحریر لکھا جس میں انہوں نے "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" پکار کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی ہے

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

درود و سلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۹

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار عشق

"فریاد امداد"

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا رتبہ کس کا بتاؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

حبیب کبریا ہو تم امام انبیاء ہو تم
ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی دار العلوم دیوبند کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق محبت کا اظہار

"قصیدہ بہاریہ"

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبل زار
کہ آئی ہے ترے سر سے چمن چمن میں بہار

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی
زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

جبکہ دوسری طرف دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت "یارسول اللہ" کہنا کفر لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

یا حی برحمتک نستغیث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اسمیں اجمالی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ اہلِ سنّت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۵)

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے آدمی کو شرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

پیارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں "یا علی مدد" "یا غوث اعظم" "یارسول اللہ" پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایاک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؓ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے۔؟

پیارے بچو!

بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب میں اشرف علی تھانوی کا کلام نقل کیا گیا ہے
جس میں تھانوی صاحب نے عرض کی "دستگیری کیجئے میرے نبی ﷺ"

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

درود و سلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۰

تا کر اس کی نقل قائم اور سب کو چھوڑ
الٰہی کس سے بیاں ہوسکے ثنا اس کی
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
پہنچ سکا تیرے رتبہ تلک نہ کوئی نبی
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا
خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ
کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج
جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا
رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
ادب کی جا ہے یہ چپ ہو تو اور زباں بند کر
بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پہ تو
الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج

کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار
بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدء الآثار
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخرکار
تمہارا [illegible] خدا آپ طالب دیدار
کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
وہ دلربائے [illegible] تو [illegible] ستار
تمہارا کون ہے سمجھے بھی کسی نے جز ستار
وہ جانے چھوڑ اسے پر نہ کر تو کچھ اصرار
ہو خوش جو تجھ سے وہ اور اس کی حضرت اطہار
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کا شمار

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں گلہائے عقیدت نچھاور فرماتے ہیں

ذکر حبیب ﷺ

دستگیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
بجز تمہارے ہی کہاں میری پناہ	فوج کلفت مجھ پہ آغالب ہوئی
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف	اے مرے مولا خبر لیجئے مری

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب میں ڈاکٹر عبدالحیٔ دیوبندی کا نعتیہ کلام نقل کیا گیا جس میں انہوں نے "یا رحمۃ للعالمین" اے رحمۃ للعالمین ﷺ لکھا

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

دُرُود و سَلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عُثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النُّور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲۔ کراچی

٣٥

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ عارفی صدیقی رحمہ اللہ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عقیدت

ہدیۂ درود و سلام

السلام اے رازِ حسن زندگی

السلام اے ذکر تو روح رواں — السلام اے یاد تو جانان جاں
السلام اے جلوۂ نور احد — السلام اے مظہر ذات صمد
السلام اے مایۂ راز حیات — السلام اے وجہ خلق کائنات
السلام اے خاتم رسل اجل — السلام اے صدر قالوا بلیٰ
السلام اے رحمۃ للعالمین — السلام اے ہادی دنیا و دیں
السلام اے عالم امی لقب — السلام اے سید و مطلب
السلام اے پیکر خلق عظیم — السلام اے آیت رب کریم
السلام اے عظمت حب اتم — از خدا جان عزیزت راحم
السلام اے رہبر راہ صفا — السلام اے مجتبیٰ و مصطفےٰ
السلام اے رونق بزم زمیں — السلام اے زینت عرش بریں
السلام اے راز حسن زندگی — السلام اے ناز عجز و بندگی
السلام اے مونس بیچارگاں — السلام اے دستگیر بیکساں
السلام اے ماحی بدعات ما — السلام اے والی و مولائے ما
آنکہ در علم نہ گنجد شان تست — در گمانم آنچہ علیم آن تست
ایں قدر دانم کہ رب ذوالجلال — آفریدت شاہکارے پر کمال

یا رسول اللہ بر تو صبح و شام
بے شمار از من درود است و سلام

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ تحریر کیا جس میں آپ نے اپنی بیوی کے پیٹ میں موجود لڑکی (جو کہ غیب ہے) اس کو دیکھ لیا

کراماتِ صحابہ رض

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرام رض کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی رح

مترجمہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلی رح

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ اردو بازار کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

۱۱

کرامات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رض

(۱) أخرج مالك عن عائشة أن أبا بكر نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يا بنية والله ما من الناس أحد أحب إلي غنى منك ولا أعز علي فقرا بعدي منك وإني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا فلو كنت جددتيه واحتزتيه كان لك وإنما هو اليوم مال وارث وإنما هو أخواك وأختاك فاقتسموه على كتاب الله قالت يا أبت والله لو كان كذا وكذا لتركته إنما هي أسماء فمن الأخرى قال ذو بطن ابنة خارجة أراها جارية وأخرجه ابن سعد وقال في آخره

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رض نے جناب عائشہ رض کو بیس وسق (یعنی ساڑھے ساٹھ تقریباً پانچ من) کھجوریں جو ان کے درختوں میں لگی تھیں ہبہ کی تھیں اور اپنی وفات سے پہلے ہی فرمایا اے میری پیاری بیٹی! مال و دولت کے باب میں مجھے تم سے زیادہ کوئی پیارا نہیں اور مجھے تمہاری احتیاج مندی بھی ناپسند ہے۔

لاریب بیس وسق کھجوریں میں نے تمہیں ہبہ کی تھیں۔ اگر تم نے انہیں توڑ کر اکٹھا کر لیا ہوتا تو وہ تمہاری ملک ہو جاتیں لیکن اب وہ تمام وارثوں کا مال ہے جس میں تمہارے دو بھائی اور تمہاری دو بہنیں شریک ہیں۔ پس اس کو تم قرآن کریم کے احکام کے

۱۲

قال ذات بطن ابنة خارجة قد ألقي في روعي أنها جارية فاستوصي بها خيرا فولدت أم كلثوم۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۱ مطبوعہ مطبع افتخار المطابع لکھنؤ)

موافق تقسیم کرلو جس پر حضرت عائشہ رض نے کہا، ابا جان اگر بہت زیادہ بھی ہوتیں تب بھی میں اس میں سے دستبردار ہو جاتی لیکن یہ تو فرمایئے کہ میری بہن تو صرف ۱؎ اسماء ہے یہ دوسری کون ہے؟

حضرت صدیق اکبر نے جواب دیا کہ بنت خارجہ کے پیٹ میں مجھے لڑکی دکھائی دے رہی ہے۔

اس واقعہ کو ابن سعد نے اس طرح روایت کیا ہے کہ بنت خارجہ کے پیٹ کی لڑکی کو میرے دل میں القا کیا گیا ہے یعنی میری بیوی بنت خارجہ کے پیٹ میں لڑکی ہی ہے۔ پس میری اس نصیحت وصیت کو قبول کرو۔ بالآخر جناب ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

اس وصیت سے سیدنا ابوبکر صدیق رض کی الہامی کرامت ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پیٹ ہی میں جناب ام کلثوم کے وجود کو معلوم کرکے حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ تمہاری بہن موجود ہے۔

(۲) أخرج أبو يعلى عن عائشة قصة وفيها أنه قال (أي أبو بكر) في أي يوم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يوم الاثنين قال أرجو فيما بيني

ترجمہ: ابو یعلی رح نے حضرت عائشہ رض سے ایک قصہ کے تحت میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے جناب عائشہ رض سے دریافت فرمایا کہ رسول اللہ نے اس دنیا سے کس دن رحلت فرمائی؟

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا کہ انہوں نے اپنی حیات میں اپنا مدفن (جو کہ غیب ہے) بتایا تھا

کراماتِ صحابہ رض

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرام رض کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی رح

ترتیب مولانا احمد حسن صاحب سنبھلی رح

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ اردو بازار، کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

۳۳

اس نجومی نے جواب دیا۔ میں نے آج تک تم جیسا مسلمان نہیں دیکھا آپؐ نے فرمایا تو اچھا اب تم مجھے اپنے پورے حالات بتاؤ۔ اس پر اس نجومی نے کہا کہ اس میں ایام جاہلیت میں اُن کا کاہن تھا۔ اس کو امام بخاریؒ نے بھی بیان کیا ہے۔

کراماتِ حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۱) عن مالکؒ وکان دافی عثمان مقتولاً علی باب داره ... یقول مکانی ... حتی صار غایبہ الی حش کوکب فاحتفروا لہ۔ (استیعاب ص ۲۱۲ ج ۲)

ترجمہ:- حضرت امام مالکؒ سے روایت ہے کہ خلیفہ سوم حضرت ذو النورینؓ شہید کی نعش مبارک آپ کے دروازہ پر رکھی ہوئی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے طق طق ہونے والی کی پے درپے آواز آرہی تھی چنانچہ آپ کی نعش مبارک باغ کوکب پہنچائی گئی۔ جہاں آپ دفن کئے گئے۔

(۲۲) وفی القصۃ المذکورۃ قال مالکؒ وکان عثمان رضی اللہ عنہ یمر بحش کوکب فیقول انہ سیدفن ھھنا

ترجمہ:- امام مالکؒ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ جب بھی باغ کوکب سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں عنقریب

۳۴

رجلٌ صالحٌ۔

چنانچہ آپ خود وہاں دفن کئے گئے۔

(۲۳) عن ابن عمرؓ ان عثمانؓ اصبح فحدث فقال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام اللیلۃ فقال یا عثمان افطر عندنا فاصبح عثمان صائماً فقتل من یومہ اخرجہ الحاکم (قرۃ العینین ص ۲۰۸)

ترجمہ:- ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کے وقت بیان فرمایا میں نے رات کو دیکھا کہ سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے عثمانؓ آج کا روزہ ہمارے پاس کھولنا۔

چنانچہ حضرت عثمان ذی النورین کو روزہ کی حالت میں اسی دن شہید کیا گیا۔ اس واقعہ کو حاکم نے بھی بیان کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے سرورِ عالمؐ کو خواب میں یہ بھی کہتے سنا کہ اے عثمانؓ تم جمعہ کے دن ہمارے پاس آجاؤ گے۔ تفصیل کے لئے قرۃ العینین ص (۲۰۸) چونکہ جمعہ کے دن ہی آپ نے روزہ کی حالت میں جام شہادت نوش فرمایا جس سے آپ کا خواب مزید کسی تعبیر کا محتاج نہیں رہا۔ یہ آپ کی کرامت نہیں تو کیا چیز تھی۔

(۲۴) عن محجن مولی عثمانؓ قال کنت مع عثمان فی النعیم ... فقال اتعرف ... یا محجن ...

ترجمہ:- حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام محجن کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ آپ کی ایک زمین پر گیا جہاں ایک نیک مرد دفن کیا جائے گا۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل سے پہلے ہی اپنے قاتل کا نام (جو کہ غیب ہے) بتا دیا تھا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی رح

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلی رح

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی، فون ۲۱۳۷۶۸

۴۷

کرامات سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(۲۵) قَالَ عَلِیٌّ اَمَا اِنَّ ھٰذَا قَاتِلِیْ قِیْلَ فَمَا یَمْنَعُکَ مِنْہُ قَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَقْتُلْنِیْ بَعْدُ

استیعاب صفحہ ۴۸۳ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت شیرِ خدا نے ابن ملجم کی طرف اشارہ کر کے فرمایا آگاہ ہو جاؤ یہ شخص مجھے قتل کرے گا۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اس کے قصاص کے بارہ میں کیا چیز مانع ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ اس نے ابھی تک مجھ کو قتل نہیں کیا ہے اس لئے اس سے قصاص لینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ آخرکار جیسا کہ آپؓ نے فرمایا وہی شیطنت پیش آئی یعنی بدبخت ابن ملجم نے آپؓ کو شہید کیا۔ دیکھیے ان صحابہ کرام کی ہر گفتگو میں الہام کشفی ہوا کرتا تھا جو ان حضرات کی کرامات ہیں۔

(۲۶) اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ عَنْ زَاذَانَ اَنَّ عَلِیًّا حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ فَکَذَّبَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ اَدْعُوْ عَلَیْکَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا قَالَ اُدْعُ فَدَعَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْرَحْ حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُہٗ

(تاریخ الخلفاء ص ۱۲۵، ۱۲۶)

ترجمہ:۔ طبرانیؒ نے کتاب الاوسط میں اور ابو نعیم نے کتاب الدلائل میں جناب زاذان سے روایت کی ہے کہ جناب حیدر کرارؓ نے کسی سے گفتگو فرمائی جس نے دورانِ گفتگو ہی میں آپ کو جھٹلایا اس پر جناب شیرِ خدا نے فرمایا کہ جھوٹا تو در اصل تو ہے اور کیا تیرے جھوٹ کے اظہار کے لئے میں جنابِ باری

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کا وقت (جو کہ غیب ہے) پہلے ہی بتا دیا تھا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دارُ الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی نمبرا

فون ۲۱۳۷۶۸

۴۱

نَفْسِكَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ عَسَاكِرَ (کنز العمال ص ۹ ج ۲)

ہی کچھ معلومات ہو چکی تھیں آپؓ نے فرمایا تو جو منافقانہ مدح سرائی کر رہا ہے میں تو اس سے بہت زیادہ بلند ہوں۔ یعنی تو جس قدر میرا مرتبہ سمجھتا ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سربلندی اور ذی مرتبہ کیا ہے اس واقعہ کو ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے بھی بیان کیا ہے۔

حیدرِ کرارؓ کو اس جھوٹے مدح سرائی خوشامد کا کشف و ذریعہ الہام ہو جانا کرامت ہے۔

(۳۱) عَنْ جَعْفَرٍ لَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ كَانَ عَلِيٌّ رض يُفْطِرُ عِنْدَ الْحَسَنِ رض لَيْلَةً وَعِنْدَ الْحُسَيْنِ لَيْلَةً وَلَيْلَةً عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ لَا يَزِيْدُ عَلَى اللُّقْمَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ لَيَالٍ قَلَائِلُ يَاْتِيْ اَمْرُ اللهِ وَاَنَا خَمِيْصٌ فَقُتِلَ مِنْ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ الْعَسْكَرِيُّ۔

(کنز العمال ص ۴۱۲ ج ۲)

ترجمہ:- امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ تھا اور جناب شیرِ خداؓ ایک ایک دن جناب امام حسنؓ جناب امام حسینؓ اور حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ کے پاس روزہ افطار کرتے تھے۔ آپ دو تین لقموں سے زیادہ تناول نہیں کرتے تھے آپؓ کی کم خوردنی دیکھ کر لوگوں نے کہا کہ آپ اس قدر کم کیوں کھا رہے ہیں آپؓ نے جواب دیا میری زندگی تو بہت تھوڑی سی رہ گئی ہے وہ وقت قریب ہے کہ میں بھوکا رہوں گا اور موت کا فرشتہ آجائے گا آپؓ اسی شب میں شہید کر دیے گئے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی کی کتاب سے ثبوت: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کیا، مدینے پر قحط آیا تو سیدہ عائشہ، صحابہ کرام کو مزار رسول پر لے گئیں

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

۴۲

کرتے ہوئے آپ کے جسد مبارک کو ملتے جاتے تھے۔ دلائل نبوت میں علامہ بیہقی نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

کرامات حضرت سفینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۷۷) عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّومِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ۔

(مشکوٰۃ جلد دوم ص ۵۴۵)

ترجمہ: ابن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت سفینہ جو رسول اللہ کے غلام تھے ایک مرتبہ سرزمین روم میں اپنے اسلامی لشکر کا راستہ بھول گئے۔ وہ رستہ تلاش کر رہے تھے کہ دشمنانِ اسلام نے انھیں گرفتار کر لیا ایک دن وہ قید سے بھاگ کر راستہ ڈھونڈ رہے تھے کہ ان کی ایک شیر سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ چنانچہ حضرت سفینہؓ نے اس شیر کو کنیت سے پکار کر کہا اے ابو الحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں اور میرے ساتھ ایسا ایسا معاملہ ہوا ہے تو شیر یہ سن کر خوشامد میں لگ گیا اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر دم ہلانے لگا۔ اور پھر ان کے برابر چلنے لگا۔ اسے جب کوئی آواز سنائی دیتی تو وہ فوراً

۴۳

ادھر کا رخ کر لیتا اور پھر آپ کے ساتھ جنگل میں چلنے لگتا جب حضرت سفینہؓ اپنے اسلامی لشکر میں پہنچ گئے تو شیر ان کو پہنچا کر واپس لوٹ گیا اس واقعہ کو کتاب شرح السنہ میں بیان کیا گیا ہے۔

کرامت سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۷۸) عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوا فَمُطِرُوا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

(مشکوٰۃ ص ۵۴۵ جلد ۲)

ترجمہ: حضرت ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں سخت کال آیا تو ان قحط زدہ لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے جا کر کہا کہ اس قحط سے ہم لوگ بہت پریشان ہو گئے ہیں اس پر بی بی عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ کے مزار مبارک کی طرف دیکھو اور گنبد خضرا میں آسمان کی طرف کو ایک آر پار سوراخ کر دو تاکہ دونوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا تو خوب بارش ہوئی۔ اتنا سبزہ پیدا ہوا کہ گھاس جم آئی اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ چربی کی وجہ سے پھٹ پڑے اور اس کا نام عام الفتق رکھا گیا اس قصہ کو دارمی نے بھی بیان کیا ہے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بعداز وصال بھی زندوں کی طرح کلام کرنے لگے

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ، اردو بازار، کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

۸۶

ضرورت کے موافق اس کا تھوڑا سا حصہ یہاں نقل کر دیا ہے جس میں حضرت ابو ہریرہؓ کا مردود شیطان کو گرفتار کر لینا مذکور ہے شیطان کی گرفتاری خرقِ عادت اور کرامت ہے۔

کرامت حضرت ربیع رضی اللہ تعالٰے عنہ

(۱۱) عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ كُنَّا أَرْبَعَةَ إِخْوَةٍ وَكَانَ الرَّبِيعُ أَكْثَرَنَا صَلَاةً وَأَكْثَرَنَا صِيَامًا فِي الْهَوَاجِرِ وَإِنَّهُ تُوُفِّيَ فَبَيْنَا نَحْنُ حَوْلَهُ وَقَدْ بَعَثْنَا مَنْ يَبْتَاعُ لَهُ كَفَنًا إِذْ كَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ الْقَوْمُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخَا عَبْسٍ أَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ إِنِّي لَقِيتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَكُمْ فَلَقِيتُ رَبًّا غَيْرَ غَضْبَانَ فَاسْتَقْبَلَنِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَإِسْتَبْرَقٍ أَلَا وَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ

ترجمہ:۔ حضرت ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ ہم چار بھائی تھے اور ہمارے بھائی حضرت ربیعؓ ہم سب سے زیادہ نمازی اور بڑے روزہ دار تھے سخت گرمیوں میں بھی وہ نفلیں پڑھتے اور روزے رکھتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ہم سب ان کے پاس بیٹھے تھے اور ہم ان کے لئے کفن کا کپڑا لینے آدمی بھیج چکے تھے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹا کر کہا کہ السلام علیکم ہم لوگ جو بیٹھے تھے سب نے جواب دیا وعلیکم السلام برادرِ عبس کیا موت کے بعد بھی آپ بات کرتے ہیں

۸۸

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

ص ۳۰۳

کہنے لگے ہاں حضرت ربیعؓ نے جواب دیا ہاں آپ سے جدا ہو کر جب میں پروردگار عالم سے ملاقی ہوا اس نے مجھ پر غضب نہیں کیا اس نے مجھ پر رحمت کے بادل برسائے رحمت کی خوشبو میں رحمت کی روزی اور ریشم کے لباس اور دیباج عطا فرمائے۔ سنو حضرت محمد

ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نماز پڑھانے کے لئے منتظر ہیں۔ بس اب دیر نہ لگاؤ اور جلدی کرو۔ اس کے بعد وہ اس طرح ہو گئے جیسے کسی طشت میں کنکری گر جائے یعنی تھوڑی دیر کے لئے ان کی زبان سے حرکت کی اور پھر وہ بالکل خاموش ہو گئے اور پھر ان کے کفن دفن کا انتظام کیا گیا۔ یہ قصہ جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کو سنایا گیا تو آپ نے فرمایا اس مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ میری امت میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مرنے کے بعد بھی گفتگو کریں گے۔

اس واقعہ کو بیہقی میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ربیع کا اسم گرامی صحابہ کی فہرست میں دیکھا تو نہیں گیا مگر حضرت عائشہ کے فرمان اور اس واقعہ سے بھی آپ کا صحابی ہونا مستفاد ہوتا ہے۔

☆غلاموں کی حیات کا یہ عالم ہے تو آقا ﷺ کی حیات کا کیا عالم ہوگا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا:

صحابیہ رضی اللہ عنہا نے بوقتِ مصیبت حضور ﷺ کی صدقے سے مدد طلب کی

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

۹۵

کرامت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹۹) صحیحین میں حضرت اسامہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جبرئیلؑ کو دیکھا۔

(الکلام المبین ص ۸۱)

کرامت زن صالحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۱۰۰) بیہقیؒ اور ابن عدیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک اندھی بڑھیا کے ایک نوجوان انصاری بیٹے نے وفات پائی اور بڑھیا نے اس کے منہ پر کپڑا اڑھا دیا۔

ہم اس کو صبر و تسلی دے رہے تھے بیچ میں وہ کہنے لگی۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی کہ تو تکلیفوں میں میری مدد کرے۔

آج میری مصیبت کو تو ٹال دے۔ اے اللہ محمد رسول اللہ کا صدقہ میری مدد کر۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ اس مردے نے جو اپنے باپ کے لحاظ سے انصاری تھا اپنے منہ سے کپڑا اٹھایا اور اپنی بڑھی ماں سے کہا اب تم مت گھبراؤ میں اچھا ہوگیا چنانچہ ہم سب نے اس کے ساتھ کھانا کھایا (الکلام المبین ص [illegible])۔

☆ ہم اہلسنت کا بھی یہی عقیدہ ہے جو کہ صحابیہ رضی اللہ عنہا کا ہے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ صحابی رسول نے اپنے وصال کا سال و دن (جو کہ غیب ہے) پہلے سے بتا دیا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

کرامت حضرت حارث بن کلدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۱۱ و ۱۱۲) أخرج ابن سعد والحاكم بسند صحيح عن ابن شهاب أن أبا بكر والحارث بن كلدة يأكلان خزيرة أهديت لأبي بكر ارفع يدك يا خليفة رسول الله والله إن فيها لسم سنة وأنا وأنت نموت في يوم واحد فرفع يده فلم يزالا عليلين حتى ماتا في يوم واحد عند انقضاء السنة۔

(تاریخ الخلفاء صـ۴۰)

ترجمہ۔ ابن سعدؒ اور حاکمؒ نے صحیح سند کے ساتھ ذریعہ ابن شہابؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت حارثؓ دونوں بیٹھے تھے اور دلیا کھا رہے تھے جو تحفہ کے طور پر آیا تھا دلیا کھاتے کھاتے ایک مرتبہ حضرت حارثؓ نے کہا اے خلیفہ رسولؐ ہاتھ کھینچ لیجئے، اللہ کی قسم اس حریرہ میں وہ زہر ہے جس سے سال بھر میں ہلاکت واقع ہوتی ہے اب آپ اور ہم دونوں ایک دن مر جائیں گے چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ دلیا کھانا چھوڑ دیا اور پھر وہ دونوں ایک سال تک بیمار رہ کر ایک ہی دن اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

حضرت حارثؓ کی دو کرامتیں ظاہر ہوئیں ایک تو دلیا کھاتے کھاتے بغیر کسی ظاہری سبب کے یہ معلوم کر لیا کہ اس میں وہ سلو پائزن ملا ہوا ہے۔ جس کا کھانے والا ایک سال میں ہلاک ہو جاتا ہے اور دوسری کرامت یہ کہ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات نامی کتاب پر
بنوری ٹاؤن کے فاضل مولوی کا اجازت نامہ

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

ترجمہ و اضافات	تالیف
مفتی محمد عبد الغنی	امام ابوبکر بن ابی الدنیا

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

محمد عبد الغنی

29/12/2001

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

انتقال کے بعد انصاری صحابی نے کپڑا منہ سے ہٹایا اور کھانا کھایا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات،
شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت
کے بارے میں مابعدالموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف
امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و اضافات
مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۳۵

(۱) والدہ کی دعا کی برکت

علامہ ثابتؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا:

میں ایک انصاری صحابیؓ کی عیادت کے لئے گیا۔ جانے کے بعد تھوڑی دیر میں ان کا انتقال ہو گیا۔ تو ہم نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اور ان پر کپڑا ڈال دیا ایک صحابیؓ نے ان کی والدہ سے کہا کہ اللہ سے ثواب کی امید رکھیں (بے صبر نہ ہوں)۔ عورت نے پوچھا: کیا وہ انتقال کر گیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ عورت نے کہا: کیا تم سچ بول رہے ہو؟ ہم نے کہا بالکل۔ یہ سن کر عورت نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلا کے یوں اللہ سے مخاطب ہوئی:

اے اللہ: میں تجھ پر ایمان لائی۔ تیرے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی جب بھی تو نے مجھ پر کوئی مصیبت لائی میں نے تجھ سے دعا کی اور تو نے میری مصیبت دور کر دی۔ اب بھی میں تیری ہی جانب دست دعا دراز کرتی ہوں کہ اے میرے معبود! آج تو مجھ پر مصیبت کا یہ بوجھ نہ ڈال......

عورت کی اس دعا کے بعد اس انصاری صحابیؓ نے اپنے اوپر سے کپڑا ہٹایا چنانچہ ہم نے کھانا کھایا اس انصاری صحابیؓ نے بھی ہمارے ساتھ کھایا۔

(۲) والدہ کی دعا سے بیٹا دوبارہ زندہ ہو گیا

صالح مریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے زیر نظر واقعہ حفص بن نضر سلمی کو بتایا تو وہ بڑے متعجب ہوئے دوسرے جمعہ کو وہ مجھ سے ملے تو کہا کہ تمہارا یہ

☆ کیا اب بھی اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو مردہ کہو گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
شہید نے شہادت کے بعد کلام کیا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ **من عاش بعد الموت**

گناہ گاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف	ترجمہ و اضافات
امام ابوبکر بن ابی الدنیا	مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۳۳

یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت نعمانؓ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے خبر دی کہ حضرت زید بن خارجہؓ انتقال کے بعد کچھ بول رہے ہیں۔ میں فوراً لوگوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا ان کے سرہانے کے پاس جا کے بیٹھا تو میں نے ان کا کلام یہاں سے سنا: درمیان والے (عمرؓ) بڑے بہادر ہیں۔

یہاں تک کہ ان کا (سابقہ روایات میں مذکور) کلام ختم ہوا۔ میں نے اس سے پہلے کے کلام کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے شروع کا کلام بھی مجھے سنایا جو میں نہیں سن سکا تھا۔

(۷) شہید کی گواہی

حضرت عبد اللہ بن عبید الانصاری فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں شہید ہونے والے ایک شہید نے شہادت کے بعد اس طرح کلام کیا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، ابوبکرؓ صدیق ہیں۔ عثمانؓ نرم مزاج اور رحم دل ہیں۔

(۸) شاق گزرتے وقت کی عبادات پر انعامات

حضرت عبد الملک بن عمیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربعی بن حراش نے فرمایا کہ ہم تین بھائی تھے ہمارے منجھلے بھائی سب سے زیادہ عبادت گزار اور صوم وصلوۃ کے پابند تھے ایک دفعہ میں کہیں گیا ہوا تھا گھر واپس آیا تو گھر والوں نے کہا کہ اپنے منجھلے بھائی کے پاس جلدی جاؤ کیونکہ وہ انتقال

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

سرتن سے جدا ہونے کے بعد بھی قرآن کی تلاوت کی

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے احسانات اور [illegible] لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں بعد الموت [illegible] والے عجیب اور حیرت انگیز واقعات

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی کہانی

تالیف
امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و اضافات
مفتی محمد [illegible]

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۵۹

عورت کو [illegible] نظر آئی اور اس نے بھی بجلی کی طرف [illegible] شکوہ کیا تو اس نے [illegible] جواب [illegible] اس نے [illegible] میری [illegible] پھر [illegible] میری بائیں جانب [illegible] میں نے اس کی طرف ہاتھ [illegible] کہنے لگی [illegible] عمر کے وقت [illegible] ہمارے پاس آنے والے ہیں یہ سن کر میں پھر رونے لگا۔

حضرت ابو ادریس فرماتے ہیں کہ وہ بیٹھے ہمارے ساتھ اس طرح باتیں کر رہے تھے [illegible] عمر کی اذان ہوئی تو [illegible] طرف جھک گیا اور اس کی روح پرواز کر گئی۔

ابو ادریس سے نقل کرنے والے حضرت عبد الرحمٰن [illegible] فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ہمیں ابو ادریس کے حوالے سے یہ واقعہ سنایا تھا جب ابو ادریس ہمارے علاقے میں آئے ایک آدمی نے مجھے کہا کہ ابو ادریس آئے ہوئے ہیں ان سے براہ راست وہ واقعہ کیوں نہیں سن لیتے؟ تو میں ابو ادریس کے پاس گیا اور ان سے براہ راست یہ واقعہ سنا۔

(۲۶) شہید کا سرتن سے جدا ہو کر تلاوت کرنے لگا

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر فرماتے ہیں کہ تین مجاہد نوجوان تھے جو بڑے بہادر [illegible] روم جا کر حملے کر کے واپس آجاتے تھے ایک مرتبہ تینوں رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے گرفتاری کے بعد ان کو شاہ روم کے سامنے پیش کیا گیا تو بادشاہ نے ان پر [illegible] پیش کیا انہوں نے کہا اسلام

۶۰

کے علاوہ کوئی اور مذہب قطعاً قبول نہیں ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

بادشاہ نے یہ سن کر [illegible] کرنے والوں سے کہا کہ ان کو [illegible] ایک نہر کے پاس لے جاؤ [illegible] پکڑ کر [illegible] کے کنارے پر لے گئے ایک مجاہد کی گردن تن سے جدا کر دی تو [illegible] نہر میں جا کر [illegible] سب کے روبرو [illegible] (اسے زندہ انسان کا سر ہوتا ہے) [illegible] کی طرف کر کے [illegible] آیات جاری تھیں:

يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية
فادخلي في عبادي وادخلي جنتي.

ترجمہ: اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف اس طرح لوٹ چل کہ تو اس سے راضی [illegible] میرے [illegible] بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (سورۃ الفجر [illegible])

یہ دیکھ کر سب خوش ہو [illegible] کرتے ہوئے

(۲۷) شہید کے پاس حوریں ملنے جا رہی تھیں

حضرت عبد الواحد بن زید فرماتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں شریک ہوئے۔ دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی [illegible] جب لڑائی ختم ہوئی تو ہمارے ایک مجاہد ساتھی نہیں ملے ہم ان کی تلاش میں نکلے آخر ایک جگہ [illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
تدفین کے بعد قبر سے سوالات کے جوابات کی آواز سنی

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

کن لوگوں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر مختلف انعامات،
شہداء پر اللہ کے انعامات اور نیک لوگوں پر اللہ کی کرامت
کے بارے میں عالم برزخ سے واپس آنے والے عجیب انگیز واقعات

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و تسہیل و اضافات: مفتی محمد زبید الفتحی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۲۲

در میان ای لاش ملی۔ ان کے ارد گرد کچھ لڑکیاں تھیں جو ان کے سرہانے بیٹھی جا رہی تھیں جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو غصے بھرے چہرے کے ساتھ منتشر ہو گئیں اس کے بعد وہ ہمیں نظر نہیں آئیں۔

(۲۸) حضرت حمزہؓ نے قبر سے سلام کا جواب دیا

حضرت عطاف بن خالد فرماتے ہیں کہ میری خالہ جو شہداء کے مقبرے میں جایا کرتی تھیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں سواری پر بیٹھ کر مزار شہداء میں گئی تو حضرت حمزہؓ کی قبر کے پاس جا کے اتری۔ وہاں جب توفیق کچھ نوافل پڑھیں۔ مزار پر اہل مسلمان وہاں کوئی انسان نہیں تھا سوائے میرے ایک غلام کے جو میری سواری کی لگام تھامے کھڑا تھا میں نے نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: السلام علیکم تو میں نے اپنے کانوں سے قبر کے اندر سے سلام کا جواب سنا اور قبر سے جواب سننے پر مجھے اتنا یقین ہے جس طرح میرے ذہن میں اللہ کا میرے خالق ہونے کا یقین ہے اسی طرح میں دن اور رات کو پہچانتی ہوں۔

قبر سے اس طرح سلام کا جواب سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

(۲۹) قبر پر کان لگا کے منکر نکیر کے سوالات سنے

حضرت جریر بن طریف فرماتے ہیں کہ میرے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا ہمارے لوگ دفنانے سے فارغ ہو کر چلے گئے میں نے اپنا سر اس کی قبر پر رکھ دیا تو میں نے کمزور سی ایک آواز سنی میں نے پہچان لیا کہ وہ میرے

۲۳

بھائی ہی کی آواز تھی وہ کہہ رہا تھا کہ: الف: تو کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہارا دین کیا ہے؟ اس نے کہا اسلام

(۳۰) قبر سے سوالات و جوابات سنے

حضرت علاء بن عبد الکریم فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کا ایک بھائی تھا جس کی بینائی کمزور تھی اس نے بیان کیا کہ میرے بھائی کو ہم نے دفنایا تو لوگ دفنانے کے بعد منتشر ہونے پر اپنے اپنے گھروں میں واپس چلے گئے میں نے قبر پر اپنا سر رکھ دیا میں نے قبر کے اندر سے کوئی کہہ رہا ہے کہ: تمہارا رب کون ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟ میں نے اپنے بھائی کی آواز سنی میں نے خوب پہچان لیا کہ یہ میرے بھائی ہی کی آواز ہے وہ کہہ رہا تھا کہ: اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں۔ میں یہ سن رہا تھا کہ اچانک قبر کے اندر سے تیر نما کوئی چیز میرے قریب سے گزری، رکھے ہوئے کانوں پر لگی خوف کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تو میں واپس آیا۔

(۳۱) حضرت یحییٰ علیہ السلام کا خون ابلتا رہا

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو بارہ حواریوں کی ایک جماعت کے ساتھ لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا ان کی تعلیمات میں یہ بھی شامل تھا کہ اپنی بھانجی سے نکاح حرام ہے۔ اتفاق سے اس ملک کے بادشاہ کی ایک بھانجی تھی جس کو بادشاہ بہت پسند کرتا تھا اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا اور بادشاہ روزانہ اس کی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
قبر والے نے قبر میت سے بدکاری کرنے والے کو روکا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف
امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و اضافات
مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۹۳

کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے کو ناپسند فرمایا۔

(کتاب البعث لهشام بن عمار ص شرح الصدور ص ۱۷۸)

(۵۳) میت نے کہا کیا تمہیں شرم نہیں آتی

شیخ عبد الغفارؒ نے "کتاب التوحید" میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنا ذاتی واقعہ یوں بیان کیا کہ میں نے ایک نوجوان کے ساتھ مل کر "قرافہ" کے ایک قبرستان میں بدکاری کا پروگرام بنایا تو اس نوجوان نے کہا کہ خدا کی قسم وہاں اللہ کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گا کیونکہ میں نے ایک دفعہ ایسا کیا تو ایک قبر پھٹ گئی اور میت نے ہمیں خطاب کر کے کہا کہ کیا تمہیں اللہ سے شرم نہیں آتی؟

(شرح الصدور ص ۲۰۷)

(۵۴) شہید نے کہا رب کعبہ کی قسم! ہم زندہ ہیں

زین الدین بوشی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کافی تعداد مجاہدین کو دوران جہاد انگریزوں نے گرفتار کر لیا اور بہت سوں کو شہید کر دیا تو فقیہ عبد الرحمن نوری نے یہ آیت تلاوت فرمانے لگے:

ولاتحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احياء عند ربهم يرزقون۔

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو ہرگز ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں وہ اپنے پروردگار کے نزدیک ہیں ان کو رزق اور روزی دی جاتی ہے۔

☆ معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ بعد از وصال بھی اپنی قبور میں رہتے ہوئے باہر کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
اللہ کے سارے دوست بعد از وصال بھی زندہ ہوتے ہیں

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: من عاش بعد الموت

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خداوندی انعامات، شہداء پر اللہ کے فضلات اور جنتیوں، دوزخیوں کی سرگزشت کے بیان میں عالم برزخ سے تعلق رکھنے والے عبرت انگیز واقعات،

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف
ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و اضافات
مفتی محمد عبد الغنی

مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

اس کے بعد فقیہ عبد الرحمٰن نوری بھی اپنے شہید بھائیوں سے جا ملے تو ایک انگریز آپ کی لاش کے پاس ہاتھ میں نیزہ لئے آیا اور آپ کی لاش کو نیزہ سے ہلاتے ہوئے کہا کہ اے مسلمانوں کے مذہبی رہنما! تم تو کہا کرتے تھے کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم لوگ اپنے رب کے پاس زندہ ہو اور کھاتے پیتے ہو کہاں ہے تمہارے رب کا یہ کلام؟ (ان الذین قتلوا) وہ یہی کہہ رہا تھا کہ فوراً فقیہ عبد الرحمٰن شہید نے اپنا سر اٹھا کر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ہم زندہ ہیں۔ آپ نے دو مرتبہ اسی طرح فرمایا۔ یہ دیکھ کر انگریز اپنے گھوڑے سے گر کر آپ کے چہرے کو بوسہ دینے لگا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ اس لاش کو اس کے ساتھ اس کے گھر میں پہنچائے۔

(شرح الصدور ص ۲۰۷)

(۵۵) میت نے کہا زندہ لوگ زندہ ہی رہتے ہیں

شیخ ابو سعید خراز فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں باب بنی شیبہ میں تھا، ایک نوجوان کی لاش نظر آئی میں اسکے پاس جا کے اسکو دیکھنے لگا تو اس نے مسکرا کر کہا کہ اے ابو سعید! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ زندہ لوگ زندہ ہی رہتے ہیں اگرچہ مر جائیں وہ تو صرف ایک جہان سے دوسرے جہان میں منتقل ہوتے ہیں۔

(شرح الصدور ص ۲۰۷، ۲۰۸)

(۵۶) اللہ کے سارے دوست زندہ ہی ہوتے ہیں

حضرت ابو علی روذباری فرماتے ہیں کہ میں نے ایک درویش کو دفنایا، قبر میں رکھنے کے بعد جب ان کے کفن کی گرہ کھولی گئی تو میں نے ان کا چہرہ مٹی پر رکھنا چاہا، میں نے ان کو دیکھا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور مجھے خطاب کرکے فرمایا کہ اے ابو علی! تم مجھے اس کے سامنے ذلیل نہ کرو جو کہ مجھے لاڈ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا: حضرت! موت کے بعد زندگی؟ کہا: میں تو زندہ ہوں اور اللہ کے سارے دوست زندہ ہی ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ کل (قیامت کے دن) میں تمہاری نصرت کروں گا۔

(شرح الصدور ص ۲۰۸)

(۵۷) کفن چور نے توبہ کرلی

ایک کفن چور کہتا ہے کہ ایک عورت کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی میں بھی ان میں اس لئے شریک ہو گیا تاکہ اس کی قبر معلوم کروں۔ رات کے وقت میں نے جا کر اس کی قبر کھودی اس کے جسم سے کفن اتارنے لگا تو اس نے کہا کہ سبحان اللہ! ایک بخشا ہوا (مغفور) شخص ایک بخشی ہوئی عورت کا کفن چرا رہا ہے! اس نے کہا کہ میں بخشا ہوا کیا تم کو اللہ نے معاف کردیا ہے لیکن مجھے اللہ نے معاف کردیا ہے یہ تم کیسے کہتی ہو؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے بھی بخش دیا ہے اور میری نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے تمام افراد کو بھی بخش دیا ہے اور میری نماز جنازہ میں تم بھی شریک تھے۔ یہ سن کر میں نے کفن پہلے کی حالت میں چھوڑ کر قبر کی مٹی ڈال دی اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلی۔ (شرح الصدور ص ۲۰۸)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
شہداء کو دوبارہ زندہ کر کے عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شرکت کی اجازت دی

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: من عاش بعد الموت

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر عنایات و ارشادات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور جیتے جاگتے لوگوں پر اللہ کی کرامت کے بارے میں عالم برزخ سے لوٹنے والے حیرت انگیز واقعات،

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و اضافات: مفتی محمد عبید الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے حیرت انگیز مشاہدات پر مبنی تحریر

دنیا کے اس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

دوران میں اپنے آٹھ دیگر مجاہدین کے ساتھ رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔ ہمیں شاہ روم کے سامنے پیش کیا گیا تو پھر سے دوسرے مجاہد ساتھیوں کو شاہ روم کے حکم سے شہید کر دیا گیا مجھے بھی گردن زدنی کے لئے آگے کیا گیا تو ایک رومی بزرگ نے شاہ روم کی طرف دیکھا اور اس کے سر اور قدموں کو چوم کر التجا کرنے لگا کہ اس مسلمان کو مجھے دے دیں بادشاہ نے آخر مجھے اس کے حوالے کر دیا۔ وہ مجھے اپنے گھر لے گیا جہاں اس نے اپنی نہایت خوب صورت ایک بیٹی کو بلایا اور مجھے کہا کہ یہ میری بیٹی ہے تم ہمارا دین اختیار کر لو تاکہ میں تم سے اپنی اس بیٹی کی شادی کر دوں اور تم کو اپنا مال تقسیم کر دوں۔ تم نے تو بادشاہ کے پاس میرے سلام کو دیکھ لیا ہے۔ لہٰذا میرا کہنا مان لو اور مذہب قبول کرو۔

میں نے کہا کہ میں دنیا کی کسی چیز کی خاطر اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ بزرگ کئی دنوں تک مجھے یہ پیشکش کرتا رہا۔ ایک رات اس کی بیٹی نے مجھے اپنے ایک خوب صورت باغ میں بلا کر کہا کہ تم میرے ابو کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ میں نے کہا کہ میں کسی عورت یا کسی اور چیز کیلئے اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا۔ اس نے کہا کہ پھر تم یہاں رہنا پسند کرتے ہو یا اپنے ہاں جانا؟ میں نے کہا: مجھے اپنے ملک واپس جانا پسند ہے۔ تو اس نے ایک ستارے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس ستارے کے رخ پر چلتے رہو، دن کو چھپے رہو، رات کو سفر کرتے رہو۔ تم اپنے ملک پہنچ جاؤ گے۔

پھر اس نے مجھے کچھ توشہ دیا۔ میں اس کی ہدایت کے مطابق تین دن تک اسی طرح چلتا رہا کہ رات کو چلتا اور دن کو چھپا رہتا۔ چوتھے دن میں ایک جگہ چھپا ہوا تھا کہ اچانک گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ میں نے دل دل میں کہا کہ اب تو پکڑا ہی گیا۔ وہ میرے پاس پہنچے تو میں نے دیکھا کہ وہ سب میرے شہید ہونے والے مجاہد ساتھی ہیں جو سواریوں پر سوار تھے۔ دوسرے کچھ اور بھی لوگ ان کے پیچھے تھے جو سفید یا کالی مائل رنگ کی سواریوں میں سوار تھے۔ انہوں نے کہا: تم عمیر ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں عمیر ہوں۔ کیا تم لوگ شہید نہیں ہو گئے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہم شہید تو ہو گئے تھے لیکن اللہ جل جلالہ نے شہیدوں کو دوبارہ زندہ کر کے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کے بعد ان میں سے کسی نے مجھے کہا کہ اپنا ہاتھ مجھے دو عمیر۔ میں نے اس کی طرف کر دیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد مجھے اچانک جھٹکا دے کر سواری سے نیچے پھینک دیا تو میں اپنے گھر کے پاس ایک جزیرے میں جا گرا اور مجھے کسی قسم کی خراش تک کوئی اور تکلیف نہیں ہوئی۔

(تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۶، شرح الصدور ۲۱۴-۲۱۵)

(۶۱) شہید ساتھی زندہ رہ جانے والے مجاہد کو اس کا گھر پہنچانے پہنچ گئے

امام ابن عساکر نے ... میں اپنی سند سے یہ واقعہ نقل

☆ جب بعد از وصال شہداء آ سکتے ہیں تو انبیاء کرام علیہم السلام اپنے رب جل جلالہ کی عطا سے کیوں نہیں آ سکتے؟

www.nafseislam.com

دیوبندی مفتی کا اکابر علمائے اسلام کے خلاف فتویٰ:
”حضور ﷺ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے“

یاحی   برحمتک نستغیث   یاقیوم

اس کتاب کو پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ بعض اہم اسلامی مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء
خطیب جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
قائد جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۸)

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انھوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلادی۔ اگر انھیں علم غیب ہوتا کہ وہ ذبح نہیں ہوں گے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انھیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی ہے۔ بعض کافروں نے سازش کر کے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جاکر شہید کردیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرما ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

پیارے بچو!

یااللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ بس زبان پر یاحی یاقیوم۔ جاری کرلو۔

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں ہی کی کتابوں سے حضور ﷺ اور اولیاء اللہ کا تصرف ثابت ہے۔

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

اللہ کے ولی کو بعد از وصال تسبیح کرتے اور انگلیاں ہلاتے دیکھا گیا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں بعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف
امام ابوبکر بن ابی الدُّنیا

ترجمہ و اضافات
مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۱۰۳

شام پہنچے وہیں دونوں نے اقامت اختیار کی۔ اس وقت ان دونوں کا قصہ شام میں بہت مشہور ہوا بعض شعراء نے ان دونوں کے بارے میں اشعار بھی کہے ہیں ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

سیعطی الصادقین بفضل صدق نجاۃ فی الحیوۃ وفی الممات

سچوں کو سچائی کے بدلے میں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی نجات نصیب ہوگی۔

(شرح الصدور ص ۲۱۵۔۲۶۶)

(۶۲) میت نے تسبیحات شمار کرتے ہوئے انگلیوں کو ہلایا

حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن معدانؒ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) پڑھتے اور اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن کی کثرت تو تھی ہی۔ ان کے انتقال کے بعد جب غسل دینے کے لئے ان کو چارپائی پر رکھا گیا تو تسبیح (سبحان اللہ، سبحان اللہ) پڑھتے وقت جس طرح انسان انگلیوں کو ہلا کر شمار کرتا ہے اس طرح وہ انگلیوں سے اشارہ کرنے لگے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق جلد ۱۶ ص ۲۰۱ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء ۵/۲۱۰، بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب ۷/۳۱۰۸)

(۶۳) جنگ یمامہ کے شہید کا شہادت کے بعد کلام کرنا

حضرت عبداللہ بن عتبہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ مسیلمہ کذاب کے لوگوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے صحابہؓ کو دفنا رہے تھے تو شہید ہونے والے ایک انصاری صحابیؓ نے دوسرے شہداء کے درمیان سے

☆ معلوم ہوا کہ اہل اللہ مرتے نہیں، فقط ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
شاہ عبدالرحیم دہلوی کو شیخ سعدی نے وصال کے بعد آ کر مصرع بتایا

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: من عاش بعد الموت

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر عنایات اور شہداء کے حالات اور جو لوگ موت کے بعد زندہ ہوئے ان کے حالات پر مشتمل عبرت انگیز واقعات

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و تحقیق: مفتی محمد عبدالغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے حیرت انگیز مشاہدات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

تقویٰ سے آراستہ رہے۔ پھر تم نے دیکھا کہ ایک ایسے شخص کی سزا ہے کہ جس نے ایک ایسے پاکیزہ شخص کو قتل کیا کہ جس کی سعادت اللہ نے اس کے نوشتے میں لکھ دی تھی۔ اور جس کے قاتل کے لیے جہنم اور اس کا عذاب نوشتے میں لکھ دیا گیا۔ ابھی میرے پاس اللہ کی طرف سے پیغام رساں آ کر مجھے پیغام دے گیا کہ میں اس جسم کو اوڑھ کر اس کے اس حصے میں رہ جاؤں کہ جس سے چشموں کے (جسم کے) کیڑے باہر نکل آتے ہیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں یہاں پر قیامت تک اس کو سزا دوں۔

(تاریخ مدینہ دمشق ۔ ۱/ ۲۹ ... من سب الاصحاب وعاودہ فیہ من الاثم والعقاب لابن رجب الحنبلی من من تاریخ ابن النعمان)

(۶۹) شیخ سعدیؒ نے آکر بھولا ہوا مصرعہ بتایا

حضرت شاہ ولی اللہ اپنے والد صاحب شاہ عبدالرحیمؒ کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ (میرے والد صاحب) فرماتے تھے کہ اکبرآباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران راستے میں ایک لمبے کوچے سے میرا گزر ہوا اس وقت میں شیخ سعدیؒ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق و شوق حاصل تھا:

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع ست
جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت ست
سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق
علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت ست

چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا اچانک ایک فقیر حسن و زلف، شیخ چہرہ والا مرد ظاہر ہوا اور کہا:

علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت ست

میں نے کہا: جزاک اللہ خیر الجزاء، آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب کو دور فرمایا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا۔ مسکرائے اور فرمایا کہ کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ شکرانہ ہے۔ فرمایا: میں نہیں کھاتا۔ پھر فرمایا: مجھے جلد جانا ہے۔ میں نے کوشش کی جلد چلوں گا۔ فرمایا: میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں۔ قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ روح مجسم ہے، میں پکارا: مجھے اپنے نام سے آگاہ کیجیے تاکہ ایصال ثواب کر سکوں۔ فرمایا: سعدی بھی فقیر ہے (انفاس العارفین، مولفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ترجمہ ص ۱۰۰)

(۷۰) میت نے آنکھیں کھول دیں

امام مروزیؒ کے جلیل القدر شاگرد حضرت ابو محمد بن نجار فرماتے ہیں کہ میں ایک میت کو غسل دے رہا تھا کہ ٹھیک اس نے آنکھیں کھول دیں اور میرا ہاتھ پکڑ لیا اس کے بعد کہا کہ اے ابو محمد! اس پچھاڑ (موت) کے وقت کے لئے اچھی طرح تیاری کرو۔

☆جب شیخ سعدی بعد از وصال تشریف لا سکتے ہیں تو حضور ﷺ اپنے رب کی عطا سے بعد از وصال مدد کے لئے کیوں نہیں آ سکتے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

مسلمان نے وصال کے بعد قبر میں سے آواز دی

موت سے واپسی کے

حیران کُن واقعات

ترجمہ: من عاش بعد الموت

کتاب میں مختلف مذاہب کے لوگوں پر مشتمل واقعات، شہداء رحمہم اللہ کے فضائل اور عجیب و غریب واقعات کے بارے میں بیان مستند اور عبرت انگیز واقعات،

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و اضافات: مفتی محمد جنید القاسمی

مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

تم کو واپس کر دے... تو میں نے امانت والی امانت کو اس کی اپنی جگہ رکھ دیا۔

(روض الریاحین للیافعی، شرح الصدور ص ۲۶۰)

(۷۴) ایک گورکن کا واقعہ

ایک گورکن نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے کسی کے لیے قبر کھودی، دیکھا کہ ساتھ والی قبر میں ایک شخص چارپائی پر بیٹھا ہاتھ میں قرآن پاک لئے پڑھ رہا ہے اس کے نیچے ایک نہر جاری ہے یہ دیکھ کر وہ اس کی کھودی ہوئی قبر میں بے ہوش ہو کر گر گیا لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا مگر وہ چل سکا ہوا آیا تھا اس کے بعد تیسرے دن اس کا ہوش واپس آیا۔

(روض الریاحین، شرح الصدور ص ۲۶۰)

(۷۵) والدہ کی سفارش کام کر گئی

ابو علی وراق فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عمرو بصری ایک کوچہ سے گزرے، دیکھا کہ کچھ لوگ ایک نوجوان کو اس کی شرارتوں کی وجہ سے علاقہ بدر کر رہے تھے، نوجوان کی والدہ رو رہی تھی اور ان لوگوں کی منت کر رہی تھی۔ تو ابو عمرو بصری نے فرمایا کہ اس مرتبہ تم اس کو میری ذمہ داری میں چھوڑ دو۔ کچھ دنوں بعد ابو عمرو نے نوجوان کی والدہ کو دیکھا تو پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے اس نے انتقال کے وقت مجھے وصیت کی کہ اس کی موت کی اطلاع پڑوسیوں کو نہ دوں تاکہ وہ اس پر خوش نہ ہوں، اور کہا کہ مجھے دفنانے کے بعد آپ اللہ سے میرے لئے دعا و استغفار کر دینا، کہتی ہے کہ میں نے اس طرح کیا اور اس کی قبر کے پاس سے واپس آنے لگی تو قبر سے اس کی آواز آئی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ: امّاں جان آپ جائیے، میں اپنے رب سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ پر کریم اور مہربان ہے۔

(شرح الصدور ص ۲۰۸-۲۰۹)

(۷۶) حضرت علیؓ سے اہل قبر کا مکالمہ

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک قبرستان میں گئے تو حضرت علیؓ نے اس طرح آواز دی کہ اے قبر کے باشندو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم تمہیں اپنے حالات سے آگاہ کریں یا تم ہمیں اپنے حالات بتلاؤ گے؟ تو ہم نے قبر کے اندر سے یہ آواز سنی: وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المؤمنین! آپ ہمیں ہمارے بعد کے حالات سنائیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: تمہاری بیویاں دوسری شادی کر چکی ہیں، تمہارے مال تقسیم ہو چکے ہیں، تمہارے بچے یتیموں میں شامل ہو گئے ہیں اور تم نے جن مکانوں کو خوب مضبوط کیا تھا اب تمہارے دشمن ان کے مکین بن گئے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے (زندہ لوگوں کے) احوال، اب تم تمہارے حالات سناؤ۔ تو ایک میت نے جواب دیا: ہمارے کفن کے کپڑے ریزہ ریزہ ہو چکے ہیں، بال (جسم سے الگ ہو کر) بکھر گئے ہیں، جسم کے چمڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

یہ دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کے خطوط کی کتاب ہے

جس میں حاجی امداد اللہ کو اعلیٰ حضرت لکھا

مکاتیبِ رشیدیہ

اُستاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امامِ ربانی حضرۃ مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اوّل : حضرۃ مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی نوراللہ مرقدہٗ

اضافہ : مولانا عبدالملک مجتبیٰ

ترتیب جدید : جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارۂ اسلامیات ○ انارکلی لاہور پاکستان

۷۳۲۴۷۸۵ ۷۲۲۳۹۹۱ ۷۳۵۳۲۵۵

۲۷

کرامت نامجات اعلیٰحضرت حاجی صاحب بنام حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ اسرارہما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب ۱

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت فیض درجت سراپا خیر و برکت عزیز مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح ہو کہ الحمد للہ فقیر بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہے اور آپ کی صلاح و فلاح کی دعا کیا کرتا ہوں۔

اول معذرت یہ ہے کہ اب فقیر باعث زیادہ ہو جانے ضعف بصر کے دیر سے ہاتھ سے لکھنے سے معذور ہے ورنہ آپ کا خط اپنے آپ لکھا ضرور تھا، آپ کا ارسال کیا ہوا خط اس کا جواب روانہ ہو گیا ہے لیکن آپ نے اس خط میں مفصل کیفیت مزاج فیض امتزاج اور دیگر حالات رقم فرمایا اس لئے تعلق باقی ہے۔ اس تحریر کے لکھنے کی یہ ضرورت ہوئی کہ فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے کسی نے آپ کی خدمت میں بی بی خیر النساء صاحبہ کو یہاں بھیج دینے کو لکھا ہے اس سے یہ عرض ہے کہ آپ اپنی طرف سے کسی طرح کا اشارہ و تحریک اس بارے میں نہ فرمائیں کیونکہ فقیر خود بالکل صبح و شام ہے ایسی حالت میں کسی کو تکلیف اس قدر دراز سفر کی دینی مناسب نہیں ہے۔ اس سے قبل مولوی محمد علی نے بحث سے فقیر کے راحت و آرام کے خیال سے بلا استمزاج فقیر کے اس بارے میں مولوی عزیز الرحمٰن و مولوی عبداللہ صاحبان کو لکھا تھا لیکن جب فقیر کو اس کی خبر ہوئی تو دونوں صاحبوں کو اس بارہ میں کچھ اپنی طرف سے تحریک و اشارہ کرنے کی ممانعت لکھ دی گئی ہے۔ اس بارہ میں جو کوئی تحریر جائے تو فقیر کے اطلاع مرضی لکھتا چلا جائے۔ ہاں البتہ یہ حال ہے یا اس کے ما قبل سے سنتا ہوں کہ بی بی صاحبہ موصوفہ یہاں آنے کے متمنی ہیں تو اگر وہ خود آنے والی ہوں اور قریب راہ ہو سکے کے باعث ... مستحق ہیں تو ایسی صورت میں آپ اُن کے زاد راہ وغیرہ کا سامان فرما کر فقیر کو خبر دیں۔ الحمد للہ اور سب طرح خیریت ہے و شکر الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فقیر کا اور آپ کا خاتمہ بالخیر فرما کر اپنے

☆ہمارا سوال: جب حاجی امداد اللہ کو "اعلیٰ حضرت" لکھنا جائز ہے تو امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کو اعلیٰ حضرت لکھنے پر فتویٰ کیوں؟

www.nafseislam.com

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ قربانی کا گوشت کافر اور بھنگی کو دینا درست ہے

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام : مولانا عبد الملک عتیقی

ترتیب جدید : جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ○ انارکلی لاہور پاکستان

۷۳۲۴۷۸۵ ۷۲۳۳۹۹۱ ۷۳۵۳۲۵۵

١٨٠

نیز کرسکتا ہے۔

۳- اس کی اولاد پر ضروری ہے کہ حصہ داروں کا حصہ الگ کر کے باقی کو دے دیں۔ فقط

۴- ہبہ مشاع کا درست نہیں۔ اگر ہر شریک کو ہو، لیکن ہر شریک کے ہاتھ بیع کر کے ثمن ہبہ کر سکتا ہے۔

۵-۶- عورتوں کی جماعت مکروہ ہے لیکن اگر کریں امام وسط میں کھڑی ہو اور جہریہ نمازوں میں جہر سے پڑھے۔ فقط

۷- مسافر کو ترک سنن و غیر سنن و پڑھنے کی رخصت ہے۔ فقط

کتبہ رشید احمد عفی عنہ ۲۳ شعبان سنہ نامعلوم

۲۱ رجب ۱۳۱۵ھ

مکتوب نمبر ۱۷۷

از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند کارڈ پہنچا، حال معلوم ہوا۔ جواب مسئلہ یہ ہے کہ ایسا شخص جس کے صفات آپ نے سوال میں لکھے ہیں فاسق ہے۔ ایسے شخص کی تعظیم کرنا گناہ ہے اور جو شخص ایسے شخص کی تعظیم کرے وہ گناہگار ہے۔ فقط والسلام

۱۵ شعبان ۱۳۲۰ھ

مکتوب نمبر ۱۷۸

— الجواب: قربانی کا گوشت کافر کو دینا اور بھنگی اور چمار کو درست ہے اور اس کا چمڑہ فروخت کر کے مسکین کو دینا واجب ہے اور مثل پٹھانی دینا اس کا سمجھ میں درست نہیں اور روٹی کھلا دینا بھی درست نہیں۔ ہاں روٹی اگر بازار سے خرید کر روٹی کا مالک کر دیا یہ درست ہے۔

یہ صحت جو سوال میں درج ہے اس میں قربانی واجب نہیں۔ اگر چار پانچ بیگہ حاجت سے زائد ہوں تو قربانی واجب ہوگی۔

ایسے مقام پر جمعہ ادا نہیں ہوتا۔ ظہر جماعت سے پڑھنا چاہیے۔ فقط والسلام

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

۱۸ اپریل ۱۸۹۸ء

۱۸ ذی قعدہ

---

۵ اس کے لئے یہی احسن ہے ... پڑھنا چاہیے۔ محمد عاشق الٰہی عفی عنہ

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی نے اپنے خط میں رشید احمد گنگوہی کو سراپا برکت دردمندوں کا رہنما اور دستگیر لکھا

مکاتیبِ رشیدیہ

اُستاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام : مولانا عبد الملک صاحب حسینی

ترتیب جدید : حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ○ انارکلی لاہور پاکستان

۷۲۲۲۸۵ ۷۲۲۳۹۱ ۷۳۵۳۲۵۵

۱۴۳

... اور مصلحت مجھو اس کی تحریر کرو۔ غرض خلق خدا کو جہنم راہ کے پہنچنے سے جو اپنا منظور ہے جس طرح حاصل ہو اور جو تشدد کہ موجب فساد ہو اس سے بچنا مناسب ہے۔

اس مرتبہ کے معاملہ و بیانات آپ کے جو فساد بھورن ہو گئے ان کو سن کر بندہ بہت خوش ہوا اور تمہارے واسطے دعائے خیر کرتا ہوں۔ فقط

اس تحریر میں اگر کوئی بات آپ کو مشتبہ ہو تو اس کے اظہار کی اجازت ہے ہرگز شرم نہ کریں بندہ ہرگز ناخوش نہ ہوگا۔ اگر مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہوگی تو بشرط فہم اس کے قبول کرنے میں دریغ نہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

... محرم الحرام

تیسرا خط از حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ

از کمترین خدام محمد اشرف علی صاحب۔ بجالی حضرت سراپا برکت دستگیر درماندگان رہنمائے گمراہان

حضرت مولانا الحاج الحافظ المولوی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم۔ بعد تسلیم نیاز ... عرض ... [illegible]

... [illegible] ... حضور نے جو اس نادان ناکارہ کی دستگیری فرمائی اگر ہر بن مو سے اس کا شکر ادا کروں تو محال ہے بس بجز اس کے کیا عرض کروں۔

شعر: شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

[illegible]

www.nafseislam.com

اکابر دیوبند رشید احمد گنگوہی نے خط کے جواب میں چار سلاسل قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کو عمدہ لکھا

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین، فقیہ النفس، قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

اضافہ : مولانا عبد الملک تحسین

ترتیب جدید : حضرت مولانا جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ○ انار کلی لاہور پاکستان

۷۳۵۳۲۵۵ ۷۲۴۳۹۱ ۷۳۲۴۷۸۵

۴۹

قلب تک پہنچا دیتا ہے عضو لسان اگر جنت میں جاوے گا تو کیا دیگر جملہ اعضاء محل نار ہو سکتے ہیں۔ ذکر وہ شے ہے کہ اگر کسی عضو انسانی سے متصل ہووے گا تمام جسد کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ لہٰذا آپ التزام شغل کے واسطے فرصت کا انتظار نہ کریں اگرچہ پانچ پانچ چار چار منٹ ہی ہو مگر شغل ضرور [illegible] کرکے اسی پانچ منٹ پر التزام کریں اگرچہ محض لسانی [illegible] انشاء اللہ [illegible] جب پانچ منٹ کا التزام ہوگا تو فائدہ [illegible] ہو جاوے گا

فقط والسلام۔

بندہ بھی پریشان ہے سب خیریت ہے مگر [illegible] حافظ مسعود احمد سخت بیمار ہیں کہ قریب یاس کے ہے حق تعالیٰ قادر ہے۔ فقط والسلام

بنام جناب مولوی فتح محمد صاحب زید فضلہ [illegible]

مکتوب نمبر ۱۱۸

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا وقت حرکت قلب کے جو حرارت قلب پر ہوتی ہے وہ اثر ذکر کا ہے اور محمود امر ہے اور چار خاندان قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ ہیں اور یہ خانوادہ اس کو کہتے ہیں جو ان میں سے شاخیں نکلی ہیں سو شاخیں بہت سی ہیں، چودہ خانوادہ جس نے لکھے ہیں اس وقت میں چودہ تھے اس کے بعد بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ غرض خانوادہ بہت ہیں چودہ کسی وقت خاص میں تھے اب چودہ کی کوئی وجہ نہیں [illegible] اچھا لفظ ہے اور آپ کے بھائی کے واسطے دعا کرتا ہوں حق تعالیٰ فضل فرماوے۔ آمین۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۹

از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم خط آیا حال دریافت ہوا اسم شغل کو برابر کرتے رہو جب اس کا وقت نہ آئے گا تو حرکت بھی ہو جاوے گی [illegible] حرکت قلب [illegible] معلوم ہوتی ہے اور گاہ وہ حرکت محسوس ہو کر حرکت حاصل ہو جاتی ہے [illegible] اور غم و فکر جس قدر ہو سکے اس میں مشغول رہو۔ آدمی کا کام کرنا ہے [illegible] کا حال دریافت کرنا ضرور نہیں۔ [illegible] کسی کے اختیار میں نہیں [illegible] جو حاصل ہو جاوے [illegible] جہاں تک ہو سکے کرنا کام ہے۔ [illegible] کے تعلقات سب خلاف شغل کے ہیں مگر ناچاری ہے۔ ریاضات ترک طعام و کلام و صحبت [illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابر دیو بند رشید احمد گنگوہی نے خط کے جواب میں چار سلاسل قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کو عمدہ لکھا

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

اضافہ : مولانا عبد الملک صاحب

ترتیب جدید و تخریج : جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ۰ انارکلی لاہور پاکستان

۷۳۵۳۲۵۵ ۷۲۴۳۹۱ ۷۳۲۴۷۸۵

قلب تک پہنچا دیتا ہے۔ عضو لسان اگر جنت میں جا رہنے کا تو کیا دیگر جملہ اعضاء محل نار ہو سکتے ہیں۔ ذاکر وہ شے ہے کہ اگر کسی جزو انسانی سے متصل ہووے گا تمام جسد کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ زنہار کہ آپ التزام شغل کے واسطے فرصت کا انتظار کریں۔ اگرچہ پانچ چار منٹ ہی ہو مگر شغل کو شروع کرو اور نسیئہ الشغل مالوہ ایک غلطیہ کو پیش نظر کر کے ابھی پانچ منٹ پر التزام کریں۔ اگرچہ محض لسانی بھاگتے دوڑتے ہو بس اس تقریر کو سہا لفظ تصور فرما دیں اور اپنا کام ان ہی کاموں میں بالالتزام شروع فرما دیں۔ جب پانچ منٹ کا التزام ہو گا تو وہ زائد ہو جاوے گا فقط والسلام۔

بندہ بھی پریشان ہے سب خیریت ہے مگر ہوا دہ حافظ مسعود احمد سخت بیمار ہیں کہ قریب یاس کے ہے حق تعالیٰ قادر ہے۔ فقط والسلام

بنام جناب مولوی فتح محمد صاحب زید فضلہ مدرس مدرسہ تھانوال

مکتوب نمبر ۱۱۸

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا۔ جو وقت حرکت قلب کے حرارت قلب پر ہوتی ہے وہ اثر ذکر کا ہے اور نجوم امر ہے اور چار خاندان قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ عمدہ ہیں اور دو خاندان اور اس کو کہتے ہیں جو ان میں سے شاخیں نکلی ہیں سو خاص ہیں بہت ہیں۔ جو وہ خاندان میں نے لکھے ہیں اس وقت میں بھی جو وہ تھے اس کے بعد بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ غرض خاندان وہ بہت ہیں چاروں کوئی وقت خاص میں رہتے اب چاروں کی ادا درست نہیں کرنا فقط ہے اور آپ کے بھائی کے واسطے دعا کرتا ہوں حق تعالیٰ فضل فرما دیں۔ آمین۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۹

از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم خط آیا حال دریافت ہوا۔ اہتمام شغل کو برابر کرتے رہو جب اس کا وقت نہ آئے گا تو ترقی بھی ہو جاوے گی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو حرکت قلبی معلوم ہوتی ہے اور گاہ وہ حرکت محفوظ ہو کر حرکت حاصل ہو جاتی ہے اور گاہ حرکت محسوس بھی نہیں ہوتی۔ تم کسی امر کا کچھ خیال اور غم نہ کرو جس قدر ہو سکے اس میں مشغول رہو۔ آدمی کا کام کرنا ہے اور ماجد کا حال دریافت کرنا ضرور نہیں۔ بالفعل جو کچھ ہے اس کو کرو اور کسی کے اختیار میں نہیں کہ خود معین کر دیوے کہ اتنے ایام میں فلاں امر حاصل ہو جاوے گا۔ ذکر جہاں تک ہو سکے کرنا کام ہے۔ دنیا کے تعلقات سب خلاف شغل کے ہیں مگر ناچاری ہے۔ ریاضات ترک طعام و کلام و صحبت انام و

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابر دیوبند رشید احمد گنگوہی نے خط میں لکھا کہ حضرت مجدد کے مزار پر حاضری ہو تو سلام عرض کرنا اور ناکارہ کا خیال رکھنا

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جامع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

باضافہ : مولانا عبد الملک تبسمی

ترتیب و تحریک از جناب محمود و شرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ○ انارکلی لاہور پاکستان

۷۳۲۴۷۸۵ ۷۲۴۲۳۹۱ ۷۳۵۳۲۵۵

۵۶

حالات میں لکھا ہے۔

جواب امر ثالث یہ ہے کہ نسبتی تمام نہیں ہوئی۔ اگر تمام ہو جاوے تو البتہ مفتوح ہو۔ بندہ کے نزدیک اجازت میں نقصان نہیں ہے۔ مگر ذکر نے قیام نہیں پایا۔ والغیب عند اللہ رات کو ذکر جس قدر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ فقط
اسحاق محمود الحسن کا پیغام مولوی ظفر حسین سے کہہ دیا ہے۔ فقط ۱۳۰۰ھ

مکتوب نمبر ۳۱

مولوی صدیق احمد صاحب مدظلہم السلام علیکم۔ خط آیا آپ کے حالات و کیفیت رجوع الی اللہ موجب مزید سرور ہوئے۔ درجے کے معنی جو لکھے ہیں اور یہ حالات تجلی ذاتی کے ہیں مگر ہنوز کمال اس کا نہیں ہوا انشاء اللہ تعالیٰ قریب کامل ہوتی ہے اور خواب جو ہیں وہ نشان آپ کے استقامت پر ہونے کے ہیں۔ حق تعالیٰ استقامت عطا فرماوے اور اس احقر کو اور سب دوستوں کو اور سب مسلمانوں کو نصیب فرماوے آمین۔ زیادہ والسلام۔
دعا کا امیدوار اپنے سب دوستوں سے ہوں اور محمود صاحب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ راقم بندہ رشید احمد عفی عنہ از گنگوہ رمضان المبارک ۱۳۰۰ھ۔

مکتوب نمبر ۳۲

مولوی صدیق احمد صاحب مدظلہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط موجب فرحت ہوا جو خطرہ کہ انشاء اللہ ہو رہے وہ خطرہ ہی نفس الخطرہ سے کوئی خالی ہوتا ہے۔ اگر خطرہ نہ ہو تو تمام کاروبار بند ہو جاویں۔
بہرحال شکر کی جگہ ہے کہ پروردگار عالم اپنے کسی بندہ کو اپنے ذکر سے محفوظ فرماوے اور حصول جا ہے۔ عزائم اب بھی بلند ہیں مگر سعادت ہونے کی وجہ سے اور ظاہر پختہ ہونے کے سبب سے کچھ معلوم ہوتی ہے۔ عزائم سب قوت اور نسبت میں زیادہ ہے۔ یہ امر جو ذکر کے معلوم ہوا۔ مزار حضرت مجدد پر حاضری ہو تو اس ناکارہ کے واسطے بھی خیال رکھنا اور نہایت ادب سے مزار مبارک پر میرا سلام عرض کردینا۔ زیادہ کیا لکھوں۔ شیخ محمد کو بعد سلام بلا واسطہ کا التزام گیارہ سو بار بعد عشاء فرماویں۔ مولوی عبد النصیر کو بھی سلام مسنون فرماویں۔ حافظ صاحب اگر ہوں سلام پہنچے اور مولوی محمود الحسن کو بھی۔ فقط ۱۳۰۰ھ۔

مکتوب نمبر ۳۳

مولوی صدیق احمد مدظلہم السلام علیکم۔ بندہ بخیریت ہے مطلع رہیں۔ آپ کا خط آیا صحت بعد مرض سے فرحت و سرور ہوا۔ حق تعالیٰ تندرست اور اپنی رضا میں رکھے۔ ... کے انتقال کی خبر ... حق تعالیٰ کسی مسلمان کو وہاں مقرر فرماوے۔ انگریز کا انتظام ... امام المعصیان کے واسطے ... کرو کی ایک دعا ... کا ہو

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابر دیوبند رشید احمد گنگوہی نے بلیات سے حفاظت کے لئے آیت کریمہ کا تین سو بار یا زائد کا وظیفہ بتایا

مکاتیبِ رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

[illegible] : مولانا عبد الملک عتیق

ترتیب جدید و تزئین : جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور ۲ پاکستان

۷۳۵۳۲۵۵ ۷۲۴۳۶۹۱ ۷۲۴۳۷۸۵

۲۴۳

مکتوب نمبر ۱۹۹

برادرم مولوی محمد حسین صاحب سلمہ بعد سلام مسنون ارشاد

تمہارا خط آیا ... ماہ شعبان میں [illegible] ... مگر [illegible] ... اسی قدر اعتقاد کریں کہ [illegible] ... بندہ دعا [illegible] ... البتہ دعا کرنے والا ہوں [illegible] ... ہیں۔ فقط والسلام

تم نے [illegible] کاغذ پر خط لکھا کہ [illegible] ایک آدھ دیا آیا۔

[illegible]

سب کو سلام پہنچے۔

[illegible]

مکتوب نمبر ۲۰۰

از بندہ رشید احمد عفی عنہ ۔ مولوی محمد حسین صاحب سلمہٗ

بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند۔ آپ کا خط آیا، حال دریافت ہوا۔ بندہ خیر خواہ ہے اور کلکٹر صاحب کو اس وجہ سے کہ تعلق کمشنر کو ان سے [illegible] عزیز رکھتا ہوں اور ہمیشہ اسی خیر تعلق کے وہ اب تک ہر طرح کے بلیات سے محفوظ رہیں۔ اب بھی بندہ دعا سے [illegible] کے واسطے دعا سے دریغ نہیں ہوا۔ آیت کریمہ [illegible] کا ختم وظیفہ ہونا چاہیئے کہ تین سو بار یا زائد پڑھی جاوے اور تعویذ بھی ملفوف ہے مگر ایک [illegible] کمشنر صاحب اور ان کے متوسلان کا [illegible] حافظ انوار الحق سے ہو رہا ہے اچھا نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے اندیشہ ہوتا ہے۔ آپ نے شعر بوستاں کا پڑھا ہے کہ کسی بزرگ نے بادشاہ طالب دعا کو جواب دیا تھا ؎

لہ [illegible]

☆ جبکہ دیوبندی مولوی اپنی مساجد میں آیت کریمہ کے ورد سے روکتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دار العلوم دیو بند کا فتویٰ:

نماز کے آداب میں سے ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت سب مقتدی کھڑے ہو جائیں

فتاوی دار العلوم مدلل و مکمل (جلد دوم) ۹۵ اذان و اقامت

جواب: اذان اور تکبیر فرائض کیلئے ہیں سنتوں کیلئے نہیں۔ ھکذا فی الدر المختار [1]۔ فقط

تکبیر کب شروع کی جائے

سوال: (۱۵۷) بروقت جماعت قبل کھڑے ہونے امام کے مصلے پر تکبیر شروع کی جاوے یا وقت عدم موجودگی بھی۔ کیا رسول اللہ ﷺ حجرہ میں سے تکبیر سن کر تشریف لاتے تھے اور یہی معمول تھا یا کبھی کبھی ایسا ہوا ہے؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ جب امام مصلے پر کھڑا ہو جب تکبیر شروع کی جائے بلکہ امام جب کہ مسجد میں موجود ہے تکبیر کہنا درست ہے۔ امام تکبیر سن کر خود مصلے پر آ جائے گا۔ جیسا در مختار میں اس عبارت سے ظاہر ہے۔ ویقوم الامام والمؤتم حین حی علی الفلاح اذا کان الامام بقرب المحراب والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظھر الخ [2]۔ فقط

مقتدی و امام کب کھڑے ہوں

سوال: (۱۵۸) تکبیر کے وقت مقتدیوں کو اور امام کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیے۔ ایک مولوی صاحب نے حی علی الفلاح کے وقت مقتدیوں کے کھڑے ہونے کو مستحب فرمایا ہے؟

جواب: نماز کے آداب میں سے فقہاء نے لکھا ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت سب کھڑے ہو جاویں لیکن ظاہر ہے کہ اگر پہلے سے مقتدی کھڑے ہو جاویں تو کچھ کچھ حرج اس میں نہیں ہے کیونکہ ترک استحباب اور ترک ادب پر کچھ طعن نہیں ہو سکتا۔ البتہ بہتر یہی ہے جیسا کہ فقہاء نے لکھا ہے اور در مختار میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر امام آگے کی طرف سے یعنی سامنے سے آوے تو جس وقت امام پر نظر پڑے مقتدی کھڑے ہو جاویں۔ بہر حال اس میں ہر طرح وسعت ہے۔ مگر اتباع تصریحات فقہاء کا اولیٰ و افضل ہے [3]۔ فقط

[1] والاقامة کالاذان فیما مر و در مختار … ولا یسن لغیرھا … احکام الاذان العشرة المذکورة فی السنن وھی خمسة … الدر المختار باب الاذان …

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب صفة الصلاة آداب الصلاة …

[3] والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح … لان الامام بقرب المحراب والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظھر وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیہ … قام الامام بنفسہ فی مسجد فلا یقفوا حتی یتم الاقامة … الدر المختار علی ھامش رد المحتار آداب الصلاة …

مکمل و مدلل

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد دوم

کتاب الصلوٰۃ (باب اول)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاوی دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

☆ کیا اب بھی "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہونے والوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاؤ گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی مستند کتاب میں ہے کہ جب مکبر حی علی الصلوٰۃ کہے تو امام اور مقتدی کھڑے ہو جائیں

مسائل امامت

(مکمل و مدلل)

امام اور امامت نماز سے متعلقہ مسائل و احکام کا جامع ذخیرہ

حضرت علمائے کرام دارالعلوم دیوبند کی تصدیق و تائید کے ساتھ

مؤلف

مولانا مفتی محمد رفعت قاسمی

مکتبہ مدنیہ

اردو بازار لاہور فون: ۷۲۳۳۲۱۹/۷۲۲۸۷۷۷

امام و مقتدیوں کو کب کھڑا ہونا چاہیے؟

اگر امام پہلے سے مصلے سے قریب ہے تو جب مکبر (تکبیر کہنے والا) حی علی الصلوٰۃ کہے امام صاحب اور مقتدی سب کھڑے ہو جائیں اور اگر امام صاحب صفوف کی طرف سے آئیں تو جس صف پر امام پہنچتا جائے اس صف کے نمازی کھڑے ہوتے جائیں، یہاں تک کہ جب امام مصلے پر پہنچے تو سب کھڑے ہو چکے ہوں۔

اگر امام صاحب سامنے سے آئیں تو جیسے ہی امام پر نظر پڑے سب نمازی کھڑے ہو جائیں، مصلے تک پہنچنے کا انتظار نہ کریں۔

پہلی صورت میں حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے کو لکھا گیا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد نہ بیٹھا رہے (مثلاً کوئی شخص تسبیح پڑھ رہا ہے اور ختم ہونے سے پہلے تکبیر شروع ہو گئی تو وہ مکبر کے حی علی الصلوٰۃ پر پہنچنے تک اگر پوری کر سکے تو پوری کر لے اس کے بعد نہ بیٹھا رہے) پس اگر شروع اقامت ہی کے وقت کھڑا ہو جائے تب بھی مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۸۱/۶)

اصل یہ ہے کہ جس وقت مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑا ہونا چاہیے۔ لیکن احادیث میں تو صفیں سیدھی کرنے کی نیز درمیان میں جگہ نہ چھوڑنے کی بہت تاکید آئی ہے اور عام طور پر لوگ مسائل سے ناآشنا ہیں۔ اس لئے تکبیر شروع ہونے سے پہلے ہی صفیں سیدھی کر لی جائیں، تاکہ تکبیر بھی سب سکون سے سن سکیں، اور اس وقت کسی قسم کا شور نہ ہو (فتاویٰ محمودیہ ج ۳۲/۲)

☆ دیوبندی مولوی کتنی ہی وضاحتیں کر لیں وہ "حی علی الصلوٰۃ" پر کھڑا ہونے کو بدعت ثابت نہیں کر سکتے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے شب برأت کے اعمال میں غسل، رات کے نوافل، شب بیداری اور دن کو روزہ رکھنے کی تعلیم دی

۳۱ — شب برأت کے فضائل و احکام

دستور العمل برائے شب برأت

☆ ... اس مبارک شب میں عبادت کرنے اور ذکر و تلاوت کرنے کیلئے غسل کرلینا مستحب ہے۔

☆ ... عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کریں۔

☆ ... جتنا سہولت اور آسانی سے ممکن ہو اس رات کو نوافل اور ذکر و تلاوت میں گزاریں۔

☆ ... کوئی شخص منکرات سے بچتے ہوئے قبرستان جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔

☆ ... صحت و عافیت، رحمت و مغفرت اور جملہ مقاصد حسنہ کے لئے خوب دعا کریں۔

☆ ... شعبان کی پندرہ تاریخ کا روزہ رکھیں۔

☆ ... جن گناہوں کی نحوست اس مبارک رات کی برکات سے محروم کر دیتی ہے، ان سے مکمل پرہیز، اور صدق دل سے توبہ کریں، ان کی تفصیل پچھلی حدیث میں گزری، اور دیگر گناہوں سے بھی توبہ و استغفار کریں۔

قابل توجہ

واضح ہو کہ اس رات میں نوافل پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں ہے، عام نوافل جس طرح پڑھے جاتے ہیں، اسی طرح اس شب میں پڑھے جائیں، نوافل پڑھنے کے جو خاص خاص طریقے عوام میں رائج ہیں اور ان کے عجیب و غریب فضائل اور فوائد بیان کئے جاتے ہیں، وہ من گھڑت اور اپنے ایجاد کردہ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

☆ جبکہ دوسری جانب مساجدِ دیوبند شب برأت میں عشاء کے بعد فوراً بند کردی جاتی ہیں،
آخر دیوبندی فرقے میں اتنی منافقت کیوں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

MAKTABA-E-EHTISHAMIA

ماہنامہ

حق نوائے احتشام

زیر اہتمام جامعہ احتشامیہ کراچی پاکستان

جلد نمبر ۱۰ شمارہ ۱۲،۱ سلسلہ نمبر ۸۹، ۹۰ ذوالحجہ/محرم الحرام ۱۴۲۹_۱۴۲۸ھ/جنوری، فروری 2008ء

حج و حرمین نمبر

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی

مدیر منتظم
مولانا محمد صدیق ارکانی

اعزازی مدیر مشیر
جناب سید فہیم الحسن تھانوی

قیمت فی پرچہ: 15 روپے
سالانہ زر تعاون: 150 روپے

برائے ارسال زر تعاون
اکاؤنٹ نمبر: 9-1924 الائیڈ بینک آف پاکستان
تاج کمپلیکس برانچ کراچی

برائے خط و کتابت کے لئے
شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی
پوسٹ بکس نمبر: 8552 صدر 74400 کراچی
فون UNA- 021-111-1960-91

سالانہ بدل اشتراک بذریعہ ہوائی ڈاک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، برطانیہ، تھائی لینڈ، ویسٹ انڈیز وغیرہ 35 امریکی ڈالر

سعودی عرب، ہندوستان، متحدہ عرب امارات، بحرین، ایران، بنگلہ دیش وغیرہ 23 امریکی ڈالر

تنویر الحق تھانوی نے ایجوکیشنل پریس سے چھپوا کر 56 جیکب لائن سے شائع کیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں تحریر ہے کہ اللہ نے چھ کے طفیل چھ لاکھ افراد کا حج قبول فرمایا

(83) ماہنامہ بینات ... 22 و ترمیم نمبر ● ذوالحجہ ، محرم ۱۴۲۹ھ/جنوری و فروری 2008ء

لقب پڑ گیا ہے انہی کے بارے میں یہ قول مشہور ہے: "فَاَظلَمَهم القرآن الا اثنانِ جرجان، اخلفهما ابن زمخشر و تلاهما ابن جرجان" یعنی دو شخصوں کے علاوہ کسی اور نے قرآن سمجھا نہیں، ایک علامہ جاراللہ زمخشری اور ایک شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں۔

اس قسم کے واقعات کتب تاریخ و حدیث میں بہت ہیں، بطور نمونہ صرف چند واقعات پیش خدمت ہیں۔ (ادارہ)

چھ کے طفیل میں چھ لاکھ کا حج قبول

علی بن موفق کہتے ہیں کہ میں عرفہ کی شب میں منٰی کی مسجد میں ذرا سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے سبز لباس میں پہنے ہوئے آسمان سے اترے، ایک نے دوسرے سے پوچھا اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا؟ دوسرے نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں تو اس پوچھنے والے نے خود ہی کہا کہ چھ لاکھ آدمی ہیں، اس نے پھر سوال کیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ان میں سے کتنے آدمیوں کا حج قبول ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ اس نے خود ہی بتایا کہ ان میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا۔ یہ کہہ کر دونوں آسمان کی طرف چلے گئے۔ ابن موفق کہتے ہیں کہ اس خواب کی وجہ سے گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی اور مجھے بڑا سخت فکر سوار ہو گیا، خود اپنے بارہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ چھ آدمی کل ہیں جن کا حج قبول ہوا، میں بھلا ان میں کیسے ہو سکتا ہوں۔ اس کے بعد عرفات سے واپسی پر بھی میں مجمع کو دیکھ رہا تھا اور سخت فکر میں تھا کہ اتنا بڑا مجمع اور اس میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا ہے۔ مزدلفہ میں اسی سوچ میں میری آنکھ لگ گئی تو وہی دو فرشتے پھر نظر آئے اور وہی سوال و جواب جو اوپر گزرے آپس میں کئے۔ اس کے بعد اس فرشتے نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس میں کیا حکم فرمایا؟ دوسرے نے کہا مجھے تو معلوم نہیں، تو اس نے کہا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ان چھ میں سے ہر ایک کے طفیل میں ایک ایک لاکھ کا حج قبول کر لیا جائے۔ ابن موفق کہتے ہیں کہ پھر جو میری آنکھ کھلی تو مجھے اتنی خوشی ہوئی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ (فضائل حج سے ماخوذ)۔

سید رفاعی کے لئے روضۂ اقدس سے ظہور دست مبارک

امام سید احمد کبیر رفاعی بن سید سلطان علی مولود: 15 رجب 512ھ/ اکتوبر 1118ء متوفی: 12 جمادی الاولیٰ 578ھ/ ستمبر 1182ء نے 555ھ/ 1160ء میں مکہ مدینہ کی زیارت کا قصد فرمایا۔ یہ آپ کا پہلا حج تھا۔ جب حج کے فریضہ سے فراغت پائی تو آپ نے سید الانبیاء صاحب مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مشتاقانہ چلے، جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو جوتا اتار دیا، ننگے پیر روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے۔ قبر اطہر کے پاس مواجہ شریف میں قبلہ رو کھڑے عرض پرداز ہوئے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ" اے دادا جان! آپ پر سلامتی ہو۔ جواب مرحمت ہوا: "وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ" اے بیٹے! تم پر بھی سلامتی ہو۔

اس جواب گرامی پر آپ کو وجد آگیا، آپ پر گریہ طاری ہو گیا، بے ساختہ والہانہ طور پر آپ نے ایک رباعی پڑھی:

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا — تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ
وَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ — فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِیْ

"دوری مجبوری کی حالت میں اپنی روح کو روضۂ اطہر بھیج دیتا تھا کہ میری نائب بن کر آستانہ بوسی کا شرف حاصل

☆ سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ میں ننگے پیر چلتے تھے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں تحریر ہے کہ
قبرِ رسول ﷺ سے ہاتھ ظاہر ہوا، شیخ کبیر نے بوسہ دیا

84 ماہنامہ دیوبند اعظم ۔22 و ترمیم نمبر ● ذوالحجہ ۔محرم ۲۹، ۱۴۲۸ھ / جنوری، فروری 2008ء

کرے۔ اب اصالۃً حاضری کا موقع ملا ہے۔ اپنا دستِ مبارک عنایت فرمایئے تاکہ اس کا بوسہ لے کر میرے ہونٹ لطف اندوز ہوں۔"

فوراً قبر شریف سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس سے پوری مسجد منور ہوگئی۔ یہ دن جمعرات کا تھا اور وقت عصر کا۔ آپ نے نوے ہزار حاضرین کے سامنے اور موجودگی میں دست بوسی کی اور حاضرین یہ سب منظر دیکھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازِ مبارک سن رہے تھے۔

حاضرین میں وقت کے اکابر، صوفیا اور علماء بالخصوص حضرت جدی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بھی موجود تھے۔ تذکرہ نویسوں نے آپ کی دست بوسی کو عظیم کرامتوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ: "فوراً قبر شریف سے ایک منور ہاتھ جس کے روبرو آفتاب بھی ماند تھا باہر نکلا، انہوں نے بے ساختہ دوڑ کر اس کو بوسہ لیا اور بے خود ہوگئے۔" (حضرت رفاعی ارشادات میں بحوالہ اشرف الجواب حصہ دوم: 140۔ تذکرہ حضرت رفاعی از سید مصطفیٰ شاہ عرف چاند بادشاہ)

جامی اور عشقِ رسول کی وجہ سے نعت خوانی و گرفتاری

صاحب نفحات الانس و شرح جامی مولانا عبدالرحمٰن جامی (مولود 23 شعبان المعظم 817ھ/1419ء، متوفی 18 محرم 898ھ/1600ء) تصوف اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ ان کی شاعری میں ان کا یہ عشق صاف دکھائی دیتا ہے جو درج ذیل اشعار میں ملاحظہ فرمائیں۔

نسیما جانب بطحا گزر کن ‏ ‏ ‏ ‏ ز احوالم محمد ﷺ را خبر کن

ترجمہ: اے نسیمِ بہاری تو بطحا کی جانب گزر کر اور میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے احوال سے آگاہ کر۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی دین کی خدمت اور خلقِ خدا کی منفعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ 867ھ میں ان کو خیال پیدا ہوا کہ جامی تم نے پچاس سال کی زندگی محبوب کے کوچے سے دور رہ کر گزار دی۔ اس خیال کا آنا تھا کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اور تیز ہو گیا۔ ذوق و شوق انتہا کو پہنچا تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کوئے دوست کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس زمانے میں سفرِ حج بڑے خطروں سے گھرا ہوتا تھا۔ یہ بغیر کچھ پرواہ کئے چند رفیقوں کے ساتھ خراسان سے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے نیشاپور، بسطام، سمنان، قزوین، ہمدان ہوتے ہوئے بغداد پہنچے۔ چند دن بغداد میں قیام کرنا پڑا لیکن ایک ایک لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق و اشتیاق میں بے چینی سے کٹتا۔ ایک دن دجلہ کے کنارے بیٹھے ہوئے اس ذوق و شوق کا اظہار اس طرح کرنے لگے۔

ہر کنار دجلہ ام افتادہ دور از خانماں ‏ ‏ ‏ ‏ نز در دیدہ دجلہ خوں در کنار من رواں

پاہای کے کردمے برخاک بغداد از رکاب ‏ ‏ ‏ ‏ گرنہ پیچیدے ہوائے یثربم این سرعناں

یعنی میں گھر سے دور دریائے دجلہ کے کنارے آ پڑا ہوں۔ اور میری دونوں آنکھوں سے خون کا دجلہ بہہ رہا ہے۔ میں بغداد کی زمین پر اپنی رکاب سے پاؤں کیوں نکالتا اگر یثرب (مدینہ سے آنے والی) ہوا نے میری سواری کی لگام اس سمت نہ موڑ دی ہوتی۔ اس کے بعد ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا، اور کوچۂ محبوب کی طرف روانہ ہو گئے مدینہ کا سفر اختیار کرنے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں تحریر ہے کہ
امام جامی نے حضور ﷺ کو یا رسول اللہ، یا شفیع المذنبین ﷺ کہہ کر پکارا

95 ماہنامہ دیوبندی انتشار۔ جلد ۲ شمارہ نمبر ● ذوالحجہ۔ محرم ۱۴۲۸،۲۹ھ / جنوری فروری 2008ء

میں ان کے ذوق و شوق کا اظہار ان اشعار سے ہوتا ہے جو انہوں نے مدینہ روانگی کے وقت تحریر فرمائے۔

محمل رحلت بہ بند ای ساربان کز شوق یار ۔۔۔ می‌کند ہر دم بہ رخ ہر قطرہ ہائے خون قطار
زود تر آہنگ رہ کن کز ولئے او مرا ۔۔۔ بردہ است از سینہ صبر و بردہ خواب از دل قرار

اے ساربان! تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچے کے لئے محمل کس لے کیونکہ میری آنکھوں سے محبوب کی فرقت میں میرے چہرے پر خون کی قطاریں بہہ رہی ہیں۔ جلدی سفر تیز کرنے کا گیت (حدی) شروع کر کیونکہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی تشنگی اس قدر شدید ہے کہ میرا سینہ صبر سے، میری آنکھیں نیند سے اور میرا دل قرار سے محروم ہے۔

دو مہینے کی دشوار گزار مسافت طے کر کے یہاں مقام پر پہنچ گئے جس کے نظارے کا اشتیاق برسوں سے دل میں لئے پھرتے تھے جس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں منتظر اور دل بیتاب تھا۔ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اب نظروں کے سامنے تھا۔ روضہ اطہر کی زیارت سے جو سوز و گداز کی کیفیت ان کے دل پر طاری ہوئی اس کا اندازہ ان اشعار سے ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمانے لگے۔

یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام ۔۔۔ بر درت این بارہا پشت دوتاہ آوردہ ام
چشم رحمت بر کشا موئے سفید من نگر ۔۔۔ گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام
عجز و بے خویشی و درویشی و درد ۔۔۔ این ہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام

اے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے! میں گناہوں کا بوجھ لے کر آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر حاضر ہوا ہوں، جب کہ گناہوں کے اس بوجھ سے میری کمر دوہری ہو گئی ہے۔ اپنی رحمت کی آنکھ کھولئے اور میرے ان سفید بالوں کو دیکھئے۔ اگرچہ میں شرمندگی سے کالا منہ لے کر آیا ہوں مگر آپ کے لئے جو عشق کا دعویٰ ہے اس کے گواہ کے طور پر عجز، بیخودی، درویشی اور درد کو لے کر حاضر ہوا ہوں۔ پھر فرمایا

یا رسول اللہ ﷺ نبی گویم کہ مہمان تو ام ۔۔۔ یا فقیر طعمہ جو از ریزہ خوان تو ام
بہ لب افتادہ زبان گر گیں سگے ام تشنہ جان ۔۔۔ آرزو مندی نمے از بحر احسان تو ام
گر نہ دارم افسر شاہی بسر این بس کہ ہست ۔۔۔ گردن تسلیم زیر طوق فرمان تو ام

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ نہیں کہتا کہ میں آپ کا مہمان ہوں۔ یا آپ کے دسترخوان سے گرے ہوئے لقمہ کا خواستگار ہوں۔ میں تو اس کتے کی طرح ہوں جو پیاس سے زبان نکالے ہانپ رہا ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کے سمندر سے ذرا سی نمی کا آرزومند ہوں، میرے سر پر شاہی تاج نہ سہی میری گردن تسلیم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق میرے لئے کافی ہے۔

یہ سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ کی گلیوں کا نظارہ کرتا ہے تو چپہ چپہ پر جمال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ کرتا ہے۔ مدینہ کا ایک ایک سنگریزہ اس کو لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی لگتا ہے۔ یہاں کے ہر در و دیوار کو چومتا ہے۔ گلی کوچوں کی خاک آنکھوں میں لگاتا ہے اور کہتا ہے۔

این زمینے ست کہ سر منزل جاناں بودہ است ۔۔۔ مطلع نور رخ آں مہ تاباں بودہ است

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں نے تسلیم کرلیا کہ اب بھی حضورﷺ حرمین کے اردگرد کے حالات سے واقف ہیں

(182) ماہنامہ ... جلد 22 • شمارہ نمبر ... ذوالحجہ ـ محرم ۱۴۲۹،۲۸ھ / جنوری، فروری 2008ء

خوب دل کھول کر اپنے اور ملک و ملت کے لئے دعائیں مانگیں۔

کعبۃ اللہ پر قبضہ اور اشارۂ غیبی کے تحت پاک فوج کی سعودیہ عرب آمد

ویسے تو پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان شروع ہی سے مثالی تعلق اور گہری دوستی ہے، جس کی تفصیل الگ عنوان کے تحت ہے، البتہ حرمین شریفین کی حفاظت کی خاطر پاک فوج کا استعمال بے حد خوش آئند بات ہے، اس کا باقاعدہ آغاز یوں ہوا کہ ذوالحجہ 1399ھ/22 نومبر 1979ء کے لگ بھگ (اختتام صدی اور آغاز صدی) میں کچھ سعودی شہریوں نے حرم پاک کے اندر گھس کر حرم پاک کے دروازے مقفل کر دیئے، زائرین کو یرغمال بنالیا اور سعودی حکومت کے سامنے چند مطالبات پیش کئے (وہ مطالبات کیا ہیں؟ اور یہ اقدام کس نوعیت کا ہے؟ اس سے قطع نظر) حرم پاک کو ان حضرات سے خالی کروانا اور زائرین کو رہائی دلانا سعودی حکومت کے بس کی بات نہیں تھی، وہاں گولیاں چلا کر یا بم گرا کر حرم پاک کو خالی کرانا مسئلہ کا حل نہ تھا کیونکہ اس میں خون خرابہ بھی ہوتا اور حرم پاک میں توڑ پھوڑ ہونے کی وجہ سے تقدس پامال ہوتا۔ اس نازک وقت میں پاکستانی فوج وہاں پہنچی، حرم پاک کے اندر پانی بھر دیا اور کرنٹ چھوڑ دیا، اس حکمت عملی کو اپنانے کی وجہ سے یرغمالیوں کو حرم پاک خالی کرنا پڑا۔ بعد میں سعودی حکومت نے ان سب کو قتل کر دیا۔

اس کے بعد پاک فوج حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے بھیجی گئی تھی، یہ پاک فوج اشارۂ غیبی اور مشیت ایزدی کے تحت بھیجی گئی تھی، مؤرخین کے مطابق ایک مرتبہ مولانا ابوالحسن علی ندوی روضۂ اطہر کے قریب بین النوم والیقظہ کی حالت میں تھے کہ حضورﷺ کا دیدار نصیب ہوا، حضورﷺ نے پوچھا کہ حرمین کے اردگرد یہودیوں نے جال بچھا رکھے ہیں، اس کے توڑ اور میری حفاظت کی خاطر ضیاء الحق نے کیا کیا؟ اسی طرح تین مرتبہ ہوا، اس کے بعد علامہ ندوی اسی تجسس میں پاکستان آئے اور پاکستان آکر پتہ چلا کہ جنرل ضیاء الحق عمرے پر گئے ہوئے ہیں، علامہ ندوی پھر دوبارہ سعودیہ چلے گئے اور وہیں جنرل ضیاء کو حضورﷺ کا پیغام پہنچایا۔

جنرل ضیاء الحق نے کہا کہ علامہ ندوی صاحب! اگر خواب میں دوبارہ حضورﷺ کا دیدار نصیب ہو جائے اور حضورﷺ دوبارہ یہ پوچھیں کہ ضیاء الحق نے حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے کیا اقدامات کئے؟ تو میری طرف سے سلام کے بعد یہ پیغام پہنچادیں کہ حرمین شریفین کی حفاظت کی خاطر پاکستان کا ایک ایک فوجی کٹ مرے گا۔ اس کے بعد آرمی کے تقریباً دو بریگیڈ سعودی عرب بھیجے گئے، 1981ء میں پرانی نفری کی جگہ نئی نفری بھیجی گئی، 1987ء میں یہ سلسلہ ختم ہوا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اور پھر شاہان درمیان کیا گیا وہ کیا ہے؟ یہ اقدام حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے پاک فوج بھیجا اچھا اقدام ہے جو قابل تحسین ہے۔

اولیات مسجد حرم

○ عبدالمطلب وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں کعبۃ اللہ میں سونے کے دو ہرن رکھے تھے۔ (نور الیقین مع اتمام ملخص از شیخ محمد خضری بک، تاریخ حرمین شریفین، تاریخ ازرقی)

○ ولید بن عبدالملک وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں کعبہ کو سونے سے مزین کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سنگ مرمر سے کعبۃ اللہ کا فرش بنایا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد میں نقش و نگار کیا۔ (تاریخ حرمین شریفین صفحہ 86)

○ عقبہ بن الازرق بن عمرو الغسانی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے طائفین کی سہولت کے لیے روشنی کا انتظام کیا، ان کا گھر بیت

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں نے اپنے مرکزی رسالے میں مقام ولادت رسول ﷺ کو مقدس مقام تسلیم کرلیا

(168) ماہنامہ ... ۲۲ و توحید نمبر ● ذوالحجہ۔ محرم ۱۴۲۸-۲۹ھ / جنوری فروری 2008ء

نشان ثبت کئے قدرت خداوندی سے وہاں زم زم کا ایسا چشمہ پھوٹا جو رہتی دنیا تک تشنگی فرو کرتا رہے گا۔ یہ رب تبارک کی ایک ایسی نعمت ہے جس پر مکہ معظمہ ہمیشہ نازاں وشاداں رہے گا۔ (ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان فروری 2004ء)

مطاف سے نیچے کی طرف بیئر زم زم میں جانے کے لئے سب سے پہلے 1379ھ/ 1959ء میں راستہ بنایا گیا ہے۔ (المسیر والتاریخی لمقام ابراہیم، تاریخ الحرب والقدس) سعودی حکمران سلطان خالد (مدت حکومت 13 ربیع الاول 1395ھ/ 25 مارچ 1975ء تا شعبان 1402ھ/ 1982ء) وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے 17 جمادی الاولیٰ 1399ھ/ 1978ء کو انجینئر یحییٰ کوشک کے ذریعہ آب زم زم کی صفائی کی اور تصویر اتاری۔ (ہمدرد نونہال 1991ء۔ تاریخ الحرب والقدس)

مکۃ المکرمہ اور اس کے ارد گرد چند مقدس مقامات

(۱) **مولد النبی ﷺ:** یہ وہ مقام ہے جہاں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جو محلہ "قشاشیہ" میں سوق اللیل نامی گلی میں واقع ہے۔ قریب ہی نئی سڑک کا نام شارع ملک سعود ہے۔ یہاں اب سعودی حکومت نے ایک لائبریری قائم کر دی ہے۔ اندر قالین بچھا ہوا ہے اور کسی کو جوتا اندر لے جانے کی اجازت نہیں۔ صفا اور مروہ سے باہر کھڑے ہو کر پہاڑی کی جانب دیکھیں تو پیلے رنگ کا چھوٹا سا مکان نظر آئے گا۔ یہی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۲) **بیت ابو بکر رضی اللہ عنہ:** محلہ مسفلہ زقاق صواغین (زرگروں کی گلی) میں واقع ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت جن میں حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین شامل ہیں بھی اسی مکان میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہی مقام ہجرت ہے۔ اب وہاں مسجد بنا دی گئی ہے۔

(۳) **جنت المعلیٰ:** مکہ کرمہ کا قدیم قبرستان ہے۔ دو احاطوں میں واقع ہے۔ اس مقدس قبرستان میں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق، حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر الصدیق، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب اور چچا جناب ابو طالب، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت محمد قاسم بن رسول اللہ کے مزارات ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار تابعین اور اولیائے مقام مدفون ہیں۔ فی الحال اس قبرستان کے دو حصے کر دیئے گئے ہیں اور ان دونوں کے درمیان سڑک نکالی گئی ہے۔

(۴) **جبل نور:** اس کو کوہ حرا بھی کہتے ہیں۔ جنت المعلیٰ قبرستان سے آگے منیٰ کو جاتے ہوئے راستے میں مکہ سے تقریباً تین میل دور ہے۔ اس کی چوٹی پر وہ غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے قبل اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اس کو فاران کی چوٹی بھی کہتے ہیں۔

(۵) **جبل ثور۔ غار حرا:** مکہ کرمہ سے تقریباً تین چار میل دور وہ پہاڑی ہے جس کے ایک غار (یعنی غار حرا) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قیام فرمایا تھا اور غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تانا تھا۔ اس پر چڑھنا بہت خطرناک ہے اس لئے سعودی حکومت نے ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اس پر چڑھتے وقت تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ بلندی تقریباً ڈیڑھ میل ہے۔

(۶) **جبل ابو قبیس:** یہ پہاڑ حرم شریف کے جنوب میں کوہ صفا کے بالکل قریب ہی واقع ہے۔ مورخین

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں نے اپنے مرکزی رسالے میں اس بات کو تسلیم کرلیا کہ انبیاء کرام قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں

187 ماہنامہ دیوبندی المظاہر ۔22 و شمارہ نمبر ● ذوالحجہ ۔محرم ۲۹،۱۴۲۸ھ/جنوری فروری 2008ء

○ بخاری شریف کی روایت میں اہل مدینہ کو ایذا دینے کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کی سازش کرے گا وہ ایسے پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

○ ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مدینہ منورہ میں مرنے کی طاقت رکھے وہ وہیں مرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ جو شخص مدینہ منورہ میں وفات پائے گا، میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مقدس بستی وباؤں سے اور دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گی اور اس کے دروازوں پر فرشتے حفاظت کے لئے مقرر رہیں گے۔ (مسلم ج:1، ص:444)

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو مدینہ کی وادی کی سات کھجوریں کھالے تو شام تک اس پر کوئی نقصان دہ چیز اثر نہ کرے گی۔ (متفق علیہ)

○ حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے مکۃ المکرمہ کو حرام مقرر فرمایا یعنی بعض مباح امور یہاں حرام ہیں اور میں مدینہ منورہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔ یہاں کسی کا خون بہانا، اسلحہ اٹھانا اور درخت وغیرہ کاٹنا حرام ہے۔ علامہ عینی لکھتے ہیں حرمت مکہ اور حرمت مدینہ میں فرق ہے۔ (عینی ج:5، ص:370) مزید تفصیل کے لئے شیخ نورالدین سمہودی کی کتاب "وفاء الوفا" ج:1، ص:73 تا 79 ملاحظہ ہو۔

فضائل زیارت روضۂ اقدس و مسجد نبوی ﷺ

○ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے مسجد الحرام کے سوا اور مسجد الحرام کی ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔" (مسلم، احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان)

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے، مسجد الحرام، [redacted] اور مسجد اقصیٰ"

○ حدیث پاک میں ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (بزار اور دار قطنی)

○ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص میری زیارت کو آئے اس طرح کہ اس کا مقصد میری زیارت کے سوا کچھ اور نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں۔

○ حدیث پاک میں ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میرے انتقال کے بعد تو ایسا ہے کہ جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔ (دار قطنی اور بیہقی)

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بالقصد میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہوگا اور جس نے مدینہ میں سکونت اختیار کرلی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ (بیہقی)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

بعض آئمہ نے مدینہ طیبہ کی حاضری کو قریب واجب قرار دیا ہے۔

○ جذب القلوب میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مسلک اس طرح منقول ہے "زیارت آنحضرت نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات و اوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات"

○ امام قاضی عیاض مالکی نے شفاء شریف میں امام ابو عمرو سے نقل فرمایا "قبر اقدس کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔"

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

صرف درود ابراہیمی کی رٹ لگانے والے ان صیغوں کے ساتھ درود و سلام کو احادیث سے ثابت کرکے دکھائیں

188 ماہنامہ دو ماہی انتظار ۔22 و توحید نمبر ● ذوالحجہ ۔محرم ۱۴۲۸،۲۹ھ / جنوری و فروری 2008ء

○ جذب القلوب میں ہے "صاحب مواہب گفتہ ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت زیرا کہ دریں جفا آزادے او ست وجفا آزادے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالہ جفا آں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔"

○ امام قسطلانی فرماتے ہیں "بالجملہ باوجود قدرت جو ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔"

○ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "خبردار ہو حضور اقدس نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا اور اس کی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو غور کرے تو تجھے اپنے اوپر ہلاکت و بدانجامی کا خوف ہونے لگے گا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے صاف فرمادیا کہ ترک زیارت جفا ہے۔

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (ابن عدی) مزید تفصیل کے لئے شیخ نور الدین سمہودی کی کتاب "وفاء الوفا" ملاحظہ ہو۔

روضۂ اقدس پر حاضری کی دعا

مسئلہ: مدینہ منورہ میں مسجد نبوی اور روضۂ اقدس ہیں، جب حجاج کرام روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہوجائیں تو خوب عاجزی و انکساری کے ساتھ درج ذیل درود و سلام پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ — الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ — الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

وَمَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُکَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِیْ — وَمِنْ عَمَلِیْ وَمُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِیْرًا

بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ — اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ — اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ

اجساد رسولؐ و ابو بکرؓ و عمرؓ کی بے حرمتی کی ناکام کوششیں

یہود و نصاریٰ اور دشمنانِ اسلام نے عہد نبوت میں بھی حضور اور صحابہ کرام کو ایذائیں دیں اور بعد الانتقال بھی جسد اطہر کو نکال کر غائب کرنے اور حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروقؓ کے اجساد مبارک کو روضۂ اقدس سے لے جانے کی متعدد مرتبہ کوششیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر کوشش ناکام بنادی اور مجرمین کو عبرتناک سزائیں دیں۔ ایسے ہی چند واقعات بطور نمونہ عبرت پیش خدمت ہیں۔

روضۂ اطہر سے جسم اطہر کو نکالنے کی یہودی سازش

یہ واقعہ 557ھ/1162ء میں رونما ہوا۔ ایک رات جب کہ ملک العادل نور الدین زنگی (مولود 511ھ/1118ء، متوفی 569ھ/1174ء) سو رہے تھے، انہیں خواب میں سرور کونین ﷺ کی زیارت ہوئی۔ اس وقت

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

بعد از وصال حضور ﷺ شرپسندوں کے شر پر خبردار ہیں

(189) ماہنامہ سوہنا ماہی انتخاب - نعت و فرید نمبر ● ذوالحجہ - محرم ۲۹، ۱۴۲۸ھ / جنوری و فروری 2008ء

آنحضرت ﷺ کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ آپ ﷺ نے نورالدین زنگی کو مخاطب کر کے کہا "نورالدین یہ دو آدمی ہمیں ستا رہے ہیں، ان کے شر کا خاتمہ کر دے۔"

نورالدین زنگی اسی وقت بیدار ہو گئے، وضو کیا، نفل پڑھے اور پھر سو گئے۔ انہوں نے دوبارہ خواب میں وہی کچھ دیکھا، پھر دوبارہ اٹھے وضو کیا اور نفل ادا کیے۔ پھر لیٹنے کے بعد انہوں نے تیسری بار پھر وہی خواب دیکھا۔ اب کی بار انہوں نے دشمنانِ رسول کو نہایت گہری نظر سے دیکھا اور ان کی تمام شناختیں اچھی طرح ذہن میں محفوظ کر لیں۔ اب انہوں نے جان لیا کہ ہو نہ ہو مدینہ منورہ میں کوئی امر غریب پیدا ہوا ہے، جس کی سرکوبی اس کا فرض ہے۔ لہٰذا جب وہ تیسری بار بیدار ہوا تو آمادۂ عمل تھا۔

اس نے اپنے وزیر جمال الدین کو طلب کیا اور مدینہ منورہ ﷺ کے لئے تیاری کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ تیاریاں مکمل ہوتے ہی یہ تاریخ ساز سلطان مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا اور دو ہفتوں میں وہاں پہنچ گیا۔ مدینہ منورہ میں قیام کے بعد انہوں نے وہاں کے حکام کو حکم دیا کہ شہر کی کل آبادی سے وہ فرداً فرداً ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور کوئی فرد بھی اس سے بالاتر نہ سمجھا جائے اور اس کے لئے جملہ تدابیر بروئے کار لائی جائیں، چنانچہ تمام تدابیر آزمائی گئیں، اہل مدینہ سے ملاقاتیں کی گئیں، دعوتیں ہوئیں، انعامات کی بارش ہوئی مگر سلطان کو مطلوبہ اشخاص کہیں دکھائی نہ دیے۔ آخر ایک دن سلطان نے حکامِ مدینہ سے دریافت کیا "کیا کوئی ایسا شخص رہ گیا جس نے ہم سے ملاقات نہ کی ہو؟" جواب ملا ایسا تو کوئی نہیں رہ گیا، البتہ دو مغربی کہ نہایت ہی درویش، سخاوت اور عفیف ہیں، وہ اپنے حجرے میں ہی رہتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں اور لوگوں سے میل جول سے ہر طرح گریز کرتے ہیں۔

سلطان نے سختی کے ساتھ انہیں حاضر کرنے کا حکم دیا اور پھر جیسے ہی وہ سلطان کے روبرو لائے گئے، اس نے چشم زدن میں شناخت کر لیا کہ مطلوبہ اشرار تو یہی ہیں۔ سلطان نے انہیں بحیثیت مجرمین کے شناخت کیا، مگر رائے عامہ کا اصرار تھا کہ یہ درویش ہیں اور بے ضرر ہیں۔ سلطان بلا توقف انہیں ساتھ لے کر ان کے حجرے میں پہنچ گئے۔ انہیں حجرے کے باہر کھڑا کر کے خود اندر گئے، کہتے ہیں وہاں سلطان کو ایک طاقچے پر قرآن حکیم کا ایک نسخہ ملا، کچھ پند و نصائح کی کتابیں ملیں۔ ایک طرف مال کا ڈھیر ملا، جسے وہ فقرائے مدینہ پر صرف کیا کرتے تھے۔ سلطان تو کمرے میں کچھ تلاش کر رہا تھا، آخر اس نے فرش پر بچھی ہوئی چٹائیاں اٹھوائیں اور فرش کا چپہ چپہ غور سے دیکھا۔ ایک سل اپنی جگہ سے اکھڑی ہوئی اپنی داستان اپنی زبان سے سنا رہی تھی۔ یہ سل اٹھائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کے نیچے ایک سرنگ کا سرا آغاز ہے اور اس کا دوسرا سرا روضۂ اطہر کے اندر پہنچ رہا تھا۔

ایک روایت کے مطابق روضۂ اطہر میں نقب لگانے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد مبارک تک پہنچ چکے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا پاؤں نظر آ رہا تھا۔ نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ جب یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد باہر نکلے تو ان کی زبان پر ایک ہی جملہ رواں تھا "آقائے نامدار ﷺ نے اپنے غلام کو ایسے وقت میں یاد فرمایا۔"

درویش صورت اور شیطان سیرت مجرمین دھر لیے گئے۔ تحقیق پر یہ راز منکشف ہوا کہ دونوں یہودی تھے اور روضۂ اطہر سے بذریعہ سرنگ آنحضرت ﷺ کے جسد مبارک نکال کر لے جانے کا منصوبہ بنا کر آئے تھے۔ دن بھر حجرے میں عبادت کرتے اور رات کے وقت سرنگ کھودنے کا کام کرتے اور مٹی کو مشکیزوں میں بھر کر پھینک آتے۔ نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں قتل کروا دیا۔ اور ان کی لاشوں کو نذر آتش کر دیا، اور روضۂ اطہر کے اردگرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا کر

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے سے ثبوت، روضۂ اطہر کی توہین و بے ادبی ہلاکت ہے

(190) ماہنامہ دیوبندی الفطاء حتمی و شریعت نمبر ● ذوالحجہ، محرم ۲۹-۱۴۲۸ھ / جنوری و فروری 2008ء

روضۂ اقدس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ (جذب القلوب۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ ص ۱۸۲، ۱۸۵۔ نور علی نور اکتوبر 2002ء، اسلام کراچی 10 محرم الحرام 1427ھ)

روضۂ اطہر پر پیشاب کی کوشش کرنے والا ہلاک

ولید بن عبدالملک اموی خلیفہ نے اپنے عہدِ حکومت میں روم کے عیسائی بادشاہ کی طرف خط لکھا کہ ہم سرورِ کائنات کی مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں اس لئے کچھ کاریگر اور سنگِ مرمر بھیج کر ہماری امداد کرو۔ چنانچہ اس نے کچھ سنگِ مرمر اور بیس سے زائد کاریگر اور اسی ہزار دینار کی رقم ارسال کی۔ بعض روایات میں کاریگروں اور نقدی کی رقم میں کمی و بیشی کا ذکر بھی آیا ہے۔

جب مذکورہ رقم اور کاریگر وہاں پہنچ گئے تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے 91ھ/709ء میں حضور کی ازواجِ مطہرات کے حجروں کو منہدم کر کے مسجد میں داخل کر دیا اور معماروں اور مزدوروں کو مسجد کی تعمیر پر لگا دیا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ مسلمان معمار کچھ آرام کرنے کے لئے مسجد سے باہر بیٹھ گئے اور صرف چند عیسائی معمار مسجد میں رہ گئے۔ ان میں سے ایک خبیث کہنے لگا کہ میں مسلمانوں کے نبی کی قبر پر پیشاب کرتا ہوں اس کے ساتھیوں نے اسے روکا اور کہا یہ بات نامناسب ہے کہ ہم مسلمانوں کے نبی کی قبر پر پیشاب کریں۔ لیکن وہ خبیث اپنی ضد پر اڑا رہا اور اپنے ناپاک عزم سے باز نہ آیا۔ چنانچہ جب اس نے قبر پر آنے کا ارادہ کیا تو اسے غیبی طاقت نے ٹانگوں سے پکڑ کر سر کے بل اٹھا کر زمین پر پھینک دیا۔ جس سے اس کا دماغ پھٹ گیا اور ہلاک ہو گیا اس واقعہ کو دیکھ کر کئی عیسائی مسلمان ہو گئے۔ (وفاء الوفا جلد: 2، ص: 519)

گنبدِ خضراء میں آگ لگنے سے عیسائیوں کی خوشی اور عذابِ الٰہی

جب 886ھ/1483ء میں مسجدِ نبوی پر آسمان سے بجلی گری اور اس سے مسجد کی چھت، مینار اور گنبدِ خضراء کا کچھ حصہ جل گیا تو مسلمانوں کو اس کا بے حد رنج و ملال ہوا۔ لیکن اس کے برعکس عیسائیوں نے اس روز خوشی کے شادیانے بجائے، اور گھر گھر مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ جب روڈس کے عیسائیوں کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ خوشی میں پھولے نہ سمائے۔ عمدہ اور خوبصورت لباس زیبِ تن کیا، ناقوس بجائے۔ گویا ان کے لئے یہ عید اور خوشی کا دن تھا۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ حرکت ناگوار گزری اور فوراً اسی دن ایک زلزلۂ عظیم آیا جس سے شہر کی فصیل گر گئی اور بے شمار مکانات زمین بوس ہوئے اور لاکھوں جانیں تلف ہوئیں اور یہ زلزلے کئی دن تک آتے رہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ وہاں سے منتقل ہونے پر مجبور ہوئے اور پھر باقی ماندہ جو دیواروں وغیرہ کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے ان کی نعشیں کئی روز تک نکالتے رہے۔ (وفاء الوفا جلد: 2، ص: 639) مزید تفصیل کے لئے تاریخِ حرمین شریفین ملاحظہ ہو۔

دیوارِ مسجدِ نبویؐ میں سؤر کی تصویر بنانے والا ہلاک

یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے قدیمی دشمن ہیں۔ ان کی دشمنی ان کے اقوال و افعال سے واضح ہے اور جو بغض و عناد ان کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے۔ انہیں عیسائی معماروں میں سے ایک معمار کو شرارت سوجھی۔ اس نے بیل بوٹے کا کام مسجد میں کرتے ہوئے قبلہ کی دیوار میں پانچ جگہ پر خنزیر کی صورت بنا دی۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے اسے بلا کر حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے، چنانچہ اس کے حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔

اس واقعہ کو دیکھ کر بعض عیسائی کہنے لگے کہ ہم نے تو اس میں جنت کے درختوں کی تصویریں بنائی تھیں۔ مسلمان تو خواہ مخواہ ناراض ہو گئے ہیں۔ (وفاء الوفا جلد: 2، ص: 519)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حاجی امداد اللہ کے نام کے ساتھ قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی لکھا

☆جبکہ دوسری جانب اہلسنت کے قادری، چشتی اور سہروردی لکھنے پر علمائے دیوبند کیوں فتویٰ لگاتے ہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے دیوبندیوں کو نصیحت کی کہ اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتے رہیں

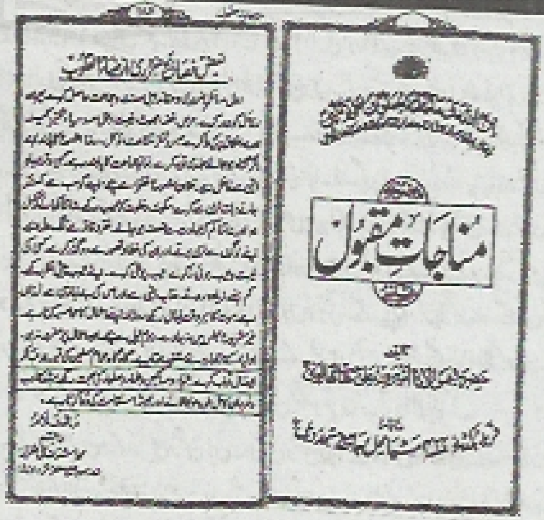

☆سوال: تھانوی صاحب مزارات پر جانے کی نصیحت کرتے ہیں اور علمائے دیوبند مزارات پر حاضری کو شرک کہتے ہیں
کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں قاسم نانوتوی دیوبندی کا شجرہ تحریر کیا جو کہ شجرہ چشتیہ کے نام سے ہے

☆ہمارا سوال: ہمارے بزرگوں کے شجروں پر بدعت کا فتویٰ لگانے والو اب تھانوی اور نانوتوی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجاتِ مقبول میں اللہ کی بارگاہ میں سب کا صدقہ پیش کیا

☆جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں آل رسول کا صدقہ پیش کیا

☆سوال: جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں غوث وخواجہ اور دیگر بزرگوں کے وسیلے سے دعا کی

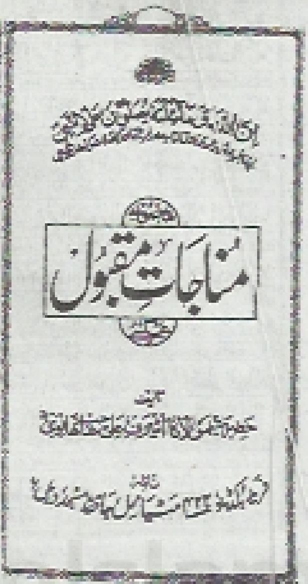
مناجاتِ مقبول

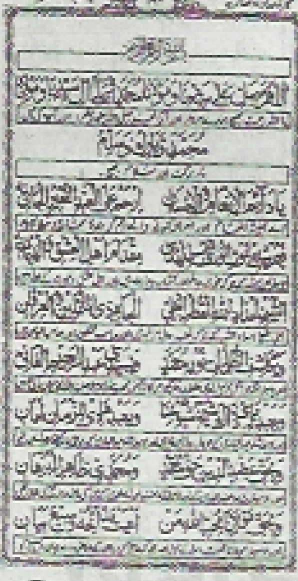

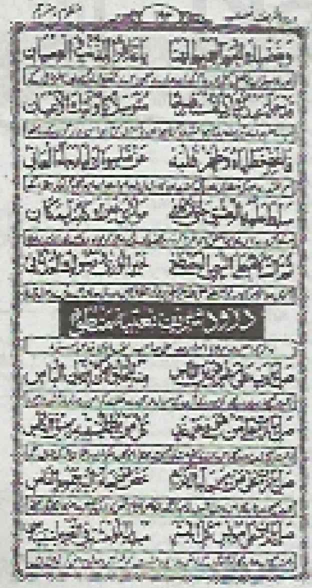

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر بزرگوں کے وسیلے کو پکڑنے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں "اشفنی یارسول اللہ" کہہ کر حضور ﷺ سے مدد مانگی

☆جبکہ دیوبندی مولوی "یارسول اللہ" کہنے اور حضور ﷺ سے مدد مانگنے کو شرک کہتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں اللہ تعالیٰ سے انبیاء کرام کا صدقہ مانگا

☆سوال: جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دوسری طرف دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' کہنے کو جہالت وحماقت لکھا۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

یا حی — برحمتک نستغیث — یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں اجمالی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانی (ٹرسٹ)
ناظم جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (دوالیٰ فسعہ ری پاکستان)
☆☆☆ نائب اسلم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۵۵

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابہ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ورنہ یہ عام بات ہوتی محدثین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل ثابت نہیں۔

اصلی درود شریف:

پیارے بچو! سب سے افضل درود شریف درود ابراہیمی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرتبہ کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الخ۔) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ کو ادب سے سلام کرنیکا طریقہ تھا اب روضۂ نبی پر حاضری کے وقت اسطرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں لیکن یہاں کہنا تو جہالت اور حماقت ہے۔ بچو! ایک غلط بات یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کرکے

☆ دیوبندی مفتی کے فتوے کی روشنی میں ''یارسول اللہ ﷺ'' کہنے والے اشرف علی تھانوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

تھانوی نے لکھا کہ اس شجرہ کا نام شجرہ طیبہ، چشتیہ، صابریہ، قدوسیہ، امدادیہ ہے

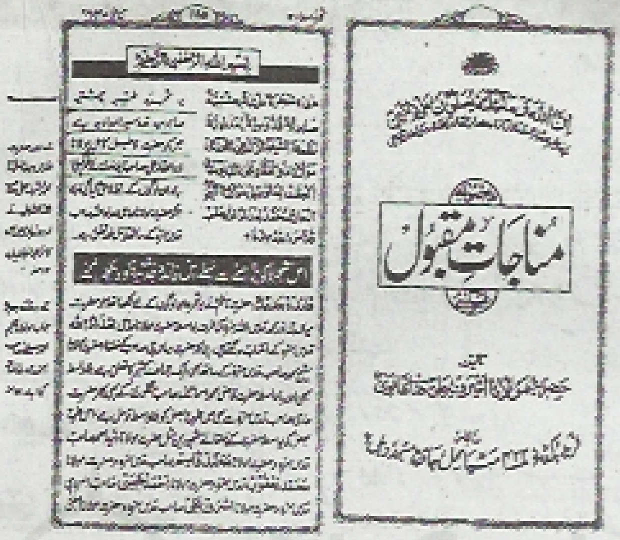
مناجاتِ مقبول

☆شجرہ قادریہ، رضویہ طیبہ پر اعتراض کرنے والے اپنا شجرہ بڑی جرأت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں شیخ محمد دیوبندی کا وسیلہ وطفیل پیش کیا

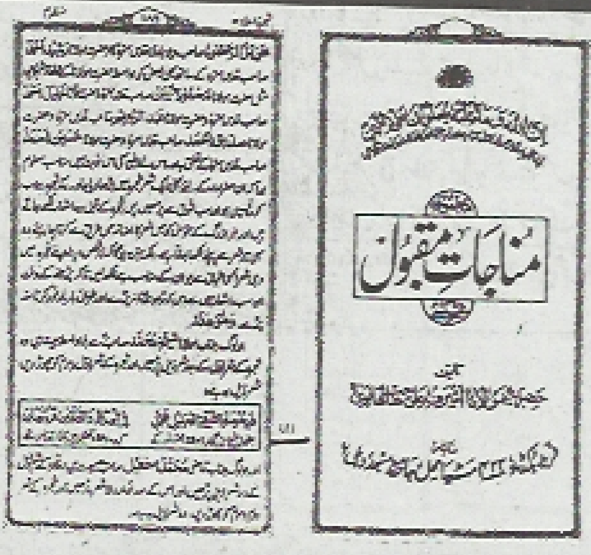
مناجاتِ مقبول

☆امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے وسیلے کو بدعت کہنے والے اپنے مولوی کے وسیلے سے دعا مانگ رہے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنے مرشد کے شجرہ میں بیس مشائخ کا وسیلہ پیش کیا

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں اکابر دیوبند کا وسیلہ پیش کیا

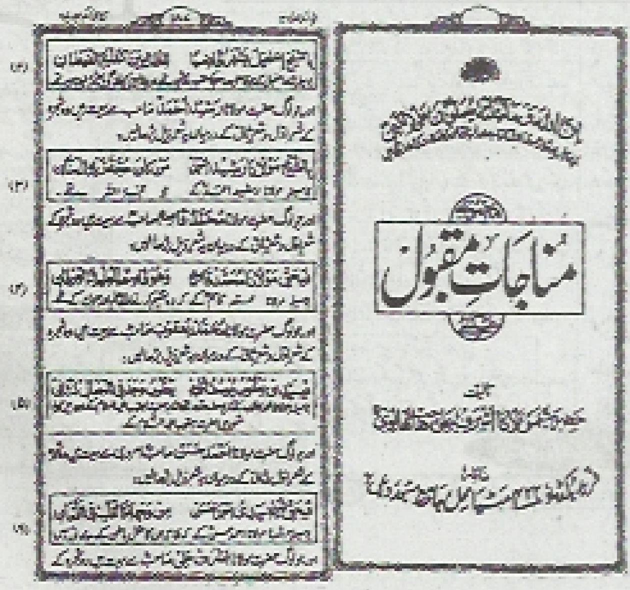

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند نے اپنے مرکزی رسالے میں اشرف علی تھانوی کی مناجات مقبول کو انمول شاہکار، عظیم احسان وتحفہ قرار دیا

کتاب "مناجات مقبول" کا تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وخاتم النبیین وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ وتابعیہ اجمعین.

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جو بلند پایہ مقام عطا فرمایا وہ سب پر واضح ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ سے بڑے بڑے کام لیے وہاں پر "مناجات مقبول" کتاب کی تالیف ہے جو عظیم انمول شاہکار ہے۔ پوری کائنات میں تمام انسانیت کے لیے تاقیامت عظیم احسان وتحفہ ہے۔ اس کتاب کی تعریف کے لیے ڈھونڈے سے بھی الفاظ نہیں مل سکتے اور اس کتاب کو پڑھنے کی جو لذت ہے وہ دنیا جہاں کے کسی کونے میں ایسی لذت نہ ملے گی کیونکہ اس میں قرآنی آیات (دعائیں) اور احادیث مبارکہ میں آئی ہوئی تمام چھوٹی بڑی دعاؤں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ گویا اس چھوٹی سی کتاب میں قرآن بھی ہے اور احادیث مبارکہ بھی ہیں۔

یہ کتاب ہر گھر کی نہیں بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ اس چھوٹی سی کتاب کی سات منزلیں بنادی گئی ہیں۔ ہر منزل پر دن لکھ دیا گیا ہے کہ اس دن یہ منزل پڑھ لی جائے۔ یہ ضروری نہیں۔ کوئی شخص ایک دن یا دو دن میں ساری کتاب بھی پڑھ سکتا ہے۔ یعنی جس دن کی جو منزل لکھی ہے اسی دن اس منزل کو پڑھنا ضروری نہیں۔ باقاعدہ پڑھ کے دیکھئے ضرور لطف آئے تو پھر کہئے۔

پاکستان کے ہر شہر کے کتب (دینی کتابوں کے ملنے کی جگہوں) سے یہ کتاب "مناجات مقبول" باآسانی مل جاتی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کو پہلی فرصت میں خریدئے اور خود بھی پڑھئے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھنے کے لیے دیجئے۔ پڑھنے میں لطف آئے تو مدیر ماہنامہ "علم و عمل" لاہور کے لیے بلا استحقاق بلا حساب بخشش کی دعا فرما دیجئے۔ شکریہ

نوٹ: یہ کتاب چھوٹے بڑے سائز میں مع ترجمہ اور بغیر ترجمہ کے بھی مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین ثم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وازواجہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

(مدیر ماہنامہ "علم و عمل" لاہور)

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں اس بات کو تسلیم کرلیا گیا کہ معراج کی رات حضور ﷺ نے دیدار الٰہی کا شرف حاصل کیا، جبکہ علمائے دیوبند منبر پر بیٹھ کر دیدار الٰہی کا انکار کرتے ہیں

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی | 125 | صفر و ربیع الاول 1432ھ / فروری و مارچ 2011ء

[illegible]

خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ	تمہارا چاہے خدا آپ طالب دیدار
کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج	کہیں ہوئے ہیں زمین و آسماں بھی ہموار

[illegible]

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی | صفر و ربیع الاول 1432ھ / فروری و مارچ 2011ء

جلد نمبر ۳۰
شمارہ نمبر ۲-۳
صفر و ربیع الاول ۱۴۳۲ھ
فروری و مارچ ۲۰۱۱ء
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ بدل اشتراک 200 روپے

[illegible]

برائے تعاون	فون نمبر	ادارہ کتابت کے لیے
[illegible]	021 32782290	[illegible] 74400 [illegible] 8552

www.nafseislam.com

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے عرب شریف میں صحابہ کرام کے مزارات کی مسماری پر احتجاج نہ کیا بلکہ تھانوی کی قبر کی مسماری پر احتجاج کیا

تھانہ بھون میں قبرستان کی بے حرمتی کا شرانگیز واقعہ

پچھلے دنوں بھارت کے ضلع مظفر نگر کے عالمی شہرت کے حامل مشہور قصبے تھانہ بھون میں ایک متعصب ہندو تنظیم کی طرف سے یہ شرانگیز واقعہ پیش آیا کہ اس قصبے کے قبرستان میں ——— جہاں اپنے وقت کے اولیاء اللہ مدفون ہیں اور جہاں حکیم الامت مجدد الملت عظیم مفسر محدث اور فقیہ حضرت مولانا

[illegible]

اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مرقد ہے ——— مسلمانوں کے خلاف تعصب رکھنے والے اوباش ہندو اس قبرستان میں گھس گئے اور قبروں کو مسمار کر ڈالا۔

قبروں کی بے حرمتی کے اس سنگین واقعے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح اطراف میں پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے چالیس پچاس ہزار مسلمان اس پر احتجاج کرنے کیلئے جمع ہو گئے جو شرپسندوں کی گرفتاری اور ان کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

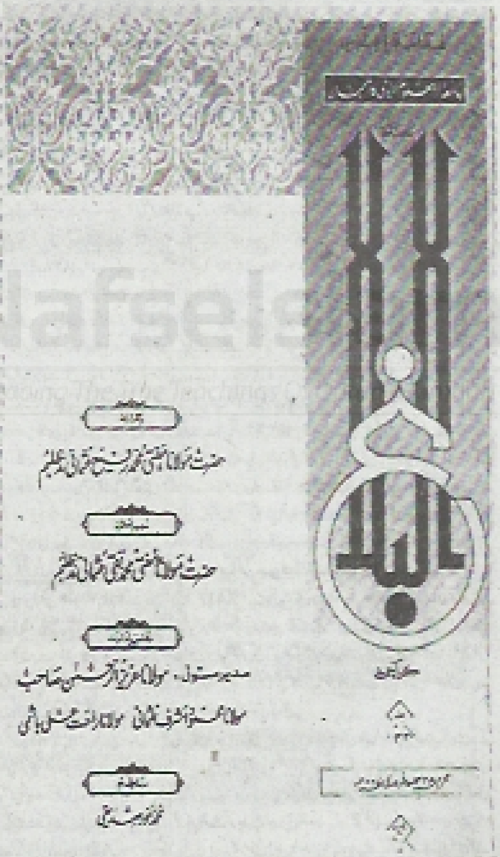

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم قاری طیب نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی
''سناؤں ان کو میں حالِ دل کا''

سلام بحضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن، زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تمہی محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب، مزار اقدس پہ جاکے اک دن
سناؤں اُن کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

حسب خواہش حاجی آدم عبداللطیف ویکری والا

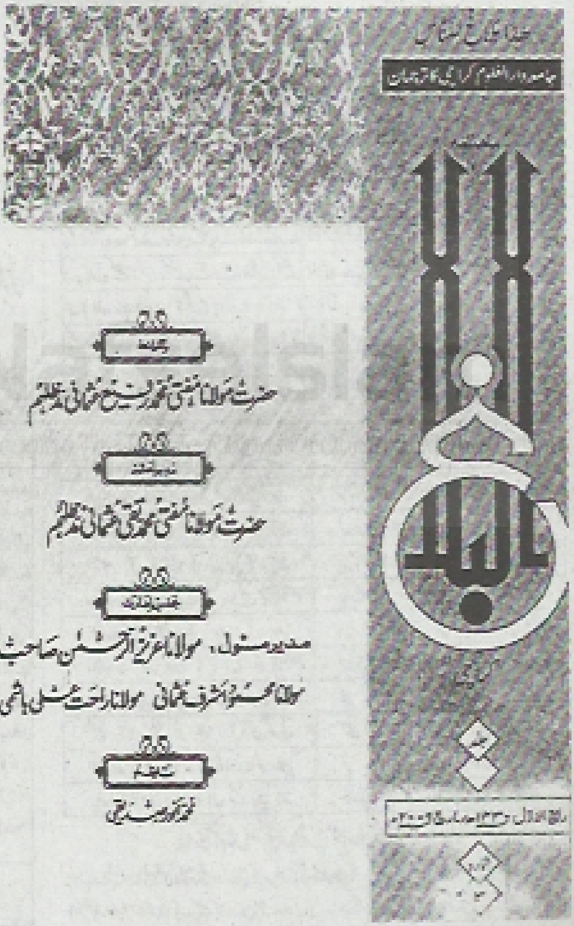

☆ہمارا سوال: جب دیوبندیوں کے عقیدے کے مطابق حضور ﷺ بعد از وصال کچھ نہیں کر سکتے تو پھر مزار پر جا کر حالِ دل کیوں بیان کیا جائے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مسلک اعلیٰ حضرت کہنے پر اعتراض کرنے والے دیوبندی اپنے مرکزی رسالے میں لکھتے ہیں

”تھانوی مسلک کی آب وتاب ہی کچھ اور ہے“

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی | 2 | محرم الحرام 1432ھ / جنوری 2011ء

اگر کملی والے کی رحمت نہ ہوتی

[illegible]

خانوادہ تھانوی کے نام منظوم نذرانہ عقیدت

مسجد اللہ کی چاروں طرف بجلی ملی	احتشام الحق تھانوی مسجد کا رونق اور ہے
دین کی خدمت کر کے ہو [illegible] کے قریب	تھانوی مسلک کی آب وتاب ہی کچھ اور ہے
اپنی محنت کر کے گلشن سجانے کے لئے	خود تو کھو خواب ہیں اللہ کا گھر مقصود ہے
احترام الحق تھانوی کی ہر ادا کو دیکھئے	دل اگر بجھ رہے آنکھوں میں ان کی نور ہے
یہ تلاوت میں حلاوت اور دعا میں یہ اثر	دو سو میں مقتدی اور سب کے دل مسرور ہیں
حضرت تنویر الحق یا مرحبا یا مرحبا	دین حق کے ہیں سپاہی اللہ کی تنویر ہیں
[illegible]	ان کی کوشش سے خدا کا دین یوں روشن ہوا
[illegible]	بھر چلے اس بزم سے اللہ کی توقیر کو
[illegible]	[illegible]
حضرت اشرف علی کے خانوادے کو سلام	تم نے روشن کیا کاشانہ اسلام کو
[illegible]	سارے عالم کے تو قوم رہنما اور پیشوا

ہماری بزم میں مغربی اور مشرقی کناروں تک پہنچنے والے

[illegible]

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی | محرم الحرام 1432ھ / جنوری 2011ء

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی ادریس فاروقی نے کلام نقل کیا
جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد طلب کی گئی ہے

جملہ حقوق محفوظ ہیں

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بلاشبہ تمہارے لئے رسول اللہ کی سیرتِ طیبہ میں بہترین نمونہ ہے

اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد ادریس فاروقی

ناشر: مسلم پبلیکیشنز سوہدرہ (گوجرانوالہ)

(۲)

ساری دنیا میں بڑا ہے کون حضرت کے سوا

(جناب ... عاشق)

رحمۃ للعالمین، دامانِ رحمت کے سوا — کس پیمبر کو ملا ہے تاج شفاعت کے سوا
اور تھی خیر البشر، ماہِ ہدایت کے سوا — لا نبی بعدی ہیں ان پر نبوت کے سوا

ساری دنیا میں بڑا ہے کون حضرت کے سوا

رشکِ حسنِ حور ہے حسنِ حسیناں کا بہار — رشکِ غلماں ہیں غلامانِ حبیبِ کردگار
رشکِ شوق ہے قدر دنے شاہِ روزگار — خلد والے دیکھتے ہیں آ کے یثرب کی بہار

ایک جنت اور بھی ہے باغِ جنت کے سوا

خواہشِ دیدارِ جاناں بےکسی امداد کر — جذبۂ الفت تمنائے دلی امداد کر
وحشتِ قلبِ حزیں وارفتگی امداد کر — اے تصورِ لیلیٰ نگاہِ شوق کی امداد کر

کچھ نظر آئے نہ اس کو ان کی صورت کے سوا

رات دن تو چار ہی ہے وحشتِ دل دیکھئے — تنگ آیا ہوں تمنائے رخِ پرنور سے
قلب میں ہے حسرتِ وصال کے مجھے جو ہے — اپنی رحمت سے بلا لیں آقا روضہ پر مجھے

داغِ فرقت بھی مٹا دل میں دردِ الفت کے سوا

بادشاہِ دوسرا ہے کون کوئی بھی نہیں — شافعِ روزِ جزا ہے کون کوئی بھی نہیں
صدرِ بزمِ انبیاء ہے کون کوئی بھی نہیں — اور محبوبِ خدا ہے کون کوئی بھی نہیں

میرے آقا کے علاوہ ... حضرت کے سوا

نوٹ: شاعرانہ تخیل اور محبت کا اظہار ہے

☆ واضح رہے کہ دیوبندی فرقے کے نزدیک غیر اللہ سے مدد طلب کرنا شرک ہے، جبکہ دوسری طرف امداد طلب کی جا رہی ہے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی ادریس فاروقی نے اپنی کتاب میں سلام لکھتے ہوئے حضور ﷺ کے ذکر کو مشکلات کا حل تسلیم کرلیا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بلاشبہ تمہارے لئے رسول اللہ کی سیرت طیبہ میں بہترین نمونہ ہے۔

اُسوۂ رسول ﷺ

مولانا محمد ادریس فاروقی

ناشر: مسلم پبلیکیشنز سوہدرہ (گوجرانوالہ)

۶

گلہائے عقیدت

(۲)

اُسے مرا سلام ہو

(جناب محوی صدیقی)

وہی نبی کہ جس کا فیض ایک فیضِ عام ہے — وہی نبی کہ جس کا لطف رحمتِ دوام ہے
وہی نبی کہ جس کی ذات نازشِ انام ہے — وہی نبی جو دو جہاں کا سرور و امام ہے
وہی نبی کہ جس کا ذکر صبح و شام ہے — وہی نبی زباں کا ورد جس کا پاک نام ہے
وہی نبی ہدایت و رشاد جس کا کام ہے — وہی کہ خسروی جہاں بھی جس کا اک غلام ہے

اُسے مرا سلام ہو، اُسے مرا سلام ہو

وہی نبی جو حاملِ لوائے ذوالجلال تھا — وہی کہ جو حبیبِ خدائے لایزال تھا
وہی نبی جو مظہرِ صفات بے مثال تھا — جو صاحبِ جلال تھا جو صاحبِ جمال تھا
وہی نبی جو بدر[1] اور ہر نبی ہلال[2] تھا — ہدایت و رشاد میں جسے کمال تھا
جہاں جو پاک حضرت رب کی اک ہی مثال تھا — غمِ فلاحِ قوم میں عجیب اس کا حال تھا

اُسے مرا سلام ہو، اُسے مرا سلام ہو

وہی نبی کہ جس کا ذکر حلِ مشکلات ہے — وہی نبی کہ جانفزا ہر ایک جس کی بات ہے
وہی نبی کہ جس کا عشق نازشِ حیات ہے — وہی نبی کہ جس کی ذات وجہِ کائنات ہے

---

[1] چودھویں رات کا چاند۔ [2] پہلی رات کا چاند

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

MAKTABA-E-EHTISHAMIA
مکتبۃ الاحتشامیہ

جامعہ احتشامیہ کراچی کا ترجمان
ماہنامہ حق نوائے احتشام
خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی

جلد: ۱۰۔ شمارہ: ۱۲۔ سلسلہ نمبر ۱۰۱۔ ذو الحجہ ۱۴۲۹ھ / دسمبر ۲۰۰۸ء

خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی نے فرمایا:

یہ جو رگوں میں ہے اور آپ کے خون دوڑ رہا ہے ہر جاندار کی رگوں میں جس کی خون دوڑ رہا ہے خون ناپاک ہے اسلام میں۔ اسلام میں خون ناپاک ہے۔ بدن پر لگ جائے تو بدن ناپاک "کپڑے" پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک اس سے نماز نہیں ہوتی" جب معلوم ہوا کہ خون ناپاک ہے اگر یہ خون جسم سے نکلے نہیں اور رگوں میں اندر ہی اندر جم جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ جن رگوں میں نجاست جم گئی ہے وہ جانور حلال نہیں ہے۔ کیونکہ وہ جانور نجس ہے تو ذبح کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی رگوں سے وہ خون قدرتی طور پر نکل جائے جو نجاست کا ذریعہ تھا اور جب وہ نجاست اس کے جسم سے نکل گئی ہے تو اب وہ جانور پاک ہو گیا ہے اور اب پرمیشن (Permission) بھی اللہ کی طرف سے ہو گئی ہے کہ ہم نے اللہ کا نام اس کے اوپر پکارا ہے تو تھا یہ کہ اب جو کھانے والا وہ حلال ہے اور جو ہم نے ذبح نہیں۔ موت میں اور ذبیحہ میں فرق ہے موت میں خون جسم سے نکلتا نہیں ہے ذبیحہ کے ذریعے سے خون نکل جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جھٹکا جائز نہیں جھٹکا (Shock) لگا کر اگر آپ اس کو کر دیں جان نکالیں تو وہ حلال نہیں ہے۔ چونکہ اس کا خون اس کے جسم کے اندر جم کے رہ گیا ہے۔ میں جو تھا پانچ چھ سال ہے آسٹریلیا گیا تھا وہاں کے بعض دوستوں نے مجھے بتایا کہ یہاں ڈاکٹروں کی یہ رائے ہے کہ یہ جو عام طور سے گاؤٹ (Gaout) گٹھیا کی بیماری جو لوگوں کو ہوتی ہے فرمایا اس گوشت کے کھانے سے ہوتی ہے جس گوشت کے اندر جانور کا خون نکلتا نہیں ہے بلکہ جسم کے اندر رہ جاتا ہے تو قربان جائیے اسلام کے اوپر انہوں نے کہا کہ تمہاری صحت کے لیے مضر ہے۔ ناپاک بھی ہے اس لیے جب تک ذبیحہ نہ ہو اور ذبیحہ بھی ایسا کہ جس پر اللہ کا نام پکارا ہو اور جسم سے خون تو نکل ہی گیا مگر اللہ سے تم نے اجازت نہیں لی تو ذبیحہ حلال نہیں ہے تم بھی جاندار ہو وہ بھی جاندار اس کی جان لینے کے لیے اللہ سے خاص اجازت کی ضرورت ہے اور وہ اللہ اکبر بسم اللہ اللہ اکبر ہے یہ اجازت اور حکمتیں ہیں۔

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی

مدیر منتظم
مولانا محمد صدیق ارکانی

اعزازی مدیر مشیر
جناب سید فہیم الحسن تھانوی

قیمت فی پرچہ 15 روپے سالانہ زرِ تعاون 150 روپے

فون UNA- 021-111-1960-91

شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی
پوسٹ بکس نمبر 8552 صدر 74400 کراچی

اکاؤنٹ نمبر: 9-924 الائیڈ بینک
آف پاکستان تاج کمپلیکس برانچ کراچی

سالانہ بدل اشتراک بذریعہ ہوائی ڈاک
امریکہ آسٹریلیا جنوبی افریقہ برطانیہ تھائی لینڈ برما ویسٹ انڈیز وغیرہ 35 امریکی ڈالر
سعودی عرب ہندوستان متحدہ عرب امارات بحرین ایران بنگلہ دیش وغیرہ 23 امریکی ڈالر

تنویر الحق تھانوی نے ایجوکیشنل پریس سے چھپوا کر 56 جیکب لائن سے شائع کیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے ماہنامہ احتشامیہ نے تسلیم کرلیا کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی حیات ہیں کیونکہ زندہ شخص ہی اپنے مزار سے ہاتھ باہر نکال سکتا ہے

REGISTERED NO. SS1022 | ZUL HAJJA 1429 /DECEMBER 2008

TRUTH TIDINGS FROM EHTISHAM

سید رفاعیؒ کے لئے روضۂ اقدس سے ظہورِ دستِ مبارک

امام سید احمد کبیر رفاعیؒ بن سید سلطان علی مولود: 15 رجب 512ھ / اکتوبر 1118ء متوفی: 12 جمادی الاولیٰ 578ھ / ستمبر 1182ء نے 555ھ / 1160ء میں مکہ و مدینہ کی زیارت کا قصد فرمایا۔ یہ آپؒ کا پہلا حج تھا۔ جب حج کے فریضے سے فراغت پائی تو آپ نے جدِ اعلیٰ صاحبِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے عاشقانہ چلے، جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو جوتا نکال دیا، ننگے پیر روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے۔ قبر اطہر کے پاس مواجہ شریف میں قبلہ رو کھڑے عرض پرداز ہوئے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ" اے دادا جان! آپ پر سلامتی ہو۔ جواب مرحمت ہوا: "وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ" اے بیٹے! تم پر بھی سلامتی ہو۔

اس جوابِ گرامی پر آپ کو وجد آ گیا، آپ پر گریہ طاری ہو گیا، بے ساختہ والہانہ طور پر آپ نے ایک رباعی پڑھی:

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا ۔۔۔ تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ

فَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ ۔۔۔ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِیْ

"دوری مجبوری کی حالت میں اپنی روح کو روضۂ اطہر بھیج دیتا تھا تاکہ میری نائب بن کر آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرے، اب اصالۃً حاضری کا موقع ملا ہے۔ اپنا دستِ مبارک عنایت فرمائیے تاکہ اس کا بوسہ لے کر میرے ہونٹ لطف اندوز ہوں۔"

فوراً قبر شریف سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس سے پوری مسجد منور ہو گئی، یہ دن جمعرات کا تھا اور وقت عصر کا۔ آپ نے نوے ہزار حاضرین کے سامنے اور موجودگی میں دست بوسی کی اور حاضرین یہ سب منظر دیکھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازِ مبارک سن رہے تھے۔

حاضرین میں وقت کے اکابر صوفیاء اور علماء بالخصوص حضرت جیدی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ بھی موجود تھے۔ تذکرہ نویسوں نے آپ کی دست بوسی کو عظیم کراماتوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ: "فوراً قبر شریف سے ایک منور ہاتھ جس کے روبرو آفتاب بھی ماند تھا باہر نکلا، انہوں نے بے ساختہ دوڑ کر اس کو بوسہ لیا اور بے خود گر گئے۔" (حضرت رفاعیؒ ارشادات ص: 8۔ اشرف الجواب حصہ دوم: 140۔ تذکرہ حضرت رفاعی از سید مصطفیٰ شاہ عرف چاند پاشاہ)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی شیخ الحدیث نے تسلیم کرلیا کہ اللہ کے ولی اپنے مریدین کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں اور وہیں سے مدد کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل اعمال کیا ہیں؟

منتخب وظائف

Ph:063-2272378 - 2274100

www.nafseislam.com

دیوبندی شیخ الحدیث شاہ جلیل احمد نے اولیاء اللہ کی کرامات کو برحق مان لیا

کتاب کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبرا

افضل اعمال کیا ہیں؟

مع اضافہ

منتخب وظائف

شیخ الحدیث مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم

خلیفۂ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ناشر: خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر
Ph:063-2272378 - 2274100

ولی اللہ کی کرامت

یہ نجم الدین کبریٰ کی کرامت تھی اس میں عقل کے گھوڑے نہ دوڑانا، دیکھو قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ (الآیۃ ۹۴ پارہ ۱۳ سورۃ یوسف) وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص لے کر مصر سے قافلہ چلا تو ہزاروں میل دور حضرت یعقوب علیہ السلام فرمارہے ہیں۔ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے اگر تم لوگ مجھے سٹھیایا ہوا نہ سمجھو۔ میرے دوستو! یہ ہوائیں بھی اللہ تعالیٰ کے تابع ہیں وہ اگر چاہے تو ایک ایک لفظ کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچادے۔

ابراہیم علیہ السلام آواز لگارہے ہیں کہ لوگو حج کرو تو پوری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز گونجی اگر اللہ تعالیٰ کے کسی ولی پر کوئی کرامت ظاہر ہو جائے تو اپنی عقل مت لڑاؤ، اس لئے کہ نبی کا جو معجزہ ہوتا ہے وہی اللہ تعالیٰ ولی کے ہاتھ پر کرامت بنادیتے ہیں۔

معیت صادقین:

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے! كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ سچوں کی صحبت اختیار کرو، دیکھو نیک لوگوں کیساتھ جڑے رہو گے تب ہی ایمان بچے گا ورنہ شیطان اور نفس تباہ و برباد کردے گا۔ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيقًا یہ بہترین دوست ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اشرف علی تھانوی (دیوبندی) نے وہابی کو بے ادب تسلیم کر ہی لیا

اشرف اللطائف

ملفوظات

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

ترتیب

محمد اسحٰق ملتانی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

۳۸

[illegible]

غالب اور مغلوب

[illegible]

بے تحقیقی اور بے برکتی [illegible]

[illegible]

ناقص اور کامل

[illegible]

خیر اور شر

[illegible]

اکرام نیت اور اکرام سیف

[illegible]

بدعتی اور وہابی کی تعریف

کسی نے وہابی اور بدعتی کی تعریف پوچھی تو فرمایا کہ وہابی بے ادب با ایمان اور بدعتی با ادب بے ایمان

۳۹

[illegible]

صادق اور کامل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قاصر الاستعداد اور وافر الاستعداد

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی کے پسندیدہ واقعات دارالعلوم دیوبند کے استاد نے جمع کرکے علمائے دیوبند کی آرزو پوری کردی

اخلاص کے استحضار۔ زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابوالحسن اعظمی

شخصیت کا بھی اثر تھا، مگر زیادہ دلچسپی لوگوں کو انداز بیان کی وجہ سے ہوتی تھی۔ آپ دقیق سے دقیق مضامین تمثیلات، قصص و حکایات اور چیدہ اشعار و امثال کے ذریعہ سمجھاتے تھے، اس لئے لوگ خوب محظوظ ہوتے تھے۔ اور دامن مراد بھر کر لوٹتے تھے الغرض حضرت قدس سرہ کے مواعظ میں حکایات برائے حکایات برائے دراز نفسی نہیں ہوتی تھیں، بلکہ وہ ایک انوکھا انداز خطابت تھا، جو لوگوں کے لئے نہایت مرغوب تھا۔

میری عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ کوئی جوان ہمت بیڑا اٹھاتا اور حضرت تھانوی قدس سرہ کے مواعظ کے ہزاروں صفحات میں پھیلی ہوئی حکایات کو جمع کرتا، تاکہ دیندار لوگوں کے لئے اور پند و موعظت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے وہ حکایتیں خوان یغما ثابت ہوتیں اور مقررین ان سے استفادہ کرتے۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ میرے دوست مکرم و محترم جناب مولانا قاری ابوالحسن صاحب اعظمی زید مجدہم استاذ شعبۂ تجوید و قراءت دارالعلوم دیوبند نے ہمت کی اور میری دیرینہ آرزو پوری کی۔ انھوں نے حضرت تھانویؒ کے مواعظ کا وسیع مطالعہ کیا اور ان میں سے عام دلچسپی کی حکایات کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ قاری صاحب موصوف نے ہر حکایت پر ایک نہایت دلچسپ عنوان بھی قائم کیا ہے۔ جس سے اس حکایت سے حاصل ہونے والا سبق بھی بیک نظر سامنے آجاتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ لوگ حکایتوں کا یہ گلدستہ ہاتھوں ہاتھ لیں گے، اور مقررین ان حکایتوں سے اپنے دعظوں کو دلچسپ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اس مجموعہ سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں۔ وہو الموفق۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
کے
پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابو الحسن اعظمی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات ——— ۴۹

بلگرام کے ایک بزرگ کا قصہ

بلگرام میں ایک بزرگ تھے ان کو فاقہ تھا۔ ایک مرید کو آثار سے یہ بات محسوس ہو گئی کہ شیخ کو آج فاقہ ہے وہ اٹھ کر گئے اور ایک خوان میں کھانا لا کر شیخ کی خدمت میں لائے۔ شیخ نے ان کے لینے سے عذر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ایک تو ہدیہ ہے اور بغیر سوال کے آیا ہے اس کو قبول کر لینے میں کیا حرج ہے شیخ صاحب نسبت بھی تھے۔ بڑا مولوی ایسا نہیں کر سکتا۔ صاف کہہ دیا کہ بے شک یہ ہدیہ ہے اور خلوص سے بھی ہے مگر اس وقت کا قبول کرنا سنت کے خلاف ہے۔ فَمَا اَتَاکَ مِنْ غَیْرِ اِشْرَاقِ نَفْسٍ فَخُذْہُ۔ (جو چیز بغیر انتظار نفس کے تمہارے پاس آوے اس کو لے لو) اور اس وقت یہ ہدیہ اشراق نفس کے بعد آیا ہے۔ کیونکہ جس وقت تم اٹھ کر چلے تھے میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ کھانا لینے گئے ہو اس وقت سے نفس کو اشتیاق اور انتظار لگا ہوا تھا یہی اشراق نفس ہے مرید بھی سمجھدار اور مخلص تھا اس نے کچھ اصرار نہیں کیا اور کھانے کا خوان اٹھا کر واپس لے چلے۔ شیخ کے حکم کے سامنے اور حدیث کے سامنے انہوں نے کوئی تاویل نہیں کی اور خوان واپس لے گئے۔ حتی کہ پیر صاحب کی نظر سے غائب ہو گئے اور وہاں سے پھر لوٹا کر لے آئے اور سامنے رکھ دیا کہ حضرت اب تو لے لیجئے اب تو اشراق نفس جاتا رہا۔ شیخ نے مرید کو گلے سے لگایا اور یہ قبول کر لیا۔

فائدہ: "دیکھئے شریعت سے عقل کیسی درست ہو جاتی ہے"۔

عربی خواں اور انگریزی خواں کا سوال جواب

ایک عربی مدرسہ کے طالب علم سے ایک سائنسداں اسکول کے طالب علم نے پوچھا بتاؤ آسمان میں کل کتنے ستارے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ تم یہ بتاؤ کہ سمندر میں مچھلیاں کتنی ہیں؟ اس نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں تو کہا افسوس ہے کہ تمہیں تو زمین کی چیزوں کا بھی پورا علم نہیں جس میں تم رہتے ہو اور مجھ سے آسمان کی چیزوں کی تعداد پوچھتے ہو جو تم سے ہزاروں کوس دور ہے بس وہ چپ ہی تو رہ گئے۔ دیکھئے ان دونوں میں کون زیادہ عقلمند تھا۔

فائدہ: "عقل اور تجربہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دونوں کو ایک سمجھنا غلطی ہے"۔

امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا عرض کیا کوئی عمل ایسا ارشاد ہو جس سے آپ کا خاص قرب حاصل ہو۔ ارشاد ہوا۔ تلاوت قرآن۔ انہوں نے عرض کیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی کے پسندیدہ واقعات:

حضرت حسن بصری نے خواب میں رب کا دیدار کیا، غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا دھوبی بخشا گیا

[illegible]

حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات

مرتب

مولانا ابوالحسن اعظمی

دارالاشاعت

حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات

[illegible]

حضرت حبیب عجمی اور حضرت حسن بصری کا واقعہ

[illegible]

ایک بخیے اور اس کی بیوی کی حکایت

[illegible]

حضرت غوث اعظم کے دھوبی کا واقعہ

[illegible]

حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات

[illegible]

حضرت رابعہ بصریہ سے سوال جواب

[illegible]

ایک عبرت آموز حکایت

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزار پر انوار سے اپنا دست حق پرست نکالا، جسے شیخ رفاعی نے بوسہ دیا

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
کے
پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابوالحسن اعظمی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

آپ کو مٹاتے ہیں اور حق تعالیٰ بھی ان کے واسطے ایسا ہی سامان کرتے ہیں کہ ان کی ہستی بالکل مٹ جائے۔“

قصہ سیّد احمد رفاعی

ایک بزرگ تھے سیّد احمد رفاعی یہ سیّدنا حضرت غوث پاک کے معاصر ہیں یہ اتنے بڑے شخص ہیں کہ جب مدینہ طیبہ پہنچے وہاں روضہ اقدس کے اوپر ذوق و شوق کی حالت میں یہ شعر پڑھے۔

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلہا تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھذہ نوبۃ الاشباح قد حضرت فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم دور تھے تو اپنی روح کو بھیج دیا کرتے تھے وہ روضہ اقدس پر زمین بوس ہو جایا کرتی تھی اب جسم کے حاضر کرنے کی نوبت آ گئی ذرا اپنے دستِ مبارک کو بڑھایئے تاکہ میرا لب اس سے بہرہ ور ہو سکے ہونٹوں کو یہ دولت نصیب ہو جائے۔

جلال الدین سیوطیؒ نے نقل کیا ہے کہ روضہ منورہ کے اندر سے ایک نہایت نورانی ہاتھ ظاہر ہوا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھا انہوں نے دوڑ کر بوسہ لیا اور بے ہوش ہو گئے بس ہاتھ غائب ہو گیا۔ مگر کیفیت یہ ہوئی کہ تمام مسجد نبوی میں نور ہی نور پھیل گیا ایسا نور کہ اس کے سامنے آفتاب کی بھی کوئی حقیقت نہ تھی اور واقعی آفتاب کی اس نور کے سامنے کیا حقیقت ہوتی جب ان کو افاقہ ہوا تو خیال ہوا کہ میری بڑی عظمت ظاہر ہو گی جس سے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ بس کیا کیا کہ دروازہ پر جا کر زمین پر لیٹ گئے اور پکار کر کہا کہ میں سب کو قسم دیتا ہوں کہ میرے اوپر سے پھاندتے ہوئے اور روندتے ہوئے جائیں۔ یہ اس واسطے کیا کہ عُجب پیدا نہ ہو جائے کہ میں ایسا ہوں کہ میرے واسطے ایسا ہوا۔ چنانچہ کوتاہ نظر عوام الناس نے ایسا ہی کیا کہ سب ان کے اُوپر کو پھاندتے ہوئے گئے ان کو اس میں لطف آتا تھا اور اس کی کچھ بھی پرواہ نہ تھی کہ ابھی کیا شان تھی اور ابھی کیا گت بن رہی ہے۔

ایک بزرگ سے جو اس مجمع میں موجود تھے اس قصے کے بعد کسی نے پوچھا کہ آپ بھی ان کے اوپر پھاند کر گئے کہا توبہ توبہ یہ کیسے ہو سکتا ہے خدا کا غضب فوراً نازل ہوتا اگر میں ایسا کرتا عوام تو معذور ہیں کیوں کہ ان کو پہچانتے نہ تھے اور جو ان کو پہچانتا ہو وہ بے ادبی کرے تو فوراً پکڑا جائے گا۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:

خواب میں حضور ﷺ نے حاجی امداد اللہ مکی کی رہنمائی فرمائی

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
کے
پسندیدہ واقعات

مرتب
مولانا ابو الحسن اعظمی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

جیسے حافظ صاحب کو شیخ نے دیر سے بیعت کیا تھا ایسے ہی وہ بھی بہت دیر میں بیعت کرتے تھے انہوں نے اپنے مریدوں سے اس کی کسر نکالی۔ چنانچہ عمر بھر میں آٹھ سے زیادہ آپ کے مرید نہیں ہیں۔

حضرت حاجی صاحبؒ

حضرت حاجی صاحب پہلے شاہ نصیر الدین صاحب سے بیعت ہوئے تھے مگر تکمیل سے پہلے ہی ان کا وصال ہو گیا تھا تو حضرت کو دوسرے شیخ کی تلاش تھی۔ اور اس تلاش میں بے چین تھے اور شاہ سلیمان صاحب سے بھی بیعت ہونے کا ارادہ ہوتا تھا کیونکہ اس وقت وہ مشہور تھے اسی عرصہ میں حضور ﷺ کو یا اپنے مشائخ میں سے کسی کو (الشک منی) آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے ساتھ ایک بزرگ ہیں اور حضور ﷺ نے حاجی صاحب کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ یہ تمہارے شیخ ہیں حاجی صاحب خواب سے بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے کہ یا اللہ یہ کون بزرگ ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔ کیونکہ خواب میں پتہ کچھ نہیں بتلایا گیا آخر ایک دن کسی شخص سے میاں جی صاحب کا تذکرہ سنا تو قلب میں میاں جی کی طرف ایک خاص کشش پائی پھر معلوم ہوا کہ وہ تو یہاں سے قریب ہی لوہاری میں رہتے ہیں۔ حضرت نے زیارت کا ارادہ کیا اب حالت یہ تھی کہ جوں جوں لوہاری کی طرف بڑھتے جاتے اسی قدر دل میں دلچسپی بڑھتی جاتی جیسے کوئی کھینچ رہا ہو جب لوہاری پہنچے اور میاں جی صاحب کی صورت دیکھی تو بعینہ وہی صورت تھی۔ جو خواب میں دکھائی گئی تھی اب تو حاجی صاحب کی اور ہی حالت ہوئی۔ قریب جا کر سلام عرض کیا تو میاں جی نے فرمایا صاحبزادے کیسے آنا ہو گیا۔ بس حاجی صاحب پر گریہ طاری ہو گیا اور جوش میں عرض کیا۔ کیا حضرت کو معلوم نہیں؟ نہ معلوم اس وقت حاجی صاحب کی کیا حالت تھی۔ اس کے جواب میں میاں جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے خواب و خیال کا کیا اعتبار۔ اس میں خواب کی طرف اشارہ تھا اب حاجی صاحب کو اور بھی یقین ہو گیا۔ اور زیادہ گریہ طاری ہو گیا میاں جی صاحب نے تسلی فرمائی کہ آپ گھبرائیں نہیں جو تم چاہتے ہو وہی ہو گا چنانچہ فوراً بیعت فرما لیا۔ حضرت حاجی صاحب پر یہی اثر غالب تھا کہ طالب کو پریشان نہیں کرتے تھے مگر دونوں صاحب کی نیت بخیر تھی حضرت حاجی صاحب کی نظر وسعت رحمت پر تھی۔ اس لئے فیض کو عام کر رکھا تھا۔ اور حافظ صاحب کی نظر اس پر تھی کہ سلسلہ کی بے قدری نہ کرنی چاہئے بلکہ اچھی طرح مرید کا امتحان کرنے کے بعد بیعت کرنا چاہئے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات والا واقعہ، اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ ہے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی کے پسندیدہ واقعات:

محدثین کی اکثر مزارات پر حاضری اور بعداز وصال شیخ سعدی کا تشریف لانا

اخلاص کے استحضار۔ زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
کے
پسندیدہ واقعات

مرتب
مولانا ابوالحسن اعظمی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

انھوں نے دیکھا تو کہا کہ فقط صوری اہل صبر سے صبر نے قتل کر دیا

اسی لئے ایک نیم مجذوب نے یہ نصیحت کی کہ جب تمہیں کوئی برا کہے تو نہ انتقام لو اور نہ صبر کرو مطلب یہ ہے کہ بھلا انتقام بلکہ دو پھر صبر کی ضرورت بھی نہ رہ کہ کلفت کا تعلق خاطر سے نکل جائے

ایک واعظ کی دلیری

ایک واعظ کی مجلس میں امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ شریک تھے۔ واعظ نے بہت سی احادیث غلط سلط امام احمد بن حنبلؒ کے حوالہ سے بیان کیں۔ یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ جب واعظ ختم ہوا تو امام احمد بن حنبلؒ آگے بڑھے اور واعظ سے پوچھا کہ آپ احمد بن حنبلؒ کو جانتے ہیں؟ تو کہا ہاں جانتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ مجھے بھی جانتے ہو؟ کہا کہ نہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میں ہی احمد بن حنبلؒ ہوں۔ واعظ نے بڑی دلیری سے کہا کہ خوب کہا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ ایک آپ ہی ہیں معلوم نہیں کتنے آپ جیسے احمد بن حنبل دنیا میں موجود ہیں۔

بزرگوں کی روحانیت

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ــــ والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہؒ یہ دونوں حضرات حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے مزار پر اکثر حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ شاہ عبدالرحیم صاحب کو یہ خیال ہوا کہ میں تو یہاں کثرت سے حاضر ہوتا ہوں معلوم نہیں کہ حضرت نظام الاولیاء کو ہمارے آنے کی خبر بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کے بعد ایک روز مزار پر تشریف لے گئے اور مزار کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت سلطان الاولیاء کی روحانیت کو متشکل موجود دیکھا کہ وہ یہ شعر نظامی کا پڑھ رہے ہیں۔

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

شاہ عبدالرحیم صاحب موصوف میر زاہد کے شاگرد تھے۔ زمانہ تعلیم میں ایک روز شیخ سعدی کا ایک قطعہ پڑھتے ہوئے جا رہے تھے مگر تین مصرعے یاد تھے چوتھا یاد نہ آتا تھا کہ یکا یک ایک بزرگ صورت آدمی سامنے آئے اور ان کا بھولا ہوا مصرعہ پڑھ دیا وہ یہ تھا [illegible] ثمانند جہالت ست الخ اور آگے چل دیئے۔ شاہ صاحبؒ نے دوڑ کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا آپ کا اسم شریف؟ تو فرمایا شیخ مصلح الدین شیرازی۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی ہر سال میلاد النبی کے دن خوشی میں کھانا کھلاتے تھے

([illegible])

دُرُّ الثمین
فی مبشرات النبی الامین

تصنیف لطیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بالحواشی

مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب

—— الناشر ——

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

(**بائیسویں حدیث**: میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں میلاد النبی کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا میلاد پاک کی خوشی میں، ایک سال مجھے اتنا مقدور نہ تھا کہ میرے پاس کچھ ہوتا مگر بھنے ہوئے چنے وہی میں نے لوگوں کو تقسیم کئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو وہ چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ بہت شاد و خوش ہیں)

تیئیسویں حدیث

خبر دی مجھے والد بزرگوار نے فرمایا دیکھا میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور سوال کیا لطائف قلب کی نسبت کا اور عرض کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے کس نسبت کو حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اپنے دل کی طرف توجہ کرو اور اسی نسبت کا استحضار کرو میں نے اسی نسبت کو متحضر کیا پھر آپ نے فرمایا بس یہی ہے۔

www.nafseislam.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

عید میلاد النبی کے دن مکہ کے لوگ مقامِ ولادت پر جمع ہو کر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں

۱۱۵

رُوح کی آنکھ سے دیکھتا تھا۔ چنانچہ جب میں نے اس پر غور کیا اور سوچنے لگا کہ آخر اس نور کی نوعیت کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ نور انوارِ رحمت میں سے ہے۔ بعد ازاں جب میں نے مقام بصفراء میں اس قبر کی زیارت کی جو حضرت ابوذر غفاریؓ کی بتائی جاتی ہے (اس کی اصل حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے) الغرض جب میں اس قبر کے پاس بیٹھا۔ اور میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی رُوح کی طرف توجہ کی تو اُن کی رُوح میرے سامنے تیسری رات کے چاند کی طرح ظاہر ہوئی۔ میں نے جب اس میں مزید غور کیا تو مجھ پر کھلا کہ حضرت ابوذرؓ کی رُوح کا یہ نور، "نورِ اعمال" اور "نورِ رحمت" دونوں پر جامع ہے۔ البتہ اس میں "نورِ رحمت" "نورِ اعمال" پر غالب ہے۔

(اس سے پہلے میں مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ولادت پر حاضر تھا یہ دن آپ کی ولادت مبارک کا دن تھا، اور لوگ وہاں جمع تھے اور آپ پر درود و سلام بھیج رہے تھے اور آپ کی ولادت پر آپ کی بعثت سے پہلے جو معجزات خوارق ظاہر ہوئے تھے ان کا ذکر کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس موقع پر یکبارگی انوار روشن ہوئے۔ میں نہیں کہہ سکتا ان انوار کو میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھا یا اُن کا روح کی آنکھ سے مشاہدہ کیا۔ بہرحال اس معاملہ کو صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ جسم کی آنکھ اور روح کی آنکھ کے تعین میں کون سی حس تھی جس سے میں نے ان انوار کو دیکھا پھر میں نے ان انوار پر مزید توجہ کی تو مجھے ان فرشتوں کا فیض نظر آیا، جو اس قسم کے مقامات اور اس قسم کی مجالس پر متوکل ہوتے الغرض اس مقام پر میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار بھی انوارِ رحمت سے مخلوط ہیں

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ: جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

www.nafseislam.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

بارگاہِ رسالت میں عرض گزاری کے بعد میں یوں سمجھا کہ آقا علیہ السلام نے مجھے اپنی چادر میں لے لیا

۱۱۹

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

دسواں مشاہدہ

مدینہ منورہ میں پہنچنے کے تیسرے دن بعد پھر میں روضۂ اقدس پر حاضر ہوا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دو نو ساتھیوں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کیا۔ اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو فیضان فرمایا تھا، اُس سے مجھے بھی مستفید فرمایئے۔ میں خیر و برکت کی اُمید لے کر آپ کے حضور میں آیا ہوں۔ اور آپؐ کی ذات رحمت العالمین ہے۔ میں نے اتنا عرض کیا تھا کہ آپؐ حالتِ انبساط میں میری طرف اس طرح ملتفت ہوئے کہ میں یوں سمجھا کہ گویا آپؐ نے اپنی چادر میں مجھے لے لیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مجھے اپنے ساتھ لگا کر خوب بھینچا۔ اور آپؐ میرے سامنے رونما ہوئے۔ اور مجھے اسرار و رموز

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں کس طرح اپنی ضرورتوں میں آپ کی ذات سے مدد طلب کروں

مشاہدات ومعارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ
حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ
پروفیسر محمد سرور

مقدمہ: جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

۱۴۰

سے آگاہ فرمایا۔ اور نیز خود اپنی ذات اقدس کی حقیقت مجھے بتلائی۔ اور اس ضمن میں آپ نے اجمالی طور پر مجھے بہت بڑی مدد دی۔ چنانچہ آپ نے مجھے بتایا کہ میں کس طرح اپنی ضرورتوں میں آپ کی ذات سے استمداد کروں۔ اور آپ نے مجھے اس کیفیت سے بھی آگاہ فرمایا کہ آپ کس طرح ان لوگوں کو جو آپ پر درود بھیجتے ہیں، جواب دیتے ہیں۔ اور جو لوگ آپ کی مدح و ثنا کرتے اور آپ کی جناب میں عجز و نیاز مندی کرتے ہیں۔ ان سے آپ کس طرح خوش ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دیکھا کہ آپ اپنے جوہر روح، اپنی طبیعت، اپنی فطرت اور جبلت میں سر تا سر مظہر بن گئے ہیں اس عظیم انسانی تدلّی کا، جو کہ تمام بنی نوع بشر پر حاوی ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ اس حالت میں یہ پہچاننا مشکل ہو گیا کہ ظاہر اور مظہر یعنی ظاہر ہونے والی چیز اور جس چیز میں کہ اس کا ظہور ہو رہا ہے، ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ بہرحال یہی وہ تدلّی ہے، جسے صوفیاء نے "حقیقت محمدیہ" کا نام دیا ہے۔ اور اس گروہ قطب الاقطاب اور نبی الانبیاء کا بھی نام دیتے ہیں۔ غرضیکہ یہ حقیقت محمدیہ عبارت ہے اللہ تعالیٰ کی اس تدلّی کے مظہر بشری میں ظہور سے۔ چنانچہ جب کبھی عالم مثال میں اس تدلّی کی حقیقت متشکل ہوتی ہے تاکہ وہ عالم مثال سے بنی نوع انسان کے لئے عالم اجسام میں ظاہر ہو تو حقیقت محمدیہ کے اس بروز کو قطب یا نبی کا نام دیا جاتا ہے۔ اس قسم میں ہوتا ہے

۱۴۱

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی شخص لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتا ہے تو حقیقت محمدیہ کا اس شخص کی ذات کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ اس زندگی میں اپنا فرض پورا کر لیتا ہے اور لوگوں سے منہ موڑ کر اس دنیا سے اپنے رب کی رحمت کی طرف لوٹتا ہے تو یہ حقیقت محمدیہ اس کی ذات سے الگ ہو جاتی ہے۔ لیکن ان سب کے برعکس جہاں تک ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق ہے، یہ حقیقت محمدیہ آپ کی اصل جبلت میں داخل ہے۔ اور یہ اس لئے، تاکہ آپ قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان کے لئے شاہد[۱] ہوں۔ اور نیز اس لئے کہ آپ ذریعہ بنیں اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا اس کے فرمانبردار بندوں کی طرف، اور وہ اس طرح کہ آپ قیامت کے دن ان سب کی شفاعت کریں۔ الغرض یہی وہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عظیم الشان رحمت کا ظہور عمل میں آیا۔ چنانچہ آپ کی اس رحمت کا تقاضہ یہ تھا کہ تمام انسانوں کو آپ کی رحمت اپنے دامن میں لے لے۔ اور ان سب کی مخفی قوتوں کو بھی نوروں سے روشن کر دے۔ اور اس طرح آپ کا وجود تمام اقوام کے لئے اللہ کی رحمت کا واسطہ بن جائے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ قدرت کو نسلوں کی بقا کے لئے تسلسل منظور تھا تو اس کے

۱؎ یہ اشارہ ہے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف: وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:
قبرِ رسول ﷺ سے نور کے چشمے پھوٹتے ہوئے میں نے دیکھے

۱۵۱

پھیلے ہوئے ہیں۔ اور نیز جب یہ نفرِ حق کسی شخص میں جاگزیں ہو جائے تو وہ قطب بن جاتا ہے۔ مزید براں میں اس نفر کے فیضان کے وقت اس حقیقت کو بھی جان گیا کہ یہ نفر اور نقوش کی طرح دل کے اندر نقش نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ انسان کی رُوح کے اصل جوہر اور اُس کے نفس کی گہرائی میں اپنی جگہ بناتی ہے۔

— نیز ایک دن کا واقعہ ہے کہ میرے سامنے وہ سائل کے رنگ میں ایک نور ظاہر ہوا۔ اور میں نے دیکھا کہ یہ نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مبارک سے چشمے کی طرح پوری قوت سے پھوٹ رہا ہے۔

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

nafseislam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

☆ یہ وہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ ہیں جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

رب کا قول سچا ہے کہ اے محبوب ﷺ! اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا ہی نہ کرتا

۱۸۷

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

تیئسواں مشاہدہ

مَیں نے دیکھا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نظر ہے۔ اور گویا یہی وہ نظر ہے جو حاصل مقصود ہے آپؐ کے حق میں اللہ تعالےٰ کے اس قول کا، کہ "اگر تو نہ ہوتا تو مَیں افلاک کو پیدا ہی نہ کرتا۔" یہ معلوم کر کے میرے دل میں اس نظر کے لئے بڑا اشتیاق پیدا ہُوا۔ اور مجھے اس نظر سے محبت ہو گئی۔ چنانچہ اس سے یہ ہُوا کہ میں آپؐ کی ذاتِ اقدس سے متصل ہُوا۔ اور آپؐ کا اس طرح سے طفیلی بن گیا جیسے جوہر کا عرض طفیلی ہوتا ہے۔ غرضیکہ میں اس نظر کی طرف متوجہ ہُوا۔ اور مَیں نے اس کی حقیقت معلوم کرنی چاہی۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مَیں خود اس نظر کا محلِ توجہ اور مرکز بن گیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا تو معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ نظرِ خاص اس کے ارادۂ

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں، جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ روضۂ رسول کی حاضری کے وقت حضور ﷺ کی روح کو ظاہر اور عیاں دیکھا

۱۱۶

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ا فون ۲۶۳۱۸۶۱

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

نواں مشاہدہ

میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کی، تو میں نے آپ کی روحِ اقدس کو ظاہر اور عیاں دیکھا۔ اور عالمِ ارواح میں نہیں، بلکہ عالمِ محسوسات سے قریب جو عالمِ مثال ہے، میں نے اس میں آپ کی روح کو دیکھا۔ چنانچہ اس وقت میں سمجھا کہ عوام مسلمانوں کا یہ جو کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں تشریف لاتے ہیں اور نمازیوں کے امام بنتے ہیں۔ اور اسی قبیل کی جو وہ اور باتیں کہتے ہیں، وہ سب اسی نازک مسئلہ کے متعلق ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ عامۃ الناس کی زبانوں سے جو کچھ نکلتا ہے، وہ دراصل نتیجہ ہوتا ہے، اس علم کا جو ان کی روحوں پر القا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد ان

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی وہ صورت دیکھی جو اس دنیا کی زندگی میں تھی، انبیاء اور حضور ﷺ زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ: جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

۸۸

کے اس علم کی دو صورتیں ہو جاتی ہیں۔ یا تو وہ اس علم کی جو اُن کی دونوں پر افکار کیا جاتا ہے، اصل حقیقت کو پا لیتے ہیں۔ یا وہ محض اس کی ظاہری شکل ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ پھر ان میں سے ایک اس کی دوسرے کو خبر دیتا ہے، اور دوسرا اجمالی طور پر اس بات کو سمجھتا ہے اور اس کو قبول کر لیتا ہے۔ پھر وہ اپنی اس سمجھی ہوئی بات کو تیسرے کو بتاتا ہے۔ تیسرا اس کو سنتا ہے اور وہ کسی اور نقطۂ خیال سے اس کو مان لیتا ہے۔ پھر یہ چوتھے آدمی کو بتاتا ہے۔ اور چوتھا آدمی یہ بات سن کر اس کو اپنے خیال پر ڈھالتا ہے اور پانچویں کو بتاتا ہے۔ اور اس طرح یہ سلسلہ آگے چلتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جاتی ہے۔ اور بہت سے لوگ اس بات پر متفق ہو جاتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس ضمن میں لوگوں کا ایک بات پر متفق ہو جانا بے کار محض نہیں ہوتا۔ اور نیز عوام میں جو باتیں زبان زد اور مشہور ہو جاتی ہیں، اُن کی تحقیر نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس سلسلے میں ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ جو کچھ عوام کی زبانوں پر ہے، تم اس کی جو اصل حقیقت ہو، اس تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چند مرتبہ اور مقدس تر کی طرف بار بار توجہ کی تو آپ میرے سامنے لطیف در لطیف صورت میں ظہور فرما ہوتے۔ چنانچہ کبھی آپ مجرد عظمت و جلال کی صورت میں ظہور فرماتے اور کبھی جذب و خرق اور انس و انشراح کی

۸۹

صورت میں نظر آتے۔ اور کبھی اس طرح کی جاری و ساری صورت میں ظاہر ہوتے کہ مجھے خیال ہوتا کہ عالم کی تمام فضا آپ کی روح سے بھری ہوئی ہے۔ اور آپ کی روح اس فضا میں تیز ہوا کی طرح ایک حرکت کر رہی ہے کہ دیکھنے والا اس میں دہشت زدہ ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی موجودگی میں دوسری لطافتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ نیز میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار مجھے اپنی وہ صورت مبارک دکھلاتے ہیں، جو آپ کی اس دنیا کی زندگی میں تھی۔ اور آپ مجھے اپنی یہ صورت اس حالت میں دکھا رہے تھے جب کہ میری تمام توجہ آپ کی روحانیت کی طرف تھی، نہ کہ آپ کی جسمانیت کی طرف۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ کی روح جسمانی شکل میں صورت پذیر ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف آپ نے اپنے اس ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے: بے شک انبیاء کو اوروں کی طرح موت نہیں آتی۔ وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں۔ اور انہیں وہاں زندگی نصیب ہوتی ہے .... الغرض اسی حالت میں میں نے آپ پر درود بھیجا تو آپ نے مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور مجھے خوش ہونے اور میرے سامنے ظہور فرمایا۔ اور آپ کا اس طرح لوگوں کے سامنے آنا، اور آپ کی روح کا فضا میں جاری و ساری ہو جانا، [illegible]

[illegible]

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا پاکیزہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں جو کہ الحمد للہ عقیدہ اہلسنت کے عین مطابق ہے۔ شاہ صاحب وہ شخصیت ہیں جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں، مگر افسوس کہ وہ ان کی نہیں مانتے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں

حج اور عمرہ

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

ناشر

[illegible] اردو بازار، کراچی

روضۂ اقدس کی زیارت

[illegible]

ف: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں

[illegible]

عظیم سعادت

[illegible]

مفتی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی نے لکھا کہ جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت کی نیت کریں

حج اور عمرہ

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

ناشر

[illegible] اردو بازار، کراچی

[illegible]

جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت کریں [illegible]

[illegible]

www.nafseislam.com

مفتی محمد تقی عثمانی دیوبندی کا فتویٰ:

انبیاء کرام علیہم السلام وصال کے بعد بھی جسم وجسمانیت کے ساتھ حیات ہیں

Daily UMMAT Karachi.

روزنامہ امت کراچی

فتاویٰ عثمانی

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

حیاتِ انبیاء علیہم السلام

[illegible]

تقیہ نمبر 4

[illegible]

www.nafseislam.com

ایک سوال کے جواب میں رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ بعد از وصال حضور ﷺ اور انبیاء کرام کا تمام جسم حیات ہے

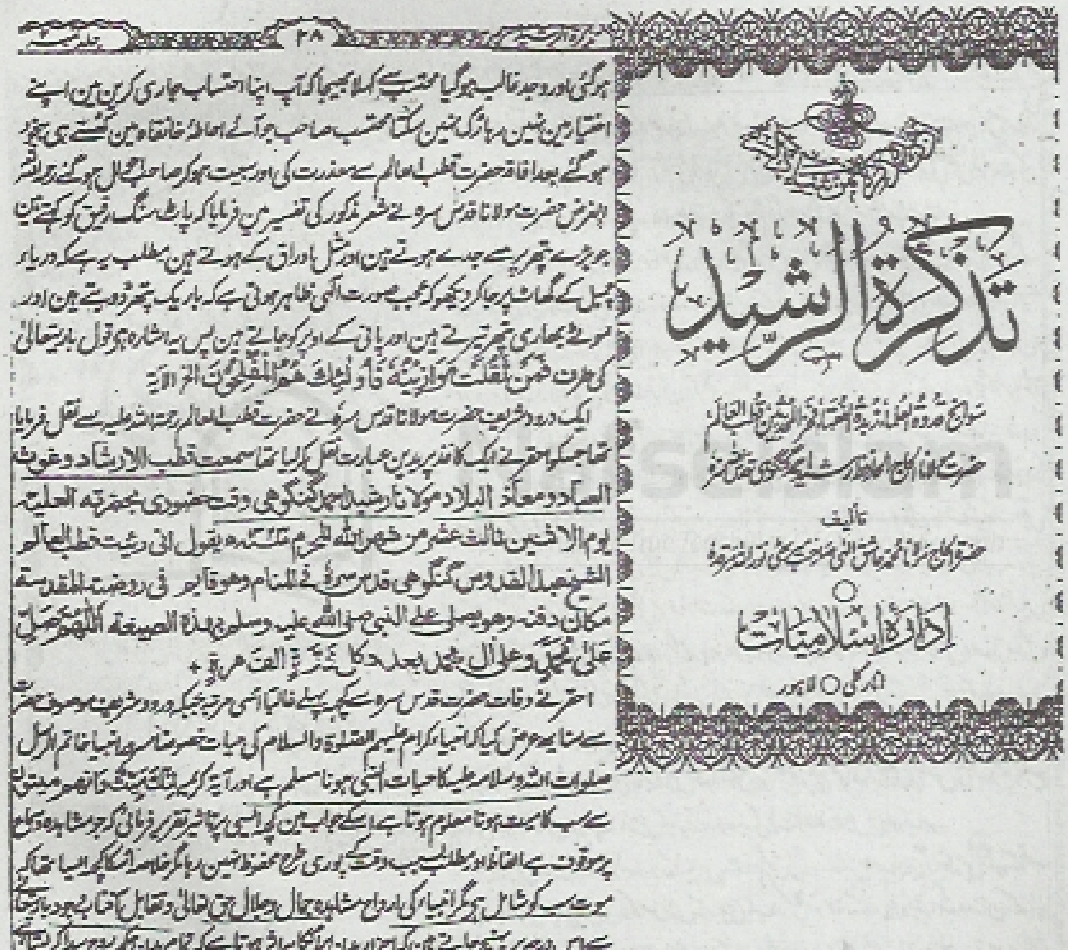
تذکرۃ الرشید

سوانح حضرۃ العلامۃ زبدۃ المحققین فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

۲۸

ہوگئی اور وجد غالب ہوگیا محتسب نے کہلا بھیجا کہ آپ اپنا احتساب جاری کریں میں اپنے اختیار میں نہیں ہوں مگر نہیں رکتا محتسب صاحب جو آئے احاطہ خانقاہ میں گھستے ہی بیخود ہوگئے بعد افاقہ حضرت قطب عالم سے معذرت کی اور بیعت ہوکر صاحب حال ہوگئے جزاہ اللہ الغرض حضرت مولانا قدس سرہ نے شعر مذکور کی تفسیر میں فرمایا کہ پاٹ سنگ رقیق کو کہتے ہیں جو بڑے پتھر سے جدے ہوتے ہیں اور شکل اوراق کے ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ دریاء چنبل کے گھاٹ پر جاکر دیکھو کہ عجب صورت اکثر ظاہر ہوتی ہے کہ باریک پتھر ڈوبتے ہیں اور موٹے بھاری پتھر تیرتے ہیں اور پانی کے اوپر کو جاتے ہیں پس یہ اشارہ ہو قول باری تعالیٰ کی طرف فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ الخ الآیۃ

ایک درود شریف حضرت مولانا قدس سرہ نے حضرت قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا تھا جسکو احقر نے ایک کاغذ پر بدیں عبارت نقل کرلیا تھا سمعت قطب الارشاد وغوث العباد ومعاذ البلاد مولانا رشید احمد گنگوہی وقت حضوری بحضرتہ العلیۃ یوم الاثنین ثالث عشر من شہر اللہ المحرم ۱۳۲۳ھ یقول انی رأیت قطب العالم الشیخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ فی المنام وھو قائم فی روضتہ المقدسۃ مکان دفنہ وھو یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذہ الصیغۃ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ۔

احقر نے وفات حضرت قدس سرہ سے کچھ پہلے غالباً اسی مرتبہ جبکہ درود شریف موصوف حضرت سے سنا یہ عرض کیا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات خصوصاً سید انبیاء خاتم الرسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا حیات النبی ہونا مسلم ہے اور آیہ کریمہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ سے سب کا میت ہونا معلوم ہوتا ہے اسکے جواب میں کیا ہے اسپر جو تقریر فرمائی گو جو مشاہدہ ومعلوم ہوتا ہے الفاظ اور مطلب سب وقت کے پوری طرح محفوظ نہیں رہا مگر خلاصہ اسکا کچھ ایسا تھا کہ موت سب کو شامل ہوگی مگر انبیاء کی ارواح مشاہدہ جمال وجلال حق تعالیٰ وتقدس کا جو حجاب بنا ہے سے اس درجہ پہنچ جاتے ہیں کہ اجزاء بدن پر اسکا یہ اثر ہوتا ہے کہ تمام بدن حکم روح پیدا کرلیتا ہے اور تمام جسم ان کا عین اور الگ اور عین حیات ہوجاتا ہے اور یہ حیات دوسری قسم کی ہے اس شخص

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی اکابر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان ص 42 مطبوعہ علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں (معاذ اللہ)

ہمارا سوال یہ ہے کہ ہم علمائے دیوبند کی کس بات کو صحیح مانیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیو بندی اکابر مولوی عاشق الٰہی نے اپنے مرشد رشید احمد گنگوہی دیو بندی کا وسیلہ پیش کر کے مغفرت کی دعا کی

تذکرۃ الرشید

سوانح [illegible]
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

11

مسائل اور مختلف و متنوع دنیاوی امور کا تصفیہ کرے۔ غرض نیابت رسالت کا عمامہ سر پر باندھے اور اس عظیم بار و عظیم خدمت کو انجام دے جس کی تکمیل قوم بنی اسرائیل میں انبیاء علیہم السلام کے ذمہ ہوئی تھی شریعت کی شاہراہ کا ہادی و رہبر قرار پائے اور طریقت کی دشوار گزار سڑک کا راہبر و قطب الارشاد۔

میرے پیارے دینی بھائیو! ذرا غور کرو اور دیکھو کہ اس منصب پر بیٹھنے والے حامی دین اور مصلح قوم بزرگ کے لئے کن کن اوصاف کی ضرورت ہے۔ کیا ہر شخص [illegible] فیضان نبوت [illegible] شاداب ہوئے ہیں اس منصب جلیلہ کے فرائض ادا ہو سکتے ہیں! حاشا و کلا ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اس بار کو اٹھانے والے جانشین کے لئے نماز روزہ صدقہ زکوٰۃ حج و تلاوت قرآن و ذکر الٰہی و طلب حلال وغیرہ ضروری امور کے علاوہ چونکہ علوم دینی میں اس کو یعنی عقائد و فضائل علم اور اصلاح غیر کے تمام مقدمات و وسائل کی بڑی ضرورت ہے اس لئے وہ استقلال و صبر اور تحمل کی ایسی استقامت چاہئے جو پہاڑوں کو متزلزل کر دینے والے مکر و فریب کا مقابلہ کر سکے اور وہ صبر و تحمل ہو جو کہ تنگی معاش مصائب و آلام اور گھبرا دینے والی طعن و تشنیع کے تیروں کی بوچھاڑ کو برداشت کر سکے حرص و ہوس۔ غیظ و غضب حسد و بغض بخل و حب مال۔ [illegible] حب جاہ تکبر و نخوت۔ خود بینی و عُجب ریا و سمع۔ [illegible] عبادات کے علاوہ عادات و امور مباحہ و حرکات و سکنات تک میں سنت مصطفویہ کے اتباع و تقلید کا خوگر ہو۔ توبہ و خوف زہد و اتقا صبر و شکر۔ اخلاص و صدق توکل محبت الٰہی اور رضا بقضا کی دشوار گزار گھاٹیوں کو زبانی نہیں بلکہ عملدرآمد کر کے ادا کر کے چکا ہو۔ صوری وجاہت معنوی ہیبت کریمانہ اخلاق حکیمانہ [illegible] لطافت طبع و حرکات و طہارت نفس حسین صورت حسین سیرت [illegible] شہرہ آفاق [illegible] فصیح و بلیغ [illegible] [illegible] کیفیات [illegible] [illegible] عصر [illegible] گنگوہی کے لقب میں جلوہ افروز فرمائی حق تعالیٰ کی لاکھوں مسلمانوں کے دینی باپ اور کئی سو علماء کے سردار و پیشوا ہندوستان کے مایہ ناز و افتخار حضرت قطب عالم مرشدنا مولانا الحافظ الحاج الشیخ مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہ العزیز محدث گنگوہی ہیں طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ حق تعالیٰ اس پاک ذات کے طفیل میں ہم سیاہ کاروں کی مغفرت فرمائے اور اس مقدس تذکرہ کو حضرت ممدوح کے نام نامی کی شہرت پانے سے قبول فرما کر مجھ ناکارہ کے لئے ذریعہ نجات بنائے آمین ثم آمین۔

☆وسیلے کا انکار کرنے والے دیوبندی مولوی اپنے اکابر کے وسیلے سے مغفرت کی دعا کر رہے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی کے خلیفہ نے اپنی کتاب میں اکابر دیوبند کا واسطہ و وسیلہ پیش کیا

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

تذکرہ حسن

جس کے اندر

مخدوم الامت، ہادی ملت، شیخ طریقت حضرت اقدس

مولانا شاہ الحاج مفتی محمد حسن صاحب قدس سرہ

خلیفہ ارشد

حکیم الامت مجدد الملت محی السنت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف

صاحب تھانوی قدس سرہ کے حالات مختصر طریق سے بیان کئے گئے

مرتبہ

احقر وکیل احمد غفرلہ الصمد

جامعہ اشرفیہ — لاہور

تم کو حاصل ہے حج و زیارت خانہ نصیب ۔۔۔ کر مجھے اپنی مدد سے حج مرحا نصیب

ہو رہا فرشتہ ۔۔۔ حاجی امداد اللہ ذو العطایا کے واسطے ۔۔۔ کر سکے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا ۔۔۔ کر منور نور عرفاں سے الٰہی دل مرا

[illegible] ۔۔۔ حضرت نور محمد جھنجھانوی کے واسطے ۔۔۔ [illegible]

تو واسطے کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ پر کسی مخلوق کا کوئی حق ہے یا ان کی رعایت [illegible] اللہ تعالیٰ پر ضروری ہے بلکہ یہ مطلب ہے جیسا حضرت تھانوی کی حالت میں [illegible] کہ مجھے ان اولیاء سے محبت ہے اور [illegible] سے محبت آپ کی رحمت کا سبب ہوتی ہے [illegible] رحمت [illegible] میری دعا قبول فرمائیے، دعا صرف آپ سے اور آپ کی صفت رحمت کے سبب سے ہے۔

۲۳۶

اپنے سینے پر کر دوں قربان [illegible] ۔۔۔ اپنی تیغ عشق سے کر دے اگر مجھ کو شہید

[illegible] ۔۔۔ حاجی عبد الرحیم [illegible] کے واسطے ۔۔۔ [illegible]

کر دو پیدا درد و غم میرے دل [illegible] میں ۔۔۔ [illegible] اے باری تیرے دربار میں

[illegible] ۔۔۔ شیخ عبد الباری [illegible] کے واسطے ۔۔۔ [illegible]

ذکر [illegible] صلوات [illegible] اے کریم ۔۔۔ کر ہدایت [illegible] راہ مستقیم

[illegible] ۔۔۔ شاہ عبد الہادی [illegible] کے واسطے

دین و دنیا کی [illegible] ۔۔۔ اپنے کوچے کی عطا کر دولت [illegible] مجھے

[illegible] ۔۔۔ شاہ عضد الدین [illegible] کے واسطے

دے مجھے عشق محمد اور [illegible] ۔۔۔ [illegible]

شیخ محمد [illegible] کے واسطے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی نے لکھا، بارگاہ رسالت میں حاضری کے وقت روضۂ اقدس کی طرف پیٹھ نہ کریں

حج اور عمرہ

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

ناشر

[illegible] اردو بازار، کراچی

زبان میں اس طرح پہنچا دیں، مثلاً: یارسول اللہ علیک السلام عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور وہ آپ سے شفاعت کے طالب ہیں۔

اگر نام یاد نہ رہے تو اس طرح عرض کریں:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجیے۔

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کا قبلہ رو ہو کر روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ نہ ہو [illegible] سے خوب دعا کریں اپنے لیے اور اپنے والدین، اہل و عیال، ملنے جلنے والوں، دوستوں اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کریں۔

بس اسی کو سلام کہتے ہیں، جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

۱۲۷

مفتی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی نے لکھا کہ جنت البقیع جائیں، ایصال ثواب کریں اور انکے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگیں

حج اور عمرہ

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

ناشر

[illegible] اردو بازار، کراچی

(۱) کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر و تلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھنا

(۲) ریاض الجنۃ میں جتنا موقع ملے نوافل اور دعا میں گزارتے رہنا اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرنا۔

(۳) اشراق، چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح روزانہ پڑھنا

(۴) کبھی کبھی حسب سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر جانا اور جنت البقیع چلے جانا اور وہاں ایصال ثواب اور دعاء مغفرت کرنا اور ان کے وسیلے سے اپنے لیے دعا مانگنا۔

اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی ناقدری نہ کرنا، خرید و فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھنا کہ ان کو نفع ملے۔

(۵) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بچتے رہیں، خصوصاً فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے

۱۴۳

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی رسالے میں موجود نعتیہ کلام میں تحریر کیا ہے کہ آقا ﷺ کے صدقے جہاں کی زیب وزینت اور انسانیت معزز ہے

ماہنامہ زکریا

فدا کرنا دل و جاں کا مقام اہل سنت ہے

حضرت مولانا محمد علی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

وہ آقا ﷺ جن کے صدقے میں جہاں کی زیب و زینت ہے
وہ آقا ﷺ جن کے صدقے میں معزز آدمیت ہے

وہ آقا ﷺ جن کے دم سے آئینہ دنیا کا قائم ہے
وہ آقا ﷺ جن سے دنیا میں وجود علم و حکم ہے

وہ آقا ﷺ جو کہ آئے رحمۃ للعالمین ﷺ بن کر
وہ آقا ﷺ جن کا کلام سر تا پا رحمت ہے شفقت ہے

خزانوں کی خدائی کا شرف ان کو بھی حاصل ہے
خدا کا ان پہ کرم ہے اور خدا کی ان پہ عنایت ہے

ملی جو کچھ بھی عزت دل جو کچھ بھی نعمت
یہ سب ان کے قدم سے ہے یہ سب ان کی بدولت ہے

مرا ایمان ہے ان سے محبت عین ایماں ہے
دل و جاں کی محبت سے عزیز ان کی محبت ہے

کیا کریں یاد آقا ﷺ کو جن پر سلام بھیجو درود
کہ ان کی یاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہے

بہ اہل کو ان کی یاد سے عشق و محبت ہے
یہی ہے اصل دولت ہے یہی انمول نعمت ہے

معلوں سے ملاؤں سے زبان تر میری رہتی ہے
یہی اک میری عادت ہے یہی اک میری خصلت ہے

نہ ہو عشق و محبت اگر کسی دل میں محمد ﷺ کی
حقیقت میں وہ دل، دل ہی نہیں پتھر کی صورت ہے

نہ ہو جس کو تعلق حضرت ختم رسالت ﷺ سے
ملی ولیوں کو جنہیں مجھے ان سے عداوت ہے

محمد ﷺ مصطفیٰ سے عشق ہے کہ سلیقہ
فدا کرنا دل و جاں کا مقام اہل سنت ہے

انہی سے گلشن عالم میں جان اور بہار آئی
انہی کے دم سے ہر ہر پھول میں رنگت ہے نکہت ہے

انہی کی ذات کے صدقے مرے نزدیک دنیا میں
حقیقت ہے حقیقت ہے حقیقت ہے حقیقت ہے

رواں ہوتے ہیں آنسو جب مدینہ یاد آتا ہے
کہ جس کا ذرہ ذرہ گلشن گلشن مثل جنت ہے

تمنا ہے لگاؤں خاک طیبہ اپنی آنکھوں سے
یہ خاک طیبہ سرمۂ چشم بصیرت ہے

درود صد ہزار ان پر سلام بے شمار ان پر
کہ ان کے دم سے میری آن ہے میری عزت ہے

2009ء | ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

ماہنامہ زکریا
علمی، تبلیغی، اصلاحی مجلہ
جلد 1 | ربیع الاول ۱۴۳۰ھ | مارچ 2009ء | شمارہ ۱۲

محمد زکریا مدنی مہاجر

زیر ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا صاحب

کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت
حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا امتیاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری مفتی الرحمٰن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہیر احمد عباسی صاحب
حضرت مولانا محمد عامر صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

240 روپے
240 روپے
0305
02000000020
0321-5523360
0300-5523383
0300-5503090
061-5456566

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ جاری کیا کہ غیر مقلدین چونکہ تقلید کو شرک کہتے ہیں، اس لئے غیر مقلد کو امام بنانا حرام ہے، وہ فاسق ہیں

۱۶۹

[illegible]

تذکرۃ الرشید

سوانح حضرت قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی، غیر مقلدین اہلحدیث کی حمایت بھی کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند کی جانب سے رشید احمد گنگوہی کے لئے القابات

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

[illegible]

عرض ۱۲ ایک کمینہ غلامان خلیل احمد اپنے مولا و ماوی [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علی العالمین غیاث المستغیثین [illegible] المسترشدین نائب رسول رب العالمین قطب زمانہ مجتہد عصر [illegible] حضرت مولانا و مرشدنا مولانا مولوی رشید احمد صاحب ادام اللہ ظلال برکاتہم علی العالمین کے خدام کی خدمت عالی میں [illegible]

[illegible]

شکر بجا آوردں ؎

[illegible]

[illegible]

☆ کبھی اولیاء کرام رحمہم اللہ کے لئے بھی ایسے شاندار القابات لگائے گئے جو اپنے اکابر کے ساتھ لگاتے ہو

www.nafseislam.com

مولوی اشرف علی تھانوی کی جانب سے لکھے ہوئے خط میں گنگوہی کو سراپا برکت اور دردمندوں کا دستگیر کہا گیا

۱۲۲

[illegible] سامنے فرمایا کہ مجھکو بہت سے مسائل میں ہمیشہ دھوکہ رہا [illegible]

[illegible] عادات کا ہے اور فرط محبت و عقیدت سے علاوہ حضرت کے ارشاد کو [illegible]

[illegible]

[illegible] قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

[illegible]

[illegible] اور واللہ باللہ [illegible] ہرگز مجھے یہ گمان نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے کسی کو شکوہ نہیں ہوتا۔ اس اول کا جواب تمام ہو چکا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے بچنا مناسب ہے۔

اس مرتبہ کے سوا خطوط و بیانات آپ کے جو تھانہ بھون [illegible] خوش ہوا اور

تمہارے واسطے دعائے خیر کرتا ہوں فقط

اس تحریر میں اگر کوئی [illegible] ہرگز ناخوش نہ ہوگا [illegible]

[illegible] ۵ محرم الحرام۔

تیسرا خط از مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ

از کمترین خدام محمد اشرف علی۔ بجناب حضرت سراپا برکت دستگیر درماندگان رہنمائے گمراہاں [illegible]

حضرت مولانا الحاج الحافظ المولوی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم۔ بعد تسلیم نیاز خادمانہ التماس ہے

والا نامہ عین انتظار میں مشرف صدور لایا حضور نے جو اس نادان ناکارہ کی دستگیری فرمائی اگر ہر بن مو سے

شکر ادا کروں تو محال ہے بس بجز اس کے کیا عرض کروں ع شکر فضل تو چندانکہ فضلہائے تو

بالخصوص کلمات محبت و شفقت آمیز سے جو کچھ مسرت و طمانیت ہوئی شاید عمر بھر بھی کبھی مجھکو میسر نہیں ہوئی

[illegible] حضور کی ذات اقدس کو ایں افادہ ہم نیازمندوں کے سر پر سلامت رکھے [illegible]

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

☆ حضرت غوث اعظم علیہ الرحمہ کو دستگیر کہنے پر شرک کا فتویٰ لگانے والے یہ کیا کر رہے ہیں؟

www.nafseislam.com

رشید احمد گنگوہی دیوبندی عورتوں کو بھی بیعت کرتے تھے اور اس بیعت کا نام بیعتِ عثمانی رکھا

تذکرۃ الرشید

سوانح عمدۃ الفضلاء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی قدس سرہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

کرتیں آپ کی عادت مطلق یہ تھی کہ اگر کوئی خادم اپنے بچہ کو لاتا اور عرض کرتا کہ اسکو بیعت فرما لیجئے تو آپ اسکے سر پر ہاتھ رکھکر برکت و صلاحیت کی دعا فرما دیتے یا کچھ پڑھکر دم بھی کر دیتے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا ابھی یہ کیا جانتے ہیں پیری مریدی کیا شے ہے؟

مستورات کا بلا ضرورت شدیدہ سفر کرنا چونکہ آپکو ناگوار تھا اسلئے بیعت کی غرض سے عورتوں کا گنگوہ آنا بھی آپکو زیادہ پسند نہ تھا اگر اپنے متعلق سے کوئی آگئی تو آپ اس سے ناراض بھی نہیں ہوتے مگر دل شکنی ہو اور نہ آئی تو آپ نے اس طرح جواب لکھوا دیا کہ یہاں آنے اور خواہ مخواہ سفر کرنیکی ضرورت نہیں ہے بس میں نے تمہیں بیعت کر لیا۔ یہ بیعت عثمانی کہلاتی ہے اور شرفاء کی مستورات میں اس نوع کی زیادہ مثالیں ملینگی۔

بیعت سے قبل اکثر طالبین کو آپ استخارہ کا حکم دیتے اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ طریق مسنون اس نیت سے دو رکعت پڑھو اور دعائے استخارہ پڑھو جو حدیث میں آئی ہے یعنی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ الخ استخارہ کے بعد جب دوبارہ خواہش ظاہر کرتا تو آپ اسکو بیعت فرما لیتے تھے بعض لوگوں کو آپ نے دو دو بلکہ تین تین مرتبہ استخارہ کرایا اور پوری تسلی اور پختگی طلب ظاہر ہونے پر سلسلہ میں داخل فرمایا ہے۔

ذی شعور بالغ سے تھے جس وقت آپ سے بیعت ہونا چاہتے تو اول آپ انکو ٹالتے اور یوں فرماتے کہ مجھے کیا آتا ہے اور یہاں کیا رکھا ہے انکی طلب کا پہلا امتحان لیا کرتے تھے اگر اسپر بھی انکی خواہش قائم رہتی تو پھر انکو بیعت کی غایت سمجھاتے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کا مقصود تو یہ ہے کہ آدمی کو کوئی ورد و وظیفہ بتلا دیں مگر یہ اگر نہ کر سکے تو پھر مرید ہونے سے کیا نفع؟ اسکے بعد اگر سائل کا سوال پھر ہوا کہ حصول برکت سلسلہ بھی بڑا نفع ہے تو آپ اسکو داخل سلسلہ فرماتے ورنہ ٹلا دیا کرتے تھے

طلبہ کو جبتک کہ علم دین میں کتب درسیہ ختم نہ کر لیں آپ بہت کم بیعت فرماتے بلکہ یوں کہکر بیعت کی تعیین فرماتے تھے اسی بنا پر کوئی طالب العلم بیعت کی درخواست کرتا تو آپ نے فرمایا اول تحصیل ختم کرو اسکے بعد دیکھا جائیگا طالب علم کی عموماً حسن ظن کی عادت ہوتی ہے اسلئے انہوں نے بھی عادت سے کام لیا اور کہا کہ حضرت فراغت کے بعد خدا جانے کیا ہو کون مرے کون جئے آپ نے فرمایا یوں کا کام بند نہیں رہتا اگر تمہیں توفیق ہوئی تو میرے بعد دوسرے تمہیں بیعت کرینگے۔ طالب علم نے پھر جواب دیکر

☆ عورتوں کی بیعت کا نام بیعتِ عثمانی رکھنا دین میں نیا طریقہ یعنی بدعت نہیں؟

کیا کبھی حضور ﷺ نے بھی عورتوں کی بیعت کا نام بیعت عثمانی رکھا؟

گنگوہی صاحب کی باری آئی تو ضعیف حدیث کے بارے میں کہنے لگے کہ اگرچہ حدیث ضعیف ہے مگر حدیث تو ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین شیخ العالم

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

لباس اگرچہ کم قیمت ہو مگر صاف ستھرا آپکو پسند تھا خصوصاً نماز کو کھڑے ہوتے وقت عمدہ سے
عمدہ لباس جو آپ کے پاس موجود ہوتا اسکو زیب تن فرماتے اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ خدا
کی دی ہوئی نعمتیں اُسکے دربار میں حاضر ہوتے وقت بدن پر ہونی چاہئیں یہ تعمیل بھی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَيْكَ کی حق تعالیٰ کی حلال و لذیذ نعمتوں
سے آپکو نفرت نہ تھی آپ نے معمولی کھانا بھی کھایا اور عمدہ سے عمدہ غذائیں بھی استعمال فرمائیں
کبھی کسی خاص غذا کے پابند نہ ہوئے نہ کسی شے کا بذات خود کوئی اہتمام فرمایا ہاں البتہ ٹھنڈا
پانی آپکو نہایت مرغوب تھا اور اسکا آپکی خانقاہ میں اہتمام بھی خاص کیا جاتا تھا گرمی کے موسم
میں مشکیزہ و گھڑے درخت میں لٹکایا جاتا اور جو تدبیر بسہولت ہو سکتی پانی ٹھنڈا کرنے کے لئے
عمل میں لایا جاتا تھا ٹھنڈا پانی پیکر آپ بہت خوش ہوتے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ یہ
بڑی نعمت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا اسی لئے
آپنے دعا فرمائی ہے اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَ
مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ [illegible] پتلی روٹی اور شوربہ سے بھی آپکو خاص رغبت تھی کیونکہ ملائم اور سریع الہضم
ہونیکی وجہ سے معدہ میں گرانی اور عبادت میں کسل نہیں ہونے پاتا تھا۔

خوشبو کیساتھ آپکو بہت محبت تھی ہر قسم کے عطر کا برغبت استعمال فرماتے خصوصاً گلاب۔
ایکمرتبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گنگوہی سے خطاب فرمایا کہ مولوی محمد قاسم صاحب کو گلاب سے بہت
محبت تھی سمجھتے بھی ہو کہ اسکا سبب کیا تھا انھوں نے عرض کیا کہ حضرت شاید یہ وجہ ہو کہ ایک
ضعیف سی روایت ہے کہ گلاب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق مبارک سے بنا ہوا ہے آپنے فرمایا
اگرچہ حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث۔ ابتداء میں اگر کوئی اصرار کرتا تو پان بھی کھا لیتے جب بات
پھر ہاں آپکو کبھی کھاتے نہیں دیکھا [illegible]
کر جاتی وہ تھی کسی نے پلادی تو انکار نہیں فرمایا اور نہیں ملتی تو کبھی مانگی یا منگوائی نہیں
اتفاق ہوا ہے کہ بعض دن متواتر آپنے چائے پی اور دفعۃً چھوڑ دی پھر کبھی پینے کے وقت پر اسکا
خیال بھی نہیں کیا۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت کیا چائے کی چیز میں پھونک مار کر پینا منع ہے
آپ نے فرمایا ہاں مگر چائے کہ اسکا نفع ہی گرم پینے میں ہے۔

☆ضعیف حدیث کی رٹ لگانے والے دیوبندی مولوی اپنے اکابر کی اس بات کو اپنی گرہ سے باندھ لیں یا پھر ان پر فتویٰ لگا دیں

www.nafseislam.com
www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنے مریدین کو خاندانِ چشتیہ، نقشبندیہ، قادریہ اور سہروردیہ میں بیعت کرواتے تھے

تذکرۃ الرشید

سوانح عمری... قطب العالم

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

تذکرۃ الرشید ۹۸ جلد اول

قابل اصلاح سمجھا یا کسی خاص معصیت میں ابتلا محسوس فرمایا تو الفاظ معہودہ کو کچھ بدل کر حسب حال توبہ کے الفاظ کہلوائے ہیں اور بیعت کے بعد بھی خصوصیت کیساتھ اسی امر کی نصیحت فرمائی جس کی اس موقع پر خاص ضرورت دیکھی ہے اگر کوئی مریض ہو یا امیر شخص ہو کہ حج نہیں کیا یا زکوۃ نہیں دیتا تو اسی کی نصیحت فرمائی بعد ازاں بعض خاندان کا ماحول تو بیعت کے متعلق وعظ فرمایا غرض چونکہ مقصود اصلاح حال اور مافات کی تلافی تھی عبارت کا دور ہونا یا الفاظ دہرانا اور کہلوانا مطلوب نہ تھا اسلئے ہمیشہ اور ہر جگہ ایک طرح آپنے کلام نہیں سمجھا تاہم جن الفاظ سے آپ تجدید ایمان اور توبہ کا مضمون بیان کیا کرتے تھے وہ مضمون جامع مانع تھے کہ تمام ضروریات پر مشتمل تھے اسلئے فرق کی شاذ و نادر حاجت پیش آتی تھی۔

بیعت حقیقت میں تجدید توبہ کا نام ہے جو پیر اور شیخ کے توسل بذریعہ شاہد عدل یعنی شیخ کو گواہ بنایا جاتا ہے اسلئے اس مضمون میں آپ شرع کے پابند بنکر اسی آیت مقدسہ کا ترجمہ کیا کرتے تھے جو حق تعالیٰ نے اسی ضرورت کیلئے قرآن میں نازل فرمائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول رہا جس وقت آپ کسی کو بیعت فرماتے تو گردن نیچے جھکا لیتے اور طالب کو مخاطب بنا کر یوں فرمایا کرتے تھے "کہو ایمان لایا میں اللہ پر اسکے فرشتوں پر اسکی کتابوں پر اسکے نبیوں پر اور تقدیر پر کہ بھلا برا سب خدا ہی کیطرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر توبہ کی میں نے کفر سے شرک سے بدعت سے اور ساری معصیت سے عہد کیا میں نے کہ جھوٹ نہیں بولونگا چوری نہیں کرونگا زنا نہیں کرونگا کسی پر بہتان نہیں باندھونگا پانچ وقت کی نماز پڑھونگا رمضان کے روزے رکھونگا اگر مال ہوگا تو حج کرونگا اور زکوۃ واجب ہوگی تو زکوۃ دونگا اگر کوئی قصور ہو جائیگا تو فوراً توبہ کرونگا بیعت کی میں نے رشید احمد کے ہاتھ پر خاندان چشتیہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ میں۔

اسکے بعد آپ ہاتھ چھوڑ دیتے اور مختصر جامع نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کا مطلب ہی جو ضد کیا جاتا ہے اسکا بیان ہو سکتا ہے جو گذشتہ دنیا سے اصل بیعت میں ہر گز [illegible] حق تعالیٰ کی رضا کا طالب رہے سنت کا اتباع ہر وقت ملحوظ رکھے اس سے قدم نہ ہٹائے اسکے بعد بزرگوں نے جو طریق ذکر و شغل کا تجویز کیا ہے وہ دوسری چیز ہے [illegible] بیعت کر لینے [illegible] ہوتا تھا جسکی ہر وقت ضرورت اس حالت میں تجدید بیعت کیساتھ طالب کو ضرورت ہوتی ہے یہی ہر گز [illegible] نظر آتا ہے کہ وہ شخص جسکو اس وقت کے علاوہ

☆دیکھ لو اکابرِ دیوبند نے چاروں سلاسل میں بیعت کروائی ہے۔ اب مشائخ اہلسنت پر فتویٰ نہ لگانا۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حدیث نقل کی جس میں حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش حضور ﷺ کے وسیلے سے معاف ہوئی (کیا اب بھی وسیلے کا انکار کروگے؟)

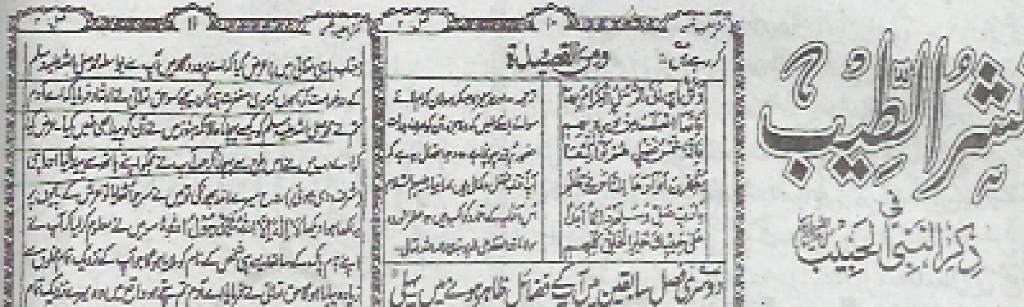

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں استغاثہ نقل کیا جس میں
"یارسول اللہ"، "یا شفیع العباد" کے القابات کے ساتھ حضور ﷺ سے مدد طلب کی

۱۹۴

لمؤلفہ

یا شفیع العباد خذ بیدی	انت فی الاضطرار معتمدی
دستگیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
لیس لی ملجأ سواک اغث	مسنی الضر سیدی سندی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ	فوج کلفت مجھ پہ آغالب ہوئی
غشنی الدھر یا ابن عبد اللہ	کن مغیثا فانت لی مددی
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف	اے مرے مولا خبر لیجے مری
لیس لی طاعۃ ولا عمل	بید حب الخفی معتقدی
کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس	ہے مگر دل میں محبت آپ کی
یا رسول الالہ بابک لی	من غمام الغموم ملتحدی
میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول	ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
جد بلقیا اقر فی المنام وکن	ساتر الذنوب فی الغد
خواب میں چہرہ دکھا دیجے مجھے	اور مرے عیبوں کو کر دیجے خفی
انت عاف ابر خلق اللہ	ومقیل العثار واللددی
درگذر کرنا خطا و عیب سے	سب سے بڑھ کر ہے یہ خصلت آپ کی

نشر الطیب
فی ذکر النبی الحبیب ﷺ

حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت : ۱۲۸۰ھ وفات ۱۳۶۲ھ

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی۔ فون ۲۶۳۱۸۶۱

☆ غیر اللہ سے لفظ "یا" کے ساتھ مدد طلب کرنا دیوبندی مکتبہ فکر کے نزدیک شرک ہے۔ اب دیوبندی مولوی تھانوی صاحب پر کیا فتویٰ لگائیں گے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب میں نعتیہ جو کلام نقل کیا گیا اس میں "یا رحمۃ اللعالمین ﷺ" کی بار بار تکرار کی گئی ہے

۹۵

یا رحمتہ اللعالمین ﷺ

الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے
منبر ترا عرش ہے یا رحمت اللعا

آئینہ رحمت بدن، سانسیں چراغ علم و
قرب الٰہی، تیرا گھر، الفقری فخری، تیرا
خوشبو تری جوئے کرم آنکھیں تری باب
نور ازل تیری جبیں یا رحمت اللعا

تیری خوشی بھی اذاں، نیندیں بھی تیری رت
تیری حیات پاک کا ہر لمحہ پیغمبر
خیر البشر رتبہ تیرا آواز حق خطبہ
آفاق تیرے سامعین یا رحمت اللعا

تو آفتاب غار بھی، تو پرچم یلغار
عجز و وفا بھی پیار بھی، شہ زور بھی سالار
پھر گدڑیوں کو لعل دے، جاں پتھروں میں ڈال
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم، ماضی سا ہم کو حال
دعویٰ ہے تیری چاہ کا اس امت گمراہ
تیرے سوا کوئی نہیں یا رحمت اللعا

☆ جبکہ دوسری جانب "یارسول اللہ"، "یا حبیب اللہ" اور "یا رحمۃ للعالمین ﷺ" کہنے اور لکھنے کو دیوبندی مولوی کہتے ہیں۔ کہیں لکھا نظر آجائے تو "یا" کھرچ دیتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی نے حدیث نقل کی جس میں اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ کو بیان فرمایا گیا

نشر الطیب

فی ذکر النبی الحبیب ﷺ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت: ۱۲۸۰ھ وفات ۱۳۶۲ھ

دارالاشاعت
اردو بازار، کراچی - فون ۲۶۳۱۸۶۱

نشر الطیب ۱۹۸ فصل ۲۷

کتابوں اور صحیح ابن حبان میں رفیق اعلیٰ کے بعد یہ زیادت بھی مرفوعاً وارد ہے
مع جبرئیل و میکائیل و اسرافیل ف یہ بھی مثل احادیث بالا کے مقصود میں صریح ہے
پانچویں روایت عبدالرزاق نے طاؤس سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو دو اختیار دیئے گئے ایک یہ کہ دنیا میں اس قدر رہوں
کہ اپنی امت کے فتوحات کو دیکھوں دوسرے یہ کہ (آخرت کو) چلنے میں تعجیل کروں
میں نے تعجیل ہی کو اختیار کیا ف جو اوپر ہے وہ یہاں بھی ہے بلکہ اس سے
بھی زیادہ صریح ہے کہ وہاں تو تعبیر صحابہ سے تھی یہاں خود آپ ہی کے ارشاد
سے منقول ہے چھٹی روایت بیہقی کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضرت ملک الموت
نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے مجھکو بھیجا ہے اگر آپ فرمائیں تو روح قبض کروں اور اگر
آپ فرمائیں تو چھوڑ دوں مجھکو حکم ہے کہ آپ کے حکم کی اطاعت کروں آپ نے جبرئیل
علیہ السلام کی طرف دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اللہ تعالیٰ آپ کی لقا کا مشتاق ہے آپ نے ملک الموت کو قبض روح کی اجازت
دیدی حق تعالیٰ ان اللہ قد اشتاق الی لقائک کی تفسیر میں کہا ہے معناہ
قد اراد لقائک بان یردک من دنیاک الی معادک زیادۃ فی قربک و کرامتک
ف اس سے بھی آخرت کے مشورہ پر حق ہونا ظاہر ہے کہ وہ مرتب ہے اشتیاق
حق تعالیٰ پر بمعنی بالا تو اس تعلق کا ذکر ہے اور بعض جس طرح آپ نے مقام آخرت کو
پسند فرمایا حق تعالیٰ نے بھی آپ کیلئے اسی کو پسند فرمایا (کلہ من المواھب و
المشکوٰۃ) ساتویں روایت مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں
جس میں ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو یاد کر کے رونے لگیں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
قول مروی ہے کہ تم کیوں روتی ہو کیا تمکو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے (یہاں سے) بہتر ہیں اور انہوں نے جو جواب دیا
کی پھر روتی ہوں یہ وجہ کہ وحی آسمان سے منقطع ہوگئی سو وہ دونوں حضرات
بھی رونے لگے ف اس حدیث سے بھی تین صحابیوں کا اتفاق معلوم ہوتا ہے مقام

اس حدیث کو مدنظر رکھ کر دیوبندی مولوی اپنے اکابر اسمٰعیل دہلوی جس نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان ص 28 مطبوعہ علمی کندن لوہاری دروازہ لاہور میں لکھا ہے کہ "جس کا نام محمد ﷺ یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" ایسے شخص پر کیا فتویٰ لگے گا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

حکیم اختر دیوبندی نے قاسم نانوتوی دیوبندی کا لکھا نعتیہ کلام نقل کیا جس میں نانوتوی نے یوم حشر میں آقا ﷺ کو اپنا مولیٰ (مددگار) تسلیم کیا

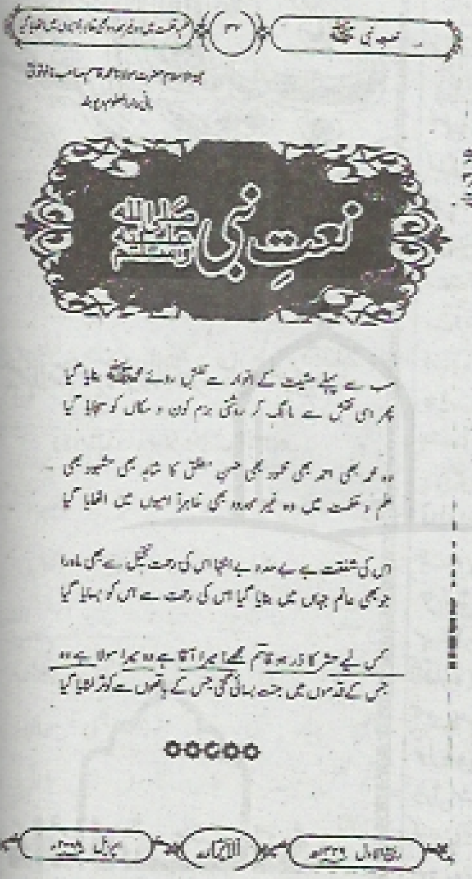

نعتِ نبی ﷺ

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا

وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہرا امیوں میں اٹھایا گیا

اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا اس کی رحمت کچھ ... سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا

کس لیے حشر کا ڈر ہو قاسم مجھے میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب میں ان کا شجرہ طیبہ سہروردیہ نقل کیا گیا

جس میں مولا علی رضی اللہ کو مشکل کشا کہہ کر پکارا گیا

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

ہر کہ اعمد عشق یا بد زندگی

کفر باشد پیش او جز بندگی

الموسومہ

کنز الحسنات

افضل الصلوات

مرتبہ

عامل حکیم سید بشیر احمد بخاری الحنفی السہروردی ملتان

ناشر

مکتبہ قاسمیہ

چوک فوارہ سول ہسپتال ملتان

مکتبہ حبیبیہ

۲۷

شجرہ طیبہ سہروردیہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ علی نورہ اما بعد بر سے

طالبان اسرار حقیقت و متلاشیان بحار طریقت و خواستگان فیضان

و برکت خصوصاً ارادت مندان سلسلہ عالیہ سہروردیہ پر واضح ہو کہ یہ شجرہ

مستند بروایات اصح الطرق اسمار الاخیار و ماخوذ از اشعار بسلک

نظم سفتہ ام حقیقت منشان سلسلہ عالیہ سہروردیہ را باید کہ شجرہ ہذا

را بخوانند کہ در خواندن قلب و حل مشکلات اثر اکسیر دارد۔ و گوہر

مقصود حاصل سے شود۔

بخش مجھ کو یا الٰہی مصطفےٰ کے واسطے	آل و اصحاب جملہ انبیاء کے واسطے
اور طفیل حضرت مولا علی مشکل کشا	اور حسنین شہید کربلا کے واسطے
عابد بیمار حضرت شاہ زین العابدین	اور محمد باقر عالی شان کے واسطے
سید الاحباب جعفر صادق امام	موسیٰ کاظم اور علی ابن رضا کے واسطے

☆ دیوبندی عقیدے کے مطابق مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اگر کوئی غیر اللہ کو مشکل کشا کہے وہ مشرک ہے، لہذا اب دیوبندی مولوی حکیم بشیر پر کیا فتویٰ لگے گا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں اشرف علی تھانوی کی تحریر نقل کی گئی ہے جس میں تھانوی نے لکھا ہے کہ شانِ رسالت لکھنے کی وجہ سے قصبے میں اموات واقع نہ ہوئیں

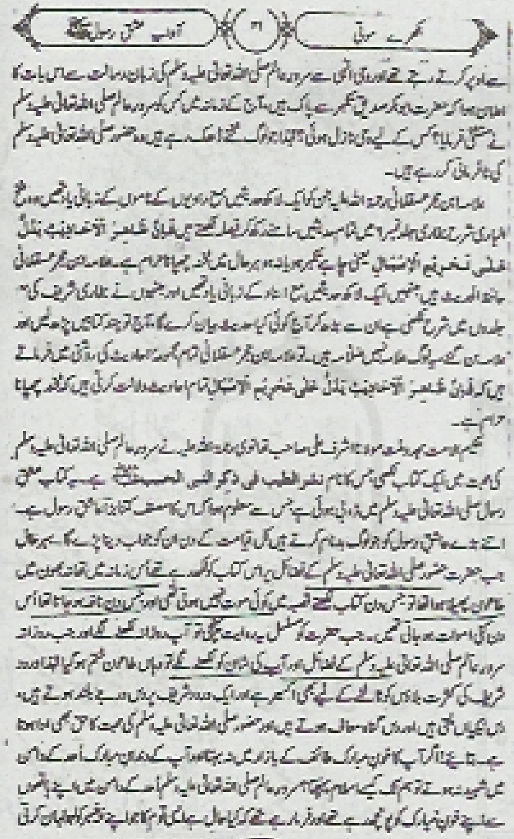
حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ایک کتاب لکھی جس کا نام نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ ہے یہ کتاب عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتنا بڑا عاشق رسول تھا اتنے بڑے عاشق رسول کو جو لوگ بدنام کرتے ہیں کل قیامت کے دن ان کو جواب دینا پڑے گا۔ بہر حال جب حضرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل پر اس کتاب کو لکھ رہے تھے اس زمانہ میں تھانہ بھون میں طاعون پھیلا ہوا تھا تو جس دن کتاب لکھتے قصبہ میں کوئی موت نہیں ہوتی تھی اور جس روز ناغہ ہو جاتا تھا اس دن کئی اموات ہو جاتی تھیں۔ جب حضرت کو مسلسل یہ روایت پہنچی تو آپ روزانہ لکھنے لگے اور جب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل اور آپ کی شان کو لکھنے لگے تو وہاں طاعون ختم ہو گیا

☆ تھانوی صاحب نے یہ لکھ کر حضور ﷺ کے ذکر کو دافع البلاء (بلاؤں کو دور کرنے والا) تسلیم کر لیا لہٰذا اب دیوبندی عوام کو یہ مان لینا چاہیے کہ جس کا ذکر دافع بلاء ہو، اس کی ذات دافع البلاء (بلاؤں کو دور کرنے والا) کیونکر نہیں ہوسکتی ؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

حکیم اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں لکھا کہ وسیلہ مانگ سکتے ہیں

حضور ﷺ اور تمام اولیاء اللہ کے وسیلے سے دعا مانگ سکتے ہیں

ہاں آپ وسیلہ مانگ سکتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگیں، اولیاء کرام کے وسیلے سے مانگیں کہ اے اللہ! میرے جتنے اولیاء ہیں ان کے صدقہ اور طفیل میں میری دعا قبول فرمالیں، مگر [illegible]

☆ چلو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وسیلے کا انکار کرنے والے اولیاء اللہ کے وسیلے سے مانگنے پر آمادہ ہوگئے۔ آہستہ آہستہ ہدایت نصیب ہوتی رہے گی۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں حضور ﷺ، مکہ، حرم اور شعائر اللہ کے صدقے و وسیلے سے دعا کی

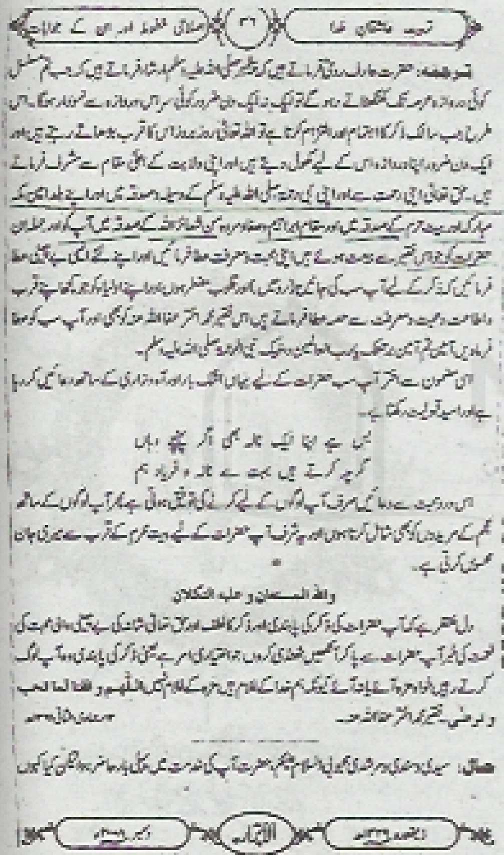

تمہید عاشقان خدا — ۳۶ — اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات

تشریح: حضرت عارف رومی فرماتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم مسلسل
کوئی دروازہ عمر تک کھٹکھٹاتے رہو گے تو ایک نہ ایک دن ضرور کوئی سر اس دروازے سے نمودار ہوگا۔ اسی
طرح جب سالک ذکر کا اہتمام اور التزام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز بروز اس کا قرب بڑھاتے رہتے ہیں اور
ایک دن ضرور اپنا دروازہ اس کے لیے کھول دیتے ہیں اور اپنی ولایت کے اعلیٰ مقام سے مشرف فرماتے
ہیں۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ وصدقہ میں اور اپنے بلد امین مکہ
مبارکہ اور بیت حرم کے صدقہ میں اور مقام ابراہیم وملتزم و جملہ شعائر اللہ کے صدقہ میں آپ کو اور جملہ
حضرات کو اور اس حقیر کو بھی [illegible] اپنی محبت و معرفت عطا فرمائیں اور اپنے [illegible] عطا
فرمائیں [illegible] اولیاء [illegible] قرب
ولایت [illegible] حصہ عطا فرماتے ہیں اس حقیر محمد اختر عفا اللہ عنہ کو بھی اور آپ سب کو عطا
فرمادیں آمین ثم آمین بحق [illegible] رب العالمین [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم۔
اس مضمون سے اختر آپ سب حضرات کے لیے یہاں [illegible] اور آہ وزاری کے ساتھ دعائیں کر رہا
ہے اور امید قبولیت رکھتا ہے۔

میں ہے اپنا ایک نالہ بھی اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

اس در رحمت سے دعائیں صرف آپ لوگوں کے لیے کرنے کی توفیق ہوتی ہے اور آپ لوگوں کے ساتھ
[illegible] کے مریدوں کو بھی شامل کرتا ہوں اور یہ شرف آپ حضرات کے لیے بیت حرم کے قرب سے میری جان
محسوس کرتی ہے۔

واللہ المستعان و علیہ التکلان

دل چاہتا ہے کہ آپ حضرات کو ذکر کی پابندی اور ذکر کا لطف اور حق تعالیٰ شانہ کی بے پناہ محبت کی
نعمت کی خبر آپ حضرات سے پا کر آنکھیں ٹھنڈی کروں جو اختیاری امر ہے یعنی ذکر کی پابندی جو آپ لوگ
کرتے رہیں [illegible] اللّٰھم [illegible] لما تحب
و ترضی۔ حقیر محمد اختر عفا اللہ عنہ — [illegible]

حال: [illegible]

ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ — الابرار — دسمبر ۲۰۰۸ء

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ کا کلام نقل کیا گیا جس میں انہوں نے حضور ﷺ کا وسیلہ پیش کیا

ماہنامہ زکریا

محمد یاری ... [illegible]

یا اللہ!

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

چو من بہ بزم وعصیانم قوی غفار یا اللہ — چو من باعیب وعصیانم قوی ستار یا اللہ

[illegible]

بخواب مستی وغفلت ز سرتا پا گنہگارم — بہ ذکر خود مرا بیدار یا اللہ

[illegible]

چنیں کز فعل زشت من خلائق جملہ بیزارند — [illegible] یا اللہ

[illegible]

چناں کن از کرم بر من [illegible] توبہ — کہ رانم بر زباں ہر لحظہ استغفار یا اللہ

[illegible]

چناں کن از کرم [illegible] احمد مرسل ﷺ — [illegible] یا اللہ

[illegible]

[illegible] یا اللہ

[illegible]

[illegible] جانب دیگر — [illegible] وسواس شیطانی [illegible] یا اللہ

[illegible]

[illegible] یا اللہ

[illegible]

معین الدین عاصی [illegible] — [illegible] یا اللہ!

[illegible]

[illegible] 2009ء

ماہنامہ زکریا

[illegible]

جلد [illegible] | 2009ء | شمارہ [illegible]

زیر ادارت و سرپرستی

حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن [illegible]

مدیر منتظم

مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ

جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی [illegible] صاحب

حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

صاحبزادہ قاری [illegible] صاحب

حضرت مولانا حافظ [illegible] صاحب

حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب

حضرت مولانا مفتی [illegible] احمد عباسی صاحب

حضرت قاری [illegible] صاحب

جناب پروفیسر [illegible] صاحب

[illegible] 240 روپے ... [illegible] 0000000320

0321-6523380
0300-6523560
0300-9003060
[illegible] راولپنڈی
061-5465558

☆اس سے معلوم ہوا کہ خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ بھی حضور ﷺ کے وسیلے سے مانگنے کو جائز سمجھتے تھے۔

دیوبندیوں کے رسالے میں یہ سلام نقل کیا

"تاجدارِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پہ لاکھوں سلام" یہ کلام دیوبندی اکابر نے لکھا ہے

ماہنامہ زکریا
علمی، تبلیغی، اصلاحی مجلہ
جلد 1، مارچ 2009ء
زیر ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن
مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب
کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب
0321-5523883
0300-5523363
0300-5803080
051-5465558

مجلس مشاورت
حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا امتیاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری شفیق الرحمن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

لاکھوں سلام

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

تاجدار نبوت پہ لاکھوں سلام — شہر یار نبوت پہ لاکھوں سلام
سید الاولیں، سید الآخریں — تاجدار نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ آئے، جہاں میں بہار آگئی — نو بہار نبوت پہ لاکھوں سلام
جلوہ گاہ محمد ﷺ وہ غار حرا — راز دار نبوت پہ لاکھوں سلام
نور پاش رسالت پہ دائم درود — نور بار نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو فاران کی چوٹیوں سے اٹھا — شہسوار نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر نبی ﷺ کی رسالت ہوئی معتبر — اعتبار نبوت پہ لاکھوں سلام
رونق حسن یوسف ہے جس کا جمال — اس نگار نبوت پہ لاکھوں سلام
سدرۃ المنتہی جس کی گرد سفر — راہوار نبوت پہ لاکھوں سلام
بدر میں تو نزول ملائک ہوا — کارزار نبوت پہ لاکھوں سلام
کیا کہوں جو احد سے محبت رہی — کوہسار نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو پاسنہ مبارک کی زینت ہوا — اس غبار نبوت پہ لاکھوں سلام
کوئی دیکھے رفاقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی — یار غار نبوت پہ لاکھوں سلام
عدل فاروق رضی اللہ عنہ کا دبدبہ — ذی وقار نبوت پہ لاکھوں سلام
پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے رضواں کی بیعت ہوئی — جاں سپار نبوت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ باب شہر علوم نبی ﷺ — شاہ کار نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کے دو پھول پیارے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ — شاخسار نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر صحابی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ پہ تصدق رہا — جاں نثار نبوت پہ لاکھوں سلام
ساری امت پہ ہوں ان گنت رحمتیں — پاسدار نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کو ترسائے چشم و دل اے نفیس
اس دیار نبوت پہ لاکھوں سلام

☆ "مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پہ لاکھوں سلام" کو بدعت کہنے والوں نے "تاجدار نبوت پہ لاکھوں سلام" لکھا۔

www.nafseislam.com

ایک شخص نے خواب میں آکر بتایا کہ مرنے کے بعد پورے بدن پر آگ نے اثر کیا، سوائے ہاتھ کے، اس لئے کہ یہ ہاتھ گنگوہی کے پاؤں پر لگے تھے

تذکرۃ الرشید جلد دوم ۶۲

سر کے بال بکھیرے ہیٹھی کے سے بیسیوں چکر لگائے اور ساتھ میں بکواس بھی کر تیں جاتی تھی ...

... غرض محلہ والوں نے جو شور سنا تو بھاگے ہوئے آئے ... ملاں جی کو ...

... تک کوئی بھی اس کے پاس نہ آیا ...

... آخر جب تھک گئے تو گئے ... محلہ والوں سے ...

... ملاں جی کیا ہو گیا تھا ... کہنے لگے ... کہ ... مجھے ...

... حضرت فاطمہ کی روشنیاں ... اور ...

... کے ... سے ... پہچانے ... ہوں ...

... ایک ...

... غرض ... محلہ والوں ...

... بھیجا کر ... کے ...

... باقی ...

تاہم آپ ... زندہ دل ... تھے ... خوش طبعی فرماتے

... آپ کے مرتبہ کے خلاف ... تو عام مخلصین کے ساتھ ...

... خواص کا ...

... حضرت قدس سرہ عشاء کے بعد پلنگ پر لیٹ رہے تو مولوی محمد یحییٰ صاحب پاؤں دبانے کو بیٹھ گئے حضرت نے فرمایا "میاں کیوں شرمندہ کرتے ہو تم ایسے کام کرتے ہو تو بہت ہی شرم آتی ہے"

مولوی یحییٰ صاحب بولے کہ حضرت ایک خادم تھا مولوی محمد اسمعیل صاحب کا جب انکا انتقال ہو گیا تو کسی نے انکو خواب میں دیکھا کہ سارے بدن میں آگ لگی ہوئی ہے مگر ہتھیلیاں سالم اور محفوظ ہیں ... پوچھا یہ کیوں ... کیا حال ہے ... کہا کہ کون اعمال کی ... سارے بدن کو ... مگر یہ ہاتھ حضرت مولانا کے پاؤں کو لگے تھے ... آگ لگانے ... شرم آتی ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح صدرۃ العلماء ... قطب العالم

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نوراللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

☆ دیوبندی مولوی کے ہاتھ کی برکت سے عذاب کا نہ ہونا تسلیم کرنے والو! کبھی انبیاء و اولیاء کی نسبت کی برکتیں بھی تسلیم کر لیا کرو۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مولوی یوسف بنوری دیوبندی نے پیش لفظ میں لکھا کہ اکابر دیوبند کا وہی مسلک ہے جو اسمٰعیل دہلوی، سید احمد، شاہ عبدالعزیز دہلوی، شاہ ولی اللہ دہلوی کا ہے

مسلکِ علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

ناشر

دارالاشاعت

پیش لفظ

از حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ

☆ علمائے دیوبند پر افسوس ہے کہ وہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ان کی باتوں کو نہیں مانتے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

قاری طیب دیوبندی لکھتا ہے کہ دیوبندی فرقے کے لوگ مزاراتِ اولیاء سے استفادہ اور فیض کے قائل ہیں

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

مسلک علماء دیوبند ۳۴

میں یہ بلا ہر طرف پھیلی ہوئی ہے لیکن جہاں تک علماء دیوبند کے مسلک کا تعلق ہے وہ اولیاء کرام کے ساتھ اس غلوئے محبت و مخالفت سے کوسوں دور ہے اس کے نزدیک جس درجہ اپنے مشائخ محبوب القلوب ہیں اسی درجہ دوسرے مشائخ بھی باعظمت و باوقعت ہیں اور اگر آج یا مشائخ میں کوئی بات طریق سنت سے کچھ ہٹی ہوئی بھی دکھائی دیتی ہو مگر خود مشائخ بحیثیت مجموعی اصل طریق پر قائم ہیں تو علماء دیوبند کے مسلک میں ان پر نکیر و ملامت نہ ہوگی اور تبعین کے ان حرکات سے انہیں مطعون نہیں کیا جائے گا۔

حاصل یہ کہ اولیاء کرام، صوفیاء عظام کا طبقہ مسلک علماء دیوبند کی رُو سے اُمت کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے جس سے اس امت کی باطنی حیات وابستہ ہے جو اصل حیات ہے اس لئے علماء دیوبند ان کی محبت و عظمت کو ایمان کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتے ہیں مگر غلو کے ساتھ اس محبت و عقیدت میں انہیں ربوبیت کا مقام نہیں دیتے۔ ان کی تعظیم شرعاً ضروری سمجھتے ہیں لیکن اس کے مستحق عبادت کے نہیں بنتے کہ انہیں یا ان کی قبروں کو سجدہ و رکوع اور طواف و نذر یا منت یا قربانی کا محل بنالیا جائے وہ ان کی منور قبروں سے استفادہ اور فیض حاصل کرنے کے قائل ہیں لیکن انہیں مشکل کشا، حاجت روا، دافع البلاء اور یا نہیں سمجھتے کہ وہ صرف شان کبریائی ہے۔ وہ اہل قبور سے حصول فیض کے قائل ہیں استمداد کے نہیں۔ وہ حاضری قبور کے قائل ہیں مگر ان کے عید گاہ بنانے کے قائل نہیں۔ وہ مجالس اہل دل میں شروط و قیود کے ساتھ نفس سماع کے منکر نہیں مگر گانے بجانے کے کسی درجہ میں بھی قائل نہیں۔ البتہ نسبت نبوت اور

☆ جبکہ دوسری جانب موجودہ دیوبندی مولوی مسلمانوں کو مزارات پر باادب حاضری دینے سے روکتے ہیں اور شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں، دونوں باتوں میں تضاد کیوں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دار الاشاعت اردو بازار کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

مسلک علماء دیوبند ۴۴

نبوت انبیاء اور منشاء ولایت اولیاء سمجھتے ہیں اور آپ ہی پر تمام مختارات خداوندی کی ریاست کی انتہا مانتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ کا سب سے بڑا کمال عبدیت یقین کرتے ہیں وہ کمالات نبوی اور علو درجات کو انتہائی ثابت کرنے کے لئے آپ کی حدود عبدیت کو توڑ کر حدود معبودیت میں پہنچا دینے سے مدد نہیں لیتے اور نہ ہی اُسے جائز سمجھتے ہیں۔ وہ آپ کی اطاعت مطلقہ کو تو عین جانتے ہیں لیکن آپ کی عبادت کو جائز نہیں سمجھتے۔ وہ آپ کو ساری کائنات میں فرد اکمل اور بے نظیر جانتے ہیں لیکن آپ میں خصوصیات الوہیت تسلیم نہیں کرتے اور اس میں ذاتی اور عرضی کا فرق بھی معتبر نہیں سمجھتے۔

وہ آپ کے ذکر مبارک اور مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں لیکن اس میں عیسائیوں کے سے مبالغے جائز نہیں سمجھتے کہ حدود بشریت کو حد الوہیت سے جا ملائیں۔ وہ برزخ میں آپ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں لیکن وہاں معاشرت دنیوی کے قائل نہیں۔ وہ اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا محور گنبد خضراء ہی کے منبع ایمانی سے ہو رہا ہے لیکن پھر بھی آپ کو حاضر و ناظر نہیں جانتے جو کہ خصوصیت الوہیت میں سے ہے۔ وہ آپ کے علم عظیم کو ساری کائنات کے علم سے خواہ ملائکہ ہوں یا انبیاء و اولیاء بر آپ بے شمار زیادہ اور بڑھ کر جانتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس کے ذاتی اور محیط ہونے کے قائل نہیں۔

غرض تمام ظاہری و باطنی کمالات میں آپ کو ساری مخلوقات میں بلحاظ کمال جمال یکتا، بے نظیر اور بے مثال یقین کرتے ہیں لیکن خالق کے کمالات سے

☆ ہم اہلسنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور مقرب رسول مانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ان سے محبت وعشق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ محفل نعت کا انعقاد کرتے ہیں جبکہ دوسری جانب علمائے دیوبند کا یہ کہنا کہ ہم حضور کے ذکر اور ان کی مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں۔ باوجود اس کے وہ اپنے بڑے اجتماعات، رائے ونڈ، جلوس اور کانفرنس میں محفل نعت سے گریز کرتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم اولیاء اللہ کی نسبتوں اور نسبتوں کی تاثیر کے قائل ہیں، ان کی نسبتوں کو وسیلہ ترقی درجات مانتے ہیں

مسلک عُلمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کرکے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

مسلک علماء دیوبند ۳۶

ایصال ثواب کیلئے مسلک دیوبند

وہ ایصال ثواب کو مستحسن اور اموات کا حق سمجھتے ہیں مگر اس کی مخصوص صورتیں بنانے کے قائل نہیں جنہیں مخصوص اصطلاحات نیاز، فاتحہ وغیرہ کے وضع کردہ عنوانات سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ اہل اللہ کی نسبتوں اور نسبتوں کی تاثیر کے قائل ہیں اور انہیں ذریعہ اصلاح احوال اور وسیلہ ترقی درجات مانتے ہیں، مدار نجات نہیں سمجھتے

تکمیل اخلاق اور تزکیہ نفس اور شریعت و طریقت

وہ تکمیل اخلاق اور تزکیہ نفس کے لئے حسب سلاسل طریقت مشائخ کی بیعت وصحبت کو حق اور طریقت کے اصول و ہدایات کی پابندی تجربۃً مفید اور ضروری سمجھتے ہیں، لیکن طریقت کو شریعت سے الگ کوئی مستقل راہ نہیں سمجھتے جو سینہ بسینہ چلی آرہی ہو بلکہ شریعت ہی کے باطنی اور اخلاقی حصہ کو طریقت کہتے ہیں جو اصلاح قلب کا راستہ ہے اور جسے شریعت نے احسان کہا ہے اسلئے اس کے اصول کو کتاب وسنت ہی سے ثابت شدہ جانتے ہیں مگر اس لائن کی بے اصولی یا خلاف اصول یا من گھڑت رواجی رسوم کو طریقت نہیں سمجھتے اور ان کے اختیار کرنے کو خلاف سنت سمجھ کر قابل رد سمجھتے ہیں۔ بعض رواجات یا محض حال وقال یا تماشائی اُچھل کود یا اہل حال کے مغلوبانہ کلمات و افعال کی نقالی اور اس کے خلاف پر فتویٰ بازی، تکفیر سازی کو تصوف یا طریقت نہیں سمجھتے۔ وہ

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی اپنے منبر اور اسٹیج پر کہتے پھرتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی نسبتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم مذہباً حنفی ہیں، سلسلہ ہمارا چشتی ہے اور نسبت ہماری دیوبندی ہے

مسلکِ علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

مسلک علماء دیوبند ۲۲

طریقہ پر ان کے علمی مورث اعلیٰ حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی اور بانی دارالعلوم حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اس کے سرپرست اعظم قطب وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ اسرارہم سے پہنچا ہیں پر وہ خود بھی رواں دواں ہیں اور اپنے مستفیدوں کو بھی سو برس سے اسی پر تعلیم و تربیت دیکر رواں دواں کر رہے ہیں۔ اسلئے اب اس جامع اور معتدل مسلک کا اصطلاحی الفاظ میں خلاصہ یہ ہے کہ علماء دیوبند دیناً مسلم ہیں، فرقۃً اہلسنت والجماعت ہیں۔ مذہباً حنفی ہیں، مشرباً صوفی ہیں۔ کلاماً ماتریدی ہیں، سلوکاً چشتی بلکہ جامع سلاسل ہیں۔ فکراً ولی اللہی ہیں۔ اصولاً قاسمی ہیں۔ فروعاً رشیدی ہیں اور نسبتاً دیوبندی ہیں۔ والحمد للہ علی ھذہ الجامعیۃ۔

علماء دیوبند کا نقطۂ آغاز

علماء دیوبند کا نقطۂ آغاز دارالعلوم دیوبند سے ہے۔ اسی کی تعلیمات اور طرز عمل سے یہ مسلک تعلیمی رنگ سے ہندوستان میں پھیلا اور علماء دیوبند کے نام سے موسوم ہوا اسلئے ضرورت ہے کہ ہم دارالعلوم کے وہ مقاصد جو اس کے مقدس بانی اور بانی کے رفقاء کار اہل اللہ کے طرز عمل اور عملی تعلیم سے نمایاں ہو چکے پیش کر دیں تاکہ یہ مسلک نظری طور پر ہی نہیں عملی انداز سے بھی سب کے سامنے آجائے۔

اس مسلک کے لحاظ سے اگر دارالعلوم کی تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو اس کے اسلاف اور مؤسسین صرف مدعیان مسلک ہی نہ تھے بلکہ مسلک کے

☆ قادری، سہروردی، نقشبندی، اشرفی اور رضوی لکھنے پر اعتراض کرنے والوں نے اپنے آپ کو چشتی لکھا۔ بریلوی لکھنے پر اعتراض کرنے والوں نے اپنے آپ کو دیوبندی لکھا اور یہ بھی لکھا کہ ہمارا آغاز دارالعلوم دیوبند سے ہے جبکہ کتاب المہند علی المفند میں ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا افتتاح 1272ھ میں ہوا لہذا اکابر دیوبند نے تسلیم کر لیا کہ دیوبندی فرقے کی عمر ڈیڑھ سو سال ہے۔ اس سے پہلے یہ لوگ نہیں تھے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم موئے مبارک، نعلین مبارک اور اولیاء اللہ کے تبرکات کی عظمت کو ضروری اور باعثِ برکت جانتے ہیں

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دار الاشاعت اردو بازار کراچی

مسلک علماء دیوبند ۳۷

مشاہدہ و آثار صلحاء کی برکت اور ان سے تبرک و استفادہ کے قائل ہیں مگر انہیں سجدہ گاہ بنا لینے کے قائل نہیں۔

موئے مبارک و پیراہن مبارک و نعلین مبارک

اگر آثار نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جیسے موئے مبارک پیراہن مبارک یا نعلین مبارک کا ایک تسمہ بھی مستند طریق پر مل جائے تو اسے سلاطین کے تاج اور دنیا و مافیہا کی ہر دولت سے کہیں زیادہ بڑھ کر دولت سمجھتے ہیں غیر مستند ہوں تو بے ادبی سے بچ کر بے سند چیزوں سے کنارہ کش ہو جانا ضروری سمجھتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کے تبرکات و آثار کی عظمت بھی ضروری اور موجب خیر و برکت جانتے ہیں لیکن انہیں مقام رکوع و سجود بنا لینے یا ان کے لئے تعظیم کی تمام تر بندھی جڑی رسوم بندی کے قائل نہیں۔ اسی لئے وہ جائے بزرگاں بجائے بزرگاں کے قائل ہیں مگر تبرک کی حد تک نہ کہ تعبد کی حد تک۔

بہرحال حضرات صوفیاء اولیاء قدس اللہ اسرارہم کی محبت و عقیدت ان کے مسلک پر بلا شبہ ایک شرعی حقیقت ہے مگر اس میں غلو و مبالغہ رسم بندی اور زمان و مکان کی قید و بند اور از خود حدود سازی محض رواجی چیز ہے۔ ممکن ہے کہ ایسی چیزیں ابتداءً کسی صاحب حال اور مخلص سے اتفاقاً عمل میں آگئی ہوں مگر بعد والے بے بصیرت عقیدت مندوں اور بے شعور عشاق نے انہیں ایک مستقل اصول اور قانون کے انداز سے بے پڑھے لکھے عوام میں بنام شریعت

☆ جبکہ دوسری جانب اولیاء اللہ کے تبرکات کا مذاق اڑاتے ہیں، اور تبرکات کی تعظیم کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ کفن میں اور قبر کے اندر مرشد کا رومال، کعبۃ اللہ کا غلاف تبرکاً رکھنا درست ہے

حصہ دوم ۱۰۵ رحمٰن اسلامی بہشتی زیور

...رہ سہ جاتا ہے۔ ہاں اگر وہ عورت چھپ کر گناہ کرتی ہو جیسے نماز نہ پڑھتی تھی یا گانے بجانے کا پیشہ کرتی تھی تو ایسی باتیں کہہ دینا درست ہیں کہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔

کفنانے کا بیان

مسئلہ: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے۔ ایک کرتہ، دوسرے ازار، تیسرے سربند، چوتھے چادر، پانچویں سینہ بند۔ ازار سر سے لے کر پیروں تک ہونا چاہئے اور چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی، اور کرتہ گلے سے لے کر پاؤں تک ہو لیکن نہ اس میں کلی ہوں نہ آستین۔ اور سربند تین ہاتھ لمبا ہو، اور سینہ بند چھاتیوں سے لے کر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جاوے۔ مسئلہ: اگر کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفناوے بلکہ فقط تین کپڑے کفن میں دیوے، ایک ازار، دوسرے چادر، تیسرے سربند، تو بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے۔ اور تین کپڑوں سے کم دینا مکروہ اور برا ہے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی درست ہے۔ مسئلہ: سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔ مسئلہ: پہلے کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دو تب اس میں مردہ کو کفناؤ۔ مسئلہ: کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھا دے پھر ازار اس کے اوپر کرتہ، پھر مردے کو اس پر لے جا کر پہلے کرتہ پہناوے۔ اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دو، ایک حصہ داہنی طرف اور ایک حصہ بائیں طرف۔ اس کے بعد سربند سر پر اور بالوں پر ڈال دو۔ اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو۔ پھر ازار لپیٹ دو، پہلے بائیں طرف لپیٹو پھر داہنی طرف۔ اس کے بعد سینہ بند باندھ دو۔ پھر چادر لپیٹو، پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف۔ پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ کہیں راستہ میں کھل نہ جائے۔ مسئلہ: سینہ بند کو اگر سربند کے بعد ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دیا تو بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے اوپر سے باندھے تو بھی درست ہے۔ مسئلہ: جب کفنا چکو تو رخصت کرو کہ مرد لوگ نماز پڑھ کر دفنا دیویں۔ مسئلہ: اگر عورتیں جنازے کی نماز پڑھ لیں تو بھی جائز ہے لیکن چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوتا اس لیے ہم نماز اور دفنانے کے مسئلے بیان نہیں کرتے۔ مسئلہ: کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح کفن پر یا سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں۔ البتہ کعبہ شریف کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ کوئی کپڑا تبرک کے واسطے رکھ دینا درست ہے۔ مسئلہ: جو بچہ زندہ پیدا ہوا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہوتے ہی مر گیا تو وہ بھی...

☆ جبکہ دوسری طرف اپنے منبر پر بیٹھ کر دیوبندی مولوی یہ شور مچاتے ہیں کہ قبر میں اعمال کے سوا کوئی چیز عذاب سے نہیں بچا سکتی تو پھر یہ برکت کے لیے مرشد کا رومال اور کعبۃ اللہ کا غلاف کیوں رکھنا درست ہے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ میت کے کفن پر بغیر روشنائی سے دعا، عہدنامہ، بسم اللہ شریف اور کلمہ طیبہ لکھنا جائز ہے

نیک بیبیاں فرمان درایں
نبیاں ہجے دال بین بچیے اللہ تعالیٰ کی حفاظت

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

خان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

[illegible]

مسئلہ میت کے کفن پر یا پیشانی پر بے روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہد نامہ وغیرہ کے لکھنا یا اس کے سینہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں ہے اس لئے اس کے مسنون یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہئے۔ مسئلہ قبر پر کوئی سبز شاخ رکھ دینا مستحب ہے اور اگر اس کے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اس کا کاٹ ڈالنا مکروہ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ روزِ محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام، علماء، شہداء، حفاظ اور اولیاء اللہ گنہ گاروں کی شفاعت کریں گے

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

نیک بیبیاں فرمانبردار ہیں

خیال رکھنے والی ہیں پیچھے بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمن بہشتی زیور اصلی

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

خان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

رحمن اسلامی بہشتی زیور ۳۱۶ ساتواں حصہ

پھینکے جائیں گے اور جیسے جیسے لوگوں کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ وہ پسینہ نکلے گا اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائیں گے۔ جو نیک لوگ ہوں گے۔ ان کے لئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنا دی جائے گی۔ اس کو کھا کر بھوک کا علاج کریں گے۔ اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائیں گے۔ پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہو جائیں گے۔ اس وقت سب مل کر اول حضرت آدم علیہ السلام کے پاس، پھر اور نبیوں کے پاس اس بات کی سفارش کرانے کے لئے جائیں گے کہ ہمارا حساب و کتاب اور فیصلہ جلدی ہو جائے۔ سب پیغمبر کچھ عذر کریں گے اور سفارش کا وعدہ نہ کریں گے۔ سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہی درخواست کریں گے۔ آپ حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقام محمود میں کہ ایک مقام کا نام ہے تشریف لے جا کر شفاعت فرمائیں گے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ہم نے سفارش قبول کی۔ اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرما کر حساب کتاب کئے دیتے ہیں۔ اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہوں گے۔ اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لیں گے۔ پھر حق تعالیٰ کا عرش اترے گا۔ اس پر حق تعالیٰ کی تجلی ہوگی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔ اور اعمال نامے اڑائے جائیں گے۔ ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آ جائیں گے۔ اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی جس سے سب کی نیکیاں اور بدیاں معلوم ہو جائیں گی۔ اور پل صراط پر چلنے کا حکم ہوگا۔ جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی۔ وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ اگر خدائے تعالیٰ نے معاف نہ کر دیئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ ایک مقام ہے اعراف جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا۔ اس کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرت انبیاء علیہم السلام اور عالم اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گنہگار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کریں گے۔ ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ اور جس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہوگا۔ وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں گے۔ وہ بھی آخر کو جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اور دوزخ میں فقط کافر لوگ رہ جائیں گے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ جب سب جنتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانے ہو جائیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے مرنے کے بعد خواب میں آکر اپنی سوانح خود لکھوائی

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

۸

ہوا ہے مگر الحمد للہ کہ ہر شخص کو انداز سے سے اس حضرت کے لباس میں پہچانا تو اس ستانے سے
کی پرورش کی ہے جس شاداں و فرحاں واپس ہوا اور طبع کا انتظام شروع کیا۔
اس قصہ کے بعد پھر سوانح مسودہ دوسرے طور پر بھیجے اسکی فکر پیش آئے کہ بالجملہ احباب کے بیسیوں خطوط
بعد تحریری استفسار اسکے اول مسودہ کو اٹھا لگانے کا بھی اتفاق نہ ہوا۔ آخر جب حضرت مولانا خلیل احمد صاحب
نے کسی قدر تیز ان الفاظ سے تقاضا فرمایا کہ "سوانح کے چھپنے میں کیا دیر ہے؟" تو شرم کے سبب پسینہ
آگیا اور مظاہر العلوم کے جلسہ سے واپس آتے ہی ۲ محرم ۱۳۲۶ ہجری مطابق ۵ فروری ۱۹۰۸ عیسوی یوم
چہار شنبہ مسودہ کا لالہ صاف کرنا شروع مع ترتیب و نظر ثانی کی بقدر ضرورت تغیر و تبدل کے بعد طبع شروع کر دیا۔
شائقین کرامات میں ایک صاحب صالح و نیک نفس کا ایک صورت میں سے کسی نے دیکھی جس میں بسلسلہ خلفاء
مجاز کی ہیں نے خواب دیکھا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح لکھی جا رہی ہے اور ایک بزرگ
نے اس کی تعبیر دی ہے جس کا مطلب ہوتا ہے شریعت کے کسی کامل شیخ کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے۔
پس مبارک ہو کہ یہ وہ سنائی بشارت تیرے ہاتھوں پوری ہو رہی ہے۔ میں نے حق تعالیٰ کی اس نعمت کا
شکر ادا کیا اور بعد میں پھر مجھے خود بھی چند خواب عجیب و غریب دیکھے۔ اپنے حضرت صاحب کی
کی زیارت سے بھی خواب میں مشرف ہوا اور مسکرا کر دریافت فرمایا کہ کیا میری سوانح لکھ دی ہے لاؤ ابھی
پاس ہو کر ہر بات اپنی بے بضاعتی اور احباب کا کچھ دوستانہ شکوہ کر رہا ہوں اور حضرت قدس سرہ جواب میں
یہ حالات خود بیان فرما رہے ہیں اور بڑی الجھن کو افسوس کہ بیدار ہوتے ہی یاد نہ رہے"
اللہ تعالیٰ کا بے شمار احسان ہے کہ اس بے بضاعت کو مختصر وقت میں اس روح پھونک دی اور اعلاق کے
سے پہلے جس طرح ہماری میں اس یادگار کو ہدیۂ ناظرین کرنے کو پیش کیا تاہم اتنا افسوس اب بھی ہے کہ
بعض نفیس مباحث اور عجیب مضامین کی جیسی حق کو ادا نہ ہو رہے ہیں۔ اس خدا کی ذات سے امید ہے کہ
آئندہ طبع میں یا جداگانہ مکاتیب و مباحث و تحقیقات کے عنوانات سے رسائل کی صورت میں طبع
کی نوبت آئیگی اور سلسلہ انشاء اللہ مسلسل ہے تو سالانہ سلسلہ جاری رہیگا۔ والسلام خیر الختام

طالب فیوض باطنی
احقر العباد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

☆ بڑی حیرت کی بات ہے، اپنے دیوبندی مولوی کے لئے مرنے کے بعد اس قدر اختیار تسلیم کرتے ہو؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں مرید بننے کے فوائد اور برکات تحریر کیے

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے
ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ
رہی ہوں پھر سوچو کہ اب وَبِحَمْدِكَ کہہ رہی ہوں۔ پھر دھیان کرو کہ اب وَتَبَارَكَ اسْمُكَ منہ
سے نکل رہا ہے اسی طرح ہر لفظ پر الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں
یونہی کرو۔ پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کو سوچ سوچ کر کہو۔ غرض ہر
ہر لفظ اور دھیان ہی ادھر رکھو۔ ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے
سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں
مزہ آئیگا۔

پیری مریدی کا بیان

مرید ہونے میں کئی فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ان
کے برتاؤ کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اس کا ٹھیک راستہ بتلا دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ
یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعض دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے ایک تو
اس کی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بری بات کی
پیر سے شرمندگی ہوگی۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ پیر سے اعتقاد و محبت ہو جاتی ہے اور یوں ہی جی چاہتا
ہے کہ جو اس کا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی
یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا پھر اس نصیحت پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے اور
اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے
ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جس میں یہ باتیں نہ ہوں
اس سے مرید نہ ہونا۔ ایک یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو شرع سے ناواقف نہ ہو۔ دوسرے
یہ کہ اس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔ جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھے
ہیں ویسے اس کے عقیدے ہوں اور جو عادتیں اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں
پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو۔ تیسرے کمانے کھانے کے لیے پیری مریدی نہ

[illegible]

نیک بیبیاں فرمان دار ہیں

خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

☆غوث پاک علیہ الرحمہ کے مرید بننے پر اعتراض کرنے والے مرید بننے کے فوائد اور برکات تحریر کر رہے ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں حدیث نقل کی کہ محرم کی دس تاریخ کو روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ پندرہ شعبان کو روزہ رکھنا نفلوں سے زیادہ ثواب کا باعث ہے

تیسرا حصہ ۲۱۲ رحمٰن اسلامی بہشتی زیور

توڑ دینا درست ہے اور مہمان کی خاطر گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ: کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑ دے اور اس کی قضا رکھنا بھی واجب نہیں۔ مسئلہ ۱۱: محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گزرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔ صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ ۱۲: اسی طرح بقرعید کی نویں تاریخ روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے۔ اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اگر شروع چاند سے نویں تک برابر روزہ رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔ مسئلہ ۱۳: شب برات کی پندرہویں اور عید کے چھ دن نفل روزہ رکھنے کا بھی اور نفلوں سے زیادہ ثواب ہے۔ مسئلہ ۱۴: اگر ہر مہینے کی تیرہویں چودہویں پندرہویں تین دن روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اس نے سال بھر برابر روزے رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے۔ ایسے ہی ہر دوشنبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ اگر کوئی ہمت کرے تو ان کا بھی بہت ثواب ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے

اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے اُن کا بیان

مسئلہ: اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے یا بھولے سے خاوند سے ہم بستر ہو جاوے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔ اگر بھول کر پیٹ بھر بھی کھا پی لے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔ مسئلہ: ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقتور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقت ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلاوے کھانے دیوے۔

نوٹ: مسئلہ نمبر ۳ صفحہ ۲۲۱ پر درج کیا گیا۔

مسئلہ ۳: دن کو سر میں تیل لگانا یا خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو۔ بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا۔

خیال رکھنے والی بہن بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

...ان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ تمام انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہیں، سید عالم ﷺ کو جاگتے میں جسم وروح کے ساتھ معراج ہوئی

نیا ل رکھئے اس ل ہیں پیچھے پیچھے اللہ تعالیٰ کی حکمت

مکمل اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

عثمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

حصہ اول ۴۷ مکمل اسلامی بہشتی زیور

جس سے وہ بچھا ہی ہو جاوے۔ عقیدہ۔ عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے کے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے اور بری چیزوں کو پیدا کرنے میں بہت سے بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔ عقیدہ۔ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔ عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ عقیدہ۔ کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں اور جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔ عقیدہ۔ بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے کو آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی ان کی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعض بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔ عقیدہ۔ سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائی۔ اس لیے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو نہیں معلوم ان پر بھی۔ عقیدہ۔ پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب سے زیادہ رتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔ عقیدہ۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکے میں پہنچا دیا۔ اسے معراج کہتے ہیں۔ عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کرکے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ بہت سے کام ان کے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگا دیا ہے اسی میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں عقیدہ لکھا کہ اولیاء کرام کو چھپی ہوئی باتوں کا علم کشف اور الہام کے ذریعے ہوتا ہے

حصہ اول ۲۸ رحمٰن اسلامی بہشتی زیور

یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔ عقیدہ: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اوروں سے نہیں ہو سکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ عقیدہ: ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ عقیدہ: ولی خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز، روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لیے درست نہیں ہو جاتیں۔ عقیدہ: جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے وہ یا تو جادو ہے یا نفسانی یا شیطانی دھندا ہے۔ اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیے۔ عقیدہ: ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف یا الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔ عقیدہ: اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں، تاکہ وہ اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی، زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو، قرآن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن مجید ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا ہے مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ عقیدہ: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا ہے ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ اگر ان کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آوے تو اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی کوئی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ پر بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا۔ اس لیے خلیفہ اول کہلائے۔ تمام امت

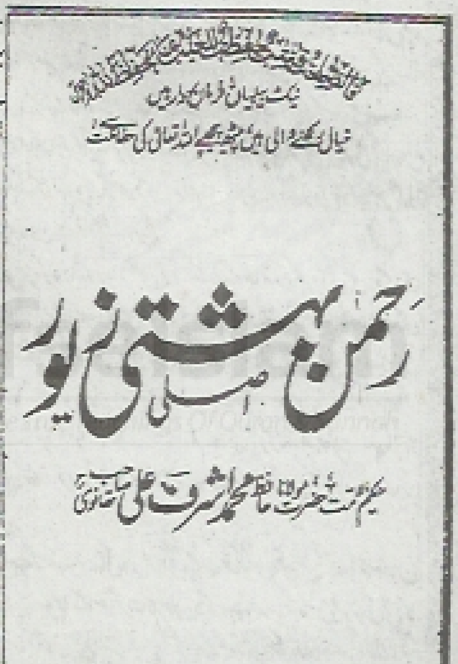

☆ہم اہلسنت کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ اپنے رب عزوجل کی عطا سے چھپی باتوں کو جانتے ہیں۔
جب تم بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہو تو اہلسنت کے عقیدہ علم غیب پر اعتراض کیوں کرتے ہو؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

گنگوہی دیوبندی کے زخم پر اعلیٰ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی نے صرف ہاتھ رکھا اور زخم درست ہوگیا، نشان تک باقی نہ رہا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

٧٥ — جلد اول

ہو رہے تھے کہ چند بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لیے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جاں نثاری کے لیے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت و جوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لیے جم غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لیے ہیں۔ چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔

(حضرت مولانا قاسم العلوم ایک مرتبہ یکایک سر پکڑ کر بیٹھ گئے جس نے دیکھا جانا کہ کنپٹی میں گولی لگی اور دماغ پار کر کے نکل گئی۔ اعلیٰحضرت نے ایک گز زخم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "کیا ہوا؟" میاں عمامہ اتار کر سر جو دیکھا کہیں گولی کا نشان تک نہ تھا اور تعجب یہ ہے کہ خون سے تمام کپڑے تر۔)

حضرت امام ربانی قدس سرہ کو خادمانہ و مریدانہ تعلق پر اعلیٰحضرت کے ساتھ جو کچھ دلبستگی تھی وہ تو تھی ہی مگر علاوہ بریں حضرت حافظ ضامن صاحب کے ساتھ بھی عاشقانہ اور گہری دوستانہ خصوصیت تھی اور حافظ صاحب بھی مولانا کے گویا عاشق تھے۔ اسی گھمسان میدان میں مولانا کو پاس بلایا اور فرمایا "میاں رشید احمد مجھے تو تیرے پاس ضرور ہونا" تھوڑی دیر گزری تھی کہ حافظ صاحب موصوف سر میں پڑے معلوم ہوا کہ گولی کاری لگی اور خون کا فوارہ بہنا شروع ہوا۔ حافظ صاحب کا زخم سے چور ہو کر گرنا تھا اور حضرت امام ربانی کا بلا توقف ان کی نعش کا کندھے پر اٹھانا۔ قریب کی مسجد میں لائے اور حضرت کا سر اپنے زانو پر رکھ کر تلاوت قرآن میں مشغول ہو گئے۔

دیکھنے والوں سے سنا ہے کہ حضرت مولانا کی اس ہوائی پر تعجب تھا کس اطمینان کے ساتھ سنسان مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے اپنے نورِ دیدہ پیارے کے سفرِ آخرت کا سماں دیکھ رہے تھے اور اپنے عاشق محبوب کی نزع کا آخری وقت نظارہ کر رہے تھے۔ آنکھوں میں آنسو تھے اور زبان پر کلام اللہ جاری۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے زانو پر سر رکھے وصال ہو گیا اور حضرت مولانا کی وصیت کرنے کے باعث سرور ہو کر بیٹھے۔ مشہور ہے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت حافظ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تمامی نسبت حضرت قدس سرہ کی طرف منتقل ہوئی۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اتفاقیہ جس زمانہ میں دس برس ہوئے اعلیٰحضرت سے سفارش کر کے حضرت مولانا کی بیعت کرایا اور اس کے ایک کلمہ عجیب سے جو پیدا ہوا گو ظاہر قرانی بھی وہ قدسی نفس ہوا اور آخری وقت میں اُس آخری خدمت کا انجام دینے

ہٹ دھرمو! اپنے اکابر کے پیر و مرشد کی کرامت لکھنے والو! کبھی غوث و خواجہ رحمہم اللہ کی کرامات بھی اپنی کتابوں میں نقل کر کے اسے تسلیم کر لیا کرو۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی نے لکھا کہ حاجی امداد اللہ کے مہمانوں کے لئے کھانا پکانے کی حضور ﷺ نے خواہش ظاہر فرمائی

جلد اول — ۴۶ — تذکرۃ الرشید

معیشت کے لئے کافی و وافی سامان تھا مگر آپ کا قلبِ سلیم چونکہ بالطبع زہد و توکل کا شیدا تھا اس لئے آپ نے اپنی ساری جائداد مسکنی و زرعی اپنے بھائی کے نام منتقل کر دی اور مسجد کے حجرہ کو مسکن بنا لیا تھا۔

اعلیحضرت چونکہ زاویہ خمول کی زیست اور گمنامی کے ساتھ ایام گذاری کی جانب بہت راغب تھے اسلئے ہمیشہ آپ کو چھپا رہنا طبعی کی دلسوزی کا شعار اور کتمان حال کا سبب بنایا مگر مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ آپ چھپائے کب چھپ سکتے تھے خلائق مخلوق نے جیسا کہ آپ کو پہچانا اور جیسا کہ دین کا اپنے زادہ و ولادت سے حال رہا ہے غرباء و مساکین اور عوام الناس طالب دین نیک بندوں کی آمد شروع ہوئی یہاں تک کہ آپ طالبین کو بیعت فرماتے اور اشاعت کا کام سیکھنے کیلئے آنے والی مخلوق کی دستگیری فرماتے تھے۔ آخر طالبین کا ہجوم دن بدن بڑھتا گیا اور آپ اسی توکل و وسیع خوان پر مہمانوں کی چوکی ضیافت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کی بھاوج نے آپ کے پاس پیام بھیجا کہ موروثی جائداد آپ منتقل فرما چکے تو توکل پر بسر عمر گزران ہے پھر آپ پر مہمانوں کی آمد اور مسافروں کی زیادتی کا بوجھ بارہ معلوم ہوگا گو میری غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ اس خدمت سے چشم پوشی کروں۔ اسلئے آج سے جتنے مہمان آئیں ان کی اطلاع غریب خانہ پر فرما دیں ان کا کھانا دونوں وقت یہاں سے آئیگا۔ اول تو اعلیحضرت نے انکار فرمایا کہ نہیں میرے مہمان ہیں ان کی کھچڑی پک رہی ہے مگر آخر بھاوج صاحبہ کے اصرار کے سبب جو محض اخلاص کے ساتھ تھا آپ نے قبول فرما لیا اور اس روز سے مہمانوں کا کھانا دونوں وقت وہاں سے آنے لگا۔

اعلیحضرت کی بھاوج کا حسن اعتقاد اور تقاضاء زنانہ تو تھا کہ مہمانوں کا کھانا خود پکاتی تھیں اور کسی مہمان کے بے وقت آنے سے کبھی تنگ دل نہ ہوتی تھیں۔ ایک دن اعلیحضرت نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ "اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔"

اعلیحضرت کی اس مبارک خواب کی تعبیر حضرت امام ربانی قطب عالم گنگوہی قدس سرہ سے ظہور ہوئی اسلئے کہ علماء میں آپ ہی پہلے عالم ہیں جو اعلیحضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے آپ کے بعد چار دانگ عالم سے جوق جوق علماء کی آمد شروع ہوئی اور اعلیحضرت کو علماء کا شیخ علماء سمجھنے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی نے حاجی امداد اللہ کی کرامت لکھی کہ جوتا دیکھ کر جوتے کے مالک کا نام بتا دیا حالانکہ جوتے کا مالک ان کے لئے اجنبی تھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج المولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

جلد اول — ۴۴ — تذکرۃ الرشید

الغرض حضرت مولانا اعلیٰحضرت کی زیارت کر چکے تھے گو کہ شیخ المشائخ حضرت حاجی شاہ امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت امام ربانی نے صحبت بھی پائی اور علم ظاہر کی تکمیل کیا تھا اور حاضری کا بھی اس گھر پر دو بار سے زیادہ اتفاق ہوا مگر آپ کا دل بیعت کے لئے ابھی اور بھی جھکتا اور یوں بھی راضی ہوا تھا کہ طریقت میں بھی اسی شفیق استاد کا دامن پکڑا جائے جیسے جامع بین الشریعت والطریقت ہونے میں کسی شبہ نہیں ہے لیکن چونکہ مشیت ازلی آپ کے لئے دوسری تجویز قرار دے چکی تھی اس لئے آپ جیسے تھے چنانچہ آپ کو اس ارادہ میں اس درجہ پختگی بھی نہ آئی کہ درخواست رسمی بیعت کا موقع ملتا۔

(ایک مرتبہ آپ کو اسی زمانہ طالب علمی میں مولانا قاسم العلوم اور چند دیگر احباب کے ساتھ تھانہ بھون جانے کا اتفاق ہوا اور صلوٰۃ جمعہ سے مسجد میں قیام کیا اتفاق سے آپکا جوتہ بدل گیا اور کوئی صاحب اپنا جوتہ چھوڑ کر آپ کے نعلین پہن گئے۔ رخصت کا وقت تھا آپ اور آپ کے احباب جوتی کی تلاش میں تھے کہ اعلیٰحضرت حاجی صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ "بدلا ہوا جوتہ ہمیں دکھاؤ" چنانچہ حضرت مولانا گنگوہی خود وہی جوتہ اٹھا کر اعلیٰحضرت کے پاس لے گئے اعلیٰحضرت نے جوتے کے سامنے دیکھ کر فرمایا "یہ تو حبیب حسن کا ہے" حبیب حسن حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے ساتھیوں میں ایک لڑکا تھا لیکن بالکل اجنبی تھا کہ اعلیٰحضرت کو اس سے مطلق کبھی تعارف نہ ہوا تھا۔ یہ اعلیٰحضرت کی پہلی کرامت تھی جس کو مولانا نے اول مرتبہ دیکھا اور عقیدت کے ساتھ دلی کشش کا باعث ہوا گویا سالہا سال تک متحیر ہونے والے عمل کی صورت بنیاد رکھی گئی اور عمر بھر کی بیع و شرا کا اس رات میں سودا طے ہوا)

یوں اس قسم کے دیگر خوارق عادات اور کشف و کرامات کے دیکھنے سننے سے حضرت مولانا کی محبت اور ارادت اعلیٰحضرت کے ساتھ بڑھتی گئی گو آپ کے تجسس طلب اور بصیرت ناقد نظر نے فارغ التحصیل ہونے اور شریعت و علوم دین کے کمال تک کوئی فیصلہ نہ کیا کہ کہاں جانا اور کس کی غلامی اختیار کرنی چاہیئے کہ آپ گنگوہ تشریف لائے اور حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے حصول مقصود کے اسباب خود بخود مہیا ہونے کے منتظر رہے۔

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے ایک مرتبہ خود یہ تذکرہ فرمایا کہ جب میں دہلی سے پڑھ کر فارغ ہو آیا اور ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا کچھ لکھ رہا تھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور میرے پاس ہی آ کر بیٹھ گئے جوتے میں کھڑے کھڑے نظر اوپر اٹھائی تو ایک نورانی صورت پر نگاہ پڑی۔ قلم تو ہاتھ سے رکھ دیا اور دریافت کیا کہ

☆ اپنے اکابرین کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے والو! کہ وہ چھپی باتوں کا علم رکھتے تھے۔ ہمارا یہ کہنا ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے لئے بھی اس عقیدے کو تسلیم کر لیا کرو کہ وہ بھی چھپی باتوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے جان لیتے ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

رشید احمد گنگوہی نے اپنے متعلق لکھا "حق وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے" اس زمانے میں ہدایت و نجات میری اطاعت پر موقوف ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء قطب العالم
حضرت مولانا الحاج رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی لاہور

تذکرۃ الرشید ۱۷ جلد دوم

اعلیٰ طبقہ میں مکمن اعظم شکر داخل ہوئے تھے جیسے اقوال و افعال اور قلب و جوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے اور جیسے زبان اور اعضاء بدن کو تائید و توفیق خداوندی سے تعلق ہو گیا ہے بجا ہے کہ ان کی تربیت و کفالت میں بار لکھا ہے آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر" اور کہا قال ظاہر [illegible] جن مسائل میں دلائل و شواہد کے پابند ہو کر اختلافی جھگڑوں میں پڑتے اور حق و باطل میں امتیاز کامل نہ ہو سکنے کی وجہ سے تذبذب و تحیر کے بیابان میں سرگرداں پھرا کرتے تھے حضرت امام ربانی قدس سرہ مشکوٰۃ نبوت سے سلگائی ہوئی مشعل قلبی کے نور کی بدولت فوراً حق جانب بیان فرماتے اور شرح صحیح صین فرما کر بلا استشہاد فیصلہ کر دیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے فتاویٰ میں تفصیلی استشہاد روایات بہت کم نظر سے گذریگی اور حقیقت میں امر حق دلیل کا تابع بھی نہیں ہے بلکہ دلیل امر حق کی محکوم اور علامت مظہر کے قائم مقام ہے۔

حضرت امام ربانی کا علو مرتبت اور قرب منزلت کا پتہ لگانا کوئی آسان بات نہیں اور نہ اسکی حاجت ہے ہاں اتنی بات ظاہر اور سب کے نزدیک مسلم ہے کہ مرتبہ ولایت میں خاص نسبت عبدیت یعنی اتباع نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں انہماک و فنائیت جو آپ کو حاصل ہوئی تھی آپ کے زمانہ میں دوسرے کو عطا نہیں ہوئی تھی آپ اپنے زمانہ کے تمام خاصان خدا کے خلاصہ اور حضور بارگاہ احدیت کے لب لباب اور [illegible] کی جماعت کے منتخب صدر انجمن تھے جس درجہ کی استقامت و پختگی یعنی دین کے بارہ میں جماؤ اور ثابت قدمی آپ کو عطا ہوئی تھی اسکی نظیر اہل عصر کو نظر نہیں آئی موافق ہو یا مخالف اور دوست ہو یا دشمن [illegible] چار و ناچار دل خواستہ یا ناخواستہ اس بات کا مقر ہے اور ہو گا کہ حضرت امام ربانی جس سیدھی اور صاف شاہراہ پر چلتے چلتے جان دے گئے جس کو شریعت اور سنت کہا جاتا ہے۔ مخالفین نے جس چیز کو بدعت حسنہ کہا اگر حضرت امام ربانی نے بدعت سیئہ قرار دیا اور نافر و متنفر رہے لیکن جس چیز کو مسنونیت اور فعل رسول یا فعل صحابہ ہونا مخالف کو بھی تسلیم ہے اسکے التزام و اہتمام اور پابندی و اصرار کا معترضین کو بھی مصدر جا اعتراف ہے کہ امام ربانی کا یگانہ روزگار ہونا اظہر من الشمس ہے۔ یہ بے نظیر استقامت اور لاثانی پختگی آخر کہاں تھی اور کہاں سے آئی تھی اگر اسکا حاصل کرنا سہل تھا تو معترضین نے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے والدین کے سلسلہ نسب میں پیر بخش، غلام حسن، غلام علی، غلام قادر نام کے لوگ ہیں

تذکرۃ الرشید

سوانح حضرۃ امام ربانی قطب الارشاد ...

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

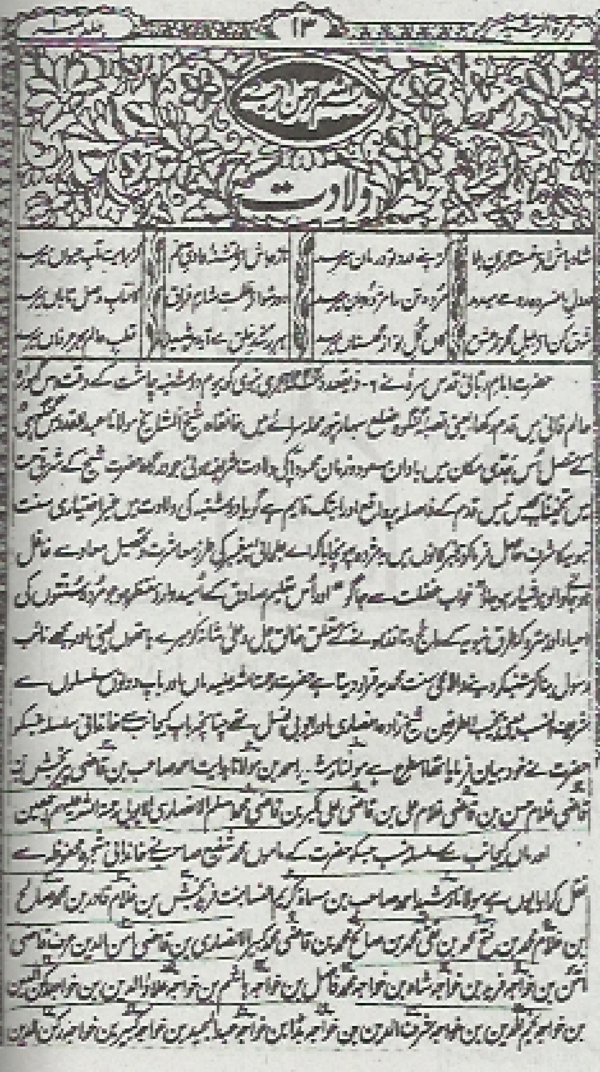

۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت

حضرت امام ربانی قدس سرہ نے ... [illegible]

... نسب ... [illegible]

... بن غلام حسن بن قاضی غلام علی بن ... [illegible]

... پیر بخش بن غلام قادر ... [illegible]

☆ بڑی حیرت کی بات ہے انہی اکابر دیوبند نے اپنی کتابوں میں ان ناموں کے رکھنے کو ناجائز، حرام اور مشرکانہ نام قرار دیا ہے تو کیا (معاذ اللہ) گنگوہی صاحب کے آباؤ اجداد مشرک تھے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے والدین کے سلسلۂ نسب میں پیر بخش، غلام حسن، غلام علی، غلام قادر نام کے لوگ ہیں

۱۴

بن خواجہ شرف الدین بن خواجہ تقی الدین بن خواجہ صدر الدین بن خواجہ شمس ترک بن اسمٰعیل بن خواجہ عبد اللہ
ہروی بن خواجہ ابو الحسن منصور بن خواجہ علی بن خواجہ محمد بن خواجہ احمد بن خواجہ جعفر بن ابی منصور بن ابو ایوب بن
شیخ ابی ایوب انصاری کاتب ہم بلکہ صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خالد ابو ایوب رضی اللہ عنہم اجمعین
حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نسبی سلسلہ جدی طرف سے گیارھویں پشت پر حضرت امام ربانی غوث صمدانی
قطب العالم شیخ المشائخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تک جاملا ہے باسطہ کہ حضرت کے جد بزرگوار حق
جناب قاضی پیر بخش مرحوم کی والدہ ماجدہ شیخ محمد صادق کی صاحبزادی تھیں جن کا نام سلسلہ قاضی شیخ محمد صادق
کے جد سلسلہ حضرت شیخ الشیوخ عبد القدوس گنگوہی تک پہنچ جاتا ہے پس سلسلہ اس طرح ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب
بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی پیر بخش بن صاحبزادی بنت شیخ محمد صالح بن ابو سعید بن شیخ محمد بن محمد طاہر
بن شیخ الاسلام بن عبد الصمد بن عبد الحمید بن شیخ الاسلام امام الاکمل عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد میں سلسلہ نسب سے معلوم ہونے والی ایک جماعت کا جدا جدا تذکرہ معلوم
ہو مگر چونکہ دشوار نہیں ہے کہ گویا ضروری ہے کہ اصل مقصد یعنی سوانح رشیدی سے بعد ہو جاتا ہے اسلئے ہم چھوڑتا ہوں
ہے ہاں اس مقدس تذکرہ کو وضاحت کے لئے جن ہدایات کی ضرورت ہے ان کو چونکہ لازمی ہے اس لئے
سب سے اول یہ جتلا دینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا کے شریف نسب اور نجیب الطرفین ہونے کے بعد کہ بجہت
خلعت رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث بننے کے لئے یہ جلالت نسبی کافی ہے کہ آپ کے جد امجد حضرت
مولانا ابو ایوب انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مہاجر آنجناب رسالت کو مدینہ
منورہ میں اپنے مبارک مکان میں اتارا ہمیشگی اور اس نعمت خداوندی کے بحر بے پایاں سے تقسیم کا شرف اپنے منزل
منزل کے دونوں میں حاصل کیا جس کو اول تو آتا تو وہاں بجز اپنے گھر کے جلوہ گر تھا اس جہاں بھی تشریف
رسول کے خیر یہ مذکور دولت والے نام سے کون مسلمان ہے جو واقف نہ ہوا اور اس خوش نصیب کی جائے
مزار شیخ کی قابل فخر زیارت تا قیامت مشہور رہنے والی دولت کو رشک کا کون ہے جو آشنا نہیں ہے

مبارک منزلے کان خانہ را ماہے چنیں باشد
ہمایوں کشورے کان عرصہ را شاہے چنیں باشد

ابس یہ لازوال دینی دولت سے مالا مال ہونے والے اور سلطان دین کی ان گراں بخششوں سے گود بھر
صحابی کی نسل میں اگرچہ دور فرودہ بے ہاتھ پیدا ہوئے جو ضعف ایمان کے وقت سب سے پہلے اپنے
اور تحفہ ہونے والی دینی نعمتوں سے گود بھرنے والی ہستیوں کو زندہ کریں اور حقیقت کی نیند سوئے ہوؤں کو جگائیں

تذکرۃ الرشید

سوانح عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

☆ بڑی حیرت کی بات ہے ابھی اکابر دیوبند نے اپنی کتابوں میں ان ناموں کے رکھنے کو ناجائز، حرام اور مشرکانہ نام قرار دیا ہے تو کیا (معاذ اللہ) گنگوہی صاحب کے آباؤ اجداد مشرک تھے؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

آپ نے پچھلے صفحے پر گنگوہی کے آباؤ اجداد کے نام ملاحظہ فرمائیں۔ حیرت کی بات ہے کہ ان ناموں کو گنگوہی نے موجودہ فتوے میں شرکیہ نام قرار دیا۔ اب گنگوہی کے فتوے کی روشنی میں ان کے آباؤ اجداد کے نام پر کیا فتویٰ لگے گا؟

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی

طواف قبر

سوال: جو افعال قبور شریف [illegible]

[illegible]

جواب: ان سب امور میں جیسا کہ مائۃ مسائل میں لکھا ہے وہی بندہ کی طرف سے جواب ہے اس میں بندہ موافقت رکھتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

قبر پر جانا اور اس کو بوسہ دینا

سوال: قبر پر جانا اور اس کو بوسہ دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب: قبر کو بوسہ دینا حرام ہے کہ یہ عادت اہل کتاب کی ہے جیسی یہود و نصاریٰ کی۔

نبی بخش وغیرہ نام رکھنا

سوال: نبی بخش، پیر بخش، سالار بخش، مدار بخش ایسے ناموں کا رکھنا کیسا ہے۔

جواب: ایسے نام موہم شرک ہیں منع ہیں ان کو بدلنا چاہیے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتب فقہ و حدیث کا انکار کرنا

سوال: زید کہتا ہے کہ کتب فقہ یا دوسری کتب احادیث [illegible]

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی نے اپنے پیرومرشد گنگوہی کے لئے القابات کی بارش کردی حتی کہ گنگوہی کو قطب العالم اور غوث الاعظم لکھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

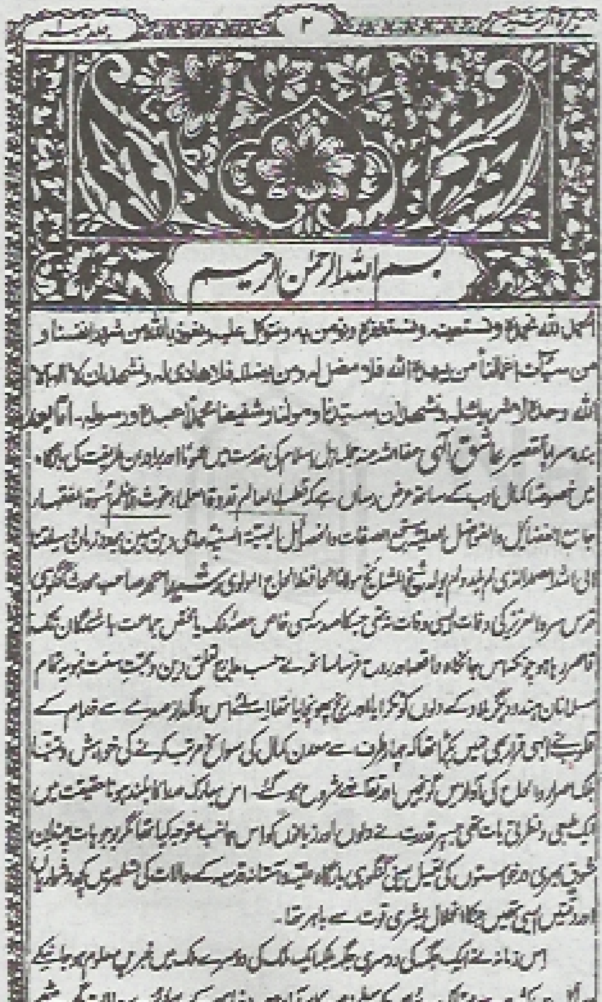

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا و
من سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشہد ان لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان سیدنا ومولانا وشفیعنا محمدًا عبدہ ورسولہ۔ اما بعد
بندہ سراپا تقصیر عاشق الٰہی عفا اللہ عنہ جملہ اہل اسلام کی خدمت میں عموماً اور برادران طریقت کی
میں خصوصاً کمال ادب کے ساتھ عرض رساں ہے کہ قطب العالم قدوۃ العلماء غوث الاعظم اسوۃ الفقہاء
جامع الفضائل والفواضل معدن جمیع الصفات والفضائل البہیۃ السنیۃ ...
... شیخ المشائخ مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی
قدس سرہ العزیز کی وفات حسرت آیات ... کسی خاص حصہ ملک یا شخص یا جماعت یا شاگردان تک
محصور رہا ہو ... حسب مراتب تعلق دین و محبت سنت نبویہ تمام
مسلمانان ہند و دیگر بلاد کے دلوں کو ... صدمے سے قدام کے
طرف سے ابھی قرار بھی نہیں پکڑا تھا کہ چاروں طرف سے معدن کمال کی سوانح مرتب کرنے کی خواہش و تمنا
کا اصرار و الحاح کی آوازیں آنے لگیں اور تقاضے شروع ہو گئے۔ ... حقیقت میں
ایک طبعی و فطری بات تھی۔ پھر قدرت نے دلوں اور زبانوں کو اس جانب متوجہ کیا تھا ...
... کے حالات کی تشہیر ...
اور تمنائیں ایسی تھیں جن کا انفعال بشری قوت سے باہر تھا۔

اس زمانہ نے ایک جگہ کی دوسری جگہ بلکہ ایک ملک کی دوسرے ملک میں خبریں معلوم ہو جانے کے
وسائل اس کثرت سے مہیا کر دیئے ہیں ... حالات گر دیئے

☆ کبھی اپنی کتابوں میں پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کو بھی غوث الاعظم لکھ دیا کرو۔

www.nafseislam.com

امام احمد رضا خان کو اعلیٰ حضرت کہنے پر اعتراض کرنے والو!

اکابر دیوبند کے پیر امداد اللہ کو دو صفحات میں آٹھ مقامات پر اعلیٰ حضرت لکھا

اور فرماتے تھے اور فارغ ہوتے ہی بھیجتے میں مگر کلام اللہ یاد کرنا شروع کر دیتے تھے تا آنکہ اواخر شوال
دو سال میں مالا مال ہوئے اور مبارک ماہ رمضان کی تراویح میں امام جماعت بنکر سنایا۔

چونکہ خدا طلبی کا شوق ازلی قلب مبارک میں جوش زن تھا اسلئے آپکو بیعت ہونے کے لئے شیخ کامل کی تلاش ہوئی اور محبوب کو اپنی طرف لانے والے پاک خدا نے آپکی رہبری فرمائی اس غیبی نصرت اور خدائی امداد سے آپ نے تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کا جانب رخ کیا اور اس بادشاہ نعمت سے دامن بھر لیا جسکی طلب میں سلاطین نے تخت و تاج چھوڑا اور ملک و مال کو خیرباد کہا کتنا آسان معلوم ہوا ہے۔

سلوک و تحصیل طریقت

بازار عشق و شوق محبت کے جاں فروش — لیکیں کہ چل چلاؤ ہے دنیائے دوں کا
ملیکس طریق وصل رضائے خدائے پاک — دل بیچ کر خرید لیں سودا جنون کا

حضرت امام ربانی مولانا گنگوہی قدس سرہ کو قاسم العلوم زبدۃ الافاضل مولانا المولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے ساتھ طالب علمی کے زمانہ میں چار سال تک مرافقت و صحبت اور سبق و یکجہتی کے سبب اس درجہ تعلق بڑھ گیا تھا کہ فلک علم کے دونوں شمس و قمر گویا جسم واحد و دل یک دگر کا علاقہ رکھتے اور یک جان دو قالب کا مظہر بنے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا قاسم العلوم کو جناب شیخ المشائخ قدوۃ اہل حق حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ نسب بھی تھا کیونکہ اعلیحضرت کی ننھیال قصبہ نانوتہ اور مولانا مرحوم کے خاندان میں تھی۔ حضرت حاجی صاحب کی بہن بھی نانوتہ ہی بیاہی تھیں اسلئے حضرت اکثر نانوتہ تشریف لاتے اور مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا محمد یعقوب صاحب بچپن ہی میں حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ اعلیحضرت کا ان دونوں نونہالان چمنستان علم و فضل کے ساتھ بچپن ہی میں نہایت شفقت اور نہایت محبت و اخلاص کا برتاؤ تھا۔ کتب کی جزبندی دونوں حضرات کو اعلیحضرت ہی نے سکھائی تھی جسکے بعد دونوں صاحبوں نے اپنی علمی کتابوں کی جلدیں خود ہی باندھیں۔ اس تعلق یگانگت اور ازدیاد طالب علمی کے باعث حضرت مولانا قاسم العلوم جب وطن سے دہلی آتے اور دہلی سے وطن جاتے تھانہ بھون کی حاضری اور اعلیحضرت کی زیارت کا اپنا معمول بنا رکھا تھا۔ اعلیحضرت بھی جب دہلی تشریف لاتے تو حضرت مولانا سلوک اعلیٰ

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

www.nafseislam.com

امام احمد رضا خان کو اعلیٰ حضرت کہنے پر اعتراض کرنے والو!

اکابر دیوبند کے پیر امداد اللہ کو دو صفحات میں آٹھ مقامات پر اعلیٰ حضرت لکھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء ... قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

تذکرۃ الرشید — ۴۱ — جلد اوّل

صاحب کے پاس قیام فرماتے اور استاذ الکل کے رشید شاگرد بھی زیارت سے بہرہ یاب ہوتے تھے حضرت مولانا قاسم العلوم اپنی جماعت طلبہ میں اعلیٰحضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات علمیہ و عملیہ کا تذکرہ فرماتے اور خوارق و کرامات کے اظہار و بیان سے آستانۂ علیہ کی طرف ترغیب دلایا کرتے تھے خصوصاً امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہٗ سے چونکہ جلوت و خلوت کی شرکت بھی بہت ہی خصوصیت کا درجہ رکھتی تھی اس لئے کوشش تھی کہ حضرت مولانا بھی اعلیٰحضرت سے بیعت ہوں۔

امام ربانی قدس سرہٗ چونکہ پیاسی مالک ہوتے تھے کہ قطب وقت اور شیخ زمن بنیں اس لئے شروع ہی سے طالبِ اصلاح نفس یعنی تصوف و سلوک کے حاصل کرنے کا شوق آپ کے قلب میں جاگزیں تھا ... جاتے تھے کسی صاحب قلب سلیم ماہر کا دامن پکڑیں مگر چونکہ فطرتی استقامت و استقلال نے آپ کو شوق میں اس درجہ مغلوب نہ ہونے دیا تھا کہ طبیعت کے اطمینان کی حد ہونے سے پہلے کسی کے ہاتھ پر بیعت ہو جاتے اس لئے آپ اعلیٰحضرت کے محامد و اوصاف اور مناقب و فضائل کو خاموش سنا کرتے اور قلب کو ٹٹولا کرتے تھے کہ اندرون کس طرف میلان کرتا ہے۔

اعلیٰحضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے پہلی زیارت جو حضرت مولانا کو حاصل ہوئی اس کا تذکرہ خود حضرت امام ربانی نے اس طرح فرمایا کہ جب میں اور مولوی محمد قاسم صاحب دہلی میں استاد رحمۃ اللہ سے پڑھتے تھے ... شروع کرنے کو کہا لیکن مولانا کو فرصت نہ تھی اس لئے انکار فرماتے تھے بالآخر میں نے عرض کیا کہ حضرت ہفتہ میں دو روز صرف شنبہ اور جمعرات (یا جمعہ) کو پڑھا دیا کیجئے یہ منظور ہو گیا اور ہفتہ میں دو سبق ہونے لگے تو اس سبق کی میں بڑی قدر تھی ایک روز میں سبق پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص نیلی لنگی باندھے ہوئے آ گئے اور ان کو دیکھ کر حضرت مولوی صاحب مع تمام مجمع کے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ بھائی حاجی صاحب آ گئے اور حضرت مولانا نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھائی رشید اب سبق پھر ہو گا۔

مجھے سبق کا بہت افسوس ہوا اور میں نے مولوی محمد قاسم صاحب سے کہا کہ "بھئی یہ حاجی کہاں کا آ گیا میرا سبق ہی گیا" مولوی محمد قاسم صاحب نے کہا "ہا ہا بات کو ایسے ہی لوگ ایسے ہیں ایسے ہیں" ہمیں کیا خبر تھی کہ حاجی ہمیں ہی موند لیں گے" اول زیارت مجھے اسی وقت حاصل ہوئی تھی اس کے بعد حضرت حاجی صاحب امام دونوں کا حال دریافت فرمایا کرتے تھے اور یوں کہا کرتے تھے کہ سارے طالب علموں میں دو دو طالب علم مولانا گنگوہی اور مولانا نانوتوی رحمہما اللہ ہوشیار معلوم ہوتے ہیں الخ۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں "علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم" پر مفصل مضمون تحریر کیا

ایمان کی دولت کا امین

ماہنامہ

دعوۃ التوحید

اسلام آباد

توحید کی خوشبو سے معطر

جلد 10 شمارہ 115 شعبان 1430ھ اگست 2009ء

مجلسِ ادارت

مولانا عطاء المحسن | ڈاکٹر حافظ محمد انور
پروفیسر عنایت اللہ مدنی | میاں انوار اللہ

ایڈیٹر
حافظ مقصود احمد

نائب ایڈیٹر
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مجلسِ مشاورت
☆ محمد داؤد کھوکھر
☆ ڈاکٹر محمد انور قریشی
☆ چوہدری محمد ارشد
☆ چوہدری محبوب احمد
☆ عبداللہ بن شیخ محمد اسلام

نمائندگان
فرانس : میاں قمر محمود
راولپنڈی : سید انصار احمد (0322-5143240)
سیالکوٹ : چوہدری رحمت اللہ 0300-8616800

فہرست مضامین

1	اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے	حافظ مقصود احمد	4
2	ہدایت کی پیروی (باب التفسیر)	ابو المحسن	7
3	شعبان کے فضائل و مسائل	ڈاکٹر حافظ محمد انور	13
4	صلاۃ التسبیح کے فضائل	ابو المحسن	20
5	نبی کے معاصرین کی موت کی پیشین گوئیاں (۲)	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن	22
6	تلاشِ راہ	میاں انوار اللہ	27
7	جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق	مولانا محمد اعظم طالب	31
8	صحابیات کے حالاتِ زندگی (اقساط)	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن	37
9	پاکستان کا مطلب کیا؟ (ایمن یوسف)	ابن طالب	42
10	نبی کی شان و عظمت (تبصرۂ کتب)	ابو المحسن	46

فی شمارہ : 15 روپے
زرِ سالانہ : 150 روپے

مرکز دعوۃ التوحید مسجد جامع
مسجد شاہ اسماعیل شہید I-9/4 - اسلام آباد
موبائل: 0300-5053986 فون: 4438752 فیکس: 4438752

www.nafseislam.com

سرورِ کونین ﷺ نے غیب کی خبریں دیں، اگر یہ علم غیب نہیں تو پھر علم غیب کس کا نام ہے

ڈاکٹر سعفتي محمود السفار — اردو قالب: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

نبی ﷺ نے اپنے بعض معاصرین کی موت کی کیفیت و مقام کی اطلاع دی (2)

وفاتِ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اطلاع: نبی ﷺ کی دختر فاطمہ چل کر آپ کے پاس آتی ہیں، ان کے والد ان سے فرماتے ہیں: بیٹی آؤ مرحبا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر آپ نے فاطمہ کو اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھا لیا اور پھر ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں، پھر آپ نے ان سے چپکے سے ایک بات کہی جس سے وہ ہنس پڑیں۔ میں نے ان سے کہا: آج غم کے فوراً بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے تمہارے چہرے پر دیکھی وہ پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کر سکتی۔ جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے میرے کان میں کہا تھا: ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل سنة مرة وانه عارضنی العام مرتین ولا اراه الا حضر اجلی وانک اول اھل بیتی لحاقا بی فبکیت، فقال ﷺ: اما ترضین ان تکونی سیدة نساء اھل الجنة او نساء المومنین فضحکت لذلک۔[4] ”جبریل میرے ساتھ ہر سال قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے، اس سال انہوں نے دو بار دور کیا ہے۔ اس سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب ہے اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آملنے والی تم ہوگی۔ اس پر میں رونے لگی تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں کہ جنت کی عورتوں کی یا (آپ نے فرمایا) مومنہ عورتوں کی سردار بنو تو اس پر میں ہنس پڑی۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ نے کہا: فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اھل بیته اتبعه فضحکت۔[5]

”تو آپ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں وفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ کی وفات ہوئی تو میں رو پڑی، پھر دوبارہ آپ نے آہستہ سے مجھ سے جو بات کی اس میں آپ نے فرمایا کہ میں آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ سے جا ملوں گی تو میں اس پر ہنس پڑی۔“

اس حدیث میں نبی ﷺ نے تین غیب کی خبر دی ہے:

۱۔ آپ کی وفات قریب ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی سال وفات پا گئے۔

۲۔ آپ نے یہ خبر دی کہ فاطمہ آپ کے بعد زندہ رہیں گی اور آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے ان کی ہی وفات ہوگی۔ آپ ﷺ کے صرف چھ مہینے بعد آپ کی وفات ہوئی تو اس طرح آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔

۳۔ آپ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کا واضح معجزہ ہے بلکہ دو معجزات ہیں: آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اپنے بعد زندہ رہنے اور یہ کہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ سے ملیں گی۔ پھر اسی طرح ہوا۔ آپ ﷺ سے بہت جلد ملاقات کی خبر پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خوشی سے ہنس پڑیں۔[6]

یہ اطلاع کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات مکہ میں نہیں ہوگی: آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل اور صداقت کی نشانیوں میں سے آپ ﷺ کی یہ اطلاع بھی ہے کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ میں فوت نہیں ہوں گی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ میں بیمار ہو گئیں۔ جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو انہوں نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا: مجھے مکہ سے باہر لے چلو کیونکہ مجھے مکہ میں موت نہیں آئے گی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری وفات مکہ میں نہیں ہوگی۔

www.nafseislam.com

سرورِ کونین ﷺ نے غیب کی خبریں دیں، اللہ تعالیٰ کی عطا سے دیں، یہی اہلسنت کا عقیدہ ہے

لوگ انہیں اٹھا کر سرف مقام پر اس درخت کے پاس لے آئے جس کے نیچے سائے والی جگہ میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا تھا۔[12] تو ان کی وفات وہیں ہوئی اور مدفون ہوئیں ان کی قبر آج بھی نواریہ کی ایک جانب مکہ میں معروف ہے۔ ان کی وفات مکہ سے باہر ہوئی جیسا کہ اس ہستی نے خبر دی تھی جو کہ خواہش نفس سے نہیں بولتی۔

قتل حسین رضی اللہ عنہ کی اطلاع: جن لوگوں کی وفات کی خبر نبی ﷺ نے دی ہے ان میں آپ کے نواسے اور اہل جنت کی خوشبو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنی رفیقہ حیات کو بتایا: لقد دخل علی البیت ملک لم یدخل علی قبلھا فقال لی: ان ابنک ھذا حسین مقتول وان شئت اریتک من تربۃ الارض التی یقتل بھا قال فاخرج تربۃ حمراء[13] "میرے گھر میں میرے پاس ایسا فرشتہ آیا جو میرے پاس پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تمہارا یہ بیٹا حسین قتل کر دیا جائے گا۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس سرزمین کی مٹی دکھا دیتا ہوں جہاں اسے قتل کیا جائے گا۔ پھر اس نے سرخ مٹی نکالی۔"

آپ رضی اللہ عنہ کو کربلا عراق میں ۶۱ھ میں شہید کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کو کس نے بتایا کہ حضرت حسین کو قتل کر دیا جائے گا؟ ان کی جائے شہادت کی تربت (مٹی) آپ کو کس نے دکھلائی تھی؟ یہ (سب کچھ) اللہ کی طرف سے تھا جو کہ خوب علم رکھتا ہے۔

ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کی خبر: اس سے عجیب یہ بات ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت ورقہ بنت عبداللہ بن حارث کی شہادت کی خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ ہر جمعہ انہیں ملنے جایا کرتے تھے اور آپ ﷺ اسے شہیدہ کہتے تھے آپ فرماتے: انطلقوا نزور الشھیدۃ "چلو ہم شہیدہ سے ملنے جائیں"۔

ام ورقہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ کیا آپ مجھے اپنے ساتھ جہاد کے لئے نکلنے کی اجازت دیتے ہیں تاکہ اللہ مجھے شہادت نصیب کرے۔ میں آپ کے مریضوں کی

دیکھ بھال اور زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی۔ آپ نے فرمایا: قری فان اللہ عزوجل یھدی لک شھادۃ "تم (ٹھہری) ٹھہری رہو اللہ عزوجل تمہیں شہادت نصیب فرمائے گا۔"

لہذا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انہیں شہادت ملی۔ انہوں نے اپنی ایک لونڈی اور ایک غلام سے مدبر[14] کیا تھا یعنی ان دونوں کو ان کی وفات کے بعد آزاد کر دیا جائے گا۔ ان پر یہ طویل انتظار گراں گزرا اور انہوں نے چادر میں الجھا کر اس کا گلا دبا دیا حتی کہ ان کی موت واقع ہو گئی۔[15] یہ نبی ﷺ کی اطلاع کے مطابق ان کی موت شہادت کی موت تھی۔

غور فرمائیں! نبی ﷺ نے ان کی موت کی کس قدر وثوق کے ساتھ خبر دی ہے کہ مار ڈالنے کے دیگر طریقوں کی بجائے انہیں دھوکے سے قتل کیا جائے گا۔ یہ ایسا معاملہ ہے کہ عورتوں میں شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔[16] یہ اطلاع آپ کی نبوت کے دلائل میں سے ایک دوسری دلیل ہے اور آپ کی رسالت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (جاری ہے)

حوالہ جات وحواشی:

۵ صحیح بخاری [illegible] صحیح مسلم ج ۲ [illegible] ۲۳۵۰

۶ صحیح بخاری [illegible] صحیح مسلم ۲۳۵۰ ۔۔۔ شرح النووی [illegible]

☆ اس پرفتن دور میں نبی اکرم ﷺ کی صداقت کے بارے میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کیے جا رہے ہیں، ارشادات رسول ﷺ پر مسلمانوں کے یقین کو متزلزل کرنے کی مذموم کوششیں کی جا رہی ہیں جبکہ اصحاب رسول ﷺ اپنے پیغمبر کے فرمان کو حرف آخر سمجھتے تھے جس کی ایک مثال ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان بھی ہے کہ مکہ میں میری موت واقع نہیں ہوگی کیونکہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا ہے [illegible]

۷ مسند ابو یعلیٰ [illegible] المطالب العالیۃ [illegible]
[illegible]

☆ ایک روایت میں ہے کہ "حضرت عبداللہ بن نجی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کے لئے وضو کے پانی کا اہتمام کیا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ انہوں نے علی کے ساتھ سفر کیا تو جب وہ صفین کی جانب چلتے ہوئے نینوی کے مقام پر پہنچے تو بلند آواز سے پکارنے لگے: اصبر ابا عبداللہ اصبر ابا عبداللہ بشط الفرات قلت: وماذا؟ قال: دخلت علی النبی ﷺ ذات یوم وعیناہ تفیضان قلت: یا نبی اللہ اغضبک احد؟ ما شأن عینیک تفیضان؟ قال: بل قام من عندی جبریل قبل فحدثنی ان الحسین یقتل بشط الفرات قال: فقال: ھل لک الی ان اشمک من تربتہ؟ قال: قلت نعم فمد یدہ فقبض

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حدیث نقل کی کہ حضور ﷺ بعد از وصال فرما رہے ہیں کہ میں نے ابھی ابھی حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں شہید ہوتے ہوئے دیکھا

یہ روایت کہ حضرت حسینؓ اس امت کے ہاتھوں مقتول ہوں گے جب کہ تم ان پر چھا جاؤ گے طبرانی نے کبیر میں بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں سعد بن طریف ہے جو کہ انتہائی باطل پرست ہے۔

حسینؓ کو قتل کیا جائے گا اور ان کی تربت کی مٹی دکھائی گئی اور ان کے قاتل کا پتہ بتایا گیا، اس روایت کو سخاوۃ کے ذریعہ بھی لکھا گیا ہے۔

جامع الاصول میں ترمذی کی حدیث ایک انصاری خاتون سلمٰی کی زبانی یہ لکھی ہے کہ میں ام المومنین حضرت سلمہؓ کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوئی اور وہ گریہ زاری کر رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ فرمایا میں نے ابھی خواب میں رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ کی داڑھی اور سر کے بال گرد آلود تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ ارشاد عالی ہوا میں نے ابھی ابھی حسینؓ کو قتل ہوتے دیکھا ہے۔

اور یہی حدیث بخاری و ترمذی میں حضرت انسؓ کی زبانی یوں تحریر ہے کہ گورنر کوفہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس حسینؓ کا سر لا کر ایک طشت میں رکھا گیا۔ عبیداللہ بن زیاد نے سر حسینؓ کو ایک لکڑی سے چھیڑا اور ان کی کچھ تعریف کی تو میں (انسؓ) نے کہا۔ حضرت حسینؓ رسول اکرم ﷺ سے بہت مشابہ ہیں اور اس وقت سر حسینؓ وسمہ کے خضاب سے رنگین تھا۔

نیز ایک روایت حضرت انسؓ کی زبانی یہ ہے کہ عبیداللہ بن زیاد گورنر کوفہ کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا جن کی ناک میں عبیداللہ بن زیاد ایک لکڑی کرنے لگا اور کہنے لگا میں نے ایسا خوبرو کسی کو نہیں دیکھا۔ تو میں (انسؓ) نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ ہیں۔ (ترمذی)

عمارہ بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد گورنر کوفہ اور اس کے ساتھیوں کا سر کاٹ کر مسجد میں لایا گیا[1]۔ جہاں لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں (عمارہ) بھی اس بھیڑ میں سے گھس کر مسجد میں پہنچ گیا۔ اور اس ہجوم نے کہا وہ آیا وہ آیا یعنی ایک سانپ تھا جو مقتولوں کے سروں میں گھستا ہوا عبیداللہ کے سر کے پاس اور اس کی ناک میں گھس کر تھوڑی دیر بیٹھا رہا اور پھر نکل کر آنکھوں میں غائب ہو گیا۔

---

1 عبیداللہ بن زیاد گورنر کوفہ کا سر کاٹ کر پہلے کوفہ کے قصر امارہ میں مختار بن عبید کے آگے رکھا گیا اور پھر اس خام امارت کے حکم سے مسجد بھیجا گیا تاکہ لوگ حاکم وقت مختار سے خوف زدہ رہیں۔ ۲۲

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

☆(اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی تمام واقعات دیکھ رہے ہیں)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب میں احادیث نقل کرتے ہیں کہ شب برأت میں رب تعالیٰ اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے اور آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال کرتا ہے

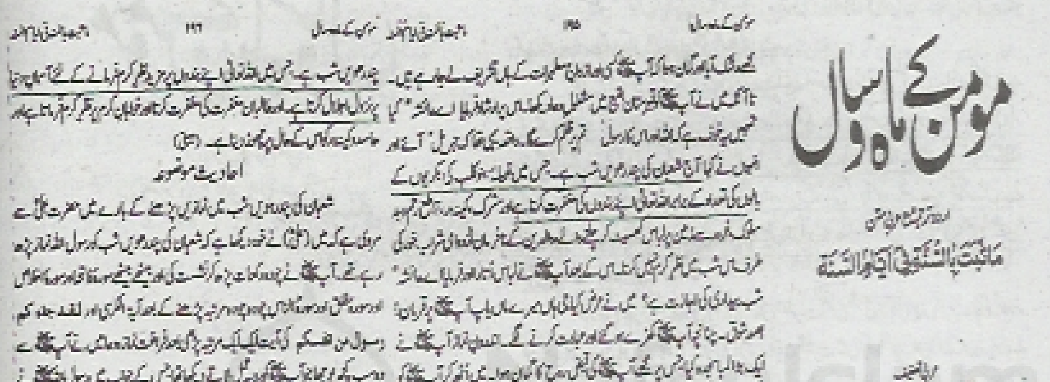
مومن کے ماہ و سال

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

احادیث موضوعہ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا کہ حضرت عمر عبدالعزیز نے یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے لگوائے

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

مگر خاندان بنو امیہ میں سے یزید ہی وہ پہلا شخص ہوگا جو معاملات اُمت میں رخنہ اندازی کرے گا۔

رویانی نے اپنی مسند میں ابو الدرداء ؓ کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ اُموی خاندان کا یزید ہی وہ پہلا شخص ہوگا جو میری سنتوں میں رد و بدل کرے گا۔

نوفل بن فرات کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں کسی نے یزید بن معاویہ کا تذکرہ کرتے ہوئے امیر المومنین یزید بن معاویہ کہا۔ اس پر خلیفہ وقت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے کہا اے شخص تو نے یزید کو امیر المومنین کہا یہ تیرا جرم ہے۔ پھر اس شخص کو بیس (۲۰) کوڑے لگوائے۔

☆ موجودہ دور کے بعض مولوی جو یزید کو امیر المومنین اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، انہیں بھی سخت سزا دے کر حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کی سنت کو زندہ کرنا چاہیے۔

www.nafseislam.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا کہ معرکہ کربلا کے بعد یزید نے مکہ و مدینہ پر حملہ کروایا، جس سے کئی صحابہ شہید ہوئے

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کرکے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

یزید کا مکہ مدینہ پر حملہ

۶۳ھ میں یزید کو اطلاع دی گئی کہ باشندگانِ مدینہ نے چڑھائی کا ارادہ کیا اور اس کی بیعت فسخ کردی ہے تو یزید نے ایک زبردست فوج روانہ کرکے افسر فوج کو حکم دیا کہ مدینہ والوں سے نبرد آزمائی کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ایک فوج مکہ معظمہ بھیجی تاکہ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سے معرکہ آرا ہو کے انہیں قتل کردے۔ یزیدی فوج جو مدینہ منورہ آئی تھی اس نے باب طیبہ میں معرکہ حرہ قائم کیا اور مدینے والوں کو دردناک تکلیفیں پہنچائیں۔ لوگو! تمہیں کیا معلوم معرکہ حرہ کیا چیز ہے۔ سنو! معرکہ حرہ دردناک تکلیف دینے والی جنگ وہ عظیم سانحہ ہے جس کے بیان کی دل میں قوت نہیں اور کوئی کان اس کے سننے کی طاقت بھی نہیں رکھتا معرکہ حرہ اس سانحہ عظیم کو حضرت حسن بصریؒ نے اس طرح بیان کیا کہ بخدا یزیدی فوج کی اس دردناک تکلیف دینے والی جنگ میں اکثر صحابہ شہید کئے گئے اور ہزارہا کنواریوں کی عصمت دری کی گئی اور مدینہ کو لوٹا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یزید پر لعنت

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے جس نے مدینے والوں کو خوف زدہ کیا اللہ اس کو خوف زدہ رکھے گا ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (مسلم)

باشندگانِ مدینہ نے یزید کی بیعت اس لئے فسخ کی کہ یزید کے گناہ و جرائم حد سے تجاوز کر گئے تھے۔

علامہ واقدی نے کئی طریقوں سے عبداللہ بن حنظلہ غسیل کی زبانی لکھا ہے قسم بخدا ہم یزید پر چڑھائی نہ کرتے لیکن اس کے حالات اور مختلف جرائم کے سبب ہم خوفزدہ تھے کہ کہیں ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش نہ ہو۔ یزید کے زمانے میں اس کے مقرب لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں اور باپ کی بیویوں سے شادی کرنے لگے تھے یزید خود شراب نوشی کرتا اور تارک نماز تھا۔

علامہ ذہبی کا بیان ہے کہ یزید نے باشندگانِ مدینہ کے ساتھ جو حرکتیں کیں وہ کیں لیکن اس کے باوجود وہ شراب خور اور ممنوعہ افعال کا مرتکب تھا۔ اسی سبب سے لوگ اس سے ناراض ہوئے اور اس پر سب نے متفقہ طور پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ اللہ یزید کو غارت کرے اس نے فوج مکہ معظمہ میں صرف حضرت ابن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کی۔ اس

☆ مزید یہ کہ باشندگانِ مدینہ نے یزید کی بیعت اس لئے فسخ کی کہ یزید کے گناہ و جرائم حد سے بڑھ گئے تھے

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ

والدین رسول، مومن، موحد اور جنتی ہیں

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و افعال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

مومن کے ماہ و سال ۹۱ ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

والدہ ماجدہ نے مقام ابواء میں وفات پائی۔[1]

بعض کہتے ہیں کہ مقام حجون[2] میں انتقال فرمایا۔

قاموس میں ہے کہ مکہ معظمہ کے مقام دار نابغہ میں حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ مدفون ہیں۔

ابن سعدؒ نے ابن عباسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی عمر جب چھ سال کی تھی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آپ ﷺ کو لئے ہوئے ننھیال بنو نجار میں اپنے ماموں وغیرہ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں اور وہاں سے جب مکہ معظمہ واپس ہو رہی تھیں تو مقام ابواء میں آپؓ نے رحلت فرمائی۔

روایت ہے کہ حضرت آمنہؓ وفات پانے کے بعد رسول اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔ طبرانی نے اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زبانی تحریر کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ حزن و ملال کے عالم میں مقام حجون حسب مرضی الٰہی ٹھہرے رہے اور پھر وہاں سے شاداں مراجعت فرمائی، اور مجھ سے کہا کہ میں نے اپنے اللہ سے دعائیں مانگیں تو اس نے میری والدہ ماجدہ کو میرے لئے زندہ کر دیا اور وہ میری نبوت پر ایمان لائیں اس کے بعد پھر وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ گئیں یعنی وصال فرما گئیں۔

اس حدیث کو ابو حفص بن شاہین نے اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ میں بھی لکھا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ سرور عالم ﷺ کے والدین اس دنیا میں زندہ کئے گئے اور دونوں رسول اکرم ﷺ پر ایمان لائے۔

خطیب نے بھی یہ حدیث تحریر کی ہے، اور سہیلی نے یہ حدیث تخریج کر کے آخر میں لکھا ہے کہ اس روایت کے بعض راوی مجہول الاحوال ہیں، ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منکر اور اس کے بعض راوی مجہول الکیفیت ہیں۔

بعض علماء کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے والدین کو دوزخ سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ دونوں کے دونوں جنتی ہیں۔

۱۔ مکہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام [illegible] حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب [illegible] حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا۔ بعض [illegible]

۲۔ حجون [illegible] ۔ مترجم

www.nafseislam.com

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی روایت نقل کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں شب کو پورے سال رونما ہونے والے معاملات لکھ دیئے جاتے ہیں

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا، استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے پڑھے اور حقیقی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

مومن کے ماہ و سال ۱۸۵ ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ مرنے والوں کے ناموں کی فہرست پندرہویں شعبان کی رات کو تیار کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کی اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ رات کے وقت بظاہر روزہ نہیں ہوتا اس لئے روزہ دار رہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب وقت کتابت شب اللہ تعالیٰ روزہ کی برکت کو جاری رکھے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن کے وقت مرنے والوں کی فہرست بناتا ہے اور رات کے وقت وہ فہرست ملک الموت کے حوالہ کر دیتا ہے۔ اس کا ثبوت دوسری احادیث سے بھی ملتا ہے اور اس روایت کو ابن ابی دنیا نے بھی تحریر کیا ہے۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے شعبان کی پندرہویں شب میں ملک الموت کو ایک فہرست دے کر اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں ان کی روح اس سال وقت مقررہ پر قبض کرنا۔ اور شعبان کی پندرہویں شب کے وقت لوگوں کے حالات متفرق ہوتے ہیں کوئی خرید و فروخت کرتا ہے کوئی باغوں کے درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے کوئی نکاح کرتا ہوتا اور کوئی شادی کی تیاری میں مصروف ہوتا ہے۔ اور کوئی محلات بنواتا ہوتا ہے۔ لوگوں کی مشغولیات کے وقت دوسری طرف اللہ تعالیٰ ان کی موت کا دن تاریخ لکھتا ہوتا ہے۔

دیلمی نے ابو ہریرہؓ کی زبانی لکھی ہے کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مدت حیات ظاہری منقطع کرنے کا وقت و دن لکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ ان کے مرنے والوں میں سے فلاں فلاں شخص کی فلاں وقت شادی ہوگی اور فلاں وقت یہ مرنے والا بچہ پیدا ہوگا۔

عثمان بن مغیرہ اخنسؓ کی زبانی بھی اس قسم کی روایت شیخ ابن عبس نے تحریر کی ہے۔

دوسرا مقالہ

احادیث کی روشنی میں خصوصیت کے ساتھ پندرہویں شعبان کی فضیلت حکم الٰہی فیھا یفرق کل امر حکیم (اس شب میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ دیا جاتا ہے) کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عکرمہؓ نے بیان کیا ہے پندرہویں شعبان کی رات میں سال بھر تمام کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس رات زندہ رہنے والے اور حج کرنے والے سب کے نام کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ جس کی تعمیل میں کسی قسم کی ذرا سی بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابن جریر، ابن منذر اور ابی حاتم نے بھی لکھا ہے۔

بعض علماء کی رائے ہے کہ کتابت کا یہ کام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے اگرچہ اس کی ابتداء پندرہویں شعبان کی شب سے ہوتی ہے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حدیث نقل کرتے ہیں کہ 27 رجب کی شب میں عبادت اور دن کو روزہ سو سال کے روزے اور عبادت کے برابر ہے

مومن کے ماہ وسال

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

دار الاشاعت

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں ہندوپاک میں مقیم غوث اعظم کی اولاد و مشائخ ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو عرس مناتے ہیں

مناقب غوث اعظم

آپ کی خوبیوں اور مناقب کے بارے میں شیوخ نے لکھا ہے کہ ہر مہینہ اپنی رویت ہلال سے پہلے آپ کے پاس آتا، اگر تقدیر الٰہی کے سبب اس مہینہ میں کوئی ہونے والی برائی یا سزا وہی مقدر ہوتی تو ناپسندیدہ و منکر صورت میں آتا اور اگر تقدیر الٰہی کے سبب اس میں نعمتیں اور خوبیاں ہوتی تو خوبصورت شکل میں نمودار ہوتا۔

یہ الافقر اور شیخ عالم و عارف امام عبداللہ یافعی" کی کتاب خلاصۃ المفاخر در مناقب شیخ عبدالقادر، جس کے تحملہ کتاب کا نام روضۃ الریاحین ہے اس میں مرقوم ہے کہ زمانہ کے بہترین مشائخ میں سے غوث الاعظم کے فرزند سید السادات سیف الدین عبدالوہاب کا بیان ہے کہ والد بزرگوار پیر و مرشد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے پاس ہم کئی لوگ جمعہ کے دن سہ پہر کے وقت تاریخ ختم جمادی الآخر ۵۶۰ھ نشست تھے اور پیر و مرشد فرما رہے تھے اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان آیا اور پیر و مرشد کے پاس بیٹھ کر اس نے کہا السلام علیک اے ولی اللہ میں رجب ہوں اور یہ خوشخبری دینے آیا ہوں کہ بہ تقدیر الٰہی اس ماہ میں لوگوں کے لئے کوئی عام برائی نہیں ہے۔ چنانچہ یہ مہینہ لوگوں پر بخیر و خوبی گزرا۔ پھر اس ماہ رجب کا آخری دن جو اتوار کا دن تھا ہم لوگ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک کریہہ المنظر بدصورت شخص آیا اور کہا السلام علیک یا ولی اللہ میں شعبان ہوں اور اللہ نے اس ماہ میں مقدر کر دیا ہے کہ بغداد میں بلائیں آئیں گی۔ ارض حجاز میں سخت قحط ہوگا اور خراسان میں رن پڑے گا چنانچہ جیسا اس بدصورت نے کہا تھا ویسا ہی دیکھنے میں آیا۔

عرس غوث اعظم

مستند روایات معلومہ کے پیش نظر غوث اعظم کا عرس ۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہئے اور اسی تاریخ کو پیر و مرشد امام کامل و عارف شیخ عبدالوہاب قادری المتقی کی" آپ کا عرس قرار دیتے تھے۔ یہ وہ تاریخ عرس ہے جو قابل اعتماد اس سبب سے بھی ہے کہ یہی تاریخ عرس ہمارے پیر و مرشد شیخ اعظم علی متقی اور دیگر شیوخ کے نزدیک قابل اعتماد ہے۔

لیکن ہمارے ملک میں ان دنوں ۱۱ ربیع الثانی ہی زیادہ مشہور و معروف ہے اور غوث الاعظم کی اولاد و مشائخ عظام مقیم ہند (و پاک) گیارہویں تاریخ کو عرس کرتے ہیں۔

موٴمن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ عربی متن

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

☆ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں منانے کو بدعت کہنے والے سوچیں! گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور ان کے مشائخ ہر سال گیارہویں مناتے تھے

www.nafseislam.com

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب "ماثبت من السنہ" میں گیارہویں شریف کا ثبوت موجود ہے

یا حی   برحمتک نستغیث   یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں نہایت اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان - رئیس : دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۳۳

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا ہمسایوں کو چاہیے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انکو پکانا دشوار ہوگا اور اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا ناجائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف:

یہ رسم جہالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے بزرگان دین اسکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہٰذا اب کو یہ غیر اسلامی کام چھوڑ دینا چاہیے

☆ شاہ عبدالحق لکھ رہے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے ہیں، دیوبندی مفتی کے گیارہویں شریف کے متعلق جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا۔

یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں سید عالم ﷺ کی نورانیت کو قرآن سے ثابت کیا گیا

ماہنامہ زکریا

حضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

(اے محبوب) آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں

(۶) وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا (سورۃ الطور آیت نمبر ۴۸)

اور آپ صبر کریں اپنے رب کے حکم پر کہ آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

آپ ﷺ کا نور ہونا

(۷) قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۵)

تمہارے پاس آئی ہے اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب ظاہر کرنے والی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سراج منیر بنایا

(۸) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا
(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۵، ۴۶)

اے نبی ہم نے بیشک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے اور کفار کے ڈرانے والے ہیں اور سب کو اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

حضور ﷺ کو مبعوث فرما کر مومنین پر اپنا احسان جتلانا

(۹) لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں انہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں۔

دارالعلوم زکریا اسلام آباد کا ترجمان
علمی، تبلیغی و اصلاحی مجلہ
ماہنامہ زکریا
اسلام آباد
جلد ۱ | ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ | اپریل 2009ء | شمارہ ۱۲

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی
زیر ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی
مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا صاحب
کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت
حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا امتیاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری عتیق الرحمٰن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب
حضرت مولانا محمد عامر صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

بدل اشتراک
فی شمارہ 20 روپے
سالانہ 240 روپے
بیرون ملک 240 روپے
ڈاک خرچ 35 روپے
ترسیل زر
0000 0000000320
مکتبہ دارالعلوم زکریا اسلام آباد ... راولپنڈی
0321-8523380
0300-8523380
0300-9803080
051-6465558

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں نور سے مراد نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اور تسلیم کیا کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے احکامات کی تکمیل کے لئے پردۂ بشریت میں بھیجا

مضامین و مقالات ۳۳

اسی طرح ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کے شاگرد بھی اس خطاب کے مستحق ہو گئے۔

والسابقون الاولون ... سے مراد حضرات صحابہ ہیں حق تعالیٰ نے یہاں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون واسطہ مقتدیٰ فرمایا ہے۔ اس آیت میں حق تعالیٰ نے سلسلے کی بنیاد ڈالی ہے۔ شاگردوں کو اپنے استاد اور مرشد کے طفیل سے مقتدیٰ ہونے کا عہدہ اور اس کی ذمہ داری کا سلسلہ جاری ہونے پر اس آیت کی دلالت ظاہر ہے۔

کتاب کا نفع صحبت پر موقوف ہے

کتاب کا نفع صحبت پر موقوف ہے قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین میں حق تعالیٰ نے نور کو مقدم فرمایا ہے نور سے مراد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعام اور احسان کو اپنی کتاب کے انعام اور احسان سے پہلے بیان فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اہمیت ظاہر فرمادی۔

حق تعالیٰ نے چالیس برس تک اپنے اس نور کو چھپائے رکھا ہے۔ چالیس برس کے بعد جب کتاب نازل ہوئی آپ کی ذات پاک [illegible] اس لئے حق تعالیٰ نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پردۂ بشریت میں [illegible] نبوت اور رسالت کا مقصد پورا ہو سکے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک لوگوں کو حق تعالیٰ کی طرف جاذب تھی۔

نور حق و تجلی جذب جان
عقل در ظلمت وہم و گمان

پس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حکمت کی تکمیل کے لئے پردۂ بشریت میں بھیجا مگر ہر شے کا پردہ صاحب پردہ کی عزت اور قیمت کے اعتبار سے ہوتا ہے آپ کی قیمت ظاہر ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ آپ کی تعمیر کے لئے حق تعالیٰ شانہ نے کرۂ زمین کے [illegible] لطیف کو منتخب فرمایا [illegible]

الابرار

☆ کیا اب بھی اہلسنت کے عقیدۂ نور و بشر پر اعتراض کرو گے؟

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں موجود نعتیہ کلام میں ہے کہ جو دل سے محمد ﷺ کا نام لے، وہ بلاؤں سے بچے، تخلیقِ اول نورِ احمد ﷺ ہے

ماہنامہ زکریا

دارالعلوم زکریا اسلام آباد کا ترجمان
علمی، تبلیغی، اصلاحی مجلہ
ماہنامہ زکریا
جلد 1 | ربیع الاول ۱۴۳۰ھ | مارچ 2009ء | شمارہ ۰

زیرِ ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن مدظلہ

مدیرِ منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلسِ مشاورت

حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری عتیق الرحمٰن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ ... احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

0321-8523383
0300-8523383
0300-9803080
051-5465558

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

خدا کا کیوں نہ عاشق ہو جو عاشق ہو محمد ﷺ کا

حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ

خدا جانے کب آنا ہو یمن میں اس سرقد کا
کہ مشتاق احمد ﷺ سے کہ آئیں اس کے سننے کو
بلاؤں سے بچے جو نام لے دل سے محمد ﷺ کا
فلک پر ہیں نہ کیونکر دیدۂ شمس و قمر روشن
فلک طاؤس کی صورت جواب تک رقص کرتا ہے
جو اپنے دوست کا ہو دوست اس کا دوست ہوتا ہے
ظہور آخر ہے اول انبیاء سے نورِ احمد ﷺ کا
الٰہی آئے وہ جھونکا ہوائے شوق بے حد کا
فروغِ دیں جو شش کاتے ہیں نتائج اہلِ ایماں میں
قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
شبِ معراج کیا اس شفقت نے مرتبہ پایا
لگا غوطہ اس بحرِ حقیقت میں جو شاعر نے
نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجھ کو

بجا لکھا ہے کیوں نعتوں نے انکا آمد آمد کا
قصیدہ اک نیا پڑھتا ہوں میں نعتِ محمد ﷺ
اثر بسم مشہود میں ہے ذوالقرنین کی سد کا
لگایا کرتے ہیں آنکھوں میں سرمہ خاکِ مرقد کا
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابروئے گیسوئے احمد ﷺ
خدا کا کیوں نہ عاشق ہو جو عاشق ہو محمد ﷺ
بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمد ﷺ کا
اڑا لے جائے دکھلانے مجھے روضہ محمد ﷺ کا
سمدن آپ ﷺ کے فکر مقامین محمد کا
انہیں وہ نقطہ زیریں کا طالب تھا تھا یہ کا
خدا حافظ، تیرہ قدسیوں میں آمد آمد کا
گریباں چاک جس میں نہ دامن تھا کہیں مد کا
الٰہی! عشق احمد ﷺ کا، الٰہی! عشق احمد ﷺ کا

زیارت کو چلوں یارب، پڑے یہ غل مدینے میں
غلام آیا محمد ﷺ کا غلام آیا محمد ﷺ کا

☆☆☆

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

حضور ﷺ کی ولادت منانے سے منع کرنے والے سپاہ صحابہ کے رہنماو کارکنان عشرہ فاروق وحسین منا رہے ہیں

روزنامہ ایکسپریس، کراچی، پیر، 28 نومبر 2011ء

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس کراچی

حضرت عمرؓ کا یوم شہادت عقیدت واحترام سے منایا گیا

اہلسنت والجماعت کے تحت پرانی نمائش سے مداح صحابہؓ ریلی نکالی گئی

نیٹو افواج کا حملہ ملکی خودمختاری کی توہین ہے، احمد لدھیانوی

شہادت عمر فاروقؓ کے سیمینار سے مولانا ... کا خطاب

☆ میلاد ریلی کو بدعت قرار دینے والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت پر ریلی نکال رہے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم نے اپنی کتاب میں لکھا کہ
اشرف علی تھانوی نے داتا صاحب کے مزار پر حاضری دی اور مراقبہ کیا

اندر باقی سب کام جلد

حضرت حکیم الامت کی شانِ عالی اور عند اللہ آپ کی مقبولیت و محبوبیت عیاں ہے۔

ص ۱۳

عالم برزخ

مولانا عبد الماجد دریابادی کے ایک سوال کے جواب میں

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم

مہتمم دارالعلوم دیوبند کی دلچسپ علمی انشاء

ناشر

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

اگست ۱۹۷۸ء قیمت ۲/-

کشف قبور پر واقعاتی استشہاد

حضرت شاہ منظور احمد صاحب خلیفہ خاص حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دیوبند تشریف لائے اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ کے مزار پر حاضر ہوئے، مراقب ہوئے اور بعد فراغ ارشاد فرمایا کہ مراقب رہے۔ حضرت اقدس ... ساتھ تھا، وہیں پر فرمایا کہ میں نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ کو اپنی قبر میں مریدوں کے ساتھ اس طرح دیکھا جیسے مربی اپنے بچوں کو اپنے حلقہ میں لیے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اشارہ ہے کہ بہت سوں کا بچاؤ ایک شخص کے ذریعے ہو جاتا ہے اور یہ ایک نمونہ تو ہے کہ بزرگ کے پاس دفن والے بہت سی عذاب برزخ سے بچا لیے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز کا ایک کشف

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ کا جب وصال ہوا اور دہلی کے مشہور قبرستان میں اپنے آباؤ اجداد کے پاس دفن ہوئے تو حضرت شاہ عبدالعزیز نے اپنا کشف بیان فرمایا کہ جب سے بھائی عبدالقادر یہاں آئے ہیں دلی کے تمام قبرستانوں سے عذاب قبر اٹھا لیا گیا تھا۔ یہ واقعہ میں نے حضرت امیر شاہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔

حضرت تھانوی کا ایک کشف

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ وفات سے تقریباً دو سال قبل صحت درست کرانے کے لیے لاہور تشریف لے گئے تو قیام میں ایک دن قبل لاہور کے قبرستانوں کی زیارت کے لیے بھی نکلے سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور صالحین کی قبریں بھی دیکھیں۔ فاتحہ پڑھی ایصال ثواب کیا۔ اسی سلسلہ میں حضرت علی ہجویری کا معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے۔

وصل صاحب مرحوم بھی اس وقت ساتھ تھے اور انہوں نے ہی یہ واقعہ مجھے تھانہ بھون میں بیان فرمایا تھا کہ داتا گنج بخش کے مزار سے لوٹتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بہت بڑے شخص معلوم ہوتے ہیں۔ رعب سے دیکھا نہ جاتا تھا

☆ ہمارا سوال: مزارات پر حاضری اور مراقبہ کو شرک و بدعت کہنے والے اپنے اکابر اشرف علی تھانوی پر کیا فتویٰ لگائیں گے؟ جبکہ اکابر دیوبند قاری طیب نے سید علی ہجویری کو داتا صاحب لکھا، ان پر کیا فتویٰ لگے گا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی اکابر مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا ہے کہ مزاراتِ اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے

کامل

فتاوٰی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

اولیاء اللہ کے قبروں کی زیارت کو جانا

سوال: زیارت قبور اولیاء پر سفر کرکے جانا اور فاتحہ کرنی موافق شریعت اسلام کے ہے یا نہیں؟

جواب: بعض زیارت کے واسطے سفر کرکے جانا جائز ہے، اگرچہ اس میں اختلاف ہے مگر کوئی عرس کے روز میں ہرگز نہ جاوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسلمانوں کے میلوں میں سوداگری کیلئے جانا

سوال: مسلمانوں کے میلوں میں جیسے پیران کلیر وغیرہ میں واسطے سوداگری یا خرید [illegible] کے جانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست نہیں۔

ملازمین سرکار کا بغرض انتظام کفار کے میلوں میں جانا

سوال: جمیع اہل ہنود میں شریک ہونا اہل پیشہ خواہ نوکران سرکار کو جیسے آجکل بباعث انتظام سب انسپکٹر وغیرہ کو متعلق نوکری ہونے کے [illegible] میلوں میں مقرر کر دیتے ہیں جاتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟ گنہگار ہے یا نہیں یہ حرام ہے یا مکروہ؟ فقط

جواب: جمیع میلہ کفار و فساق و روافض میں جانا خواہ تجارت کی وجہ سے ہو خواہ انتظام کے واسطے ہو خواہ تماشے کے واسطے سب حرام کہ تکثیر و رونق اس میلہ کی ہوتی ہے

کفار کے میلوں میں بغرض تجارت جانا

سوال: کفار کے میلوں میں مثل گنگا و ہردوار وغیرہ میں بکریں فروخت کرنا درست ہے یا نہیں۔ اگر قصد صرف یہ ہو [illegible] فروختگی مال کی ہو کر [illegible] تو کیا ہے

جواب: ہرگز جانا درست نہیں گناہ کبیرہ ہے اگرچہ قصد صرف سامان فروخت مال کا ہو تکثیر سواد مشرکت ایسے میلوں کی گناہ اور حرام ہے۔

میلوں اور عرسوں میں تجارت کے لئے جانا

سوال: میلہ ہنود و مسلمانوں میں جیسا ہردوار و پیران کلیر ہے واسطے سوداگری [illegible] کے جانا کیسا ہے؟

جواب: میلوں میں ہنود و مسلمانوں کے جانا تجارت کے واسطے بھی حرام ہے [illegible] فروخت

☆ جبکہ اس کے برعکس موجودہ دیوبندی مولوی اپنے منبر پر، چیلوں پر بیٹھ کر مزارات پر حاضری دینے والوں کو بدعتی اور مشرک کہتے ہیں۔ کیا یہ دوغلی پالیسی نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے عرس شریف کے لغوی معنیٰ حدیث سے ثابت کیے
کیا اب بھی لفظ ''عرس'' کو بدعت کہو گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشرف الکلام

فی

احادیث خیر الانام

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

کی ارشاد فرمودہ احادیث مقدسہ کی تشریح [illegible]

[illegible]

ترتیب

محمد اقبال قریشی

ناشر

ادارہ تالیفات اشرفیہ [illegible]

۸۔ روضۂ اقدس کی زیارت: فرمایا کہ الہ آباد میں ایک مرتبہ مدرسہ عربیہ میں بچوں کا امتحان تھا طلبہ امتحان میں ایسے ہی ایک شخص تھے جو زیارت قبر شریف کو ناجائز کہتے تھے۔ ایک بچہ کا امتحان شروع ہوا اس نے اتفاق سے یہ حدیث پڑھی کہ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ یعنی جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا تو ان صاحب نے اعتراض کیا کہ لَمْ یَزُرْنِیْ فرمایا ہے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت حیات کے ساتھ خاص ہے بعد وفات زیارت ثابت نہیں۔ طالب علم [illegible] اس کو جواب معلوم تھا دوسری حدیث آگے پڑھنے لگا جو اسی اعتراض کا جواب تھا حدیث یہ تھی مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس نے میرے مرنے کے بعد زیارت کی اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔ بچے طلباء اس وقت موجود تھے سب نے ان صاحب سے کہا کہ لیجئے حضرت آپ کے اعتراض کا جواب ان جانب سے ہو گیا بس وہ خاموش ہو گئے۔ (اشرف التنبیہ [illegible])

۹۔ افضلیت قرأت کا مدار: حدیث بخاری خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن شریف پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھانے کی ترغیب دے۔ فرمایا: اس حدیث سے

کسی کو حاکم بناتے تو اس کے سر پر اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھ دیا کرتے تھے۔ [illegible] حدیث کے موافق ہے [illegible] نہیں اس لئے [illegible] کو سب کے بعد میں بیان کیا۔ (التسیر تعلیم [illegible])

۱۰۔ عرس کا ثبوت

فرمایا عرس کے معنی لغت میں شادی کے ہیں [illegible]

[illegible]

تو شبانہ می نمائی [illegible]

کہ ہنوز [illegible]

(وعظ الصوم [illegible])

۱۱۔ دنیا کو قید خانہ کہنے کا مفہوم

فرمایا لوگوں نے اس حدیث کے مختلف معنے کہے ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابر دیوبند کی تحریر شدہ کتاب کا نام اور کتاب میں جگہ جگہ پیرانِ پیر کو "غوث اعظم" لکھا

باعمل ہو ورنہ صفت علم [illegible] کہ اس کا وبال جان ہے خود
حدیث میں مذکور ہے ارشاد ہے ان من العلم لجہلا یعنی علم کے
اندر جہالت بھی ہے ۔۔ (اصل المعاملات [illegible])

وَفِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَبْصَارِ (قرآن)

ترجمہ: انسان کے واقعات میں عبرت ہے آنکھوں والوں کے لیے

غوث اعظم

یعنی

غوث اعظم قطب الاقطاب امام الاولیاء شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی زندگی کے مختصر حالات ضروری ہدایات اور صحیح تعلیمات

مرتبہ

حضرت مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی

ناشر ◉ تبلیغی کتب خانہ ◉ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

الحمد للہ الذی ھدیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ والعاقبۃ لمن اتقیٰ۔ حضرت شیخ الشیوخ قطب الاقطاب امام الاولیاء محی الملۃ والدین غوث اعظم ابو محمد سید عبد القادر جیلانی حسنی قدس سرہ سلسلہ قادریہ کے بانی اور مشہور اولیاء کرام میں ہیں جو تمام غوثیت اور مقام قطبیت اور مقام فردانیت سے عروج کر کے مقام محبوبیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اسی کا وقت آپ نے اپنے متعلق فرمایا

قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللہ۔ میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہیں۔ اور تمام اولیاء کرام نے سر تسلیم خم کیا [illegible] اس سے بڑھ کر کیا مقام ہو سکتا ہے جب آپ کا قدم مبارک تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے سب اصحاب مقام بزرگ آپ کے تحت فرمان ہیں

غوث اعظم امام ربانی قطب الاقطاب
شیخ المشائخ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

نسب غوث اعظم قطب الاقطاب شیخ المشائخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی بن شیخ ابو صالح موسیٰ بن ابی عبد اللہ [illegible] بن سید عبد اللہ [illegible] بن سید داؤد بن سید موسیٰ [illegible] بن سید عبد اللہ [illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند نے اس کتاب میں ''اغثنی یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام'' والا عمل تحریر کر کے اس وظیفے کو مستند مان لیا

الحسنی الحسینی ہیں امام ابی محمد حسن بن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور والدہ کی طرف سے آپ حسینی ہیں اور سلسلۂ نسب حضرت امام حسین بن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملتا ہے۔

بلادِ عجم کے ایک چھوٹے گاؤں نیف میں پیدا ہوئے۔ جو گیلان کے متعلق ہے۔ اہلِ عرب گاف کو جیم سے بدل دیتے ہیں اس لیے گیلان کو جیلان بولتے ہیں جس کی وجہ سے آپ جیلانی مشہور ہوئے۔ بعض لوگوں نے جیلانی کہلانے کی اور بھی وجوہ بیان کی ہیں۔

ابتدائی علوم اپنے والد ماجد سے حاصل کیے۔ باطنی علوم کے شوق میں وطن سے چل کر عراق پہنچے، پھر وہاں سے مختلف مقامات میں ہوتے ہوئے رفتہ رفتہ ۴۸۸ھ میں شہر بغداد پہنچے۔ ایام عنفوانِ شباب ہی تھا۔

صاحب نفحات نے لکھا ہے کہ چار اولیا ہیں جو اپنے مزارات میں زندہ بزرگوں کی طرح روحانی تصرفات میں مشغول رہتے ہیں اور مخلوقِ خدا کی اصلاح و ہدایت کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ایک حضرت معروف کرخی دوسرے شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی تیسرے شیخ عقیل منجی چوتھے شیخ حیات حرانی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ پس کیا عجب ہے کہ اس رسالے کو ملاحظہ و مطالعہ کرنے والے کے لیے حضرت غوث الاعظم جیلانی کے روحانی فیض و تربیت اور باطنی جذب و کشش کا ذریعہ بن جائے اور زندگی راہِ راست پر آجائے۔

۳۲

عمل کشائش

ابوبکر عبد اللہ بن جبائی نے بیان کیا کہ مجھ سے شیخ محمد جبار اقلیمین نے بیان کیا ہے کہ جب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے اور کہتے تھے۔

اغثنی یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام

پھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں یہ اشعار پڑھتے تھے

ایدرکنی ضیم و انت ذخیرتی
والظلم فی الدنیا و انت نصیری
وعار علی راعی الحمیٰ وھو فی الحمیٰ
اذا ضاع فی البیداء عقال بعیری

یعنی کیا مجھے بھی کوئی آفت پہنچ سکتی ہے جب کہ آپ کا تعلق میرے لیے ذخیرۂ آخرت ہے اور کیا میں دنیا میں ظلم کیا جاؤں گا جب کہ آپ میرے معین و مددگار ہیں! یہ امر تو نگہبان کے لیے باعثِ عار ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اس جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے۔

ان ابیات کے پڑھنے کے بعد آپ درود شریف کی کثرت کرتے تھے۔ اس عمل کی برکت سے آپ پر سے اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا تھا اور آپ اپنے مریدین کو بھی مصیبت اور آفت کے وقت اس عمل کی تلقین فرماتے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کتاب ''الموضوعات الکبیر'' کا اصل عکس جس میں انہوں نے لکھا ہے نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنے والا عمل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے تو عمل کیلئے کافی ہے

الموضوعات الكبير

للعلامة نور الدين علي بن سلطان محمد الهروي المعروف بملا علي القاري

ومعها في أسفل الصفحة

تذكرة الموضوعات

للحافظ أبي الفضل محمد بن طاهر بن علي بن أحمد المقدسي المعروف بابن القيسراني الشيباني

في أحاديث رواها الكذابون والمجروحون من الضعفاء والمتروكين

تحقيق

بشير محمد

نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ کراچی

الطباعة والنشر والتوزيع

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

علمائے دیوبند لکھتے ہیں کہ اشرف علی تھانوی نے ایک مرتبہ کہا کہ امام احمد رضا خان بریلوی کا میری مخالفت سے کرنا عشق رسول کی وجہ سے ہے

۱۳۲ اشرف السوانح حصہ اول

فرنگی محل و حضرت مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی و حضرت مولانا عین القضاۃ صاحب رحمہم اللہ
اور ان سب حضرات نے حضرت والا کے ساتھ بہت خصوصیت کا برتاؤ فرمایا۔
آخر الذکر بزرگ کی رائے بعض فرعی اجتہادی مسائل میں بعد کو مختلف ہو گئی تھی اور بعض
واقعات سے حضرت والا کی کمال بے تعصبی اور بزرگان دین کے ساتھ کمال عقیدت ظاہر ہے
اختلافیات میں تو حضرت والا کا مذاق باوجود احتیاط فی المسلک کے اس قدر وسیع اور حسن ظن
کرنے والا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی بھی جن کی سخت ترین مخالفت
اہل حق سے عموماً اور حضرت والا سے خصوصاً شہرۂ آفاق ہے ان کو برا بھلا کہنے والوں کے
جواب میں دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں اور شد و مد کے ساتھ فرمایا کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کی
مخالفت کا سبب واقعی حب رسول ہی ہو اور وہ غلط فہمی سے ہم لوگوں کو نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا سمجھتے ہوں۔ کیا انتہا ہے اس درجہ وسعت حسن ظن اور ... [illegible]

[illegible]

[illegible] زندگانی کیا فسانہ ہے — علم و حکمت کا اک خزانہ ہے
[illegible] — سیرت اشرف زمانہ ہے

اشرف السوانح

جلد سوم

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کے

حالات و عادات ○ مقالات و تعلیمات ○ فیوض و برکات
کشف و کرامات ○ معمولات طیبہ ○ بشارات منامیہ
انعامات الٰہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب ○ خلیفۂ ارشد حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ

پوسٹ بکس ۳۳۰ چوک [illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں ترمذی شریف کے حوالے سے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے

۶۳

کیونکہ شغل بسر وضع ہو گا یکسوئی تام ہے اس رحمت کے افشا کرنے میں واللہ اعلم
واقعہ نسبت دیکھنے حق تعالیٰ کی رویت اور کلام - ترمذی نے حضرت ابن عباس رض
سے روایت کیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور عبد الرزاق نے
بواسطہ معمر کے حسن سے روایت کیا کہ انھوں نے حلف کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا اور ابن خزیمہ نے عروہ بن الزبیر سے اس رویت کو ثابت کیا
اور ابن عباس کے تمام اصحاب اسکے قائل ہیں اور کعب احبار اور زہری اور معمر
سب اسکا جزم کرتے ہیں اور نسائی نے باسناد صحیح اور طبرانی و حاکم نے حضرت ابن عباس
سے روایت کیا ہے اور حاکم نے بھی اسکی تصحیح کی ہے انھوں نے فرمایا کیا تم تعجب
کرتے ہو کہ خلت حضرت ابراہیم کے لئے ہو اور کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے
اور رویت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اور طبرانی نے اوسط میں باسناد ثقات
ابن عباس سے ذکر کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے ایک مرتبہ بصر سے اور ایک مرتبہ قلب سے۔ اور خلال نے
کتاب السنۃ میں مروزی سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ لوگ کہتے
ہیں کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جو شخص زعم کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے رب کو دیکھا تو اسنے اللہ تعالےٰ پر بڑا افترا کیا سو کونسی دلیل سے حضرت
عائشہ کے قول کا جواب دیا جاوے انھوں نے فرمایا کہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کے قول سے روایت یعنی تحقیق میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے (تو امام احمد کی روایت
سے یہ حدیث مرفوع بھی ثابت ہو گئی) اور کلام کرنا معراج میں ان ہو کیساتھ اور وہ
پانچ نمازیں فرض کی گئیں اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت ہوئیں اور جو شخص آپ کی
امت میں سے اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراوے اسکے گناہ معاف
کئے گئے (کذا رواہ مسلم) اور یہ بھی وعدہ ہوا کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور
اسکو کرنے نہ پاوے تو ایک نیکی لکھی جاوے گی اور اگر اس کو کر لیا تو کم از کم دس
سے کر کے لکھی جاویگی اور جو شخص بدی کا ارادہ کرے پھر اس کو نہ کرے تو وہ بالکل

نشر الطیب
فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت : ۱۲۸۰ھ، وفات ۱۳۶۲ھ

دار الاشاعت
اردو بازار - کراچی - فون ۲۹۲۱۸۹۱

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں لکھا کہ حضور ﷺ نے دنیا میں ہی رب تعالیٰ کو دیکھا، یہ شرف کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا

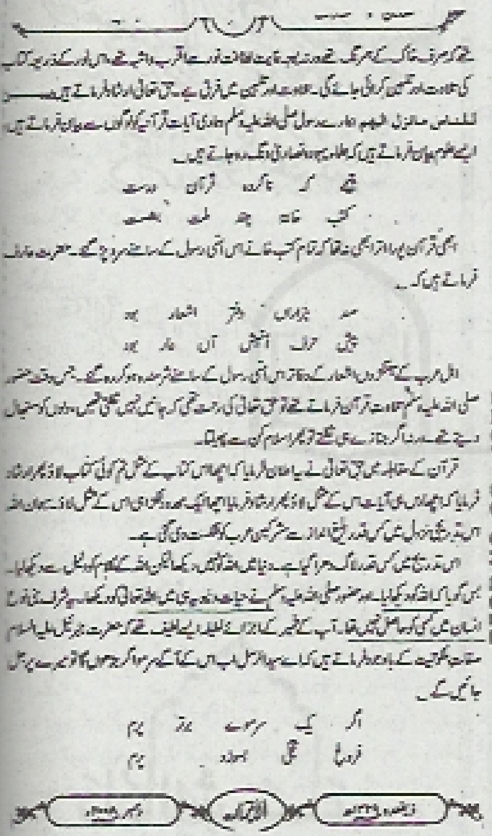

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں علمائے دیوبند کے متعلق لکھا ہے کہ وہ حجرۂ رسول کے غلاف کا ایک ٹکڑا، مدینے کی کھجوروں کی گٹھلیاں بطورِ تبرک رکھتے، حجرۂ رسول کی خاک سرمے میں ملا کر ساری زندگی آنکھوں میں لگاتے

ماہنامہ زکریا

علمی، تبلیغی، اصلاحی مجلہ

ماہنامہ زکریا

اسلام آباد

جلد ۹ | جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ | جون 2009ء | شمارہ ۱۲

محمد زکریا مدنی

زیر ادارت و سرپرستی

حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن

مدیر منتظم

مولانا حافظ محمد زکریا صاحب

کمپوزنگ

جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب

حضرت مولانا امتیاز احمد صاحب

حضرت مولانا سید افتخار صاحب

صاحبزادہ قاری عتیق الرحمٰن صاحب

حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب

حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب

حضرت مولانا مفتی محمد احمد عباسی صاحب

حضرت مولانا محمد عامر صاحب

حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب

جناب پروفیسر ریاض صاحب

فی شمارہ	20 روپے
سالانہ	240 روپے
بیرونِ ملک	240 روپے
	35 امریکی ڈالر

0321-5520383
0300-5520383
0300-9803090
051-5465558

ماہنامہ زکریا

انتخاب الشہاب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم چند باتیں مختصر ذیل کرتے ہیں جن سے اکثر حضرات واقف ہوں گے بیان کرتے ہیں، حضرت مولانا کے یہاں تبرکات میں حجرہ مطہرہ کے غلاف کا ایک سبز ٹکڑا بھی تھا۔ بعد عصر کبھی کبھی حاضرین و خدام کو جب ان تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے تو صندوقچی کو خود اپنے دست مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اول اپنی آنکھوں سے لگاتے اور سر سے چومتے تھے۔ پھر اوروں کی آنکھوں سے لگاتے اور ان کے سروں پر رکھتے۔ اس امر کو بہت سے بزرگوں نے ملاحظہ فرمایا۔

مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت و حفاظت سے رکھی جاتیں، اور اوقات مبارکہ خصوصاً میں خود بھی استعمال فرماتے اور حضار بارگاہ و مخلصین کو بھی نہایت تعظیم و ادب سے اسی طرح تقسیم فرماتے کہ گویا نعمت غیر مترقبہ اور اثمار جنت (جنت کے میوے) ہاتھ آگئے ہیں۔ حالانکہ بصرہ و مدینہ وغیرہ کی کھجوریں بہت آتی رہتی تھیں مگر ان کی وقعت اس سے زیادہ ہرگز نہ تھی کہ میووں میں سے یہ بھی ایک میوہ ہے۔ مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے لوگوں کو پیسنے کو دیتے اور خود کھاتے تھے۔ ان کو دستہ میں کوٹ کر نوش فرماتے، جس کی پھانکیں کے کتر ڈالتے [illegible] استعمال کی ہدایت فرماتے تھے۔

اخیر ماہ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ میں بہمراہی بھائی محمد صدیق صاحب جب حاضر خدمت ہوا تھا تو بھائی صاحب سے پہلے ہی حاضری میں حضرت قدس سرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ حجرہ شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خاک بھی لائے ہو یا نہیں؟ چونکہ وہ حضرت کے پاس تھی اس لئے بھائی صاحب نے [illegible] پیش خدمت اقدس کیا تو نہایت وقعت و عظمت سے قبول فرمایا کہ سرمہ میں ڈال دیا اور روزانہ بعد از عشاء خواب استراحت فرماتے وقت [illegible] اس سرمہ کو آخر عمر تک استعمال فرماتے رہے۔ اس قصہ سے عام خدام واقف ہیں۔"

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی

"انتخاب الشہاب" میں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا

2009ء

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں تحریر ہے کہ علمائے دیوبند میں سے قاسم نانوتوی مدینے میں ننگے پیر چلتے، سبز گنبد کے سبز رنگ کی وجہ سے سبز رنگ کا جوتا استعمال نہ کرتے

ماہنامہ زکریا

زیر ادارت و سرپرستی

حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن

مدیر منتظم

مولانا حافظ محمد زکریا صاحب

کمپوزنگ

جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری شفیق الرحمٰن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب
حضرت مولانا محمد عامر صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

051-5485558

ماہنامہ زکریا

محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "پہلا حضرات جس قدر ادب وتعظیم واجب بہ نسبت حضور علیہ السلام جانتے اور کرتے ہیں کوئی طائفہ روئے زمین پر آج اس درجہ پر نہیں جناب مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ چند منزل برابر اونٹ پر سوار نہ ہوئے۔ حالانکہ اونٹ ان کی سواری کا موجود تھا۔ اور خالی پیر میں زخم پڑ گئے تھے۔ کانٹے لگتے تھے۔ پتھروں سے ٹھوکر کھا کر دگرگوں پاؤں کا کر دیا تھا تمام عمر محبت (سبز رنگ) کا جوتا اس وجہ سے نہ پہنا کہ قبہ مبارک سبز رنگ کا ہے۔ اگر کوئی دیدے آیا تو کسی دوسرے کو دے دیا۔"

فراق مدینہ منورہ میں ان کے عظیم اقتباس میں چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار
اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضور ﷺ کے روضے کے آس پاس نثار
نہ یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار

شیخ الاسلام حضرت مدنی

"شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق سید دو عالم ﷺ اور عشق مدینہ منورہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق مدینہ منورہ اور سید دو عالم ﷺ اظہر من الشمس ہے چودہ سال تک روضہ اطہر کے سامنے بیٹھ کر درس حدیث اور علوم دینیہ اور بعض راویوں کے بیان کے مطابق روزانہ روضۂ اقدس کی جالیوں کو اپنی داڑھی کے بالوں سے صاف فرمایا کرتے تھے ان کے عشق مدینہ منورہ کی داستان بہت طویل ہے۔"

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا

برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نوراللہ مرقدہ کے عشق و محبت اور اتباع سنت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ پر اتباع سنت کا ایسا غلبہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کی ہر ہر ادا میں اتباع کا

مئی 2009ء | جمادی الاول ۱۴۳۰ھ

☆مولوی حسین احمد مدنی چودہ سال روزانہ روضہ اقدس کی جالیوں کو اپنی داڑھی کے بالوں سے صاف کرتے تھے

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کے رسالے میں ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے مدینے کی مٹی کھانے کو کہا

ماہنامہ زکریا

علمی تبلیغی اصلاحی مجلہ

ماہنامہ زکریا

راولپنڈی/اسلام آباد

جلد ۱ | ربیع الاول ۱۴۳۰ھ | مارچ 2009ء | شمارہ ۹

محمد زکریا مدنی

زیر ادارت و سرپرستی

حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن صاحب

مدیر منتظم

مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ

جناب منصور احمد عباسی صاحب

بدل اشتراک

فی شمارہ	20 روپے
سالانہ	240 روپے
بیرون ملک	240 روپے
	35 امریکی ڈالر

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی ... صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری عتیق الرحمن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ ثناء احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ... احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

رابطہ: 0321-8523383، 0300-8523383، 0300 9893060، فون نمبر: 051-5466558

پیر جی رحمۃ اللہ علیہ (قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ) کی محبت رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "انسان کو جب کسی کے ساتھ محبت ہوتی ہے تو اس کے تمام متعلقات سے الفت پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے سویدائے قلب میں حق تعالیٰ شانہ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت راسخ ہو گئی تھی اس لئے حرمین شریفین کے خس و خاشاک تک کو آپ محبوب رکھتے اور خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مدینہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں پسوا کر صندوقچی میں رکھ لیتے اور کبھی کبھی سفوف بنا کر پھانکا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ لوگ حرمین شریفین کی چیزوں کے زمزم کے ٹین اور تھیلے یوں ہی پھینک دیتے ہیں یہ نہیں خیال کرتے کہ ان چیزوں کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہوا لگی ہے۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدنی کھجور کی گٹھلی پسی ہوئی حضرت نے صندوقچی میں سے نکال کر مجھے عطا فرمائی کہ اس کو پھانک لو ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی مٹی کھلائی اور ایک دفعہ مسجد نبوی ﷺ کی مٹی عطا فرمائی کہ اس کو کھالو میں نے عرض کیا کہ حضرت مٹی کھانا تو حرام ہے آپ نے فرمایا "میاں وہ مٹی اور ہوگی"۔

ایک مرتبہ حضرت نے موم کی بتی کا ذرا سا ٹکڑا مجھے عطا فرمایا اور کہا اس کو نگل جاؤ اور ایک بار غلاف کعبہ کا سبز ریشم کا ایک تار عطا فرمایا اور کہا اس کو کھالو۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا جی چاہتا تھا کہ ہر مسلمان حق تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اس درجہ محبت لئے ہوئے ہو کہ حرمین شریفین کی ہوا لگی ہوئی اشیاء کو جان سے زیادہ عزیز سمجھے۔

(تذکرۃ الرشید)

بندہ راقم الحروف نے سیدی و مرشدی و سندی حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن صاحب ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ کے ہاں بھی اس چیز کا بہت اہتمام دیکھا کہ حضرت اقدس حرمین شریفین کی ہر چیز کو بڑے اہتمام اور محبت سے محفوظ فرماتے ہیں اور بار بار اس کی ساتھیوں کو بھی تاکید فرماتے ہیں اور انتہائی والہانہ انداز محبت میں فرماتے ہیں کہ بھائی اس کو حرمین شریفین کی ہوا لگی ہوئی ہے حبیب ﷺ کے وطن کی چیز ہے اس کا احترام اس کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

ربیع الاول ۱۴۳۰ھ | ۲۳ | مارچ 2009ء

☆ دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی مدینے کی کھجوروں کی گٹھلیاں پسوا کر صندوقچہ میں رکھ لیتے اور سفوف بنا کر پھانکا کرتے تھے۔

ہمارا سوال: یہی کام اگر اہلسنت والے کریں تو شرک اور نہ جانے کیا کیا فتوے لگتے ہیں، لیکن اکابر دیوبند جب یہ کرتے تے تو فخر کے ساتھ اپنے رسالوں میں نقل کیا گیا۔ کیا یہ ناانصافی نہیں؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت ہونا تسلیم کر لیا، بیداری میں زیارت کیلئے حیات کا ہونا ضروری ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بھی تسلیم کر لی

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی

٥

حضرت نے پوچھا [illegible] فرمایا شاہ صاحب بار بار عرض فرماتے تھے
کہ تو بیعت کر لیجئے میں نے عرض کیا کہ شرم آتی ہے فرمایا میں دونوں کو لکھ
دیا کروں گا [illegible]
[illegible] اور پھر درخواست بار بار فرمایا اور خطوط بھی بھیجے ہیں
مولانا نے مجھے بھی لکھا ہے کہ

• ایک دفعہ حضرت رائے پوری [illegible] حضرت آپ کی تحریر میں تشریف فرما
تھے حضرت [illegible] فرمایا [illegible]
ہوتی ہیں [illegible] سکون ہوتا ہے اور
طبیعت میں اطمینان اور سکون [illegible] ہے اور اچھا محسوس ہوتا
ہے کہ دل پر سے بوجھ ہلکا ہو گیا ہے اور دل کو کچھ [illegible]
پیدا ہو گیا ہے کہ [illegible] اور [illegible] خواب میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا ہوں، بہت ہی خوش ہوئے
فرمایا الحمد للہ الحمد للہ آپ کو احساس بھی ہے اور یہ سب اللہ
[illegible] اور احساس کی تجلی کہتے ہیں کہ [illegible] نظر آنے سے بلند
ہے کہ [illegible] میں جلوہ گری فرماتے ہیں اور محمد صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب یا بیداری میں زیارت ہو جانا بہت
بڑی مبارک ہے [illegible] کو اللہ تعالیٰ نسبت محمدیہ حاصل ہونے

٦

والا ہے میں بشارت دیتا ہوں۔"

ان دونوں تحریرات سے آپ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مولانا انوری پر غایت
شفقت و توجہ [illegible] کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

حضرت مولانا انوری کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ حضرت اقدس
رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات، مکتوبات اور سوانح وغیرہ کے سلسلے میں کچھ جناب بھی
سپرد قلم فرمائیں تو [illegible] مولانا نے ازراہ کرم [illegible] اس التماس کو شرف
قبولیت بخشا جس پر ہم مولانا موصوف کے شکر گزار ہیں۔

عبد الرشید [illegible]

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند نے تسلیم کیا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر بخاری شریف کے سات پارے پڑھائے اور آئندہ پڑھانے کی بھی خبر دی

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہ العالی انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائپوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

(۱) رائے پور ہی کا قصہ ہے عرض کیا خواب میں آنحضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا۔ ہم کئی ساتھی ہیں ہم نے سات پارے بخاری شریف کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھے ہیں۔ فرمایا بہت مبارک ہے اور آپ بخاری شریف پڑھایا کرو گے بلکہ تمام کتب حدیث کا درس دو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سالہا سال تک یہ دولت نصیب فرمائی۔ اس سال تو امراض کے ہجوم کے باعث درس کا موقع نہیں ہوا۔ ورنہ ہر سال تمام صحاح اور موطا امام مالک اور موطا امام محمد شرح معانی الآثار طحاوی پڑھائی۔

(۲) ۱۳۸۳ھ لدھیانہ میں حضرت اقدس تشریف لائے ہوئے تھے دو بجے رات کے احقر کو بلایا کہ میں آپ سے بہت خوش ہوں ضیاء القلوب کا مطالعہ کر لیں اس کی بھی اجازت دیتا ہوں اس کے مطابق بیعت کر لیا کریں اور ملازمت اسکول سے سبکدوش ہو جائیں (احقر سکول میں ملازم تھا) بس توکل کر کے بیٹھ جائیں ان شاء اللہ روپے میں کھیلو گے کسی کے محتاج نہ ہو گے۔ رات کے واقعہ نے تو مجھے یقین دلا دیا کہ آپ سب کچھ ان شاء اللہ برداشت کر سکتے ہیں احقر نے

☆ پھر بھی اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی بھی اپنے اکابر کے ہاتھ پر توبہ کرتے اور مرید ہوتے ہیں اس کے باوجود اہلسنت پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب دامت برکاتہم انوری لائلپوری

خلیفۂ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

(۲۲)

کے اور والد صاحب کے بڑے مہربان تھے اور تمام جماعت رامپور کے استاد اور حضرت گنگوہیؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے بہت اونچے عشاق میں سے گزرے ہیں۔ مولانا غلام رسول صاحب نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تھی پھر حضرت گنگوہیؒ کی خدمت میں جاکر مرید ہو گئے۔ مولانا غلام رسول صاحب نے پڑھا ؎

گراں ہے ہے تے زار و زار رڑ داں | میں تسبیح آنسواں والی پرواں

فرمایا کہ واقعی مولانا محمد صاحب تربیت بڑے عشاق میں سے تھے۔ میں نے سہارنپور میں زیارت کی ہے بس ساری رات روتے ہی رہتے جب ذکر شروع کرتے تو یہ شعر پڑھتے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب | ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

جو ایک بار مولانا کا وعظ سن لیتا تھا اسکی تہجد کبھی فوت نہیں ہوتی تھی۔ بڑا متعدی عشق تھا۔ بعض اولیاء کی نسبت لازمی ہوتی ہے کہ خود صاحب کمال اور دوسروں کو ایسا نہیں بناتے۔ بعضوں کی نسبت متعدی ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔ فرماتے ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء | بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

گر تو سنگ خارہ مرمر شوی | چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

اولیاء اللہ کی صحبت مبارک بڑی تاثیر رکھتی ہے انسان دوسرے کے اخلاق جذب کر لیتا ہے اگرچہ غیر شعوری طور پہ ہی ہو پھر بھی صحبت کی تاثیر

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند نے تسلیم کر لیا کہ اللہ کے نیک بندے نے اولاد کے ہونے سے پہلے ہی بتادیا کہ تیرے ہاں دو بیٹے ہوں گے، پھر بھی عقیدہ اہلسنت پر شرک کا فتویٰ

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

(۲۵)

[illegible] فرما کر چلے گئے۔ [illegible] سال کے بعد تشریف لائے۔ راجہ صاحب [illegible] گیا کرتے تھے [illegible] اس لڑکے کو حضرت کے پاس لے جانا چاہئے پھر [illegible] جب حضرت کی خدمت میں پہنچے [illegible] لڑکا حضرت کے پیش کر دیا۔ حضرت نے فرمایا اب ٹھیک ہے [illegible] حضرت [illegible] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ [illegible] پاس بٹھالیا [illegible] مسلمان ہو گئے [illegible] اسلام میں داخل ہو گئے [illegible] وہ تمام [illegible] مسجد کی دیواروں میں لگا دیئے۔

(۱۸) فرمایا مقصود اصلی رضائے خدا کا حصول ہے اور [illegible]

(۲۴)

[illegible]

(۱۷) [illegible] حضرت مخدوم جہانیاں [illegible] ہو گئے [illegible] حضرت مخدوم جہانیاں [illegible] لوگ زیارت کے لئے حاضر ہوئے [illegible] دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اولاد نرینہ دے۔ آپ نے فرمایا [illegible] پہلا جو آپ کے لڑکا ہو گا وہ ہم لیں گے [illegible] قبول کر لیا آپ نے دعا [illegible]

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند بھی سعودی حکومت کو نجدی حکومت لکھا کرتے تھے
مگر اس دور کے دیوبندی نجدیوں کی حمایت کرتے ہیں

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴

۴۸

اور میں مایوس ہوگیا تو ایک رات خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ آسمان سے اترے ہیں ساتھ بہت سے فرشتے سنہری ہیں میرے تکیہ کی جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔ صبح فجر کی نماز کے وقت میں نے صحت پائی، بخار اتر گیا حضرت اقدس کی خدمت میں سارا واقعہ لکھا اور یہ بھی کہ اس کا اثر ہے کہ توکل کی کیفیت بڑھ گئی ہے فرمایا بہت ہی مبارک ہو یہ بھی تجلی ہے اور آپ کی ترقی ہوگی۔

فرمایا جب نجدیوں کی حکومت آئی اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری ثم مدنی حج کو تشریف لے گئے میں بھی گیا اس وقت الطاف الرحمٰن اور مولوی عبدالعزیز صاحب گمتھلوی سائیں سکندر علی بھائی محمد علی ساتھ تھے حضرت کی بذل المجہود کا جو حصہ طبع ہو چکا تھا وہ نجدیوں نے قبضہ میں کر لیا حضرت خود ابن سعود سے ملے اور کتاب چھڑا کر لائے پھر علمائے نجد نے اعتراض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ تم لوگ سید نہیں کہتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے حضرت نے فرمایا حدیث میں آتا ہے انا سید ولد آدم ولا فخر۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند نے پیغمبر علیہ السلام کی ولادت گاہ کو واجب الاحترام جگہ قرار دیا

مُلفُوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

۳۹

انا سید کا لفظ آیا نہیں تو لاجواب ہو گئے حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کوئی اللہ کا بندہ ہو تو ان کی (نجدیوں کی) اصلاح کرے علاوہ خود بھی ماشاء اللہ حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور بدعات کے رد میں شمشیر برہنہ تھے پھر بھی ان نجدیوں کی سختیاں دیکھ کر یہ فرمایا کرتے تھے۔

(۳۴) بھاولپور کے مشہور مقدمہ قادیانیوں کے ایام میں حضرت شاہ صاحب کشمیری نے فرمایا تھا کہ ہم نے خوب تیار کر کے مولانا شبیر احمد صاحب کو بھیجا تھا پیغمبر کی ولادت گاہ واجب الاحترام جگہ ہوتی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لیلۃ الاسریٰ میں تشریف لے گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جگہ بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے لہٰذا آپ نیچے براق سے اتر کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث گیارہ کتابوں سے نکال کر دی۔ مولانا شبیر احمد صاحب فرماتے تھے جب میں نے ابن سعود کے سامنے یہ حدیث پڑھی تو اس نے عبداللہ بلیہد کی طرف دیکھا کہ جواب دے تو قاضی بلیہد نے پوچھا یہ حدیث کہاں ہے میں نے حوالہ دیا تو جواب کچھ نہ دے سکے اس پر میں نے ابن سعود سے کہا فقط نجد میں ہی محدثین نہیں ہیں دنیا میں اور لوگ بھی حدیث جانتے ہیں۔

(۳۵) غالباً ۳۳ھ کا واقعہ ہے کہ جب حضرت اقدس لائل پور تشریف لے گئے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اکابرِ دیوبند تعویذات اور دم بھی اہتمام کے ساتھ کیا کرتے تھے

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴

۳۰

تو مولانا محمد یونس مرحوم مراد آبادی بیمار تھے۔ مولانا جامع مسجد ڈالمیور کے خطیب تھے ان کا پیغام آیا کہ حضرت مجھے دیکھ جائیں مولانا کے اصرار پر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔ مولانا نے عرض کیا کہ حضرت مجھے دم فرمائیں حضرت نے دم فرمایا، پھر گلاس میں پانی دیا کہ اس پر دم فرمادیں پھر فرمایا کہ یہاں کے علماء کہتے ہیں کہ پانی میں تو سانس لینا منع ہے تو دم کرنا کیسے جائز ہوگا فرمایا پانی پر دم کرتے وقت دم کرنے والے کی توجہ لینا منظور ہوتا ہے سانس ہی ڈالنا منظور نہیں ہوتا۔ پانی پیتے وقت سانس کی ممانعت اور چیز ہے۔ مولانا کی خوب تسلی ہوگئی۔

حضرت تھانویؒ فرماتے تھے کہ تعویذ لینے والے کو چاہئے کہ اس وقت تعویذ کی فرمائش کرے جب تعویذ دینے والے کی پوری توجہ ہو اس کا خاصی اثر ان شاء اللہ ہوتا ہے ورنہ جب تعویذ لکھنے والے کی توجہ اس طرف نہ ہو یا غصے کی حالت میں ہو کچھ اثر نہیں ہوتا یا برعکس ہو جاتا ہے۔

(۳۶) ایک دفعہ احقر نے عرض کیا کہ خروج میں تو ذکر کرتے وقت خوب گرمی محسوس ہوتی تھی اب اتنا ہی ذکر کرتا ہوں لیکن کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ فرمایا خروج میں ذکر جاگزیں نہیں ہوتا تو محسوس ہوتا ہے لیکن جب جزو بدن بن جاتا ہے تو پھر محسوس نہیں ہوتا صرف احساس کا فرق ہوتا ہے انوارات میں تو اور ترقی ہوتی ہے لیکن چونکہ جزو بدن بن جاتا ہے اس لئے محسوس

☆ تعویذات اور دم درود دیوبندی مولوی بھی کرتے ہیں مگر بدنام ہم اہلسنت کو کرتے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب سے ثبوت:

بعد از وصال امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے تشریف لا کر دیوبندی مولوی کی مدد کی

قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا

عجائباتِ رُوح

کے حیرت انگیز واقعات

[illegible]

محترم جناب نثار احمد خان فتحی

خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتی

[illegible]

دنیا کے اس پار

از حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

[illegible]

(۸۲)

نے سارا واقعہ [illegible]

تصرفاتِ روح

حضرت امام ابو حنیفہ اور ابن سینا کی ارواح نے سید احمد صاحب کی امداد کی:

حضرت شاہ سید احمد بریلوی جن کے ساتھ حضرت اسماعیل شہید بھی تھے جب پٹنہ پہنچے تو وہاں کے علماء [illegible] امتحان کی غرض سے ان کے پاس آئے۔ [illegible]

(۸۳)

علوم پر سوالات کرنے شروع کئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ اگر ان کو کوئی سوال [illegible] کے متعلق کرتا تو سید صاحب داہنی طرف [illegible] کر جواب دیتے اور اگر [illegible] وغیرہ کا ہوتا تو بائیں طرف گردن پھیرتے اور پھر جواب دیتے اور جواب بھی ایسا [illegible] کہ تمام علماء کو مطمئن کر دیا۔

[illegible] حق تعالیٰ نے حضرت امام ابو حنیفہ اور ابن سینا کی روح کو حکم دیا کہ [illegible] چنانچہ امام صاحب کی روح میری دائیں طرف اور شیخ ابن سینا کی روح بائیں طرف [illegible]

([illegible])

شاہ عبدالرحیم صاحب کے مکاشفات:

شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ شاہ عبدالرحیم صاحب [illegible]

☆ معلوم ہوا کہ اکابر دیوبند نے تسلیم کر لیا کہ اولیاء اللہ بعد از وصال بھی مدد کرتے ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب سے ثبوت:

اللہ تعالیٰ کے ولی نے قبر میں سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی اصلاح فرمائی

عجائباتِ رُوح

کے حیرت انگیز واقعات

[illegible]

محترم جناب نثار احمد خان فتحی

[illegible]

دنیا کے اُس پار

[illegible]

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

[illegible]

(۵۲)

[illegible]

اہل اللہ کی قبروں سے آواز آنا

[illegible]

(۵۳)

[illegible]

حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنی نسبت القاء فرمائی:

[illegible]

حضرت امام ربانی کی قبر سے آواز آئی:

[illegible]

☆معلوم ہوا کہ دیوبندیوں نے حیاتِ اولیاء کو تسلیم کر لیا۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب سے ثبوت:
شیخ سعدی نے وصال کے جسم وجسمانیت کے ساتھ تشریف لاکر مصرع بتایا

عجائباتِ رُوح

کے حیرت انگیز واقعات

[illegible]

محترم جناب نثار احمد خان فتحی

[illegible]

[illegible]

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

[illegible]

[illegible]

(۶۶)

شیخ سعدی شیرازی کی روح جسم مثالی میں ظاہر ہوئی

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے انفاس العارفین میں لکھا ہے کہ میرے والد شیخ عبدالرحیم فرماتے تھے کہ میں آگرہ میں مرزا زاہد کے درس سے واپس آرہا تھا [illegible] حاصل تھا راہ میں شیخ سعدی کے یہ اشعار پڑھتا جاتا

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدی بشو تو لوح دل از نقش غیر حق
علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

[illegible]

علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

[illegible]

(۶۷)

ہے۔ میں نے کہا حضرت اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے [illegible] انہوں نے فرمایا کہ فقیر کو سعدی شیرازی کہتے ہیں۔

شیخ احمد [illegible] جسم مثالی میں طواف کرتے پائے گئے

شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز جمعہ کے بعد میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بھی طواف میں مشغول ہے [illegible]

[illegible]

ثابت ہوا دیوبندیوں نے تسلیم کرلیا کہ اولیاء اللہ بعد از وصال بھی جسم وجسمانیت کے ساتھ تشریف لے جاسکتے ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندیوں کی کتاب سے ثبوت:

استاد نے بعد از وصال قبر سے نکل کر شاگرد کی اصلاح کی

عجائباتِ روح

کے حیرت انگیز واقعات

[illegible]

محترم جناب شاہد احمد خان ...

[illegible]

دنیا کے اُس پار

[illegible]

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

[illegible]

استاد کی روح نے شاگرد کی اصلاح کی:

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

یزید شرابی، بے نمازی، قاتل اور اہلبیت کا پکا دشمن تھا

(دیوبندی اور اہلحدیث مولویوں کی کتابوں سے ثبوت)

جیسے ہی محرم الحرام شروع ہوتا ہے، ماتمی مجالس شروع ہو جاتی ہیں، وہیں دوسری جگہوں پر یہ ماتم شروع ہو جاتا ہے کہ یزید اچھا آدمی تھا۔ یزید کا کوئی قصور نہ تھا۔ یزید امیر المومنین تھا، امام حسین رضی اللہ عنہ کرسی کے لئے کربلا تشریف لے گئے تھے (معاذ اللہ)، معرکہ کربلا سیاسی جنگ تھی (معاذ اللہ)، واقعہ کربلا من گھڑت اور تاریخ دانوں کا گھڑا ہوا واقعہ ہے۔ ایسی باتیں کرنے والوں کی بھاری اکثریت دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقوں سے تعلق رکھتی ہے۔ لہذا مسلک اہلسنت پر تنقید کرنے والوں اور یزید کی حمایت کرنے والوں کے لئے اکابر دیوبند، دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم قاری محمد طیب کی کتاب شہید کربلا اور یزید، دیوبندی مکتبہ فکر کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع کی کتاب اسوۂ حسینی یعنی شہید کربلا اور غیر مقلدین اہلحدیث کے امام علامہ وحید الزماں کی کتابوں سے اصل ثبوت پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ وہابی، دیوبندی اس حقیقت کو تسلیم کر لیں کہ یزید ظالم، فاسق، شرابی، بے نمازی، قاتل اور اہلبیت اطہار کا پکا دشمن تھا۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی نے اس کتاب کے شروع میں واضح لکھ دیا کہ یہ کتاب دیوبندی فرقے کی متفقہ کتاب ہے

محمود احمد عباسی کی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت معاویہ و یزید" کا مفصل و مدلل اور مسکت جواب

شہیدِ کربلا اور یزید

حادثۂ کربلا کے اسباب و نتائج، سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کی وضاحت، آپ کے موقف پر کئے جانے والے اعتراضات کا تحقیقی جواب اور افراط و تفریط سے ہٹ کر علمائے اہل سنت کے مسلکِ اعتدال کی تشریح!

تصنیف لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

اس کتاب کی کتابت کے جملہ حقوق بحق قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی محفوظ ہیں۔

۴

شہیدِ کربلا اور یزید

یہ کتاب، جماعت دارالعلوم دیوبند کے متفقہ مسلکِ حق کی ترجمان ہے۔ محمود عباسی صاحب کی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت معاویہ و یزید" مسلک اہل سنت والجماعت کے نقیب "دارالعلوم دیوبند" کے نقطۂ نظر کے لحاظ سے ایک انتہائی گمراہ کن اور ہر لحاظ غلط کتاب ہے۔ بزرگان دارالعلوم دیوبند بصیرت و تحقیق کی روشنی میں حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کو برحق اور یزیدیوں کے موقف کو نفسانیت پر مبنی سمجھتے ہیں۔

جماعت دارالعلوم دیوبند کے اس کتاب سے تحریراً و تقریراً کھلی بیزاری کا اعلان کرنے کے باوجود بھی چند ناپاک ضمیر لوگ محض اپنی خود غرضی اور نام آوری کیلئے "خلافت معاویہ و یزید" جیسی بیہودہ اور لچر کتاب کی تصنیف یا تالیف یا نقطۂ نظر سے بزرگان دارالعلوم دیوبند کے متفق ہونے کا سوقیانہ اور جاہلانہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں وہ لائق صد ہزار ملامت افراد ہیں۔ پیش نظر کتاب "شہید کربلا اور یزید" ترجمان اہل حق حضرت حکیم الاسلام کے حق نگار قلم سے "خلافت معاویہ و یزید" کی تردید اور موقف امام حسین رضی اللہ عنہ کی تائید میں علمی، فکری، تحقیقی اور مسلکی لحاظ سے حرف آخر کی حیثیت سے پیش کی جا رہی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

محمد سالم قاسمی

یکم رمضان [illegible]ھ

(صاحبزادہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب)

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی قاری طیب نے شاہ عبدالعزیز دہلوی کا قول نقل کیا کہ امام حسین کا یزید کے خلاف کھڑا ہونا ظالم یزید کے ظلم سے بچانا تھا جو کہ دین کی مدد ہے

محمود احمد عباسی کی تصنیف خلافت معاویہ و یزید کا مفصل و مدلل مسکت جواب

شہید کربلا اور یزید

[illegible]

تصنیف لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

[illegible]

شہید کربلا اور یزید — ۹۴

[illegible]

شہید کربلا اور یزید — ۹۵

[illegible]

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی قاری طیب نے شاہ عبدالعزیز دہلوی کے قول کو نقل کیا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ یزید کے مظالم کے خلاف اپنے گھر سے نکلے

شہید کربلا اور یزید

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

قدیمی کتب خانہ

کراچی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی قاری طیب نے قاسم نانوتوی دیوبندی کے جملے نقل کیے کہ امام حسین کی شہادت حق تھی، اگر وہ شہید نہ تھے، تو کون شہید ہوگا؟

شہید کربلا اور یزید

تصنیف لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی قاری طیب نے اپنی کتاب میں لکھا کہ یزید نے شراب کو حلال سمجھا اور قتلِ حسین کے بعد کہنے لگا کہ میں نے اپنے بزرگوں رئیسوں کا بدلہ لے لیا

شہید کربلا اور یزید

تصنیف لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی قاری طیب نے اپنی کتاب میں نقل کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے مارے گئے

شہید کربلا اور یزید

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

شہید کربلا اور یزید — ۱۴۸

امیر المومنین کہنے پر سزا

شہید کربلا اور یزید — ۱۴۹

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی قاری طیب نے اپنی کتاب میں لکھا کہ یزید نے اپنے ساڑھے تین سالہ دور میں اہلبیت کو قتل کیا، مکہ و مدینہ پر حملہ کیا اور ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا

شہید کربلا اور یزید

حادثہ کربلا کے اسباب [illegible]

تصنیف لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

شہید کربلا اور یزید ۱۴۲

[illegible]

شہید کربلا اور یزید ۱۴۳

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی قاری طیب نے اپنی کتاب میں حدیث نقل کی کہ امت میں عدل وانصاف کو ختم کرنے والا یزید ہوگا

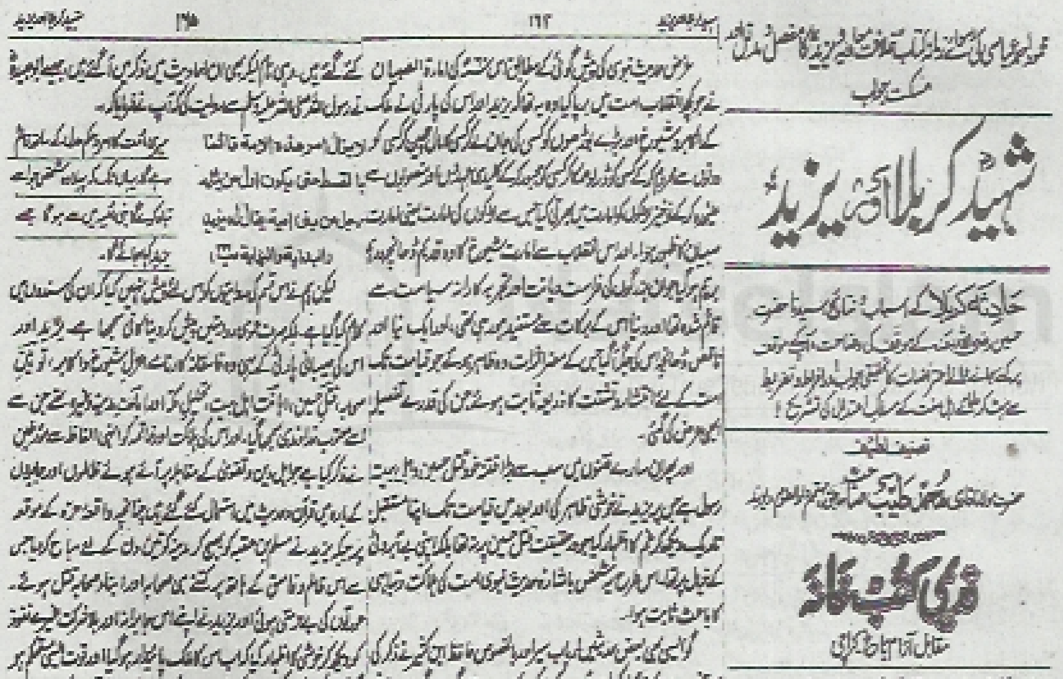

شہید کربلا اور یزید

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دیوبندی مولوی قاری طیب نے اپنی کتاب میں نقل کیا کہ
یزید کے حکم پر ابن زیاد نے امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو قتل کرایا

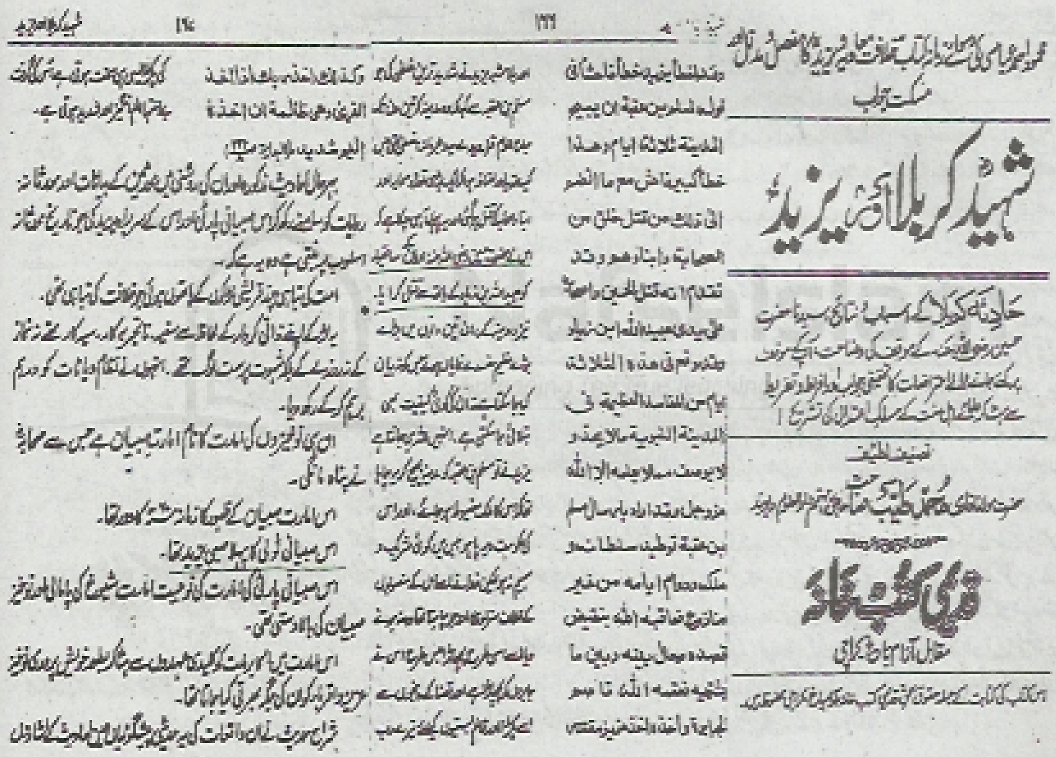

شہید کربلا اور یزید

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ حضرت مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کی گردنیں کاٹ کر جب یزید کو بھیجی گئیں تو یزید نے خط لکھ کر ابن زیاد کا شکریہ ادا کیا

اُسوۂ حُسینی
یعنی
شہید کربلا

جگر گوشۂ رسول اکرم ﷺ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دارالاشاعت

ابن زیاد نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔

مسلم بن عقیل ؓ کی شہادت اور وصیت

مسلم بن عقیل ؓ پہلے ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ ان لوگوں کا امن دینا کوئی چیز نہیں، ابن زیاد مجھے قتل کرے گا۔ مسلم بن عقیل ؓ نے کہا مجھے وصیت کرنے کی مہلت دو، ابن زیاد نے مہلت دے دی تو انہوں نے عمر بن سعد سے کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان قرابت ہے اور میں اس قرابت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے تم سے ایک کام ہے جو راز ہے، میں تنہائی میں بتلا سکتا ہوں، عمر بن سعد نے اس کو سننے کی ہمت نہ کی، ابن زیاد نے کہا کچھ مضائقہ نہیں تم سن لو ان کو علیحدہ کرے مسلم بن عقیل ؓ نے کہا کام یہ ہے کہ میرے ذمہ سات سو (۷۰۰) درہم قرض ہیں جو میں نے کوفہ کے فلاں آدمی سے لئے تھے وہ میری طرف سے ادا کر دو، دوسرا کام یہ ہے کہ حضرت حسین ؓ کے پاس ایک آدمی بھیج کر ان کو راستہ سے واپس کر دو، عمر بن سعد نے ابن زیاد سے ان کی وصیت پورا کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے کہا کہ بے شک امین آدمی بھی خیانت نہیں کرتا، تم ان کا قرض ادا کر سکتے ہو، باقی رہا حسین ؓ کا معاملہ سو اگر وہ ہمارے مقابلے کے لئے نہ آئیں تو ہم بھی ان کے مقابلہ کے لئے نہ جائیں گے اور اگر وہ آئے تو ہم مقابلہ کریں گے۔

مسلم بن عقیل ؓ اور ابن زیاد کا مکالمہ

ابن زیاد نے کہا کہ اے مسلم تم نے بڑا ظلم کیا کہ مسلمانوں کا نظم مستحکم اور ایک کلمہ تھا سب ایک امام کے تابع تھے تم نے آکر ان میں تفرقہ ڈالا اور لوگوں کو

آپ کے امیر کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا۔

مسلم بن عقیل ؓ نے فرمایا کہ معاملہ یہ نہیں بلکہ اس شہر کوفہ کے لوگوں نے خطوط لکھے کہ تمہارے باپ نے ان کے نیک اور شریف لوگوں کو قتل کر دیا، ان کے خون ناحق بہائے اور یہاں کے عوام پر کسریٰ وقیصر جیسی حکومت کرنی چاہی اس لئے ہم اس پر مجبور ہوئے کہ عدل قائم کرنے اور کتاب وسنت کے احکام نافذ کرنے کی طرف لوگوں کو بلائیں اور سمجھائیں۔

اس پر ابن زیاد اور زیادہ برافروختہ ہو کر مسلم بن عقیل ؓ کو برا بھلا کہنے لگا، مسلم بن عقیل ؓ خاموش ہو گئے۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کو قصر امارت کی اوپر کی منزل پر لے جاؤ اور سر کاٹ کر نیچے پھینک دو۔ مسلم بن عقیل ؓ اوپر لے جائے گئے تو وہ تسبیح و استغفار پڑھتے ہوئے اوپر پہنچے اور ابن زیاد کے حکم کے مطابق ان کو شہید کر کے نیچے ڈال دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔

مسلم بن عقیل ؓ کو قتل کرنے کے بعد ہانی بن عروہ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا ان کو بازار میں لے جا کر قتل کر دیا گیا۔

ابن زیاد نے ان دونوں کے سر کاٹ کر یزید کے پاس بھیج دیئے یزید نے شکریہ کا خط لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حسین ؓ عراق کے قریب پہنچ گئے ہیں، اس لئے جاسوس اور خفیہ پولیس پورے شہر میں پھیلا دو اور جس پر ذرا بھی حسین ؓ کی تائید کا شبہ ہو اس کو قید کر لو مگر سوائے اس شخص کے جو تم سے مقابلہ کرے کسی کو قتل نہ کرو۔

حضرت حسین ؓ کا عزم کوفہ

حضرت حسین ؓ کے پاس اہل کوفہ کے بارہ سو خطوط اور بہت سے وفود

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو خواب میں کسی نے تمام کی شہادتوں کی خبر دی

اُسوۂ حُسینیؓ

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر وعمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

اور سوار آپ کی مدد کے لئے آ جائیں گے اس وقت اگر آپ کی رائے مقابلہ ہی کی ہو تو میں آپ کے لئے بیس ہزار بہادر سپاہیوں کا ذمہ لیتا ہوں جو آپ کے سامنے اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور جب تک ان میں کسی ایک کی آنکھ بھی کھلی رہے گی کسی کی مجال نہیں کہ آپ تک پہنچ سکے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی قوم کو جزائے خیر عطا فرمائے مگر ہمارے اور حر بن یزید کے درمیان ایک بات ہو چکی ہے اب ہم اس کے پابند ہیں اس کے ساتھ کہیں جا نہیں سکتے اور ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے طرماح بن عدی رخصت ہو گئے اور اپنے ساتھ سامان رسد لے کر دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے اور پھر آئے بھی، مگر راستہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی غلط خبر سن کر لوٹ گئے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا خواب

اس طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ چلتے رہے اور قصر بنی مقاتل تک پہنچ گئے یہاں پہنچ کر آپ کو ذرا غنودگی ہوئی تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہوئے بیدار ہوئے آپ کے صاحبزادے علی اکبر رضی اللہ عنہ نے سنا تو گھبرا کر سامنے آئے اور پوچھا کہ ابا جان! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی گھڑ سوار میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کچھ لوگ چل رہے ہیں اور ان کی موتیں ان کے ساتھ چل رہی ہیں اس سے میں سمجھا کہ یہ ہماری موت ہی کی خبر ہے۔

علی اکبر رضی اللہ عنہ کا مومنانہ ثباتِ قدم

صاحبزادے نے عرض کیا کہ ابا جان! کیا ہم حق پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ شہادت سے ایک دن قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آکر امام حسین کو ملاقات کی خبر دی

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ
اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

شمر یہ خط لے کر جب عمر بن سعد کے پاس پہنچا تو وہ سمجھ گئے کہ شمر کے مشورہ سے یہ صورت عمل میں آئی ہے کہ میرا مشورہ رد کر دیا گیا اس کو کہا کہ تم نے بڑا ظلم کیا کہ مسلمانوں کا کلمہ متفق ہو رہا تھا اس کو ختم کر کے قتل و قتال کا بازار گرم کر دیا، بالآخر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو یہ پیام پہنچایا گیا، آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار فرما دیا کہ اس ذلت سے موت بہتر ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا

شمر ذی الجوشن اس محاذ پر محرم کی نویں تاریخ کو پہنچا تھا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے خیمے کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اسی حالت میں کچھ اونگھ آ کر آنکھ بند ہو گئی اور پھر ایک آواز کے ساتھ بیدار ہو گئے، آپ کی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ آواز سنی تو دوڑی آئیں اور وجہ پوچھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، فرمایا کہ تم اب ہمارے پاس آنے والے ہو۔

ہمشیرہ یہ سن کر رو پڑیں، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے تسلی دی اسی حالت میں شمر کا لشکر سامنے آ گیا، آپ کے بھائی عباس رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حریف مقابل سے گفتگو ہوئی، اس نے بلا مہلت قتال کا اعلان سنایا، عباس رضی اللہ عنہ نے آ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک رات عبادت گذاری کے مہلت مانگی

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ آج کی رات قتال ملتوی کر دو، تاکہ میں آج کی رات میں وصیت اور نماز و دعا اور استغفار کر سکوں، شمر اور عمر بن

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ
یزید نے اپنی چھڑی امام حسین رضی اللہ عنہ کے دانتوں پر لگائی

اسوۂ حسینی
یعنی
شہیدِ کربلا

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دارالاشاعت

شہید کربلا ۸۲

کیا ابھی تک ہمارے خون سے تیری پیاس نہیں بجھی، میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں اگر تو ان کو قتل کرے تو مجھ کو بھی ان کے ساتھ قتل کر دے۔

علی اصغر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اے ابن زیاد! اگر تیرے اور ان عورتوں کے درمیان کوئی قرابت ہے تو ان کے ساتھ کسی صالح متقی مسلمان کو بھیجنا جو اسلام کی تعلیم کے مطابق ان کی رفاقت کرے۔ یہ سن کر ابن زیاد نے کہا اچھا اس لڑکے کو چھوڑ دو کہ خود اپنی عورتوں کے ساتھ جائے۔

اس کے بعد ابن زیاد نے ایک نماز کے بعد خطبہ دیا جس میں حضرت حسین اور علی رضی اللہ عنہما پر سب و شتم کیا، مجمع میں عبداللہ بن عفیف ازدی بھی تھے کھڑے ہو گئے جو بڑے عابد و زاہد تھے اور ہر وقت مسجد میں رہتے تھے کہا اے ابن زیاد تو کذاب بن کذاب ہے، تم انبیاء کی اولاد کو قتل کرتے ہو اور صدیقین کی سی باتیں بناتے ہو۔ ابن زیاد نے ان کو گرفتار کرنا چاہا تو ان کے قبیلہ کے لوگ چھڑانے کے لئے کھڑے ہو گئے، اس لئے چھوڑ دیئے گئے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو کوفہ کے بازاروں میں پھرایا گیا پھر یزید کے پاس شام بھیجا گیا

ابن زیاد کی شقاوت نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ حکم دیا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو ایک لکڑی پر رکھ کر کوفہ کے بازاروں میں اور گلی کوچوں میں گھمایا جائے کہ سب لوگ دیکھ لیں۔ اس کے بعد اس کو اور دوسرے اصحاب کے سروں کو یزید کے پاس ملک شام بھیج دیا اور اس کے ساتھ عورتوں بچوں کو بھی روانہ کیا۔ یہ لوگ شام پہنچے تو انعام کے شوق میں زحر بن قیس جلدی سے آگے بڑھ گیا اور یزید کے پاس

شہید کربلا ۸۳

پہنچا یزید نے پوچھا کہ کیا خبر ہے اس نے میدان کربلا کے معرکہ کی تفصیل بتلا کر کہا کہ امیر المؤمنین کو بشارت ہو کہ مکمل فتح حاصل ہوئی، یہ سب مارے گئے اور ان کے سر اور عورتیں اور بچے حاضر ہیں۔

یہ حال سن کر یزید کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور کہا کہ میں تم سے اتنی ہی اطاعت چاہتا تھا کہ بغیر قتل کے گرفتار کر لو، اللہ تعالیٰ ابن سمیہ پر لعنت کرے اس نے ان کو قتل کرا دیا، خدا کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو میں معاف کر دیتا، اللہ تعالیٰ حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ یہ کہا اور اس شخص کو کوئی انعام نہیں دیا۔

سر مبارک جس وقت یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دانتوں پر چھڑی لگا کر حصین بن ہمام کے یہ اشعار پڑھے

ابي قومنا ان ينصفونا فانصفت
قواضب في ايماننا تقطر الدما
يفلقن هاما من رجال اعزة
علينا وهم كانوا اعق واظلما

"یعنی ہماری قوم نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا تو ہماری خونچکاں تلواروں نے انصاف کیا جنہوں نے ایسے مردوں کے سر پھاڑ دیئے جو ہم پر حملہ کرتے تھے اور وہ قطع رحمی کرنے والے ظالم تھے۔"

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ موجود تھے آپ نے کہا اے یزید تو اپنی چھڑی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دانتوں پر لگاتا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ ان کو بوسہ دیتے تھے، اے یزید! قیامت کے روز تو آئے گا تو تیری شفاعت ابن زیاد

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ شہادتِ حسین کے بعد بھی یزید نے گھرانہ اہلبیت کی شان میں توہین و بے ادبی کی

اسوۂ حسینی

یعنی

شہید کربلا

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دارالاشاعت

پیش کرے گا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئیں گے تو ان کے شفیع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے یہ کہہ کر وہ بزرگ مجلس سے نکل گئے۔

یزید کے گھر میں ماتم

جب یزید کی بیوی ہند بنت عبداللہ نے یہ خبر سنی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور ان کا سر لایا گیا ہے تو کپڑا اوڑھ کر باہر نکل آئی اور کہنے لگی امیر المؤمنین کیا ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا اس نے کہا ہاں تم ان پر زیادہ روؤ اور بکا کرو ابن زیاد نے جلدی کی اور قتل کرا ڈالا خدا اس کو قتل کرے۔

یزید نے کہا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ میرا باپ یزید کے باپ سے اور میری ماں یزید کی ماں سے اور میرے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے دادا سے بہتر ہیں ان میں پہلی بات کہ میرا باپ بہتر ہے یا ان کا اس کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کرے گا وہ دونوں وہاں پہنچ چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس نے کس کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔

اور دوسری بات کہ ان کی ماں میری ماں سے بہتر ہیں تو میں قسم کھاتا ہوں کہ بے شک یہ سچ ہے ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میری والدہ سے بہتر ہیں۔

رہی تیسری بات کہ ان کے دادا میرے دادا سے بہتر ہیں سو یہ ایسی بات ہے کہ کوئی مسلمان جس کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہے اس کے خلاف نہیں کہہ سکتا ان کی یہ سب باتیں سچ اور درست تھیں مگر جو آفت آئی وہ ان کی سمجھ سے آئی انہوں نے اس آیت پر غور نہیں کیا۔

قل اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من

تشاء وتنزع الملک ممن تشاء۔

اس کے بعد عورتیں اور بچے یزید کے سامنے لائے گئے اور سر مبارک اس مجلس میں رکھا ہوا تھا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی دونوں صاحبزادیاں فاطمہ اور سکینہ پنجوں کے بل کھڑی ہو کر سر مبارک کو دیکھنا چاہتی تھیں اور یزید ان کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا کہ نہ دیکھ سکیں جب ان کی نظر اپنے والد ماجد کے سر پر پڑی تو بے ساختہ رونے کی آواز نکل گئی ان کی آواز سن کر یزید کی عورتیں بھی چلا اٹھیں اور یزید کے محل میں ایک ماتم برپا ہو گیا۔

یزید کے دربار میں زینب رضی اللہ عنہا کی دلیرانہ گفتگو

ایک شامی شخص نے صاحبزادی کے متعلق ناشائستہ الفاظ کہے تو ان کی پھوپھی زینب رضی اللہ عنہا نے نہایت سختی سے کہا کہ نہ تجھے کوئی حق ہے نہ یزید کو اس پر یزید برہم ہو کر کہنے لگا کہ مجھے سب اختیار حاصل ہے۔ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ جب تک تو ہماری ملت و مذہب سے نہ نکل جائے تجھے کوئی اختیار نہیں۔ یزید اس پر اور زیادہ برہم ہوا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پھر تیزی سے جواب دیا بالآخر وہ خاموش ہو گیا۔

اہل بیت کی عورتیں یزید کی عورتوں کے پاس

اس کے بعد ان کو زنانخانہ میں اپنی عورتوں کے پاس بھیج دیا یزید کی عورتوں میں سے کوئی نہ رہی جس نے ان کے پاس آ کر گریہ و بکا اور ماتم نہ کیا ہو اور جو زیورات وغیرہ ان سے لئے گئے تھے ان سے زائد ان عورتوں نے ان کی خدمت میں پیش کئے۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ یزید نے امام زین العابدین کے سامنے بکواس کی

علی ابن حسین رضی اللہ عنہ یزید کے سامنے

اس کے بعد علی اصغر رضی اللہ عنہ ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں سامنے لائے گئے۔ انہوں نے سامنے آکر کہا کہ اگر ہمیں رسول اللہ ﷺ اس طرح قید میں دیکھتے تو ہماری قید کھول دیتے، یزید نے کہا سچ ہے اور قید کھول دینے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد علی اصغر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ ہمیں اس طرح مجلس میں بیٹھا ہوا دیکھتے تو اپنے قریب بلا لیتے یزید نے ان کو اپنے قریب بلا لیا اور کہا کہ اے علی بن حسین! رضی اللہ عنہ تمہارے والد نے ہی مجھ سے قطع رحمی کی اور میرے حق کو نہ پہچانا اور میری سلطنت کے خلاف بغاوت کی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ معاملہ کیا جو تم نے دیکھا۔

علی اصغر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی آیت پڑھی:

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ. لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ.

"یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مصیبت تمہیں پہنچتی ہے زمین میں یا تمہاری جانوں پر، سو وہ کتاب تقدیر میں لکھی ہوئی ہے زمین کے پیدا کرنے سے قبل اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے (اور تمام کاموں کا تابع تقدیر ہونا) اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ جو چیز تم سے فوت ہو جائے اس پر زیادہ غم نہ کرو اور جو چیز مل جائے اس پر زیادہ خوش نہ ہو، اللہ تعالیٰ فخر کرنے والے متکبر کو پسند نہیں کرتا۔"

اُسوۂ حُسینیؓ

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

NafseIslam

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ یزید شروع میں امام حسین کے قتل پر راضی تھا مگر مخالفت اور بدنامی کی وجہ سے اس نے بعد میں اپنا پینترہ بدلا

اُسوۂ حُسینیؓ

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت

یزید یہ سن کر خاموش ہو گیا اور حکم دیا کہ ان کو اور ان کی عورتوں کو ایک مستقل مکان میں رکھا جائے اور یزید کوئی ناشتہ اور کھانا نہ کھاتا تھا جس میں علی بن حسین ؓ کو نہ بلاتا ہو۔ ایک روز ان کو بلایا تو ان کے ساتھ چھوٹے بھائی عمرو بن حسین ؓ بھی آ گئے۔ یزید نے عمرو بن الحسین ؓ سے بطور مزاح کہا کہ تم اس لڑکے (یعنی اپنے لڑکے خالد) سے مقابلہ کر سکتے ہو۔ عمرو ؓ نے کہا ہاں کر سکتا ہوں، بشرطیکہ آپ ایک چھری ان کو دے دیں اور ایک مجھے۔ یزید نے کہا کہ آخر سانپ کا بچہ سانپ ہی ہوتا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ یزید شروع میں حضرت حسین ؓ کے قتل پر راضی تھا اور ان کا سر مبارک لایا گیا تو خوشی کا اظہار کیا اس کے بعد جب یزید کی بدنامی سارے عالم اسلام میں پھیل گئی اور وہ سب مسلمانوں میں مبغوض ہو گیا تو بہت نادم ہوا اور کہنے لگا کاش میں تکلیف اٹھاتا اور حسین ؓ کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں رکھتا اور ان کو اختیار دے دیتا کہ جو وہ چاہیں کریں اگرچہ اس میں میرے اقتدار کو نقصان ہی پہنچتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا اور ان کی قرابت کا یہی حق تھا۔ اللہ تعالیٰ ابن مرجانہ پر لعنت کرے اس نے ان کو مجبور کر کے قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دو یا کسی سرحدی مقام پر چلا جاؤں، مگر اس نالائق نے قبول نہ کیا اور ان کو قتل کر کے ساری دنیا کے مسلمانوں میں مجھے مبغوض کر دیا، ان کے دلوں میں میری عداوت کا بیج بو دیا کہ ہر نیک و بد مجھ سے بغض رکھنے لگا۔ اللہ تعالیٰ ابن مرجانہ پر لعنت کرے۔

اہل بیت کی مدینہ کو واپسی

اس کے بعد جب یزید نے ارادہ کیا کہ اہل بیت اطہار کو مدینہ واپس بھیج دے

تو نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ ان کے لئے ان کے مناسب شان ضروریات سفر مہیا کریں اور ان کے ساتھ کسی امانت دار متقی آدمی کو بھیجے اور اس کے ساتھ ایک حفاظتی دستہ فوج کا بھیج دے جو ان کو مدینہ تک بحفاظت پہنچائے اور علی بن حسین ؓ کو رخصت کرنے کے لئے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اللہ ابن مرجانہ پر لعنت کرے بخدا اگر میں خود اس جگہ ہوتا تو حسین ؓ جو کچھ کہتے میں قبول کر لیتا اور جہاں تک ممکن ہوتا ان کو ہلاکت سے بچاتا اگرچہ مجھے اپنی اولاد کو قربان کرنا پڑتا، لیکن جو مقدر تھا وہ ہو گیا صاحبزادے تمہیں جب کوئی ضرورت ہو مجھے خط لکھو اور میں نے تمہارے ساتھ جانے والوں کو بھی یہ ہدایت کر دی ہے۔

تنبیہ: یزید کی یہ ندامت و پشیمانی اور بقیہ اہل بیت کے ساتھ بظاہر اکرام کا معاملہ محض اپنی بدنامی کا داغ مٹانے کے لئے تھا، یا حقیقت میں کچھ خدا کا خوف اور آخرت کا خیال آ گیا یہ تو علیم و خبیر ہی جانتا ہے مگر یزید کے اعمال و کردار اس کے بعد بھی سب سیاہ کاریوں ہی سے لبریز ہیں مرتے مرتے بھی مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے لشکر بھیجے ہیں اسی حال میں مرا ہے جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔ (مؤلف)

اس کے بعد اہل بیت ان لوگوں کی حفاظت میں مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ان لوگوں نے راستہ میں اہل بیت کی خدمت بڑی خوش اسلوبی سے کی رات کو ان کی سواریاں اپنے سامنے رکھتے تھے اور جب کسی منزل پر اترتے تو ان سے علیحدہ ہو جاتے اور اپنے چاروں طرف پہرہ دیتے تھے اور ہر وقت ان کی ضروریات کو دریافت کر کے پورا کرنے کا اہتمام کرتے تھے یہاں تک کہ یہ سب حضرات اطمینان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔

وطن پہنچ کر حضرت حسین ؓ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ
امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کئی ماہ فضا سوگوار رہی

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ
اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت
[illegible]

سے نکل گیا کہ ہم پر یہ مصیبت حضرت حسین ؓ کی وجہ سے آئی ہے حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ کو غصہ آ گیا اس کو جوتہ پھینک مارا کہ کم بخت تو یہ کہتا ہے واللہ اگر میں وہاں ہوتا تو میں بھی اُن کے ساتھ قتل کیا جاتا واللہ آج میرے بیٹوں کا قتل ہی میرے لئے تسلی ہے کہ اگر میں حضرت حسین ؓ کی کوئی مدد نہیں کر سکا تو میری اولاد نے یہ کام کر دیا۔

واقعہ شہادت کا اثر فضائے آسمانی پر

عام مؤرخین ابن اثیر وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت حسین ؓ کی شہادت کے بعد دو تین مہینہ تک فضا کی یہ کیفیت رہی کہ جب آفتاب طلوع ہوتا اور دھوپ در و دیوار پر پڑتی تو اتنی سرخ ہوتی تھی جیسے دیواروں کو خون لیپ دیا گیا ہو۔

شہادت کے وقت آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا گیا

بیہقی نے دلائل میں بسند روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے ایک رات آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے اور آپ پراگندہ بال پریشان حال ہیں، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے ،ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس میں کیا ہے فرمایا! حضرت حسین ؓ کا خون ہے ،میں اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کروں گا حضرت عباس ؓ نے اسی وقت لوگوں کو خبر دے دی تھی کہ حضرت حسین ؓ شہید ہو گئے ،اس خواب کے چند روز کے بعد حضرت حسین ؓ کی شہادت کی اطلاع پہنچی اور حساب کیا گیا تو ٹھیک وہی وقت آپ ؓ کی شہادت کا تھا۔

اور ترمذی نے سلمی سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک روز ام سلمہؓ کے پاس گئیں

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے اپنی کتاب میں قاتلان حسین کا عبرتناک انجام تحریر کیا

اُسوۂ حُسینیؓ

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دارالاشاعت

وہ پریشان ہو گئے تو یہ نعمت مبدل بہ نقمت ہو جائے گی (یعنی جسین لوگوں کا قاتل کر دیا جائے گا) تم ان کے دروازوں پر جا کر۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ ایک روز حرم مکہ میں حجر اسود کو پکڑے ہوئے یہ دعا کر رہے تھے:

"یا اللہ! آپ نے مجھ پر انعام فرمایا مجھے شکر گزار نہ پایا میری آزمائش کی تو مجھے صابر نہ پایا مگر اس پر بھی آپ نے نہ اپنی نعمت مجھ سے سلب کی اور نہ مصیبت کو مجھ پر قائم رہنے دیا یا اللہ کریم سے تو کرم ہی ہوا کرتا ہے۔"

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ چلے گئے تھے اور ان کے ساتھ ہر جہاد میں شریک رہے اور ان کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ وہ شہید کر دیئے گئے اس کے بعد اپنے بھائی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ امارت چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تو آپ بھی ان کے ساتھ مدینہ میں آ گئے اور جب تک حضرت یزید کا فتنہ شروع نہیں ہوا مدینہ ہی میں مقیم رہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں آپ کے اہل بیت کے تینتیس حضرات شہید ہوئے۔ (اسعاف الراغبین)

قاتلانِ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عبرتناک انجام

چند عبرتناک واقعات وکر شہ قدرت

جس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیاس سے مجبور ہو کر دریائے فرات پر پہنچے اور پانی پینا چاہتے تھے کہ کم بخت حصین بن نمیر ● نے تیر مارا جو آپ کے دہن

● بعض روایات میں اس بد بخت کا نام ...

مبارک پر لگا اس وقت آپ کی زبان سے بے ساختہ بددعا نکلی کہ:

"یا اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے فرزند کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا ہے میں اس کا شکوہ آپ ہی سے کرتا ہوں یا اللہ ان کو چن چن کر قتل کر، ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے، ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔"

اوّل تو ایسے مظلوم کی بددعا پھر سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تو ولیت میں شبہ کیا تھا دعا قبول ہوئی اور آخرت سے پہلے دنیا ہی میں ایک ایک کر کے بری طرح مارے گئے۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ جو لوگ قتل حسین میں شریک تھے ان میں سے ایک بھی نہیں بچا جس کو آخرت سے پہلے دنیا میں سزا نہ ملی ہو کوئی قتل کیا گیا کسی کا چہرہ سخت سیاہ ہو گیا یا مسخ ہو گیا یا چند ہی روز میں ملک سلطنت چھن گیا اور ظاہر ہے کہ یہ ان کے اعمال کی اصلی سزا نہیں بلکہ اس کا ایک نمونہ ہے جو لوگوں کی عبرت کے لئے دنیا میں دکھا دیا گیا ہے۔

قاتلِ حسین رضی اللہ عنہ اندھا ہو گیا

سبط ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ ایک بوڑھا آدمی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک تھا وہ دفعتاً نابینا ہو گیا تو لوگوں نے سبب پوچھا اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آستین چڑھائے ہوئے ہیں ہاتھ میں تلوار ہے اور آپ کے سامنے چمڑے کا وہ فرش ہے جس پر کسی کو قتل کیا جاتا ہے اور اس پر قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ میں سے دس (۱۰) آدمیوں کی لاشیں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں اس کے بعد آپ نے مجھے ڈانٹا اور خونِ حسین رضی اللہ عنہ کی ایک سلائی میری آنکھوں میں لگا دی میں صبح اٹھا تو اندھا تھا۔ (اسعاف)

www.nafseislam.com

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی اسرار احمد نے اپنی کتاب میں یزید کو امیر لکھا اور اس کی حمایت کی، کیا یہ منافقت نہیں؟

ہجری سال نو

اور

سانحہ کربلا

از

ڈاکٹر اسرار احمد

★

ترتیب و تسوید: شیخ جمیل الرحمٰن

مع

کربلا کی کہانی

حضرت ابو جعفر محمد باقرؒ کی زبانی

ترجمہ از مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

۳۹

یا عبداللہ ابن عمرؓ ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ہاں ایک فتنہ تھا جس نے ہر ہر مرحلہ پر جب بھی مصالحت و مفاہمت کی صورت پیدا ہوتی نظر آئی اس کو تارپیڈو کیا اور اس کے بجائے ایسی نازک صورت حال CRITICAL SITUATION پیدا کر دی کہ کشت و خون ہو۔ مسلمان ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلائیں اور فتنہ اور بھڑکے اور حق کے سیلاب کے آگے بند باندھا جا سکے۔ اور یہ "رکتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا" والی صورت ختم ہو سکے۔ چنانچہ کون انصاف پسند ایسا ہوگا جو نہ جانتا ہو کہ حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت سے لے کر کربلا کے سانحہ فاجعہ تک مسلمانوں کی آپس میں جو صلح آویزش رہی ہے اس میں درپردہ ان سبائیوں ہی کا ہاتھ تھا۔ مستند تواریخ اس حقیقت پر شاہد ہیں۔ العیاذ کو شاہ حقیقت بین اور انصاف پسندی کے ساتھ پڑھنا ہوگا۔ جنگ جمل میں حضرت علیؓ کو فتح ہوئی۔ آنجنابؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا! بالکل وہی جو ایک بیٹے کو ماں کے ساتھ کرنا چاہیے۔ چالیس خواتین اور حضرت صدیقہؓ کے لشکر کے معتبر ترین لوگوں کے ہمراہ پورے ادب و احترام کے ساتھ ان کو مدینہ منورہ پہنچا دیا۔ معلوم ہوا کہ نہ ذاتی دشمنی تھی نہ بغض و عناد۔ اور ادھر کیا ہوا! معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ کیا امیر یزید نے خاندانِ رسالتؐ کی خواتین کو اپنی لونڈیاں بنایا! آخر وہ دمشق بھیجی گئی تھیں، لیکن وہاں کیا ہوا! ان کا پورا احترام کیا گیا، ان کی دلجوئی کی گئی۔ ان کی خاطر مدارات کی گئی۔ امیر یزید نے انتہائی تأسف کا اظہار کیا اور کہا کہ "ابن زیاد اس حد تک نہ بھی جاتا تو بھی میں اس سے راضی رہ سکتا تھا۔ کاش وہ حسینؓ کو میرے پاس آنے دیتا ہم خود ہی باہم کوئی فیصلہ کر لیتے"۔ لیکن کربلا میں جو کچھ ہوا وہ اس فتنے کی وجہ سے ہوا جو کوفیوں نے بھڑکایا تھا۔ جو اپنی دوعملی اور منافقت کی پردہ پوشی کے لئے نہیں چاہتے تھے کہ مصالحت و مفاہمت کی کوئی صورت پیدا ہو۔ ان کو جب محسوس ہوا کہ ہماری سازش کا بھانڈا پھوٹ جائے گا تو انہوں نے وہ صورت حال پیدا کر دی جو ایک نہایت دردناک اور الم انگیز

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

☆ جبکہ دوسری جانب دیو بندی درسگاہ بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب ''حیات یزید'' میں یزید کو امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

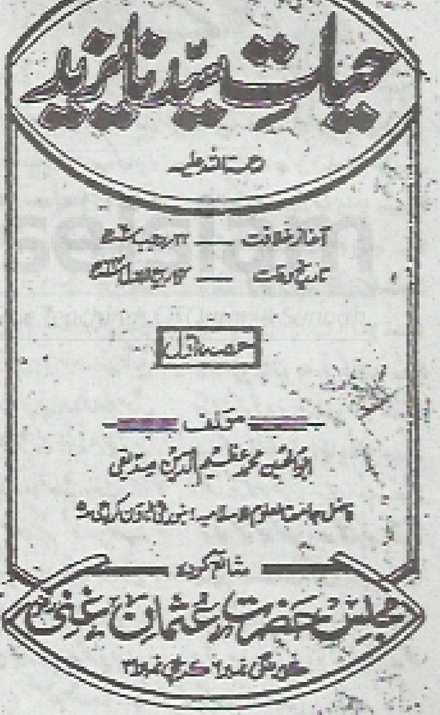
حیاتِ سیدنا یزید
رحمۃ اللہ علیہ
آغاز خلافت — ۲۲ رجب ۶۰ھ
تاریخ وفات — ۱۴ ربیع الاول ۶۴ھ
حصہ اول
مؤلف
ابو الحسین محمد عظیم الدین صدیقی
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
شائع کردہ
مجلس حضرت عثمان غنیؓ

امیر المومنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ

از السید محمد انیس، کراچی

ہر آن راہبر تھی ہدایت یزیدؓ کی — کیسوں راشدہ نہ ہو گی خلافت یزیدؓ کی
اللہ کی جناب مقدس میں مان لی — کل عارفین نے کی ہے مدحت یزیدؓ کی
حضرت حسینؓ اور ابو ایوبؓ مقتدی — ہے کتنی سربلند امامت یزیدؓ کی
جوش عمل جہاد ہوا جنتی ہوا — ہے وجہ افتخار قیادت یزیدؓ کی
شاہد ہے آج تک ابو ایوبؓ کا مزار — عیسائیوں نے مانی شجاعت یزیدؓ کی
بھیجیں جو مال ان پہ مسلسل نوازشات — احسان معاویہؓ کے عنایت یزیدؓ کی
باسلوک تھی وہ پیچھے ابن حسینؓ سے — تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزیدؓ کی
پسماندگان کربلا کی مشکلات میں — تھی باعث سکون حمایت یزیدؓ کی
اس وقت نام آگیا ابن حسینؓ کا — دیکھے ہی یاد آگئی سخاوت یزیدؓ کی
تھی مومنین پہ قرآن سے اچھے — اللہ کی نبیؐ کی اطاعت یزیدؓ کی
بیٹے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد — زینبؓ کو بھی پسند رفاقت یزیدؓ کی
خشکی کے شہسوار سمندر کے تاجدار — ناقابل بیان ذہانت یزیدؓ کی
تکمیل دین اشاعت اسلام میں کمال — اللہ کا کرم تھا کرامت یزیدؓ کی
مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مان لی — دانش معاویہؓ کی خلافت یزیدؓ کی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے انیس
اہل عرب عجم نے سیادت یزیدؓ کی

۳

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندیوں کی کتاب رشید ابن رشید میں یزید کو امیر المومنین رضی اللہ عنہ لکھا گیا اور اس کی تعریف میں قصیدہ لکھا۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

ندائے حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلان

تاریخ کا روشن پہلو

خلافتِ

رشید ابن رشید

امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وصل اللہ امیر المومنین (یزید) دا احسن الجزاء

(ارشادات گرامی سیدنا علی زین العابدین)

برائے مطالعہ۔ خاندانِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

35 ہدیہ

حافظ محمد دین بٹ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ
یزید کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی ذلیل کیا اور ذلت کے ساتھ ہلاک ہوا

اُسوۂ حُسینیؓ
یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور اُن کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت
2213768

ہلاکت یزید

شہادت حضرت حسینؓ کے بعد یزید کو بھی ایک دن چین نصیب نہ ہوا تمام اسلامی ممالک میں خونِ شہداء کا مطالبہ اور بغاوتیں شروع ہوگئیں اس کی زندگی اس کے بعد دو سال آٹھ ماہ اور ایک روایت میں تین سال آٹھ ماہ سے زائد نہیں رہی دنیا میں بھی اس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور اسی ذلت کے ساتھ ہلاک ہوگیا۔

کوفہ پر مختار کا تسلط اور تمام قاتلانِ حسینؓ کی عبرتناک ہلاکت

قاتلانِ حسینؓ پر طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا ایک سلسلہ تو تھا ہی واقعۂ شہادت سے پانچ ہی سال بعد ۶۶ھ میں مختار نے قاتلانِ حسینؓ سے قصاص لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو عام مسلمان اس کے ساتھ ہوگئے اور تھوڑے عرصہ میں اس کو یہ قوت حاصل ہوگئی کہ کوفہ اور عراق پر اس کا تسلط ہوگیا اس نے اعلان عام کردیا کہ قاتلانِ حسینؓ کے سوا سب کو امن دیا جاتا ہے اور قاتلانِ حسینؓ کی تفتیش و تلاش پر پوری قوت خرچ کی اور ایک ایک کو گرفتار کرکے قتل کیا، ایک روز میں دو سو اڑتالیس آدمی اس جرم میں قتل کئے گئے کہ وہ قتل حسینؓ میں شریک تھے، اس کے بعد خاص لوگوں کی تلاش اور گرفتاری شروع ہوئی۔

عمرو بن حجاج زبیدی پیاس اور گرمی میں بھاگا، پیاس کی وجہ سے بے ہوش ہوکر گر پڑا ذبح کردیا گیا۔

شمر ذی الجوشن جو حضرت حسینؓ کے بارے میں سب سے زیادہ شقی اور

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے تسلیم کیا کہ یزید شراب وزنا کو حلال ٹھہراتا تھا، امام حسین نے اس کے خلاف آواز اٹھائی، جو امام حسین کو غلط کہے، وہ غلطی پر ہے

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

عربی اردو

ہدیۃ المہدی

مصنف

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

یزید پر لعنت

— اللہ تعالیٰ کی یزید پر لعنت ... امام حسین ... اس کے خلاف اٹھے ... [illegible]

بیعت سے اہل مدینہ نے اس کی بیعت کی تھی مگر جب انہوں نے اس کے فسق و فجور اور اعمال بد کو دیکھا جیسا کہ شراب وزنا وغیرہ کو حلال کرتا تو اس کی بیعت توڑ دی اور امام حسین علیہ السلام نے اعلاء کلمۃ اللہ اور اقامت شرع متین کے لئے اپنی جان کو نثار کر دیا اور آپ سید الشہداء اور سعداء میں ہیں جو شخص حضرت امام حسین کی شہادت کا انکار کرتا ہے اور آپ کو باغی کہتا ہے تو وہ خطاء فاحش کرتا ہے۔

[illegible]

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے تسلیم کیا کہ اہل قبور فیوض و برکات دیتے ہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی
عربی اُردو

مصنف

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صمصام چشتی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

۴۸

[illegible]

ابن تیمیہ کا انکار غلط ہے

[illegible]

اہل قبور فیوض و برکات دیتے ہیں

[illegible]

اور قبر کے پاس دعا مانگنے کو دعا قبول ہوتی

[illegible]

۴۹

[illegible]

انکار نہ کریں

[illegible]

دعا کا شرعی معنی عبادت ہے

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے اپنی کتاب میں فتویٰ دیا کہ یارسول اللہ ﷺ پکارنا شرک نہیں، جائز ہے بلکہ صحابہ سے ثابت ہے

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی عربی اردو

مصنف

علامہ وحید الزمان

مقدمہ

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

شرک کیسے ہوتا ہے؟

یارسول اللہ کہنا شرک نہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے اپنی کتاب میں لکھا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک نہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اردو

مصنف

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صارم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

غیر اللہ کی مدد شرک نہیں

ارواح انبیاء سے مانگنا شرک نہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے اپنی کتاب میں اس بات کو تسلیم کرلیا کہ مزارات پر دعائیں قبول اور مسائل حل ہوتے ہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی
عربی اُردو

مصنف
علامہ وحید الزمان

مترجم
علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد
0300-6674752 0300-7681230
Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

حاصل کرنے سے پہلے صادر ہوتی ہیں اور ہر شخص کے بعد ولادت سے وفات تک الطاف و تغیرات اُس کے دنیا پہ ہوتے رہتے ہیں، اور اللہ ہی حفاظت کرتا ہے۔

رب اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تو کسی بھی مقام پر اس کے جواز میں شک نہیں اور «جواز عند القبر» میں اختلاف ہے۔

مزارات پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

بعض علماء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے پاس یا اس کے علاوہ مقامات مقدسہ پر دعا کے جلد قبول کی امید رکھتے ہیں، امام شافعی فرماتے ہیں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر تریاق مجرب ہے۔

ابن حجر مکی نے خلاصہ میں امام شافعی سے نقل کیا کہ میں امام ابو حنیفہ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب مجھے کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو ابو حنیفہ کی قبر پر دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

واقدی نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ شہداء اُحد کی قبروں پر جا کر دعا کرتی تھیں۔

اگر یہ قائل ہے کہ شیخان یعنی ابن تیمیہ اور ابن قیم نے دعا عند القبر کو ایسی بدعت یا امر شنیع کہا ہے جو صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں نہ تھی اُس کے کلام کے لئے وجہیں ہیں۔

علامہ جزری کہتے ہیں اگر حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر دعا قبول نہیں ہوتی تو وہ کونسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے لکھا کہ صحابہ کرام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چوما کرتے تھے اور تبرکات سے فیض حاصل کرتے تھے

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اردو

مصنف

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

صحابہ کرام حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چوما کرتے تھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم کو اور نبی کریم سیدہ فاطمہ کو بوسہ دیتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ اور عثمان بن مظعون کو چوما اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کو بوسہ دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن پاک کو چوما کرتے تھے۔

[illegible] نے اپنے رسالہ [illegible] میں قبروں کی زیارت اور [illegible] سے نقل کیا ہے۔

— امام احمد بن حنبل کے قول کے مطابق قبر چومنے اور اس کے مس کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اسے ان سے صحیح طریق کے ساتھ نقل کیا گیا ہے کہ اس پر مس کرنا قربت ہے جو مستحب ہے۔

غزالی نے کہا [illegible] مس کرنا اور [illegible] یہود و نصاریٰ کی عادت ہے [illegible] کے علاوہ [illegible] بعض علماء کے نزدیک مکروہ ہے اور کسی نے بھی اسے شرک نہیں کہا۔

یہ سب کچھ شرک نہیں

[illegible] قبروں پر غلاف ڈالنا اور انہیں چادریں پہنانا تو یہ بدعت مکروہ ہے اور قبروں کو لباس پہنانے سے بھی [illegible] ہے مگر کسی نے بھی اسے شرک نہیں کہا۔

[illegible] قبروں کی زیارت اور [illegible] کرنا تو کسی نے بھی اسے شرک نہیں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ان کے علاوہ دیگر انبیاء و اولیاء کی قبروں کی زیارت شرک ہے تمام جو لوگ اس سے ممانعت کرتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں اور [illegible] قرار دیتے ہیں پس اگر کوئی شخص کسی نبی یا ولی کی قبر پر [illegible] کے احترام کے ساتھ غیر اللہ کی عبادت کے لئے [illegible] تب تو بیشک یہ شرک ہوگا۔

بیشک حضرت حسن بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بیوی نے اپنے شوہر کی قبر پر خیمہ لگایا [illegible] صالحین کے آثار و شمائل [illegible] سے تبرک حاصل کرتے رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کے لئے اس مقام کو تلاش کرتے تھے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بالوں سے اور اس پیالے سے تبرک حاصل کرتے تھے جس میں آپ پانی نوش فرماتے تھے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر سے تبرک حاصل کیا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے مبارک بالوں اور مبارک پسینے سے تبرک حاصل کرتیں اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی کہ آپ کے پسینہ مبارک سے حنوط کیا جائے۔

اور کسی نے نہیں کہا کہ یہ تبرکات اور ان کی مثل چیزیں شرک ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے نذر و نیاز اور فاتحہ کو جائز لکھا

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

عربی اُردو

هدية المهدي

مصنف

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صارم چشتی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

واجب کے ساتھ نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے وہ غیر اللہ کے لئے حرام ہے۔ [illegible] حقیقت کے ساتھ عالم میں بالاستقلال موثر ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہیں [illegible]

[illegible]

میں کہتا ہوں تقویٰ یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے [illegible]

[illegible]

فاتحہ جائز نذر و نیاز حلال

فائدہ ہمارے زمانے کے لوگوں میں یہ امر مشہور ہے [illegible]

[illegible]

کی حیثیت سے حلال ہے [illegible]

[illegible]

ستاروں سے بارش کا تعلق جوڑنا

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے اپنی کتاب میں لکھا کہ سب سے پہلے اللہ تعالی نے نور محمد ﷺ کو پیدا فرمایا

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی
عربی اردو

مصنف
علامہ وحید الزمان

مترجم
علامہ صمصام چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد
0300-6674752 0300-7681230
Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

۲۷

تعیین بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کے کام میں موجود تعین آن کا عدم محض ہے لازم نہیں آتا وجود اس کے ارادہ معدوم ہے اور اعدام موجود ہیں اور امر اللہ تبارک و تعالیٰ پر محال نہیں بشرطیکہ اس پر قدرت نہیں رکھتا۔

زمین و آسمان کا فاصلہ

فصل: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے اوپر اور سات زمینوں کو ایک دوسری کے نیچے پیدا فرمایا اور ہر کی زمین اور آسمان دنیا کے درمیان پانچ سو سال کا راستہ ہے اور ہر آسمان دوسرے آسمان سے پانچ سو برس کی راہ کے فاصلے پر ہے، اور ساتوں آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمان پانی کے اوپر ہے، اللہ عزوجل عرش کے اوپر ہے اور کرسی اس کے قدموں میں ہے وہ جانتا ہے جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو ان کے درمیان اور جو تحت الثریٰ میں ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، وہ پہاڑوں کے مثقالوں، وزن، اور سمندروں کے پیمانوں کو جانتا ہے اس سے نہ آسمان سے کوئی آسمان اور زمین سے کوئی زمین پوشیدہ ہے نہ اس سے پہاڑوں کی بلندی مخفی ہے اور نہ سمندروں کی گہرائی اس کے علاوہ ہے۔

وہ نور اور ظلمت کے پردوں میں محجوب ہے اگر پردہ اٹھ جائے تو اس کے چہرے کا جلال ہر چیز کو جلا کر رکھ دے۔

فصل: آیات استواء، دو قدم، انگلیاں اور آیات صفات متشابہ ہیں

۲۸

سب سے پہلے نور محمد ﷺ کو پیدا فرمایا

فصل: اللہ تبارک و تعالیٰ نے خلقت کی ابتدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے فرمائی پھر پانی کو پیدا کیا پھر عرش کو پیدا کیا پھر ہوا کو پیدا فرمایا پھر قلم اور دوات اور لوح کو پیدا فرمایا پھر عقل کو پیدا فرمایا۔

نور محمد مادہ تخلیق کائنات ہے

پس زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کی تخلیق کا مادہ نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک ہے۔

پھر زمین کو پیدا فرمایا پھر آسمان کا مادہ پیدا فرمایا اور وہ دھواں ہے پھر زمین کو پھیلایا اور اس کے نیچے پانی کو پیدا فرمایا اور اس سے ہر زندہ کو قرار دیا اور اس میں خوراک مقدر فرمائی۔

پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی تو سات آسمان پیدا فرمائے، پھر جنت اور دوزخ کو پیدا کیا، پھر ملائکہ اور جنوں کو پیدا فرمایا پھر ارواح کو پیدا فرمایا پھر حضرت آدم علیہ السلام کو اور پھر حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا۔

دیگر تخلیقات

پھر [illegible] کے مطابق قیامت تک ہونے والی تقدیریں، رزق [illegible] اصناف مخلوقات اور ان کے آجال، اعمال اور اقوال، اہل جنت اور اہل دوزخ سب کچھ لوح کے ساتھ قلم نے [illegible] تحریر فرمایا۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے لکھا کہ مسلمان مرحومین قبروں میں زائرین کا سلام وکلام سنتے ہیں، بعض مرحومین قبر میں نماز پڑھتے ہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اردو

مصنف

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email Chishtikutabkhana@gmail.com

ہدیۃ المہدی ۱۱۲

[illegible]

عذاب کب تک ہوگا

[illegible]

ہدیۃ المہدی ۱۱۳

[illegible]

اہل قبور کی سماعت

[illegible]

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین اہلحدیث کے ماہنامہ حرمین میں اہلحدیث مولوی ساجد میر نے مذہبی جلوس پر پابندی کا حکومت سے مطالبہ کیا ہے

مرحوم مشرقی پاکستان سے [illegible] جاری ہے۔ [illegible] کر رہ گئی ہے۔

پنجاب کا حال سب سے بیکا ہے۔ [illegible] کی آرزو اور حسرت بن کر رہ گئی۔

مرکزی حکومت بجلی، گیس دینے میں [illegible] بجلی کے بغیر گھر تاریک ہو گئے اور گیس کے بغیر چولہے ٹھنڈے ہو گئے اور صوبائی حکومتیں جان و مال اور آبرو کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو گئیں۔ مرکز اور صوبوں میں کولیشن حکومتیں چل رہی ہیں [illegible] پیپلز پارٹی [illegible] جمعیت علمائے اسلام (ف) [illegible] مسلم لیگ [illegible] کے مصداق ہم چاروں صوبائی حکومتوں کو اپنے سارے حقوق سے [illegible] دستبرداری [illegible] اور صرف امن و امان قائم کر دیں۔

مذہبی جلوس منافرت کا باعث ہیں، پابندی عائد کی جائے: ساجد میر

شریعت میں ایسے جلوسوں کی کوئی گنجائش نہیں، مذہبی رہنما ملک کی سلامتی داؤ پر مت لگائیں

[illegible]

لاہور [illegible] مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر [illegible] پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ [illegible] جلوس منافرت [illegible] پابندی [illegible] شریعت اسلامیہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مذہبی رہنما [illegible] ملک کی سلامتی کو داؤ پر مت لگائیں [illegible] حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ مرکزی اہل حدیث [illegible] اسلام [illegible] حکومت محرم الحرام [illegible] جلوسوں [illegible] مخالفت کرتی رہے۔

ماہنامہ حرمین جہلم

مدیر: حافظ عبدالحمید عامر

حافظ احمد [illegible]

فیض احمد [illegible]

محرم ۲ ربیع الاول 1432ھ بمطابق جنوری / فروری 2011ء

جلد نمبر 21 — شمارہ نمبر 2-1

اس شمارے میں

کلمۃ التحریر		
[illegible]	حافظ عبدالحمید عامر	3
[illegible]	[illegible]	10
[illegible]	[illegible]	15
[illegible]	[illegible]	19
[illegible]	[illegible]	26
[illegible]	[illegible]	29
[illegible]	[illegible]	36
[illegible]	[illegible]	38
[illegible]	[illegible]	44
اخبار الجامعۃ والجماعۃ		
[illegible]	[illegible]	47
[illegible]	[illegible]	47
[illegible]	[illegible]	47

[illegible] حافظ عبدالحمید عامر کی والدہ محترمہ کیلئے دعائے مغفرت

[illegible]

www.jamia-[illegible].org E-mail: [illegible]

ماہنامہ "حرمین" جہلم — محرم ۲ ربیع الاول 1432ھ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

جبکہ اسی ماہنامہ کے دوسرے صفحہ پر خود انہی نے جلوس نکالا، کیا یہ منافقت نہیں؟

وزیر مذہبی امور مستعفی دیں اور قوم سے معافی مانگیں: ساجد میر

حکومت نے تو مشرکین مکہ کو مات دے دی، وہ بھی حاجیوں کو پانی پلاتے تھے

سپریم کورٹ کا داد رسی کا مرکز بننا جمہوریت کے علمبرداروں کیلئے ڈوب مرنے کا مقام ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سربراہ سینیٹر ساجد میر نے کہا ہے کہ حج انتظامات میں کرپشن ثابت ہو جانے پر حامد سعید کاظمی وزارت پر برقرار رکھنے کا اخلاقی جواز کھو چکے ہیں۔ انہیں مستعفی ہو کر اللہ تعالیٰ اور پوری قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔ بد عنوان ٹیم کا حصہ بن کر انہوں نے علماء کے تشخص کو پامال کیا ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ حاجیوں کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے۔ ان کیلئے آسانیاں اور سہولتیں فراہم کرنا ریاست کی دینی ذمہ داری تھی۔ حاجیوں کو تو مشرکین مکہ نے بھی تنگ نہیں کیا تھا بلکہ وہ انہیں پانی پلاتے اور ان کی خدمت کرتے تھے۔ حکومت نے مشرکین مکہ کو بھی مات دے دی ہے۔ حاجیوں کو لوٹ کر پاکستان کا نام بدنام کیا ہے اور اپنی بد انتظامی چھپانے کیلئے سعودی حکومت کو ذمہ دار قرار دینے کی کوشش کی۔ لوگوں کی داد رسی کا واحد مرکز سپریم کورٹ رہ گیا ہے۔ یہ جمہوریت اور عوام کے حقوق کی علمبردار حکومت کیلئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ سپریم کورٹ کے بروقت نوٹس اور احکامات کو سراہا اور امید ظاہر کی حکومت اس پر عمل درآمد کرائے گی۔

جہلم میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ ریلی

تحفظ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدے پر پورے دین اسلام کی عمارت قائم ہے۔ حضور ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر کوئی شخص حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتا ہے وہ مرتد ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ ہمارے ملک میں قانون ناموس رسالت ﷺ 295 سی ایکٹ موجود ہے۔ قادیانی اور یہود وہنود اس قانون کو ختم کرانا چاہتے ہیں اور اکثر و بیشتر یورپ اور ہمارے ملک میں توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اس لابی نے قانون ناموس رسالت ﷺ کو ختم کرنے کے لئے قومی اسمبلی میں بل پیش کر دیا ہے اس پر ملک کے تمام دینی، مذہبی، سیاسی جماعتوں اور انجمن تاجران پاکستان نے ملک بھر میں احتجاج کیا اور تحریک چلائی۔ اسلام آباد میں منعقدہ آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے متفقہ فیصلے کے مطابق 24 دسمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث سے ایک احتجاجی ریلی شاندار چوک تک نکالی گئی جس میں مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتوں اور مرکزی انجمن تاجران ضلع جہلم کے قائدین کے علاوہ دیگر رہنماؤں اور مدیر الجامعہ نے بھی خطاب کیا۔ اس ریلی میں جہلم شہر کے علاوہ ضلع بھر سے کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔

ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی اسلام آباد کو صدمہ

مورخہ 23 دسمبر بروز جمعرات ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی کے بھائی حافظ شکور الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ شکور الٰہی بڑے دیندار، مسلک سے جذباتی لگاؤ رکھنے والے اور دینی طلبہ سے محبت کرنے والے تھے۔ اکثر و بیشتر قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔ گوجرانوالہ میں ان کی نماز جنازہ میں علماء، خطباء اور دینی مدارس کے طلبہ کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی کی خواہش پر مرحوم کی نماز جنازہ حضرت مولانا عبد الرحمن لدھیانوی نے پڑھائی۔ جہلم سے رئیس الجامعہ اور مدیر الجامعہ نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اہلحدیث مولوی ساجد میر مذہبی جلوس پر پابندی کا مطالبہ کرنے والے خود سعودی حکومت کی حمایت میں ریلی نکال رہے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

حکومت سعودی عرب اور عوام سے اظہار یکجہتی کیلئے
جامعہ علوم اثریہ کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی

مورخہ 5 جون بروز اتوار جامعہ علوم اثریہ کے زیر اہتمام امیر محترم جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر کی قیادت میں سعودی عرب کے حمایت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی اس موقع پر دریائے جہلم کے نئے پل پر پروفیسر ساجد میر اور دیگر قائدین کا پرتپاک استقبال کیا گیا اور انہیں موٹر سائیکلوں کے جلوس کی شکل میں جامعہ علوم اثریہ پہنچایا گیا۔ جہاں ان کا استقبال رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق اور انجمن اہل حدیث کے صدر راجہ ابرار گل ایڈووکیٹ اور جامعہ کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ دیگر لوگوں نے کیا بعد ازاں موٹر سائیکلوں، کاروں کی عظیم الشان ریلی جامعہ علوم اثریہ سے شروع ہو کر نیا محلہ روڈ، سول لائن، چوک اہل حدیث، مین بازار، راجہ بازار، شاندار چوک سے ہوتی ہوئی اکرم شہید پارک تک پہنچی جہاں ریلی نے ایک عظیم الشان جلسے کی شکل اختیار کر لی احتجاجی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ یہودی لابی پاک سعودی تعلقات کو خراب کرنا چاہتے ہیں تاکہ عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کیلئے یہود و ہنود کے ناپاک منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے مگر دشمنان اسلام اور پاکستان کان کھول کر سن لیں ان کے مذموم ناپاک ارادوں کو ناکام بنا دیا جائے گا سعودی عرب کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ کو پھوڑ دیا جائے گا اور پاکستان اور عالم اسلام کی پہلی ایٹمی قوت کی طرف بڑھنے والے ہاتھ کو توڑ دیا جائے گا رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب پاکستان کا محسن ملک ہے ہم اسے کسی صورت اکیلا نہیں چھوڑیں گے امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب حافظ عبدالستار حامد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب میں حرمین شریفین ایمانی جذباتی عقیدت محبت ہے سب پاکستانیوں کے دل عالم اسلام کے قائد خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے ساتھ ہیں۔ ریلی سے سید الطاف الرحمن شاہ (گجرات) مولانا عکاشہ مدنی، صدر انجمن راجہ ابرار گل ایڈووکیٹ، سیکرٹری انجمن شیخ محمد اسحاق نے بھی خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق نے سرانجام دیے۔ ریلی کی کامیابی میں جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ انجمن اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنڈ دادنخان سے جناب محمد طارق بھلووال اور جناب شہباز احمد نے ایک بڑے قافلے کی قیادت کرتے ہوئے ریلی میں شرکت کی۔

ماہنامہ "حرمین" جہلم ۱۰ شعبان رمضان 1432ھ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین (اہلحدیث) کے ترجمان ماہنامہ حرمین میں عالم اسلام کو نئے اسلامی سال کی مبارکباد دی گئی

ماہنامہ حرمین جہلم

محرم الحرام/صفر 1432ھ بمطابق جنوری/فروری 2011ء

جلد نمبر 21 — شمارہ نمبر 2-1

سال نو مبارک...... مگر عالم اسلام کی حالت زار!

الحمد للہ سن ہجری 1432ھ شروع ہو گیا۔ ہم اس کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں: "اے ہمارے رب تعالیٰ محرم الحرام کے اس ماہ کو ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کی برکات کے ساتھ طلوع فرما۔" آمین

محرم ان چار مہینوں میں شامل ہے جن کی حرمت ابتداء سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ یہ دنیا میں رونما ہونے والے کسی واقعہ کے سبب سے اس کی حرمت قائم نہیں ہوئی بلکہ ارض و سماء کی تخلیق کے دن سے ہی اللہ نے سال کے بارہ مہینوں کے ساتھ ہی چار مہینوں کی حرمت قائم کر دی تھی۔ اسی لئے جاہلی عرب میں بعثت محمدیؐ سے پہلے بھی یہ حرمت ملحوظ رکھی جاتی تھی گو کہ بسبب جاہلیت اس میں گڑبڑ کی جاتی تھی۔

سال گزشتہ کا حساب کریں تو پورے عالم اسلام پر اغیار کی تہذیبی یلغار جاری رہی۔ کشمیر، فلسطین، افغانستان، پاکستان اور اس کے قبائلی علاقہ جات اور عراق پر استعماری یورش جاری رہی۔ قبلہ اول پر صہیونی قبضہ مسلمان نہ چھڑا سکے۔ مسلمانان کشمیر بدستور بھارتی تسلط میں جان و مال اور آبرو کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ یہود و ہنود امریکی سرپرستی میں عراق، افغانستان اور وزیرستان میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ پورے کے پورے ملک کھنڈر ہو گئے مگر ---- عالمی ضمیر بدترین مداہنت کا مظہر ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اسلامی دنیا کے آزاد و خود مختار ملک بے بسی کا کامل نمونہ ہیں۔

امریکہ کے ڈرون حملے 11/9 میں پوری ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ جاری ہیں۔ ہمارے اقتدار اعلیٰ کو پاؤں تلے روندا جا رہا ہے مگر اپنی بے بسی پر ہم خود بھی آنسو نہیں بہا سکتے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کا اصل راز کیا ہے؟ ہمارے نزدیک اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کے قانون اسلام سے انحراف ہے ---- اور اقتدار اس قانون کی اطاعت سے مشروط ہے۔ خالق کائنات نے اس کائنات کی بقا انصاف اور دیانت پر رکھی ہے یہ اصول عام ہیں۔ اہل پاکستان میں سے یہ دونوں اصول نکل گئے۔ بددیانتی اور انصاف سے عاری لوگوں میں عدالتیں انصاف قائم نہیں کر سکتیں۔ یہ کائناتی اور آفاقی اصول ہم نے بھلا دیے ہیں۔ گویا ہم نے کائنات کی بقا کو کمزور کر دیا ہے۔ اسلام

ماہنامہ "حرمین" جہلم — ۳ — جنوری فروری 2011ء

کیا کبھی حضور ﷺ اور صحابہ کرام نے نئے سال کی مبارکباد پیش کی؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مسلک اہلسنت کہنے پر بدعت کا فتویٰ لگانے والے اپنے فرقے کو

مسلک اہلحدیث لکھ کر فخر محسوس کر رہے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اہلحدیث فرقے کی فکری داغ بیل ڈالنے والے شاہ ولی اللہ تو حنفی یعنی امام ابوحنیفہ کے مقلد تھے

مجلہ اہلحدیث ۱۰

قاری عبدالوکیل صدیقی

ہماری پکار

مسلک اہل حدیث سے مراد برصغیر کے ان علماء کا مسلک ہے جو میاں نذیر حسین محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن خان کی شب و روز محنتوں اور ان کے شاگردوں کے ذریعے سے برصغیر پاک و ہند میں پروان چڑھا۔ اس مسلک کی تاریخ شرک و بدعت اور باطل نظریات و عقائد کے ساتھ کشمکش سے بھری ہوئی ہے۔ علامہ مبارک پوری، علامہ وحید الزمان، شمس الحق ڈیانوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا اسماعیل سلفی، مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا داؤد غزنوی، مولانا عبدالرحمن کیلانی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، حافظ محمد گوندلوی، مولانا عبدالوہاب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی ساری زندگیاں توحید و سنت اور مسلک سلف کے احیاء میں گذریں۔ "مسلک اہل حدیث" کوئی نیا مسلک نہیں بلکہ یہ صحابہ و تابعین کا طریقہ اور سلف صالحین کا مسلک ہی ہے جو خالص قرآن و سنت کے علم بردار تھے اور قرآن و سنت کے واضح حکم آ جانے کے بعد کسی کے قول کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ مسلک اہل حدیث اپنے عقیدہ، عبادت، مسائل اخذ کرنے کے انداز اور اجتہاد و فتوے کے طریقوں میں محدثین اور سلف صالحین کے طریقے پر ہے۔ اس مسلک کی برصغیر میں فکری داغ بیل تو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ہی ڈالی لیکن اس کے پروان چڑھانے میں میاں صاحب اور ان کے تلامذہ و فیض یافتگان کی کوشش ہے۔

ہم دعوۃ الایمان کے ذریعے اپنے ماحول و معاشرہ میں اللہ کی توحید کی پکار لگانا چاہتے ہیں۔ جو تمام انبیاء کی پہلی اور بنیادی دعوت تھی۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ لوگو تمہارا معبود فقط ایک اللہ ہی ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی بھی بندگی نہ کرو۔ اور یہی بات ہمارے نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نے بھی فرمائی۔ قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا۔ لوگو لا الٰہ الا اللہ پڑھو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

عقیدہ توحید کے بغیر انسان کی نجات ممکن نہیں اور انسان کے تمام اعمال شرک کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ عقیدہ و ایمان کا احیاء اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارے معاشرے میں بے دینی، بے حیائی اور مادہ پرستی عام ہو چکی ہے۔ لوگ دین اللہ، رسول اور آخرت کی طرف آنے کے لئے تیار نہیں۔ ان سب کو شعور دلانا ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اس نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہم سب نے لوٹ کر اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ یہ دنیا فانی ہے اور بالآخر ختم ہو جائے گی۔ جو مال و دولت، اقتدار اور دنیا کے عزت و منصب کے جھگڑے بالآخر ختم ہو جائیں گے۔ ہم آخرت میں اس وقت تک نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک عقیدہ درست نہ ہو اور عقیدہ و ایمان پر ہی مضبوط دینی سیرت تعمیر ہوتی ہے۔ ہم لوگ دنیا میں اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہم عقیدہ و ایمان کے حامل سچے پکے مسلمان نہ بن جائیں۔ ملک میں اور پوری دنیا میں پھیلی ہوئی بے دینی، بے حیائی سے اس وقت تک مقابلہ نہیں کیا جا سکتا جب تک ہمارا اللہ پر ایمان اور عقیدہ مضبوط نہ ہو جائے۔ اللہ کی ہدایت ہی ہم سب کی نجات کا ذریعہ ہے۔ مغربی نظام اور طور طریقے ہمارے دین و اخلاق کے لیے نقصان دہ ہیں۔

مسلک اہل حدیث کا نام برصغیر میں معروف و مشہور ہے۔ لیکن یہ فقط برصغیر کے بعض افراد کا منہج و طریقہ نہیں بلکہ یہ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تحریک ہے۔ اس تحریک کے افراد گروہ ہر ملک میں موجود ہیں اور خاص طور پر دیار حجاز میں اس مسلک کے حاملین کو خاص شان و شوکت حاصل ہے۔ ہم مسلکاً اہل حدیث ہیں۔ لیکن ہم شرعی اصول و قواعد اور اخلاق حسنہ کے مطابق دیگر مسالک و مذاہب کا بھی احترام کرتے ہیں۔

☆ جبکہ اہلحدیث کے نزدیک تقلید شرک اور مقلد گمراہ ہیں تو کیا آپ کے فرقے کی فکری داغ بیل گمراہ نے ڈالی؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مسلک اہلسنت کہنے پر بدعت کا فتویٰ لگانے والے
اپنے فرقے کو مسلک اہلحدیث لکھ کر فخر محسوس کر رہے ہیں

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

امام بخاری کو اپنی تحریک کا سالار کہنے والے اہلحدیث بھول گئے کہ امام بخاری، امام شافعی کے مقلد تھے جبکہ اہلحدیث کے نزدیک تقلید شرک ہے

صحیفہ اہلحدیث

مسلک اہل حدیث

از افادات شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مسلک اہل حدیث:

مسلک اہل حدیث ان اہم مسلم اور حق المسلک جماعتوں میں سب سے زیادہ وسیع ہے جس میں مصادر دین کی سب سے زیادہ مراعات رکھی گئی ہیں۔ کتاب وسنت کی موجودگی میں کسی خاص آدمی کے طریق فکر کا اتباع اس میں یکسر نظرانداز کر دیا گیا ہے ہر عالم کو مجتہد ہو یا غیر مجتہد حق پہنچتا ہے کہ کتاب وسنت کو پڑھے اور سمجھے ائمہ سنت وصنادید سلف کی روشنی پر چلتے ہوئے کتاب وسنت پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

تاریخ کی روشنی میں:

جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے تحریک اہل حدیث محض فروعی مسائل اور فقہی مسائل تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ صفات باری تعالیٰ کا ہر وقت تحریف و تشبیہ سے حفاظت میں اس نے اپنے نظریات کو پورے اعتدال سے پیش کیا جنہیں آج قبول کرنے کے لئے دنیا بے قرار ہے مگر حسرت اہل حدیث!

تمہیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

اصول دیانت کے اس استحکام کے بعد جس قدر وسعت اور ظرف وحوصلہ کی رعایت اس مسلک میں ہے دوسری جگہ کافی حد تک نایاب ہے۔ اس لئے مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ مسلک اہل حدیث اسلامی تعلیمات کی صحیح ترین تعبیر ہے اور تحریک اہل حدیث کے داعیوں نے ہر دور میں جس احتیاط سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا ہے دشمن بھی اسے سراہنے پر مجبور ہیں قرنوں میں جس قدر اعتدال اہل حدیث نے قائم رکھا اس کی مثال کسی دوسری جگہ مشکل ہے یہی وہ خوبیاں ہیں جن کی بناء پر مسلک اہل حدیث کو ترجیح دیتا ہوں اور پورے ادب کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان کے اہل حدیث احباب خصوصاً نوجوان طلباء سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے مسلک کو پہچانیں اپنے ماضی کی تاریخ اور اپنے بزرگوں کو دنیا کے سامنے اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔

آج کی ضرورت:

حزبی پابندیوں سے دنیا تنگ آچکی ہے اسلامی دستیں آپ کی منتظر ہیں جمود وتقلید کی کشمکش آپ سے روشنی کی آرزو مند ہیں۔ یعنی آج آپ کی اس سے کہیں زیادہ ضرورت ہے جتنی کہ چند سال پہلے آپ کی ضرورت تھی ذاتی حمد کی شمع کو ہاتھ میں لے کر ایک اجتماعی تحریک کی حیثیت سے کام کیجئے نئی اور پرانی تحریکات میں اصول کے تقاضوں کے مطابق تعاون کیجئے مگر خدا کے لئے گروہ بندی چھوڑ دیجئے احساس کمتری اس ماحول میں بھٹکنے نہ پائے پہلے اپنے مسلک کو سمجھئے اپنے ماضی اور اسلاف کی مساعی اور کارناموں پر غور کیجئے اور مخلص رفقاء کو ہمراہ لے کر پایہ رکاب ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی اور ناصر ہے۔

تحریک اہل حدیث کے داعیوں نے صرف فقہی گروہ بندیوں ہی میں اعتدال نہیں پیدا کیا اور صرف اعتزال وتجہم اور جبر وقدر کی پیچیدہ گتھیوں کو درست کیا بلکہ اپنے وقت کی سیاسیات پر کڑی نگرانی کی، سیاستین سے اگر لڑنے کا موقع آیا تو پوری جرأت اور بے جگری سے لڑے اور جب وہ سیدھے ہو گئے تو پوری دیانت داری سے ان کے ساتھ تعاون کیا فجزاھم اللہ عنا وعن المسلمین احسن الجزاء اور اس ساری کشمکش میں کوئی ذاتی مقصد پیش نظر نہیں رہا۔

مقدس قافلہ سالار:

اس تحریک کے مقدس داعی اور قافلہ سالار امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کی مایہ ناز تصنیف "صحیح بخاری" اس وقت ہمارے پیش نظر ہے یہی ایک پاکیزہ نوشتہ ہے جس سے ہمیں حضرت امام رحمہ اللہ کے مسلک کا پتہ چلتا ہے اس سے ظاہر ہو گا کہ مسلک اہل حدیث کی فقہی اصطلاحات کا دامن کہاں تک وسیع ہے ایمان، عبادات، معاملات، معاشیات، اخلاق، کفارات، بین الاقوامی تعلقات، بدعات سے اجتناب کس قدر اہم گوشے اس کی پہنائی میں آگئے ہیں یہی پروگرام ہے جسے تکمیل تک پہنچانا آج بھی ہر جماعت کا فرض ہے اور ایسے مقاصد میں ان کی تکمیل ہی اسلام کے مقاصد ہیں اور یہی تحریک اہل حدیث کا موقف۔

(انتخاب: فیصل احسان سلفی)

حلال و حرام کی تمیز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طریقے سے مال حاصل کیا' حلال طریقے سے یا حرام طریقے سے" (صحیح بخاری)

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے تفہیم الاسلام میں اشتہار لگایا گیا

ستمبر 2011ء ☆ بمطابق شوال 1432ھ ☆ تبلیغی سلسلہ نمبر 64

کتاب وسنت کا داعی وخصوصی ترجمان
مجلہ سلسلہ تفہیم الاسلام

زیر نگرانی: فضیلۃ الشیخ مولانا قاری محمد یعقوب شیخ حفظہ اللہ

زیر قیادت: فضیلۃ الشیخ مولانا محمد شریف خان چنگوانی حفظہ اللہ

مدیر مسئول: مولانا ابو طلحہ ضیاء حفظہ اللہ

نائب مدیر: حافظ عزیر احمد خان

مدیر: رشید اللہ خان عزیز

مؤسس: حکیم عبد الخالق خان عزیز

آئینہ ترتیب

مضامین	صفحہ نمبر
ہر صفحہ میں حدیث رسول اللہ ﷺ	1
درس قرآن وحدیث	2
مغرب کے دو چہرے (اداریہ)	4
قصص القرآن الکریم (قسط 28)	7
اہل حدیث کے اصول وضوابط	10
جادو جنات اور نظر بد سے متعلقہ متفرق مسائل	14
شرک کا انداز زمانہ قدیم وجدید میں	17
مسائل عید الفطر	21
نوٹ شدگان کیلئے دعا	32
ماتھے ہوئے سورج سے سوال نہیں کرتے	33
عدالت صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی روشنی میں	34
شوال کے چھ روزے	35
مولانا محمد ابراہیم عربی تم احمد پوری (قسط 4)	37
ایڈیٹر کے نام خطوط	39
شوق جہاد وشہادت (ذوق ادب)	42

معاونین

مولانا عبد الرزاق فاروقی ابھاگی ، پروفیسر حافظ محمد عبد اللہ بہاولپوری
مولانا حکیم فیض اللہ خان ، مولانا عبد الرزاق سلفی عنایت پوری

مجلس ادارت

مولانا مفتی سراج احمد حفظہ اللہ ، مولانا عبد الستار علی پوری حفظہ اللہ
پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی ، محترم چوہدری محمد جاوید حفظہ اللہ
مولانا محمد یسین شاہ حفظہ اللہ ، محترم حاجی عبد العزیز حفظہ اللہ
محترم سمیع اللہ چوہدری حفظہ اللہ ، محترم حاجی عبد الرشید حفظہ اللہ
محترم حاجی حسن نواب حفظہ اللہ ، مولانا ابو معاویہ مصطفیٰ حفظہ اللہ
محترم محمد اشفاق گوندل حفظہ اللہ ، مولانا عبد الرحیم اظہر حفظہ اللہ
محترم چوہدری عبد السلام حفظہ اللہ

مجلس مشاورت

محترم محمد سلیمان فاروقی ، محترم چوہدری محمد اسرار ، محترم محمد رمضان یوسف سلفی
محترم چوہدری محمد اعجاز حسن ، محترم محمد وقاص شیخ
محترم مولانا مظہر الحق خان ، محترم ڈاکٹر محمد ارشد کمبوہ ، محترم شیخ عبد الغفار
محترم محمد اشفاق سلفی ، محترم حافظ محمد صدیق اختر ، محترم شیخ محمد صدیق
محترم قاری محمد سجاد مدنی ، محترم ڈاکٹر عبد الغنی

نوٹ: "تفہیم الاسلام" ایک غیر سیاسی حیثیت سے تبلیغی نقطہ نظر سے شائع کیا جاتا ہے جو فرقہ وارانہ تعصبات سے آزاد کتاب وسنت کی روشنی میں تفہیم عقائد کا داعی ہے۔ ☆ ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی طور پر اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

خط وکتابت / ترسیل زر: ایڈیٹر ماہنامہ مجلہ "تفہیم الاسلام" محلہ رحمان آباد (غربی) عقب واپڈا پاور ہاؤس احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 0333-6357567

سالانہ چندہ -/300 روپے
ہدیہ فی شمارہ -/25 روپے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں افتتاحی خطبہ جمعہ اور سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟ کیا کبھی اس طرح تشہیر کی گئی؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں افتتاحی خطبہ جمعہ اور سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟ کیا کبھی اس طرح تشہیر کی گئی؟

www.nafseislam.com

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے صحیفۂ اہلحدیث میں اشتہار لگا یا گیا

صحیفہ اہل حدیث

کراچی

مجلس ادارت

0321-2979908

0322-2472415

بینک اکاؤنٹ

102832-4

34993313 - 34818184

32632882

32628102 - 32216835 - 32015029

ناشر

طابع

ای میل

sahifaahlehadis@hotmail.com

غوث اعظم کانفرنس اور غریب نواز کانفرنس کے انعقاد کو بدعت کہنے والے اولیاء اللہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں

صحیفہ ۲۸ اہلحدیث

www.nafseislam.com

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے صحیفۂ اہلحدیث میں اشتہار لگایا گیا

صحیفہ اہل حدیث

کراچی

جلد ۹۳

شمارہ ۱۱

34893313 - 34818184 - 32632892

32628102 - 32216835 - 32015029

sahifaahlehadis@hotmal.com

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

حرمین شریفین پر کئی مرتبہ حملے ہوئے مگر کسی صحابی یا تابعی نے تقدسِ حرمین شریفین کانفرنس کا انعقاد نہیں کیا

تحفہ اہلحدیث

☆ جبکہ دورِ حاضر میں صرف سعودی نجدی کے خلاف ریلی نکالی گئی تو ملک پاکستان کے سارے اہلحدیث اٹھ کھڑے ہوئے، ہم اس کانفرنس کو کیا سمجھیں۔ حرمین شریفین سے محبت یا سعودی نجدی حکومت کی محبت؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے صحیفۂ اہلحدیث میں اشتہار لگایا گیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں مسجد نبوی میں اس طرح عظمت قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا

☆عوام اہلسنت کے اپنے نام کے ساتھ قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی لکھنے کو بدعت کہنے والے اپنے نام کے ساتھ سلفی، مکی، مدنی، رحمانی، محمدی، لکھنوی اور دہلوی لکھنا دورِ رسالت یا دورِ صحابہ سے ثابت کریں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے میں شائع کیے گئے اہلحدیث مولویوں کے بیانات

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

سارے بیانات سے واضح یہ ہورہا ہے کہ اہلحدیث مولوی حرمین شریفین کے تحفظ کی نہیں بلکہ سعودی نجدی حکومت کا تحفظ کر رہے ہیں

حضرت امیر صاحب مدظلہ العالی کے اخباری بیانات

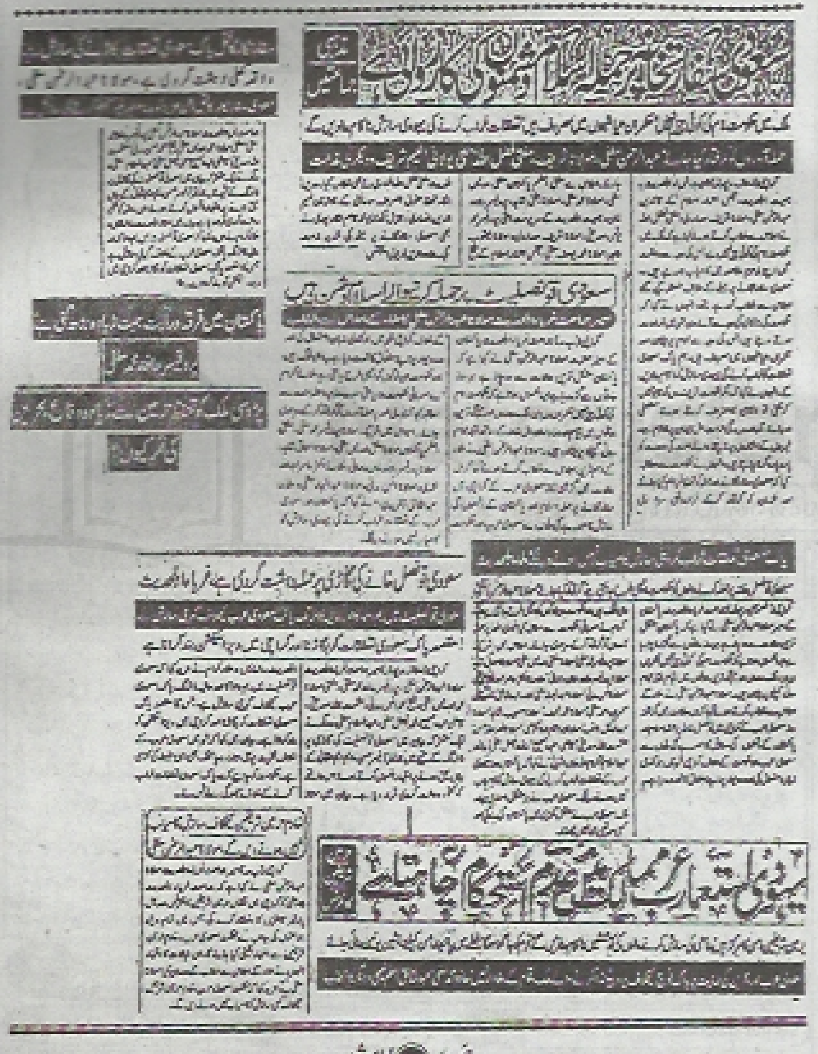

www.nafseislam.com

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے میں صحیفۂ اہلحدیث میں اشتہار لگایا گیا

کراچی

صحیفہ اہل حدیث

نگران
مولانا عبدالرحمٰن سلفی مدظلہ

مدیر مسئول
حافظ عبدالجبار سلفی

معاون مدیر
عبدالعظیم حسن زئی
0321-2375306

مدیر
عبداللہ سلفی
0322-2472485

مجلس ادارت

اس شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے

درس قرآن ... ۲
باب الفتاویٰ (آپ کے مسائل کا حل) ... ۷
واقعہ معراج کی تحقیق ... ۱۱
بیاد گار ... ۲۹
ہمارے خبریں ... ۳۰

34993313 - 34818184
32832692
32628102 - 32216835 - 32015029

sahifaahlehadis@hotmai.com

حافظ عبدالرحمٰن سلفی

www.nafseislam.com

کیا کبھی دورِ رسالت، دورِ صحابہ یا خیر القرون کے دور میں اتحاد بین المسلمین کانفرنس کا انعقاد کیا گیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں کبھی اس طرح کی تقریب اور جلسہ منعقد کیا گیا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیرمقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے ماہنامہ حرمین میں اشتہار لگایا گیا

ماہنامہ
حرمین
جہلم

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالحمید عامر

مدیر: حافظ احمد حقیق

فیض احمد [illegible]

ذوالقعدہ، ذوالحجہ 1431ھ بمطابق نومبر، دسمبر 2010ء

شمارہ نمبر	جلد نمبر
12-11	20

مجلس ادارت

مولانا محمد اکرم جمیل
مولانا عبدالرشاد الحق اثری
غلام سرور قریشی
مولانا قطب شاہ
حافظ محمد اسلم شاہدروی
محمود مرزا جہلمی

زرِ سالانہ : 100 روپے
فی شمارہ : 10 روپے
بیرونی ممالک : 500 روپے

کلمۃ الحرمین :

[illegible]	[illegible]	5
[illegible]	[illegible]	8
[illegible]	[illegible]	10
[illegible]	[illegible]	14
[illegible]	[illegible]	20
[illegible]	[illegible]	24
[illegible]	[illegible]	28
[illegible]	غلام سرور قریشی	33
[illegible]	محمود مرزا جہلمی	39
[illegible]	[illegible]	44
اخبار الجامعۃ والجماعۃ		
[illegible]	ادارہ	47
[illegible]	ادارہ	47
وفیات	ادارہ	47

0092-0544-613672 :فیکس 0092-0544-613671 :[illegible]
0544-613670 [illegible] 613673 [illegible] 613674 [illegible]
www.jamia-saria.org E-mail :saria@isb-paknet.com.pk

Designed & Printed by
DARUSSALAM Lahore, Ph: 7232400

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں سیرت رحمت عالم اور جمال مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟

سے ہم سے بہت پیچھے تھے، بہت آگے نکل گئے۔ اللہ نے ہمیں چار موسم، پہاڑ، دریا، دشت، غرض ہر قسم کی نعمتیں عطا کر دیں۔ ہم نے ناقدری اور ناشکری کا مظاہرہ کیا۔ جاگیرداری نظام کے ذریعے چند افراد کی فرعونیت کو دوام دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ زرعی ملک، خوراک کی قلت کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ نے ہمیں خوبصورت پہاڑ، جنگل اور آبشار دیئے۔ سوات، دیر، کوہستان، گلگت، آزاد کشمیر، مری اور پارہ چنار جیسے جنت نظیر خطے دیئے۔ ہم اگر اللہ کا شکر بجا لاتے۔ ان کی قدر کرتے اور سیاحت کیلئے ماحول کو سازگار بناتے تو پاکستان کو پوری دنیا کے سیاحوں کا مرکز بنا سکتے تھے لیکن ہماری ناشکری اور ناقدری کی وجہ سے اب حالت یہ ہو گئی کہ غیر ملکی تو کیا خود پاکستانی بھی مذکورہ علاقوں کا رخ نہیں کر سکتے اور بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کو پاکستان بلاتے، نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ جس پاکستانی کو موقع ملتا ہے اس ملک سے بھاگنے کی ترکیب سوچنے لگتا ہے۔

ماخوذ روزنامہ جنگ لاہور 2 نومبر 2010ء

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں پانچویں سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس

مورخہ 30 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں پانچویں سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ احمد حقیق نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا محمد اسماعیل بلوچ اور مولانا فیض احمد بھٹی نے خطاب کیا۔ شاعر اسلام قاری عبد الوہاب صدیقی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس کانفرنس میں سوہاوہ شہر اور گرد و نواح سے عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ جہلم سے مدیر الجامعہ مولانا سعد محمد مدنی اور جامعہ کے اساتذہ وطلبہ کے علاوہ جہلم شہر اور کوٹلہ آئمہ سے جماعتی احباب نے شرکت کی۔

جامع مسجد ابراہیمی اہل حدیث کالا گجراں میں جمال مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

مورخہ 2 نومبر بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد ابراہیمی اہل حدیث کالا گجراں میں عظیم الشان جمال مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا فیض احمد بھٹی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد نواز چیمہ، مولانا عطاء الرحمٰن سیالوی، حافظ بابر فاروق رحیمی، مدیر الجامعہ مولانا سعد محمد مدنی اور محمود مرزا جہلمی نے خطاب کیا۔ قاری محمد منشا قادری نے حمد و نعت پیش کی۔

ماہنامہ "[illegible]" جہلم ۹ نومبر، دسمبر 2010ء

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے مرکزی رسالے صحیفۂ اہلحدیث میں مضمون شائع کیا گیا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

غیر مقلدین ہم سے پوچھتے تھے کہ لفظ ''میلادالنبی'' کس نے ایجاد کیا اور کس نے استعمال کیا؟

ایک بدوی قبیلہ بنو سعد بن بکر کی حلیمہ بنت ابی ذؤیب سعدیہ کے آپ کو حوالہ کر دیا گیا۔ قبیلہ بنو سعد کی بدوی رہائش مکہ سے دور صحراء میں تھی۔ وہ یتیم بچے (محمد) کو لا کر والدہ اور دیگر اقرباء کو دکھا جاتی تھیں۔ رضاعت کے دوران بی بی حلیمہ نے نبی ﷺ کی برکت کے بہت سارے معاملات دیکھنے کا ذکر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی پیدائش اور نبوت سے متعلق انتخاب پر آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اولاد میں اسماعیل کا انتخاب فرمایا، پھر اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا۔ اور کنانہ کی نسل سے قریش کو چنا، پھر قریش میں سے بنو ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا۔ (صحیح مسلم نمبر ۲۲۷۶، جامع ترمذی نمبر ۳۶۰۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی بشارت ہوں"۔ (مسند احمد)

۳ھ میلاد النبی:

عمر مبارک جب دو سال کی ہوگئی تو حسب معمول دودھ چھڑا دیا گیا۔ بی بی حلیمہ انہیں والدہ آمنہ کے پاس لے آئیں۔ دیہات کی اچھی آب و ہوا، ماحول کی پاکیزگی، قبیلہ بنو سعد کی عورتوں میں زبان کی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے اور پھر آپ کی وجہ سے بنو سعد میں برکتوں کے حصول کی خواہش اور عمر بڑی ہونے سے انہیں مزید وقت کے لیے بچہ (محمد) کو مدت رضاعت ختم ہونے کے بعد بھی بنو سعد میں ہی رہنے دیا گیا۔ اسی واپسی کے بعد بنو سعد کے بچوں میں کھیل کود کے دوران ایک دن فرشتوں (حضرت جبرئیل کی معیت میں) کا آنا اور آپ کا سینہ مبارک چاک کرنے (شق صدر) کا پہلا واقعہ پیش آیا۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب اسراء حدیث ۲۶۱، ۴۱۳)۔ اس واقعہ میں بعض سیرت نگاروں نے تین سال کی عمر مبارک اور بعض نے چار پانچ کی عمر مبارک لکھا ہے۔ اسی واقعہ کے بعد بچے کی جان کو خطرہ محسوس کر کے حلیمہ انہیں ان کی والدہ آمنہ کے پاس واپس لے آئیں۔ والدہ نے انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔

۶ھ میلاد النبی:

بنو سعد سے واپسی کے بعد آپ چھ برس کی عمر تک والدہ آمنہ کی آغوش میں رہے۔ آمنہ انہیں ننھیالی رشتہ داروں کو دکھانے اور اپنے شوہر عبداللہ کی قبر کی زیارت کے لیے خادمہ ام ایمن اور عبدالمطلب کے ساتھ مدینہ (یثرب) گئیں۔ وہاں ایک ماہ قیام کیا۔ مدینہ سے مکہ واپسی میں تقریباً نصف راستے میں آمنہ سخت بیمار ہو گئیں اور ابواء میں انتقال ہو گیا۔ عبدالمطلب اپنے پوتے نبی کو اپنے ہمراہ مکہ واپس لے آئے۔

۸ھ میلاد النبی:

والدہ آمنہ کے انتقال کے بعد آپ دادا عبدالمطلب کے زیر کفالت پرورش پاتے رہے۔ عبدالمطلب اپنی تمام اولاد سے زیادہ اپنے اس یتیم پوتے سے محبت کرتے تھے۔ آپ کی عمر مبارک جب آٹھ سال سے کچھ اوپر ہوئی تو ۵۷۸ء میں دادا کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت عبدالمطلب ۸۲ سال کے تھے۔ دادا کے انتقال کے بعد آپ چچا ابو طالب کے زیر نگرانی آ گئے۔

۱۵ھ میلاد النبی:

جب آپ کی عمر مبارک ۱۵ سال ہوئی تو "حرب الفجار" کا واقعہ پیش آیا۔ یہ مکہ کے دو قبیلوں قبیلہ قریش اور قبیلہ قیس بن عیلان کے درمیان برتری کی جنگ تھی جو ۵۸۵ء سے ۵۹۰ء کے دوران پانچ سال جاری رہی۔ اس جنگ میں مقام حرم اور حرام مہینوں دونوں کی حرمت کو پامال کیا گیا، جس کی وجہ سے اسے "حرب الفجار" کہا گیا۔ اس جنگ کا آپ نے خود مشاہدہ کیا۔ جنگ کا طریقہ دیکھا، تیر اندازی اور شہسواری کا اچھی طرح مشاہدہ کیا۔ اس میں آپ دشمنوں کے تیر جمع کر کر کے قریش کے تیر اندازوں تک پہنچاتے تھے۔ اسی سے آپ تیر اندازی کی طرف راغب ہوئے۔ جنگ ختم ہوئی تو آپ ۲۰ سال کے ہو چکے تھے۔ ذریعہ معاش کے لیے بنو سعد اور اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔

۲۰ھ میلاد النبی:

آپ کی عمر مبارک بیس سال کی ہوئی تو ذوالقعدہ ۵۹۰ء میں "حلف الفضول" کا واقعہ پیش آیا۔ قریش کے چند قبائل کے سرداروں نے آپس میں مل کر ایک اصلاحی انجمن کے قیام کے لیے عہد و پیمان کیا۔ اس انجمن کے قیام کا مقصد یہ قرار پایا کہ ملک اور اطراف میں امن و امان کی نگرانی، اور عام لوگوں اور خاص کر مسافروں کی حفاظت کی جائے۔ یہ بھی طے ہوا کہ قریش کے قبائل ہر مظلوم کا ساتھ دیں گے، خواہ وہ مظلوم مکہ کا رہنے والا ہو یا خارج از مکہ۔ اور ظلم کرنے والا خواہ قریشی ہی کیوں نہ ہو۔ مکہ میں ایک یمنی سوداگر کے مال تجارت میں قیمت کے لین دین میں ایک تنازع کے حل کے لیے اس اصلاحی انجمن کے قیام کی ضرورت پیش آئی۔ آپ اس انجمن کے قیام میں شریک رہے، اور اسے بہت سراہا۔ مکہ کی معاشرت میں اصلاح کے لیے آپ کی یہ پہلی شرکت تھی۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

ان کے اس سوال کا جواب خود ان کے رسالے نے دیدیا اور جگہ جگہ "میلادالنبی" تحریر کیا گیا

میلادالنبی کا ابتدائی تبصرہ:

آپ نے جوانی ہوتے ہی مختلف اوقات میں مختلف کام اور پیشے اختیار کرکے اپنی روزی پیدا کرتے تھے۔ لوگوں کی بھیڑ بکریاں چراتے۔ گلہ بانی اکثر انبیاء کرام کا پیشہ اور ذریعہ معاش رہا ہے۔ جوان ہوئے تو تجارت کا خیال ہوا لیکن پیسے نہیں تھے۔ ایک بیوہ خاتون "خدیجہ" بنت خویلد بہت مالدار تھیں۔ اپنا مال تجارت میں لگائے رکھتیں۔ آپ مکہ کے ماحول میں راست گو اور امانت دار کے طور پر پہلے ہی معروف تھے۔ خدیجہ نے آپ کے اس حسن اخلاق کو دیکھ کر خود ہی درخواست کرکے اپنا مال تجارت آپ کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ آپ نے خدیجہ کے مال سے تجارت شروع کر دی۔ خدیجہ کا غلام "میسرہ" کے ساتھ مال تجارت لے کر ملک شام کی طرف آپ نے سفر اختیار کیا۔ اس تجارتی سفر میں انہیں کافی نفع ہوا۔ سفر سے واپسی پر میسرہ نے آپ کے اخلاق اور امانت داری اور راست گوئی کی باتیں اور مشاہدات حضرت خدیجہ سے بیان کئے۔

۲۵ھ میلادالنبی:

آپ کی عمر مبارک ۲۵ سال کی ہو چکی تھی۔ ملک شام کے تجارتی سفر سے واپس آ چکے تھے۔ آپ کی امانت داری، حق گوئی اور اخلاق کی باتوں سے متاثر ہو کر خدیجہ نے اپنی ایک سہیلی کے ذریعے نبی کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس وقت خدیجہ چالیس سال کی بیوہ خاتون تھیں۔ خدیجہ خویلد کی بیٹی قبیلہ قریش کی شاخ اسد سے تھیں۔ قریش کی با اثر خاتون اور بہت مالدار تھیں اور دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں۔ آپ نے اپنے چچاؤں سے اس پیغام کا ذکر کیا۔ وہ سب راضی ہو گئے اور پیغام قبول کیا۔ ابوطالب نے نکاح پڑھایا۔ شادی کے مہر میں بیس اونٹ دیئے۔ نبی کی یہ پہلی شادی تھی اور خدیجہ کی تیسری شادی۔ نبی کی عمر ۲۵۔۳۰ سال کے درمیان تھی کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے پہلی اولاد (حضرت) قاسم کی ولادت ہوئی۔ انہی کی نسبت سے آپ کو ابوالقاسم کہا جانے لگا۔ قاسم پاؤں پر چلنا سیکھ گئے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

۳۰ھ میلادالنبی:

آپ کی عمر مبارک تیس سال کی ہوئی تو حضرت خدیجہ کے بطن سے پہلے بیٹے قاسم کے بعد پہلی بیٹی زینب پیدا ہوئیں۔ یہ آپ کی دوسری اولاد تھیں۔ (زینب بڑی ہو کر خدیجہ کی بہن کے بیٹے ابوالعاص بن الربیع کی زوجیت میں آ گئیں۔ بدر کی جنگ میں ابوالعاص قید ہو کر آئے تھے۔ زینب کا انتقال مدینہ طیبہ میں سن ۸ ہجری میں ایک زخم کی وجہ سے نبی کی زندگی میں ہوا۔

۳۳ھ میلادالنبی:

حضرت خدیجہ کے بطن سے دوسری بیٹی (تیسری اولاد) حضرت رقیہ پیدا ہوئیں۔ اس وقت نبی کی عمر ۳۳ سال تھی۔ (رقیہ کا نکاح مکہ میں حضرت عثمان غنی سے ہوا تھا۔ یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے حضرت نبی کی سنت کو اپنے شوہر کے ساتھ قائم کیا۔ ان کا انتقال ۲ھ میں مدینہ میں چیچک کی وجہ سے ہوا۔ ان ہی دنوں یعنی بعثت سے سات سال پہلے نبی کو اکثر ایک روشنی اور چمک نظر آتی تھی۔ آپ اس سے خوش ہوتے۔ قرب بعثت آپ خلوت میں زیادہ وقت لگانے لگے تھے۔

۳۵ھ میلادالنبی:

خانہ کعبہ کی دیواریں ایک طویل زمانہ کی وجہ سے پست ہو گئی تھیں۔ انہی دنوں ایک سیلاب کی وجہ سے اسے کافی نقصان پہنچا تھا۔ چنانچہ قریش نے اسے پھر سے تعمیر کرنا شروع کیا۔ جب حجر اسود کو اپنی جگہ نصب کرنے کا وقت آیا تو ایک تنازع کھڑا ہو گیا کہ کون کس قبیلہ اور خاندان کا فرد حجر اسود کو نصب کرنے کا حقدار ہے۔ آپس میں لوگوں نے یہ طے کیا کہ کل صبح سویرے مسجد کے دروازے میں جو داخل ہوگا اسے یہ شرف حاصل ہوگا۔ تقدیر الٰہی سے دوسرے دن آپ مسجد کے دروازے میں سب سے پہلے داخل ہوئے۔ اور آپ ویسے بھی لوگوں میں صادق و امین کی حیثیت سے معروف تھے۔ چنانچہ سب لوگ اس پر راضی ہو گئے۔ آپ نے ایک چادر پر حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے رکھا۔ پھر سب قبیلہ کے سرداروں نے چادر کناروں سے پکڑ کر حجر کو نصب کرنے کی جگہ پر لے آئے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اس معاملہ سے سب بہت خوش ہوئے۔ اس طرح ایک فتنہ کا سد باب ہوا۔ تمام انہی دنوں حضرت خدیجہ کے بطن سے تیسری بیٹی (چوتھی اولاد) حضرت ام کلثوم کی ولادت ہوئی۔ (حضرت رقیہ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم کا نکاح ۳ھ میں مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنی سے ہوا۔ آپ کی وفات مدینہ میں ۹ھ میں ہوئی)

۴۱ھ میلادالنبی۔ نبوت کا پہلا سال:

گزشتہ تین سالوں سے اکثر اوقات آپ گوشہ نشینی اختیار فرما رہے تھے۔ رمضان کا مہینہ جب آتا تو آپ مکہ سے تین کلومیٹر دور جبل نور کے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں سالانہ قرآن و حدیث کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور کھانے کا اہتمام کیا گیا؟

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

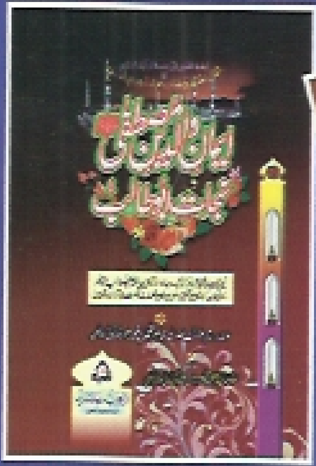

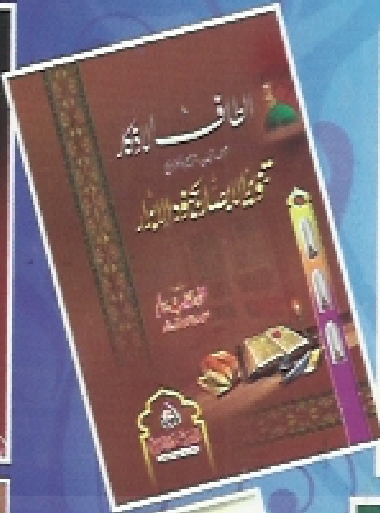

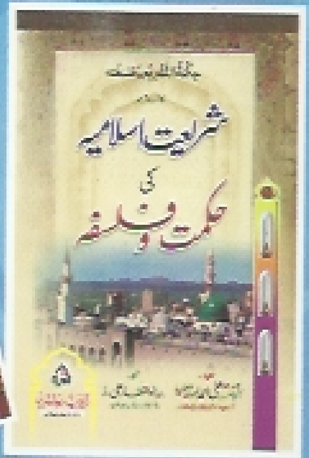

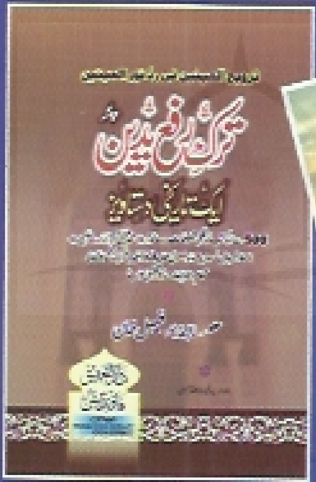

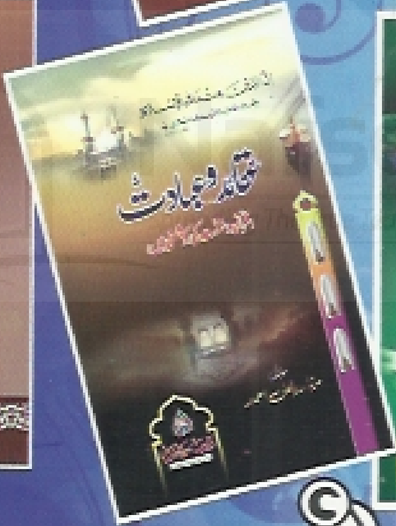

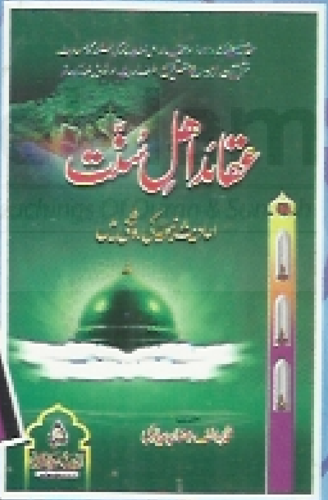

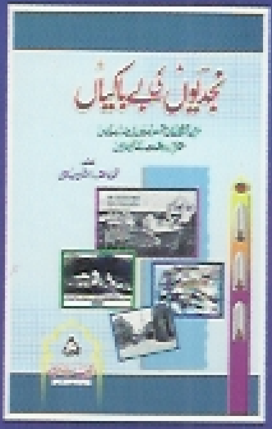

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ لاہور

Voice:042-37248657 Fax:042-37112954
Mobile: 0300-9467047 - 0321-9467047 - 0300-4505466
Email : zaviapublishers@gmail.com

www.nafseislam.com